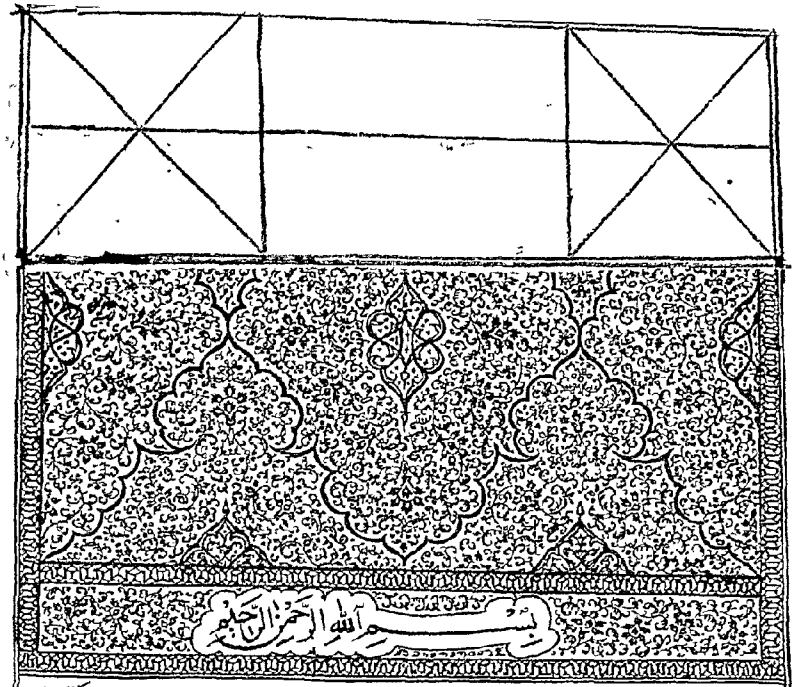

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين

حمد اور نعت کی بعد دریافت کیا چاہیئی کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطی کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکی محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کی معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکی کہیہ سند نہین لیکن باوجود اسکی ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر عُلما کو خبر نہین اسواسطی نہایت متاسف معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اُردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سی مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطی کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کی کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی باری الحمد للہ کہ بارہ سو تینتالیس ۱۲۴۳ ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاحیا ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنی کرم سی اس کتاب کو مقبول کری اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائی آمین مقدمہ اسمین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت

امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی نرہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتی ہین اور جو حضرت کی سامنی ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتی ہین اوائل اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسینی کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتی تھی پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نی تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماء حدیث نی جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھہ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانی مین اتنا بکثرت لوگون نی روایت کی ہو کہ عقل اونکی جھوٹھ بولنی کو محال جانی اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانی مین تین یا زیادہ راویون نی روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانی مین دو دو راویون نی روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سی ہو سو متواتر سی ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سی علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سی اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتی ہین جسکو پیدا پرہیزگار خوب یاد رکھنی والی لوگون نی ہر زمانی مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کی مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونو مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتی ہین اسکی بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکی طور پر ہو

پانچوین وہ جو صرف بخاری کی طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کی طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کی سوائی اور اہل حدیث نی اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس حدیث کو کہتی ہین جو صحیح حدیث کے طرح ہو لیکن اوسکی راویون کا حفظ اور یاد صحیح کی راویون کی برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سی نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سی رتبی مین کم ہی

فائدہ مرفوع دو قسم آحاد کی جو لایق حجت کی نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتی ہین جو صحیح اور حسن کی مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سی ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدا سندسی راوی ساقط ہوا اوسکو **معلق** کہتی ہین اور اگر انتہا سی ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو **مرسل** کہتی ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئی تو اوسکو **معضل** کہتی ہین اور نہین تو **منقطع** اور طعنہ راوی یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتی ہین یا اوسپر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتی ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کی مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو **منکر** کہتی ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتی ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداود چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائی بخاری اور مسلم کی باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدانی محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتی ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتی ہین بدون اونکی بتلائی ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی سو اسقدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنی کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتی ہین علم حدیث کی سب کتابون سی صحیحین منتخب ہین اونکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کی اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوائی صحیح حدیث کی حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسی استاد کامل

ہوئی علم حدیث مین کیہہ رتبہ کسیکو حاصل نہین فی الحقیقت یہی دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نی انکی فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھہ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل اونکا حال برکت کی واسطی مذکور ہوتا ہی تانا واقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایک گوراؤ ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئی طفلی مین اندہی ہو گئی تھی اونکی نانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ فرماتی ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نی تیری دعا اور زاری سی تیری بیٹی کی آنکہون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکہا تو بینا پایا دس برس کی عمر سی بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کی ہوئی تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکی پھر حج کی واسطی گئی اور عرب مین علم تحصیل کرنی لگی جب اٹھارہ برس کی ہوئی فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعی کی مدینی مین حضرت کی قبر مبارک کی پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سی روایت ہی کہ مین اور بخاری اُستاد دون سی ساتہی علم حدیث تحصیل کرتی تھی ایک روز مینی بخاری سے کہا کہ تمہاری پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکہتی یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سی کیا فائدہ ہو گا سولہ روز کی بعد بخاری نی کہا کہ تمنی مجہکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکہہ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری سے مجہکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینی اپنی حدیثون کو اونسی صحیح کر لیا پھر بخاری نی کہا کہ تم جانتی ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بی فائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکی برابر کوئی نہو سکی گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنی کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کری تو خوب فائدہ ہو کہ بی وغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کی دل مین یہ بات اثر کر گئی چہہ لاکہہ حدیثین اونکی پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبی مین ثابت تھی اوسکو لکہتی اور باقی کو ترک کرتی اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کی واسطی غسل کرتی اور دو رکعت نماز پڑہتی اور دعا اور استخارہ کرتی

کہ الٰہی مجھسی خطا نہو آخرش کو اسیطرح سولہ برس کی محنت سی مدینی مین حضرت کی مسجد کی اندر منبر
اور حضرت کی قبر مبارک کی درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا
اول بخاری سی شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دوسو پچہتر ہین اور اگر مکرر کو حذف
کیجئی تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کی سبب سی یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار
آدمی نی بلا واسطہ اونسی یہ کتاب سند کی امام بخاری سی روایت کی کہ فرماتی تھی کہ مجھکو یہ امید ہی
کہ قیامت مین مجھسی غیبت کا سوال نہوگا اسواسطی کہ مینی کبھی کسیکی غیبت نہین کی اسی کلام سی اونکے
تقوی اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیئی جب بخاری بخارا مین آئی تو وہان کی حاکم نی کہا کہ تم اپنی تصنیفات
میری مکانمین اگر میری بیٹی کو پڑہاؤ بخاری نی کہا کہ یہ حدیث کا علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجھکو
غرض ہو اپنی بیٹی کو میری مکان مین بہیجا کر جیسی اور لوگ سیکہتی ہین وہ بہی سیکہا کری حاکم نی کہا
تو جب میرا بیٹا آوی تو اور کوئی طالب علم تمہاری پاس نرہا کرنی ہماری چوبدار دروازی پر کہڑی رہین گے
کسیکو نہ آنی دیوین گی ہم نہین چاہتی کہ عوام خلقت ہماری بیٹی کی برابر بیٹہی بخاری نی یہ بات نمانی
اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام اُمّتِ محمدی شریک ہی اسمین کسیکی خصوصیت
نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضی دنیادار خوش آمدی عالمون نی بخاری پر طعن تشنیع
شروع کرکی حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سی تنگ ہوکر نکلی اول نیشاپور گئے
وہان کی حاکم سی بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سی سمرقند گئی اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے
مجھپر تنگ ہوگئی اب مجھکو زندگی سی نجات دی پھر دوسو چھپن ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ * بھر احوالِ بخاری ضبط کردم از ثقات + صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات + عبد الواحد

طوسی اوس زمانی مین بڑی ولی کامل تھی اونہون نی خواب مین دیکہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
معہ چند اصحاب کی راہ مین منتظر کہڑی ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکی انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن
اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نی خواب
مین دیکہا کہ حضرت نی صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نی بیت المقدس کی پاس

جملہ احادیث صحیح بخاری ۷۲۷۵

خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب
کا درس کہا کری گا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑہنا مینی کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہی
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہی شدت
اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصایب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی چنانچہ حرمین
شریفین مین اب تک معمول ہی کہ جب روم کی بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کے
عُلما بخاری شروع کرتی ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہی **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج
بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار ۲۰۴ ہجری مین پیدا ہوئی اور دوسو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کی قائل ہین اور بڑی عمدہ محدثین اونکی شاگرد ہین جیسی ابو حاتم رازی
اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونسی تصنیف ہین خصوصًا صحیح مسلم مین عجائب رنگارنگ
علم حدیث کی دقایق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتی ہین تین لاکھ حدیث سی اس کتاب کو منتخب کیا ہی
اور اوسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام
مسلم نی کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نی مسلم کو خواب مین
دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نی تمہاری ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی بہشت کو میری واسطی
مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھی جب وی مرگئی تو کسینی اونکو
خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نی تمہاری کس سبب سی نجات کی اونہون نی کہا کہ ان جزون کی برکت
سی اور وی جز صحیح مسلم کی تھی **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکی مصنف کی ذکر مین اس کتاب کے
مُصنف کا نام رضیُ الدین حسن بن حسن صَغانی ہی صغان ماوراالنہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام
ہی وہان پیدا ہوئی بغداد اور مکی مین علم تحصیل کیا اپنی وقت یعنی ساتسو ہجری مین تمام علوم دینی
خصوصًا علم حدیث اور لغت مین استاد بی نظیر تھی تصنیفات اونکی بہت ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی
من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب الشمیس المنیرہ من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار
النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ المجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب بدالہنا

اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلماء اور کتاب التکملہ لغت میں کہ جو صحاح جوہری میں غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمیں نہ تھی اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی انکی سوائی اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کی کمال علم پر دلیل ہی فائدہ مشارق الانوار میں مصنف نی عجیب وغریب نکات ولطائف کی رعایت کی ہے اوّل یہ کہ صحیحین کی احادیث سی صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ اونکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایت بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بی سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہئی ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سی مصنف نی دیباچہ کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میری اور خدا کی درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کسقدر محنت مینی اسمین اُٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کرسکتا اسکو علما جانتی ہین اور علما سی بھی وہی عالم جانتی ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسری یہ کہ مصنف نی اس کتاب کو بارہ ۱۲ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابونکے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کی سرے پر مَنْ ہی اول باب مین لایا اور اِنَّ کی حدیثون کو دوسری باب مین اور جن پر لَا ہی اونکو تیسری باب مین اور باوجود اسکی پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسی لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور استادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اوسکو غور سی دیکھی وہ اسکا لطف پاوی ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکی باب اور فصل سی دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بی تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکی قرآن کی طرح رنگ برنگ کی مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکی ہر تحریر تو یکرنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی

تیسری یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑی کر کی اپنی ترتیب کی موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطی کہ معانی مین خلل نہ پڑی چنانچہ مصنف نی ایسا ہی کیا چوتھی یہ کہ بقول شارح گاذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین فائدہ معلوم کیا چاہئی کہ اس کتاب کے ترجمی مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نی اختصار کی واسطی احادیث کی اسناد یعنی راویون کی نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اسطرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کی واسطی ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نی ہر حدیث کی ترجمی مین کہہ دیا ہی کہ حضرت نی یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لی دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ پڑی دوسری یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطی کہ عرب کا محاورہ ہند کی محاورہ سی اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکی حتی المقدور تحت لفظ ترجمی کی بھی رعایت کی ہی تیسری یہ کہ اصلی غرض اس سی یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک حرف شناس اور عوام بھی محروم نرہین اسواسطی نہایت مشکل مطالب نہین لکھی چوتھی یہ کہ اس کتاب کی خطبی کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سی کچھہ فائدہ نہ تھا خطبی کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نی کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مرگئی اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئی تو مینی اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کرئی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سی جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو اسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نی اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سی خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نی کمال اختصار سی ہر جگہہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نی یہ حدیث کسوقت اور کس تقریب سی فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطی حدیث کی ترجمی کے بعد

فائدے ہین اوسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کی مذہب جابجا
مناسب مقاموں مین بی تعصب لکھی شیعہ اور اہل بدعت کی شبہات جابجا مجملا دفع کیئی غرض کہ بحمداللہ یہ
کتاب اہل اسلام کی واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکی دریافت سی جاہل عالم بنی اور عالم تازہ
لطف اُٹھائی حضرت مولانا عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کی واسطی کافی ہین دیندار کی حق مین
یی دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جنسی دونون جہانکا انجام نظر پڑی یا دو پر ہین جنسی عرش تک اُڑ سکی * مثنوی *

کیا تجھسی کہون حدیث کیا ہے — دُر دانۂ درج مصطفےٰ ہے
صوفی عالم حکیم دِ ہے — کرتی رہی اسکی خوشہ چینے
باباکے یہان سے کون لایا — جنی پایا یہین سے پایا
یہ شاہراہِ محمدی ہے — کنجینۂ رازِ احمدی ہے
مشعل افروز راہ سنت — برہم زن بیخ و شاخ بدعت
ہوتی ہوئے مصطفےٰ کی گفتار — مت دیکھ کسیے کا قول و کردار
جب اصل سے ملے تو نقل کیا ہے — یہان وہم و خطا کا دخل کیا ہے
اب زیادہ تو تجھسے کرنہ گل کل — خورشید کی آگی کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مردِ کامل — اوسنی تھا کیا کہان سی حاصل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا — گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے — ملفوظ محمدی کو آپ سے لے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے — قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
حق ہوگا حدیث خوان سیے محرم — اور شارح رسول فخر عالم
تھا علم حدیث سخت مشکل — اور ہند کی لوگ اوس سی غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ سبھے محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سیے مرقوم
مقبول ہو یہ کتاب یارب — مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

البار

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وی حدیثین ہین جنکے سرے پر من ہے

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا

صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیون کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہے اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو اونکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیثین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

ص زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ اَوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو گھر لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے
جب تک اسکو نہ پہچنوائے ف بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنی گھر مین باندہ
رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنے بخاری اور
مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول
اور شارح گاذرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے
بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے
ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے
جبتک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والیکو
بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون
قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین
باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے
اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

ص اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ
وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنیکے بعد
تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے
اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ مول لینے والا لینے
اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے
نر کی بالی اوسمین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے

کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا
مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل
نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین
اس حدیث پر میم یعنے صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

ف عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا
مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا
جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر اونکے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے
آڑ سے آجاوین گی اوسکو دوزخ سے بچاوین گی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ
ایک عورت دو بیٹیان لئے میرے پاس سوال کرتی آئی اوسوقت کچھ موجود نہ تھا یعنی ایک
کھجور دی اوسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دیئے اور چلی گئی
یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے بیٹیان خدا کی آزمایش
ہین جسنے اونسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو
دینداری سکھلاوے اونکا برادری مین نیک بخت آدمی سے نکاح کر دیوے

ص اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب شتابی کچھ نکر سکیگا

ف یعنے بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آوی گی سے بندگی باید نہ زادگی منظور نیست
ص اَنَسٌ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا
وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ
اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی
تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف

مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو پڑا دخل ہی اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور بُرا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدونکا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین بعاصم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنی فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندونکی گواہی قبول کی اور اسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارۂ خدا۔

ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھ سے جو کچھ پوچھوگے بتلا دونگا جبتک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنے منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑہا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلی بڑی بڑی مصیبتین ہوینگی والین ہین اصحاب نے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوسوقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رض نے گھٹنونکے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بیٹھا بعضی علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہماری سوال کے جواب مین عاجز ہی اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق تہ کی بات بوجھ گئی کہ یہ کلام حضرت کا

اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بیفائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی

خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِىْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقُتِلَ فِى الْاٰخِرِ نَفْسُهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنے ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخرش اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنیکو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون سے اوسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوّل کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جبتک خاتمہ بخیر نہو اور یہ کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قرآن اوسکا نام منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا

م اَبُوْمُوْسٰى وَعَائِشَةُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابوموسیٰ رض اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا چاہے یعنے موت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنیکو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنیکو برا جانتا ہی ف حضرت عائشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوسوقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنیکو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنے

زندگی مین جو موت بڑی اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے
سو اوسوقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے

علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی

خ ابوھریرۃ من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان ۱۱
شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیمۃ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنے جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا
وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینکے اور اوسکے لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکے
ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنے جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے

نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے

ص معمر بن عبداللہ بن نافع من احتکر فھو خاطئ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافع رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہے

ف ابن ماجہ مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی
اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا
وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کی انتظار
کرنا چاروں مذہب مین نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلائق کی بد خواہی ہی اور جسنے غلہ
اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہوا در سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری
کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کرکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا
منع ہی سوائی اناج کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

ق عائشۃ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد صحیح بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام مین
ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہے ف

یعنے جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نہ کہلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی ہی مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسری اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چار اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا ولیکی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن و حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہی کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ بخیر ہی حلوا خوردن را زودی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوائی مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجہ جاوے زیادہ دلیلونکی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماء حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے مدار اسلام ہی ہزارون بدعتین صرف اسی حدیث سے رد ہوتین ہین + شعر + سنی ہوکر تو بدعتی مت بن + کیونکہ بدعت ہی دین کی برہم زن + چھوڑ بدعت محمدی بن جا + شاد ہوان سے تجھسے تا رسول خدا +

ق ابن مسعود من احسن فی الاسلام فلا یؤاخذ بما عمل فی الجاھلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والاخر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون کیا ہون پر اوسکی پکڑ ہوگی ق جو اچھی طرح اسلام لایا یعنے ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قایم رہا تو اوسپر کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر

مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مؤاخذہ ہی

خ ابوھریرۃ من اخذ اموال الناس یرید ادآئھا ادّاھا اللہ عنہ ومن اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے ادا کروادیگا یعنے ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالونکو برباد کرنیکے ارادے سے لیوے تو خدا اوسکو برباد کرڈالیگا ف یعنے جس مسلمان کو کچھہ ضرورت ہو اور وہ نیت ادا قرض لیوے اور ادا سکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھہ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھہ ہے یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بُری نکرے اسواسطے عبداللہ بن جعفر بی حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھہ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسیکے کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھہ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکے ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے تو اب کہان پھر عذاب اگلے پڑے

ق سعید بن زید بن اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسیکی ظلم سے جھین لیگا خدا اوسی پر زور محکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھود دے پھر اوسکے گلے مین

قیامت کے دن اوسکا طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے
اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دہسایا جاویگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی
چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی
خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ
بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین
ساتون طبق تک دہسایا جاویگا

ف ابوھریرہ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی ہووے اسنے
سب نماز پائی اف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے
جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی
باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت
ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے
مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن مجرد کی نماز آفتاب نکلنے سے ناقص ہوگئی

ف ابوھریرہ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوِ الْاِنْسَانِ قَدْ اَفْلَسَ
فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
پاوے اپنا ہی جو مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کی پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق
ہی اور قرضدار سونکے بہ نسبت ف یعنے سے اپنا مال کسیکے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا
مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دیسکا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور
بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر

سب قرضدار برابر بانٹ لیوین

ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ غَیْرُ اَبِیْہِ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناتا رشتہ لگا دے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنے جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلا دے تو وہ شخص بہت بڑے تصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مُغل اپکو سید بتلاتے ہین بہت بُرا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین

ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَرَادَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینہ پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا

ف عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدی رضحاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنے بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنے خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچانا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہان تک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کُتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

مر جَابِرٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَفْعَلْ مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہیے ف جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے سفر کرنا منع فرمایا میرے بھائیکو کچھ کام مترتا تھا اوسنے کہا

کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے
تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک
اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوائی کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور
اوس سے مدد مانگے جسطرح اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور گلوبیر کی دہائی کہ ایسے
منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک
کرانا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی

۲۴ مر عدی ابن عمیرۃ من استعملنا منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا
یاتی بہ یوم القیمۃ مسلم مین عدی بن عمیرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین
اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چور پین
داخل ہیگے قیامت کے دن اوسکو لیکے آویگا یعنے قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو
فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے
بدون دئے سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین
خدا اور رسول کو منھہ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان نہ سمجھے

۲۵ خ ابن عباس من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون او یفرون منہ صب فی
اذنیہ الانک یوم القیمۃ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان
لگاوے کسی قوم کی بات سنے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وی اوس سے
بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف
یہ عذاب اسواسطے ہوا کہ اوسنے کانے لوگونکو رنج دیا

۲۶ ق ابن عباس من اسلم فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل
معلوم بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین
یعنے قیمت اسکے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہو

ایک مدت معین تک ف جب حضرت مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ
بیع سلم کرتے تھے تو ایک مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں
کھجور کا ذکر ہی اسواسطے کہ مدینہ میں یہی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اگر چیز میں درست ہی
بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اسطرح کہ اتنیں سیر گیہوں جاڑا جاتیں سیر ایک
مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ میں اسکی بہت شرطیں مذکور ہیں اما م اعظم کے نزدیک
کم مدت مہینہ بھر ہی اور جو بعضے جگہ معمول ہی کہ قیمت آگیلیے اور کہتے ہیں کہ جو فصل میں زیادہ بھاؤ
ہوگا وہی ہم لینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں اسواسطے کہ اتنیں تول مقرر کرنا ضرور ہے
زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہیں کبھی مثلاً اتیں سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر سندوستان میں بیع سلم کو
بعضے ملک میں بدنی اور کیلی کہتے ہیں اس کتاب مشارق میں اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے
لکھی ہی سو غلطی ہی اسواسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عائشہ سے نہیں
خ ابوھریرۃ من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ وان کان اخاہ لابیہ
وامہ بخاری مسلم ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف
لوہے سے اشارہ کرے یعنے ہتھیار سے اگر چہ ہتھیار اسکا اچھی ہے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہیں اگر چہ اوسکا
سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنے ہتھیار سے ہمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے
سے یونہی قتل کی نیت سے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر میں احتمال قتل کی نہیں تو بھی اوسکی
طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوپر لعنت
کرتے ہیں تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا
م ابوھریرۃ من اشتری طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے ف
مردان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں جہتیاں لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے
گانوں سے لو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگوں کے ہاتھ وہی جہتیاں بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے

مروان سے کہا کہ تو نے رباج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی جھٹیاں بیچ دیتے ہین میں نے حضرت سے یہ حدیث سُنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا

ف ابن مسعود سے مروی ہے کہ جس نے گائے یا بکری مول لی جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تاکہ بہت دودھ معلوم ہو دے پھر مول لینے والا اسکو پھیرا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنے دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک بین سیر ہوتا ہی امام شافعی اور احمد اور مالک کا بھی مذہب ہی کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گائے بکری کا پھیر دینا پھیے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کے قیمت کو کم کر دالنا چاہئے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم

م ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرے خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بی شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بی شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہین اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضی لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہی سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اسواسطے کہ تمام قران اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان سے بھی بدصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اسواسطے

حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول وفعل مین واجب ہے اور
حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اسواسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین

۳۱ ف ابو ہریرہ سے مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گہر مین جہانکے بدون اونکی اجازت کے
تو البتہ اونکو حلال ہی کہ اوسکی انکہہ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت
کسیکے گہر مین جہانکنا حرام ہی اور گہر والے کو اوسکا منع کرنا اور انیٹ پتہر مارنا درست ہی اگر اوسکی
انکہہ پھوٹ جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہی اون
کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جہانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی انکہہ پھوڑ ڈالے
اور یہ نہین کہ اگر انکہہ پھوڑ ڈالے تو خون بہا نہ دیوے

۳۲ ف ابو ہریرہ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل عضو منہا عضوا من النار
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن
آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا دوزخ سے آزاد کریگے
ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے
آزاد ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندہا یا لنگڑا لولا نچاہے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ
آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے

ف ابو ہریرۃ من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم
یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدلا ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ شامل ہے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضروری ہی
اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کرادینا یعنے اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے
اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹہرائی جاوے پھر بقدر حصہ اور شریکون کے
غلام سے نوکری اور مزدوری کروائی مگر اوسپر جبر نہ ڈالے ف یعنے اگر ایک غلام سے

کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصّہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصّے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہی اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہین اپنے حصّے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والی سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصّے کو آزاد کردین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہی کہ اوسکے بقدر حصّہ آزاد ہوا باقی حصّون کے بقدر غلام ہی اور شریکونکو نہین پہنچا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصّون کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنے شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نمانگین

ق ابن عمر من اعتق عبدا بینه وبین آخر قوم علیه فی ماله قیمة عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیه ان کان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصّے کے موافق منصفی سے قیمت بھرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اوسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنے غلام آزاد دے کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی

ق جابر من اعمر رجلا عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ جسنے کسیکو گھر دیے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اوا اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والیکی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثونکا ف یعنے جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسی کا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پا دین گے دینے والا نہین پا سکتا

خ ابُوعَبْسٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری مین روایت ہی عبدالرحمن بن جبر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھرے خدا نے اوسپر نرخ حرام کی ف راہ خدا مین یعنے جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہی

م ابُوهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسسے سنتین پڑہین جتنی اوسکی قسمت مین تہین پھر چپکا بیٹہا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑہ چکا پھر امام کے ساتہہ نماز فرض پڑہی اوسکی مغفرت ہوئی اوسوقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بھی ف یعنے جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعہ کا غسل سنت ہی اور خطبی کے وقت جب رہے فرض ہے

ق ابُوهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنے خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پہچایا پھر دوپہر ڈہلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائی بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چہوڑ مسجد مین

آجاتے ہین ف فرشتے جمعہ کے دن مسجد دنکے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آنے گے آیا اور کون پہلے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوین گے اوتنا بہت ثواب پاوین گے

خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى بخاری مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوسسے ہو سکی یعنے حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلتے مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھونکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑہی جتنی اوسکے قسمت مین تھی یعنے تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہو گئی اوسوقت سے پہلی جمعہ تک ف بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیرتے لوگونکو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلیسے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے

ھ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل بن حجر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بن کر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا

ر اَبُوْ اُمَامَةَ اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹھی قسم کہا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیئے دوزخ ٹہرا رکہی اور بہشت اوسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا تہوڑی چیز ہو

تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ بیلو کی ٹہنی ہو

۴۲ ق سُفیان بن ابی زُہیر من اقتنیٰ کلبا لا یُغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط بخاری اور مسلم میں روایت ہی سفیان بن ابی زُہیر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھا وے تو کھیتے جاوین گے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جَو کے برابر ق یعنے کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہی ایک تو کھیت رکھانیکو دوسرے بھیڑ بکری بچانیکو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث میں آیا ہی ان تین کاموں کے سوائی کتا پالنا نہیں درست کہ نیک عمل مٹتے جاتے ہیں

۴۳ ق جابرؓ من اکل البصل والثوم والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ بنو آدم مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتوں کو اوس چیز سے یعنے بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جیسے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہی

۴۴ ق جابرؓ من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ بخاری اور مسلم میں روایت ہی جابر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے ف پیاز لسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھاکر مسجد میں جانا اور بھی بُرا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لسن کے برابر ہی کہ اوسکی ڈکار میں بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لسن کو پکا وے یا سرکہ میں ڈال کے بودور کرے تو کھانا درست ہے

۴۵ ق سعد بن ابی وقاص من اکل سبع تمرات مما بین لابتیہا حین یصبح لم یضرہ سم حتی یمسی مسلم میں روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختوں کی جو دونوں طرف مدینے کی پتھریلی زمین میں ہیں تو شام تک اوسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی

ق انس و ابو ہریرۃ من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقربن مسجدنا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس اور ابو ہریرہ رضسے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنے لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے

ق ابو ہریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضسے جو رکھے گا کتے کو اوسکے نیک کام مین پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بکری کے رکھوانیکے لئے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا

م ابو ہریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضسے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنے کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھے گا جس دن کہیں سایہ نہ ہے گا سوائی اوسکے سایہ کے یعنے قیامت کے دن

ق ابو ہریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ایہ فلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضسے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلا دینگے اوسکو بہشت کے چوکی دار سب چوکیدار بہشت کے دروازے کے کہینگے آؤ میان فلانے ادہر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسیطرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجھکو امید ہی کہ تو اونہین لوگونمین ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلا دینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنے دو اشرفی دے یا دو روپئی یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو ٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

خ ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضسے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنے مرتد ہوجاے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست اسواسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عُثْمَانُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لئے ویسا گھر بہشت مین بنا دے گا

۵۲ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنیکے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی

ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا

۵۳ م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہو سکیگا ف یہ دونو حکم اسلئے ہین کہ دونو مین گرہ پڑسکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا

۵۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ وَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین اوپنچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مارلیگا تو اوسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو کسی ہتھیار سے مار لیگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین

ہوگا دوزخ کی آگ میں اپنے پیٹ میں اوسکو پھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنے جس چیز سے اپنی جان مارینگا دوزخ میں اوسیرا وسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور اگر حلال نہیں جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا لمبی مدت کو بھی سا ابو لتے ہیں

ق بُرَيْدَةُ مَنْ أَحْصَبَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم میں بریدہ سے ۵۶

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا کارتہہ ہوا ف قرآن اور حدیث میں نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اسوقت بازار میں مشغول ہوتے ہیں سیر کو نکلتے ہیں نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارتہہ ہوا اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہیں

ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرُّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ ۵۷

وَلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم میں سعد ابن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھا وے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی مدینے میں

خ ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ ۵۸

فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ

بخاری میں روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائی حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھہ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہی ف یعنے اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دیے تو اوسکا ثواب بیحساب ہی اس حدیث سے کئی فایدی معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر اکہون روپئے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھہ روپے کے برابر ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان للہ خرچنے میں حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے

بہت کا خیال نکرے

۵۸ م ابُوھُرَیرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ فِی بَیْتِہٖ ثُمَّ مَضٰی فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خُطْوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم ۱۰

روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر میں پاک ہوا پھر کسی مسجد میں گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا

۵۹ خ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَدَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ

بخاری میں روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے لا الہ الا اللہ سے اللّٰھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوسوقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہیں اوسیکا سب ملک ہے اوسیکو سب تعریفیں ہیں اور وہ سب چیز کرسکتا ہی سب خوبیاں اللہ کو پاک ہی سب عیبوں سے اور سے بڑا بدون اوسکے مدد نہ گناہ سے بچاوے نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد بولے اے میرے اللہ مجھکو بخش دے

۶۰ م ابُوھُرَیرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا مسلم ۱۰

روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنے وضو کی فرض سنت مستحب بجالایا پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشیگئے اوسوقت سے پہلے جمعہ تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریاں ٹالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا

۶۱ م ابُوھُرَیرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ

تحت اظفارہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اسکے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخونوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں

خ ۶۲ ابوھریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر بخاری میں روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ جو وضو کرے تو چاہئی کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہئی کہ طاق لے یعنے تین لے یا پانچ یا سات

ق ۶۳ عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قالہ حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم میں روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل میں دنیا ہی خیال نکرے تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوسوقت حضرتؐ نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرتؐ نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دو ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی ہے اور اگلے پیغمبروں کا

خ ۶۴ سئل بن سعد من توکل لی ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ بخاری ہی روایت سہل بن سعدؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھے ضامن ہوا وسکا جو اوسکے دونوں پیر دونوں ہی یعنے حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہوا وسکا جو دونوں جبڑے دونوں ہی یعنے زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے حرام مال نہ کھاوے تو میں اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں ف اکثر گناہ انہیں دونوں مقام سے ہوتے ہیں جسنے انکو روکا بہشت کو پایا

ق ۶۵ ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم میں روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے تو وہ نہاوے

خ ۶۶ عثمان من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری میں روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف

تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا
ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھہ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے
سامان کرنے والیکو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ
اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین
اچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا

۶۷ ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا
فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین
لڑنے والیکا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی
۶۸ طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنے غازی کے برابر ثواب پاوے گا
خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ معصیت کی بات
کی اور نہ گناہ کیا راہ مین کسی سے جھگڑا تو گیا ہون سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھرا تا ہی جس دن اوسکے
پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ مین گناہ نہ کرے بچے ساتھ ہو کے ساتھ نہ کرے گناہون سے پاک ہو
۶۹ م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ
كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹون
مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹے یعنے مسیلمہ کذاب و مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبر ہونیکا
جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹ باندھا دوسرا جھوٹا یہ
کہ اوس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی
۱۲ تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھہ اصل نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے
ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو یا اپنے جیسے کہ یہ کتاب

مشارق الانوار ہی کہ سب علماء اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں

ف عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم میں روایت ہی حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ۷۰
رومہ کا کوآن کھدا کر درست کرے اوسکے لیے بہشت ہی ف رومہ ایک کوآن تھا مدینے میں حضرت
جب مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوای اوس کوئیکے نہ تھا اور وہ کوآن بگڑ گیا تھا تو حضرت نے
اوسکے درست کرا دینے والیکو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا

ف ابو الدرداء من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من الدجال ۷۱
مسلم میں ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرے اوس آیتیں سورہ کہف کے سرے کی
سو وہ دجال کے فتنے سے بچا

ف ثابت بن الضحاك من حلف بملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال بخاری اور ۷۲
مسلم میں روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی
جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف اسلیے جو جھوٹی قسم سطرح کھاوے
کہ میں اگر ایسا کیا ہو یا کہا ہو تو وہ شخص نصرانی کہی یا یہودی یا ہندو تو ہمیشہ اوسنے قسم
کھائی ویسا ہی ہو گیا

ف ابن مسعود من حلف على مال امرئ مسلم بغير الحقه لقي الله وهو عليه ۷۳
غضبان ثم قرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مصداقه من كتاب
الله إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في
الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم بخاری اور
مسلم میں روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوے گا
خدا اوسے ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی اس بات کا
ثبوت قرآن سے پڑھ سنایا جسمیں جو لوگ اللہ کو دیکر اور اپنی قسمیں جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا
لیتے ہیں اون لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اوسے بات نہ کریگا اور رحمت سے اونکی طرف

نہ دیکھے گا اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکھ کی مار ہے

۴۴ ق ابوہریرہ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ہو خیر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوائی اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے ق حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرون گی پھر اوس قسم کھانے سے پچتائین حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھہ اس قسم کی بھی تدبیر ہوسکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے

۴۵ ق ابوہریرۃ من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ق لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر اونکی قسم کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتونکی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہ دور ہو جاوے

۴۶ ق ابن عمر وابوہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین ق یعنے جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین

۴۷ من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اول ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے بعد وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے

۷۸ مر ابو ہریرۃ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوا إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَا مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندہا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا فرا در یکے واسطے نہ خدا کے لئے لوگون کو گہا بلا یا تو برا در یکے واسطے مدد کی تو برا در یکی راہ سے نہ خدا یکے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانی پر کمر باندہ کر نکلا مار سے نیک اور بد کو نہ ایماندار کو چھوڑا نہ قول والون سے یعنے مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ وہ میرا ہی نہ مین اوسکا

۷۹ ق ابو ہریرۃ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہی اور جسنے ہتہیار پہینک دیئے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہی ف جب حضرتؐ دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑہ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباسؓ کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوئے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنے نام آور یکو بہت چاہتا ہی کچہ ایسا کیجئے کہ مکہ مین اسکا نام ہوجائے تب حضرتؐ نے مکہ مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا

۸۰ مر ابو ہریرۃ مَنْ دَعَا إِلَى الْهُدَى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اوسکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع

بیان عذاب یا غفران مرد ان جماعت کا

ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹا ویگا یعنے دونون کو پورا ثواب
ملیگا یہ نہوگا کہ کچھہ بتانے والیکو ملے کچھہ کرنے والونکو اور جو گمراہی کی طرف لوگونکو بلا وے
تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے
والونکے گناہ کو نہیں گھٹا ویگا یعنے دونونکو برابر پورا گناہ ہوگا

۸۱ مر اَبُومَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ مسلم
ابومسعود انصاری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے
والیکے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے
جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والیکو ہوگا اوتنا بتانے والیکو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھہ
کچھہ کہیں سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والیکو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والیکو اسیطرح سب نیک کام

۸۲ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ
الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِیْتَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اپنے سردار کے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت
کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکے موت بطور کفر ہی ف یعنے جس سردار کے ساتھہ امامت کی
بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیئے اسلام کی ترقی ایکے پر موقوف ہی آپس میں
پھوٹ ڈالنا کافرونکا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہیں

۸۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیًا فَلْیَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگونمین
جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے میں اوسکی تعبیر کہون

۸۴ مر اَبُوْسَعِیْدٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگونمیں سے
بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیئے کہ اوسکو اپنے ہاتھہ سے بگاڑ دے اگر جو ہاتھہ سے بگاڑ سکے

کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگونکے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نکہہ سکے تو اوسکو دل مین بُرا جانے اور دل مین بُرا جاننا بہت بُودا ایمان ہی یعنے خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی بُرا نجانی تو اوسمین کچھہ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑہا تو ایک شخص نے اوسسے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑہتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اس نے اوس حدیث پر عمل کیا جو اوسنے حضرت سے سنی یعنے جو خلاف شرع بات کو دیکہے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگونکو منع کرین خواہ ہاتہہ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتہہ سے روکنا حاکمونکا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

خ اَبُوْسَعِیْدٍ وَاَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ بخاری مین ابوسعید ۱۵
اور قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکہا اوسنے سچ مچ دیکہا

ف یعنے اوسکو واہی تباہی خواب نہ سمجہے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ۱۶
لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
مجھکو خواب مین دیکہا تو وہ مجھکو جاگتے دیکہیگا یا اوسنے مجھکو جسوقت جاگتے دیکہا شیطان
میری صورت نہین پکڑ سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ
مجھکو جاگتے مین دیکہیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکہا جاگتے مین دیکہیگا اسکے
دو معنے ایک یہ کہ قیامت مین دیکہیگا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کے زندگی تک تھی اب نہین

ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ خ ۱۷
لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
مجھکو خواب مین دیکہا تو بیشک اوسنے دیکہا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور صرف

بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ف حضرت کو خواب مین دیکھنا
اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین

۸۸ مر سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ مسلم مین روایت ہی سہل بن حُنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگیگا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہید دیکے مرتبون پر پہنچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی

۸۹ مر أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْلِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنیکے لئے اور مالدار ہونیکے واسطے تو وہ مال اوسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے زیادہ ف فاقی مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنیکے واسطے نہین

۹۰ مر صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا فَأَلَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہی صفیہ ابی عُبَید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکے نماز چالیس رات تک قبول نہو گی ف غیب کی بات خدا کے سوائی کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شکونئے یا فال والیسے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہی

۹۱ مر أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے ۹۹ بار ہوئے اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر تو اوسکے گناہ بخشے جاوین گے اگرچہ سمندر کے پھینی برابر ہون ط ط

۹۲ مر انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ و ینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ مسلم بن انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑہائی
جاوے تو اپنے قرابتی لوگونکی خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے
یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی روح کو ثواب پہنچاوے برادر
پروری فرض ہی اوسکے دو طریقین ہین یعنے اگر محتاج ہین تو اونکے کہانے کپڑے کی خبر لے
اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے

۹۳ مر ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ فلینفس
عن معسر او یضع عنہ مسلم بن قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا
اوسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین
جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا

۹۴ ق ابو ہریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من اہل الجنۃ فلینظر الی ھذا قالہ
لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا و تقیم
الصلوٰۃ المکتوبۃ و تؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ و تصوم رمضان فقال والذی
نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا و لا انقص منہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اوسکو دیکھے یہ بات حضرت نے
اوس مرد کے حق مین فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین
بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا شریک مت ٹہرا اور نماز فرض پڑہا کر
اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے
قابو مین میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھہ بڑہاؤن گا نہ گھٹاؤن گا ف اس حدیث مین
حج کا ذکر نہین فرمایا یا تو اس شخص پر حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہی نماز روزہ
اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہی

خ اَبُوذَرٍ وَاَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ
بخاری میں ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالموں کے حق میں علم دین سے تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت یہ بھی علم دین میں داخل ہی جو نیت خالص ہو

م مُسَيْلَمَةَ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں مسلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہم پر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں

م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہی تو اوس سے یوں کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدیں اسواسطے نہیں بنیں کہ گم گئی چیز کو اوسمیں تلاش کیجئے ف یعنے مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کاموں کے لئے نہیں

م جَرِيرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ مسلم میں جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام میں اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو سیکھے جاوے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنے دونوں کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام میں راہ نکالیگا بری طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکی گناہوں سے گھٹے یعنے دونوں کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا ف حضرت مسجد میں بیٹھے تھے کچھ محتاج آگئے حضرت نے لوگوں سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے پھر ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگوں نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج

غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی اسنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جسکی شرع مین خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی سب جیسے خیرات کرنیکی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوسوقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھ کر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین

۹۹ مر عَائِشَةَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنے محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین

۱۰۰ خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیئے گا اور بدون توبہ کئے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بی نصیب ہوگا

۱۰۱ مر اَبُوسَعِيدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگونمین کوئی شیرہ پیئے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقے کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کر کے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اسواسطے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اگر نشہ کرے تو حرام

۱۰۲ مر اُمُّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ فِي اٰنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا

اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھرلی ف چاندی سونیکا برتن عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونیکے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہے

۱۰۳ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ شَھِدَ الْجَنَازَۃَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا فَلَہٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ شَھِدَھَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑہی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا - یا حضرت دو قیراط کیتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر

۱۰۴ ص عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اوسپر دوزخ حرام کی

۱۰۵ ق عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہُ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنے صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین اور عیسیٰ اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجا لگا کیسے ہی اوسکے کام ہون ف یعنے جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہوے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد خواہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر

گناہ دوزخ میں پڑے بہشت میں جاوے مسلمان سدا دوزخ میں نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہے کلمے کی برکت سے

۱۰۶ مر ابوہریرۃ وابوایوب من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر

مسلم میں ابوہریرہ اور ابوایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں تو اوسنے گویا برس بھر کے روزے رکھے

ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں ۳۶۰ اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہوتے ہیں

۱۰۷ ف ابوسعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا

بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنے جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالے گا

۱۰۸ ف ابوموسی من صلی بردین دخل الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونوں ٹھنڈے وقت یعنے فجر اور عصر کی نماز پڑھے گا وہ بہشت میں جائی گا

ف فجر کو نیند غالب ہوتے ہے عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہیں تو اسواسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ انکے سوائی اور نماز کی حاجت نہیں اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑہی تو آسان وقتوں کی خواہ مخواہ ہی پڑہیگا

۱۰۹ مر عثمان من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑہی تو اوسنے جیسے آدہی رات تہجد کی نماز پڑہی اور جسنے صبح کی نماز جماعت میں پڑہی تو اوسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑہی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمیں بعضے لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم محنتی لوگ ہیں دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں ہم سے نہیں ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کریں تو حضرت نے اونکے حق میں یہ حدیث فرمائی

۱۱۰ مر جندب بن عبداللہ من صلی صلوۃ الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من

ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑہی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈہونڈہے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنے صبح کے نماز یکو کسی طرح نہ چہیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈہونڈہتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنے اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پہر اوسکو اوندہا مونہہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہے

ف یعنے صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوسوقت اوٹہکر نماز پڑہنا دلیل ہی اوسکی سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والیکو دوزخ کا وعدہ کیا

۱۱۱ مر اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑہے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑہے سو وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابوہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچہے ہون تو الحمد کسطرح پڑہین تو کہا اپنے دل مین پڑہ لیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنی بندگی کے بیچ آدہا آدہا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑہنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑہنا فرض ہوتا تو الحمد کے چہوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونیکی

۱۱۴ خ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ بخاری میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑہے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنے اوسکو کچھہ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکے پناہ دیے ہوئیکو بچھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور نہی اور مجوس مسلمانکا حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑہی اور مسلمانکا ذبیحہ کہایا تو اوسنے دیسے باطل دین چھوڑدیے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین

۱۱۳ م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھہ پر ایک بار درود پڑہیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑہنے کا ثواب بیحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اونکو بخشاؤنگا جو مجھہ پر بہت درود پڑہا کیے

۱۱۴ خ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑہے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کہونٹ جدا جدا کرے یعنے اگر لنگا کپڑا ہی تو ایک کہونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کہونٹ کو موڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوسسے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑہ لے

۱۱۵ خ اُمُّ حَبِیْبَةَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ بخاری مین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑہے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گہر بنایا جاویگا ف مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی چہہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

۱۱۶ خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ

وَمَنْ صَلّٰی اِنَاثًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری میں عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کہڑے نماز پڑہی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹہے پڑہی اوسکو کہڑے کا آدہا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑہی اوسکو بیٹہے کا آدہا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹہے نماز فرض پڑہتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹہاکر کہڑے بھی پڑہ لے اور لیٹے فرض پڑہتا ہی لیکن بتکلیف بیٹہکر بھی پڑہ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدہا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسیطرح اوٹہا بیٹہا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹہے پڑہے یا کہڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اوسسے کبھی نہو سکیگا یعنے تو عذاب بھی موقوف نہو گا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوا کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہی بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے

۱۱۸ مر اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی یا اوسکو طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک فرض نہین

۱۱۹ مر اَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم میں انس اور معاذ بن جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسے شہادت نہ پائی ف معلوم ہوا کہ نیت

خالص کو دین میں بڑا دخل ہی

۱۲۰ ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ
اَرَضِيْنَ بخاری اور مسلم میں سعید بن زید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین
چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالے گا

۱۲۱ م ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمانکا
حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو بیکار دے اور دعائے خیر کرکے چلا آوے

۱۲۲ خ اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ
بخاری میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیونکو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہان تک
کہ وے جوانیکو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھہ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان
ملائین ف یعنے جیسے انگلیان اپسمین خوب ملی ہین کچھہ فرق نہین ویسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی
قیامت مین میرے ساتھہ ملا رہیگا زہے قسمت جینے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا

۱۲۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیرے لیوے
اسواسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی ف یعنے خوشبودار پھول کچھہ بڑا احسان نہین
کہ اوسکا عوض دینا کچھہ مشکل ہو یا عوض دینے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون رد کرے

۱۲۴ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دیوے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنے تیر لگانا
جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی

۱۲۵ خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کریگا زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالک ہونیکے لائق ہی یعنے پھر
اوس زمین کا کوئی دعویدار نہین ہو سکتا ہی

۱۲۶ مر عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم بن حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی ف اس حدیث سے
بدعت کا جڑ پڑا اکھڑ گیا یعنے جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کیسا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے
مسلمان محمدی کو اوسی بچنا چاہیے

۱۲۷ ق أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو
خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین ہر صبح شام

۲۸ مر ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنے مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف
ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کے ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا
اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نہ کیے کہ سب
لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کری ہمکو کچھ نہین وہ مسلمان نہین

۱۲۹ مر ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہی تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھین گیا

۱۳۰ مر أَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل
آسان کردے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلون سے

۱۳۱ ق أَبُوموسَى الْأَشْعَرِيُّ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے
کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے
لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو انمین سے خدا کی راہ کا

لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی

خ ابو ھریرۃ من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ سے ۱۳۲

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنے یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنے قوم کی

تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے

تو مین اونسے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا

دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل

ہین سو اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجھکو

افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہود یون نے حضرت موسیٰ کی

بڑائی بیان کرتے کرتے حضرت عیسیٰ کو برا کہا اور کافر ہو گئے

م سعد بن ابی وقاص من قال حین یسمع المؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ ۱۳۳ مسلم شریف

لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام

دینا غفر لہ ذنبہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مؤذن سے

اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوای خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا

ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد

کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے

خ جابر من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ۱۳۴

اٰت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی

یوم القیمۃ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا

یعنے اللھم سے وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنے حضرت اوسکو

بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنے کہ ای خدا اس پوری پکار اور رسد ا رہنے والے نماز کی صاحب

محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی بخشیو اور سکو سراہی مکان پر جسکا تو نے اوسسے وعدہ کیا ہی پوری بخشیو یعنے ثواب
کی تاثیر ہین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنے قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت
ہین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرتؐ کے واسطے ہی مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ
جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگی اور سب پیغمبر جواب دینگے کسی کی سفارش نکرسکین گے
اسوقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدہ مین جائین گے پھر لوگو کو بخشا ئین گے

اسکا نام مقام محمود ہی

ف ابوہریرہؓ من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ ۱۳۵
لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑہا
کریگا تو قیامت کے دن اوسی بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہی شخص جو پڑہا کیا ہو اسیکی طرح یا اوسپر
کچھ بڑہ کے یعنے اوسکے پڑہنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ
پڑہتا ہوگا اوسکے سوائی اور کوئی اوسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑہنیکا

ف ابوایوب انصاریؓ من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ ۱۳۶
الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس
من ولد اسمعیل بخاری اور مسلم مین ابوایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے
قدیر تک دس بار پڑہیگا تو اوسکا ثواب اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے
آزاد کیے ہونگے یہ نکہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک
نہین اوسی کو بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو
اوسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہے تو اونکے
آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد
یعنے عرب کی شرافت ثابت ہوئی

ق ابوہریرۃ من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد ۱۳۳۷
وھو علی کل شیٔ قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتب لہ مائۃ
حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی
یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ و
بحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑہے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب
ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لیئے لکہی جاوین گی اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوین گی اور اوس دن شام
تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوسسے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اوسسے زیادہ پڑہا اور جو سبحان اللہ
وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑہا کریگا اوسکے گناہ چہیل ڈالے جاوین گے اگرچہ سمندر کے پہین برابر
ہون یعنے اگرچہ بہت ہون معاف ہون گے

م طارق بن اشیم من قال لا الٰہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہ ۲۳
ودمہ وحسابہ علی اللہ مسلم مین طارق بن اشیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پہتر یا قبر اوسسے انکار
کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف یعنے جو مسلمان ہوا اوسکا
جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجہ لیگا یعنے
دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الٰہ الا اللہ پڑہنا ہی اسلام کا حضرت کے
وقت جو لا الٰہ الا اللہ کہنا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور
یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو
مانے یا نمانے اسواسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ جنکی سب ضروریات کو مانے اگر ایک
بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی

خ ابوہریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخارین ۱۳۳۹

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتو نمیں نماز پڑیگا
خواہ تروایح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

۱۴۰ خ ابو ہریرۃ من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ورواہ الا قلیبی من بعم لیلۃ القدر بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر میں جاگیگا اور نماز پڑہیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھے گا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اسکو قلیبی جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی جگہہ من بعم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونوں کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی

۱۴۱ م ابو ہریرۃ من قتل دون مالہ فھو شہید مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے میں فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورسے یعنے اپنے مال کے بچانیکے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف یہ حدیث بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابو ہریرہ کی طرف اسکی روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑی حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر میں اوسکو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا وہ زخمی ہوا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانیکے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی

۱۴۲ م ابو ہریرۃ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی الطاعون فھو شہید ومن مات فی البطن فھو شہید ومن غرق فھو شہید مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنے جہاد میں

مارا گیا

مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنے بہادیا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو باغی مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین مُنہہ نہوڑے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو پھر میری امت کے شہید بہت تہوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنے پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وے بھی شہید ہر چند اعلیٰ رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگونکو بھی شہید ونکی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑہنا مثل شہید کے درست نہین

ف اَبُوْ قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنیکے گواہ بھی ہون تو اوسکے اسباب اور ہتہیار کا مالک مارنے والا ہی ف امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوسوقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین

خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والیکو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگہیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی

ف معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لَدُوْنَ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا

حَسَنَةً لِلدُّوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مارڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین مارےگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے
کم اور جو تیسری بار مین مارےگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنے اول بار
گرگٹ مارنیکا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اور سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی
تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت
ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھا رہے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک
پھونک بھڑکا تا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی

۱۴۶ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا
قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون کسی
عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگین گے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی
تو لگین گے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اوسکو اسّی کوڑے
مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاوےگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاوے گا

۱۴۷ ف اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرِ
فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم مین عُقبہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ
بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنے آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین ف
یعنے سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی
یا بجای تہجد کفایت کرتا ہی

۱۴۸ ف اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ
اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین رُبَیّع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ نہ رکھا ہو تو باقی
دن کو تمام کرے یعنے کچھ کھا وے ف قریش مکے مین عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے حضرت

بھی رکھتے تھے جب مدینہ میں حضرت آئے تو عاشورے کے روز یہی حکم کیا لوگو نکو اور یہ حدیث فرمائی
پھر جب رمضان سے کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت
جانکے اور بعضے نہ رکھتے تھے

ق ابو سعید من کان اعتکف فلیرجع الی معتکفه فانی رایت هذه اللیلة ۱۴۹
ورایتنی اسجد فی ماء وطین بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے شب قدر کو خواب میں
دیکھا ہی اور مجھکو دکھا دیا ہی کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنے شب قدر وہ رات ہی
جسمیں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ق صحیح بخاری میں ابی سعید خدری سے
یوں روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے ۱۹ بیسویں
تک حضرت کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسویں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو
معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب پچھلے دسویں میں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں نے خواب
میں شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں
آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہیں کہ اوسوقت آسمان پر کہیں بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور
یہاں تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ میں نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ شب قدر اکیسویں رات کو ہوئی تھی

ح ابو هریرة من کانت عنده مظلمة لاخیه من عرضه او شیء فلیتحلله منه الیوم ۱۵۰
من قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته
وان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه فحمل علیه بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا
یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی
پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے

اور اگر ظالم سے کچھ بھی نیک عمل نہ ہونگے تو مظلوم سے کے گناہ لیکر ظالم پر لاد دیے جاوینگے
یعنے جھاون گناہون کو لاد دیے ترازو کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم
ہین خدا کے گناہ اور بندونکے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف
ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو
لازم ہے کہ جسکے قصور کیے ہون اوسسے معاف کرا لیوے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ
پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا نہین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو غیبت سے کسیکا
مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دیوے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی
رہنے کو غنیمت جانیے ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ بس نہ ہوسکیگی کہ وہان مال پاس
ہوگا نہ اسباب

۱۵۱ ف ابو ہریرہ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک
ارضہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اوسمین
کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دیدے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ دے
تو اپنی زمین کو رہنے دیوے ف بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو تہائی پر
دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی پہر اسلیئے پھر بانٹنے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس تہائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگنے دیوے یا زمین کو بے کھیتی رہنے
دے تہائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک
تہائی پر زمین دینا درست ہی

۱۵۲ ح ابن عمر من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہیے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سوا خدا کے کسیکی قسم کھانا درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی جیسا کہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہے

۱۵۳ ق ایس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ

باندھے رہے حج کرکے اوتار رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے
یا حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ سب کے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھہ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کے
احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا

ق ابوھریرۃ من کان منکم مادحا اخاہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے
تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے مین خدا کے سامنے
کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجھکو یہ گمان ہی کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اوس بات کو اچھی طرح جانتا
ہو تو کہے ق حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے
اپنے یار کی گردن کاٹی یعنے وہ اپنی تعریف سن کر پھول جاویگا اور آپکو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے
ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنیکا طریقہ سکھایا یعنے اول تو تعریف کرنا کسطرح
بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنے اوسمین کچھہ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اوسمین سچی
سچی ہون اونکو اسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہی سچی ہی خوب آدمی ہی
دوستی مین پورا ہی آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد
فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا بغضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ
ہی اس زمانے مین اکثر لوگونکی عادت ہی بیفائدہ تعریفین کرنیکی خصوصا امیرونکی مصاحب
خوشامدیے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے
خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بھی سوجھی
تھی ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

م ابوھریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا مسلم مین ابوہریرہ سے ۱۱
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے

باب طریق تعریف و ادائی

اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے جہنر کعتون کی بھی روایت آئی ہی

۱۶۲ م ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فاذا شھد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت

مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنے قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنے کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرادے تو اوسکو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے

م فضالۃ بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل

مسلم مین فضالہ بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونا بیچے تو مول بے مکر برابر برابر تولون مین یعنے اگر چاندی بیچے تو چاندی مول بے تولون مین دونون برابر چاہین اور اسیطرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی

ف مصابیح مین فضالہ سے روایت ہی کہ بیچے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ ایسی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اوسکے جواہرات کو نوا دکھا ڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا سو اسنے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۶۴ خ ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ

بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہو نکا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

۱۶۵ ف ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے یعنے خدمت بجالائے اوسکو بے مکانہ ہو اوتا رے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان کا تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اسے ہمسایہ یعنے پڑوسی کی خاطر داری کیا کرے یعنے اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق ایذا نہ کرے

اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان یا چہرہ رکھا جاسے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام
پہنچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنے بیفائدہ
یا تو نہیں اپنی اوقات ضایع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین
نہ دین کا فایدہ ہو نہ دنیا کا اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین

ف ابو ہریرہ من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی ١٦٦
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایک بار حضرت نے
امام حسن کو پیار سے چونا تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا
ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڑون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین

ف عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق ١٦٧
رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف
ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخاب اور تانا سوت اور بانا ریشم کا ہو
ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر چار انگشت کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا
تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے شروع اور عکس اسکا حرام ہے

من بدیدۃ بن الحصیب من لعب بالنرد شیر فھو کمن غمس یدہ فی لحم الخنزیر ودمہ ١٦٨
مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرد شیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ
ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نرد شیر ایک کھیل ہے جو سر کی طرح سو حرام ہے
خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسیطرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال ضایع ہوتا ہی یا اوقات

من جابر من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ومن لقیہ یشرک بہ دخل النار ١٦٩
مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنے مرتے دم تک خدا کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا

شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنے جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا
کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ مشرک
اور دوزخ مین جانیوالے کیا کیا سب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ھر جائر من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل

مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتی میسر نہون تو دو موزے پہنے
اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ جا جیونکو فرمایا کہ جو احرام باندہے تو موزہ اور
پائجامہ نہ پہنے اور جسکو تہبند میسر ہو تو لاچار ہین درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے
کہ ٹخنے کھل جاوے

خ ابوھریرۃ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ

وشرابہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزہ مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتین نہچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے
کھانے پینے چھوڑنیکی کچھ پروا نہین ف یعنے روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا
ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے
سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بی لطف

خ ابوذر من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان سرق

بخاری مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اسطرح پر مریگا کہ خدا کے
ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف
یعنے مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یا بعد سزا پانے کے بہشت
مین جاویگا یا تو خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیئے

ق عائشۃ من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا ولی قضا کر سکتا ہو

فدیہ

اور اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مردہ کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی

م ابوہریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی لڑائی سے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنیکی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقے پر مرا ف یعنے جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمد کا خلیفہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں

ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی اور کو اوسکا شریک ٹھہراکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنے جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک معتقد ہی ہی

م عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہی کہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جو ہمارا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتی ہیں اور بتوں کو پوجتی ہیں اولیاء انکی قبروں کو سجدہ کرتی ہیں اور مصیبت میں اونکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتی ہیں وہ مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں اضافہ فرمادیا کہ جو دل سے سوائے خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور

ہو نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو

۱۷۷ مر ابوھریرۃ من منح منحۃ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھارا اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ کے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا

۱۷۸ مر عمن نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل

مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفہ سے سو گیا یعنے سب وظیفہ یا کچھ کسر سے قضا ہوا تو اوسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنے اوسوقت میں کرنے سے اوسکا ثواب بڑھ گیا ہے گا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہی

۱۷۹ خ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ

بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا اسکے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنے نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کی نذر اور منت مانی ہو جیسے باپ سے بولنا دعوت قبول نکرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں چراغاں کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بھر ایک پاؤں سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا سیطرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے اور اگر ایسی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز نہ کرے

مرحولہ بنت حکیم من نزل منزلا لم یقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما ٢٥١
خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک مسلم بن خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو آدمی کسی منزل پر پہنچ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اوس منزل سے کوچ کرنے کے وقت تک
کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی اس دعا کے یہ معنے ہیں کہ میں پناہ مانگتا ہوں بوسیلہ خدا کے کلام کے
جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ حضرت
مجھکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا

ف ابوھریرۃ من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ ٠٨١
اللہ وسقاہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے
کچھ کھا لیا یا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنے روزہ نہیں گیا خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف
یعنے خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکنے کو نہیں پکڑتا

ف عائشہ من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ١٨١
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی حساب میں جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ
خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہی کہ جن نیک لوگوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اونسے
بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے
فرمایا کہ نیکوں کے نامہ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا جسکے
حساب میں جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام کیوں نکیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا
یعنے بندے کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفیٰ ہمکو حساب
میں نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگا یو آمین

ع عمر من نیح علیہ یعذب بما نیح علیہ بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢٨١
فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحہ کے سبب سے ف کفار عرب کی عادت

تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان کرنا تو اسواسطے
حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہی یعنے جس نوحہ کی میت وصیت کرجاوے اور دوسرا
مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونیکی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے مرنیکے
بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرسکے پر قادر تھا کیون نہ منع
کرگیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنیکے لوگ نمانے ہی گے تو اوسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل
ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا

۱۸۳ م حَرِیْرٌ عَنْ مُخَارِمٍ الرَّقَاشِیِّ یُحَرِّمُ الْخَیْرَ مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی
سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا ف یعنے مسلمان کو لازم ہی کہ
نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کہلاتا ہی

۱۸۴ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ یَنْعَمْ لَا یَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اوسکے
کپڑے گلین گے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہے گا بڈھا کبھی نہو گا

خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُصِبْ مِنْہُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہی

ش مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو
خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدایا دآتا ہی آرام مین
اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت و بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر
اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کہلا کیا جاتے
ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہوجاتے
یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے

۱۸۵ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھہ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین بوجھہ دیتا ہے

شرح یعنے کا بھیدا وسپر کہولتا ہی

۱۸۷ مر ابوھریرۃ من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما ستر اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ورواہ القضاعی ومن ستر علی اخیہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہنا ویگا یا اوسکے عیب چھپا ویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپا ویگا اور خدا بندہ کی مدد پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمانکی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجائے ستر مسلماً کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی

۱۸۸ مر جابر من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ثنیہ پر چڑہ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گہٹا ئے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گہٹا ئے گئے

حضرت ایکبار مدینے سے مکہ کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آیا جسکا نام ثنیۃ المرار تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنیکے واسطے چہپے بیٹہے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرونکے دہمکانیکے واسطے چڑہ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑہ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھہ بھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرونکے شہر کے دروازہ مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا

ومن الاستفہامیۃ

یہان سے وہ حدیثین شروع ہوتی ہین جنکے سر پر من استفہامیہ ہے یعنے پوچھنیکے لفظ

۱۸۹ مر ابوھریرۃ من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال

فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اجْتَمَعَتْ فِيْ اَمْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اصحابؓ سے
فرمایا کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ پھر حضرتؐ نے
فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج
محتاج کو کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے
ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے یہ چار دن کام
ایک دن میں جمع ہوئے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال بہشتی
ہونا ثابت ہوا

۱۹۰ ف جَابِرٌ مَنْ رَاجَلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمُدُّ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ كُنَّا حِيْنَ دَنَا
مِنْ مَاءٍ مِنْ صِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا
ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈول لیکے حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے ف حضرتؐ
ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اول کر بھیجا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ
کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے تو پانی اوسمیں جمع ہو چنانچہ ایک آدمی
ویسا ہی کیا پھر حضرتؐ نے اوسمیں وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا

۱۹۱ ص سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِيْ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ
سَلَمَةُ اَجْمَعُ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مارڈالا
یعنے کافروں کے جاسوس کو لوگوں نے کہا سلمہ نے یا راہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب
سلمہ کا ہی ف سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرتؐ سے دغا کی
تھی اور لڑے تھے ایک روز اونکا جاسوس جبر لینے کو حضرتؐ کے لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ
کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا ہمنے اوسکو دوڑ کر پکڑا

اور تلوار سے اوسکو مار کر اوسنٹ کو معہ اسباب کے آپ نے حضرت نے اوسکا اسباب سب مجھکو دیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی

ف جابر رضی من کعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ ورسولہ بخاری اور مسلم میں ۱۹۲
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی جو کعب بن اشرف کو مارڈالے بیشک
اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہود یون کا
سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے
مقابلہ لڑنیکے واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن
مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعہ میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے
پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لاڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی

من انس من یاخذ منی ھذا فیمن یاخذ بحقہ یعنی سیفا فاخذہ ابو دجانۃ ۱۹۳
قالہ یوم احد مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو
وہ لیوے جو اوسکا حق ادا کرے یعنے خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا حضرت نے
جنگ احد میں فرمایا تھا ف جب احد میں لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں
لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ بڑھائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے
جو خوب گھمسان کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر بیچ سے بدلے
اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہیں دوست نہیں رکھتا
پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی

من انس من یردھم عنا ولہ الجنۃ قالہ سبع مرات یوم احد مسلم میں انس رضی سے ۱۹۴
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹا دے یہ حضرت نے
سات بار فرمایا جنگ احد میں ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت نے

لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر اکیلہ ار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازوں کا
عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ تم جہاں ہو تم یہاں سے
نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازوں
بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہاں سے ہلنیکا حکم نہیں لوگوں نے
نہ مانا لوٹ میں پڑے ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اوسوقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی
ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافروں کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار
مبارک زخمی ہوا اگلے دانتوں پر پتھر لگا کر گرے اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے
کافروں کو ہٹا دے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑ کر شہید ہوئے
پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹا دے وہ بہشت پاوے دوسری صحابی نکلے
اور لڑ کر شہید ہوئے اسیطرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر
ہو گئی اسے قسمت اوسکی جو حضرت پر فدا ہوئے

۱۹۵ ع عثمان من یشتری بئر رومة فیکون دلوه فیها کدلاء المسلمین بخاری میں
حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کوئیکو مول لیوے پھر
اوسکا ڈول اوس کوئیں میں ایسا ہو جیسے اور مسلمانوں کے ڈول یعنے مول لیکر اوسکو خدا کی
راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت سے نکال کے ف حضرت جب مکے سے مدینے میں آئے
تو وہاں سوائے ایک کوئی کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوئی بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوئی
کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملیگا حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب
طیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا
تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت میں پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اوسکو
وقف کر دیا

۱۹۶ ف انس من ینظر لنا ما صنع ابو جهل قاله یوم بدر فانطلق ابن مسعود

بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اس نے کیا کیا بیٹے جیسا ہی جا کر دیکھا یہ فرمایا جب تک بدر ہوئی تھی پھر جب ملے تو عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کو مار ڈالا

ف بدر ایک کوئے کا نام تھا بدر سے تین منزل دور ہے سال دوسرے ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین مکہ سے ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافروں کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوار ہو لیے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوس کی داڑھی پکڑ کے ہلائی اوس سے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوس کا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لائے الحمد للہ حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَنْ

دوسرے باب میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر بے یہ آتا ہے

۱۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا کَانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ کَانَ یَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ کَانَ یُعَوِّذُهُمَا بخاری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں تمہیں اللہ کے کلام کے سب کی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

۱۸۹ مرا بن عمر ان ابر للیرزن یصل الرجل اهل ودابته بعد ان یولی الاب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سمجھو کہ کوئی آدمی اپنے باپ سے زیادہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ سلوک کرنے والا نہیں ہے باپ کے مرجانے کے بعد

۱۹۹ مرانس ان ابراهیم انبی وانه مات فی البدی وان له لظئرین تکملان رضاعه فی الجنة مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیرخوارگی میں مرگیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہیں بہشت میں دودھ پلانیکی مدت کو پورا کرتے ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کے حرم سے جسکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے مناسب کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت میں اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

۲۰۰ ح ابوهریرة ان ابراهیم یری ابا یوم القیمة علیه العرة والقترة ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آذر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے کیون میں نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آخر ویسا ہی جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانون گا تب حضرت ابراہیم جناب الہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرون گا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنے یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو معلوم ہوگا کہ اپنے پانوٹن کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آذر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اوسکے پانوٹنکو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنے تبدیل صورت عارض ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے نامانا شفاعت کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ باپ ہووہ دوزخ مین پڑے

۲۰۱ ق عائشة ان ابغض الرجال الی الله الالد الخصم بخاری اور مسلم مین حضرت

عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بدتر دشمن اسکا جگرا لوے
مر جابر ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم ۲۰۲
فتنۃ یجی احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا ثم یجی احدھم
فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ فیدنیہ منہ فیقول نعم انت
مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے
لشکر وں کو عالم میں فساد کرنیکو بھیجتا ہی سو اوس سے مرتبے میں زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو
بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہی کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے
چوری کروائی فلانیکو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آکے
کہتا ہی کہ میں نے فلانیکو جھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی اوسمیں اور اوسکی جورو میں تو اوسکو
اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف
جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد
ہوئی تو حرام سے ہوئی تو نے بڑی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی سانو کو
اسمیں احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے میں طلاق یا دیدے تا ند کوئی اور بات موجہ سے نکل جاے
اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو

ف ابو موسی الاشعری ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف بخاری ۲۱۳
اور مسلم میں ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلواروں کے
سایوں تلے ہیں ف یہ راہ خدا میں لڑنے والوں کو اور شہیدوں کو بشارت ہی کہ غلبہ
دین کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بہشت پاوینگے
مر انس ان ابی وابانک فی النار قال لرجل سالہ این ابی مسلم میں انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہی ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے
تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے

جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں
ہیں تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنے تاکہ وہ یوں سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو میں
کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق ہے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کو
مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہے کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالیٰ نے
قبر میں زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک یہ احادیث معتمد نہیں اللہ اعلم

۲۰۴ **مر** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور
عبدالرحمن ہے **ف** یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمیں اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا
اقرار ہے اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندہ
بندہ ہونا ایماندار کو لایق نہیں

۲۰۵ **مر** اَبُوْذَرٍ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مسلم میں ابوذر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندے کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ
ہے یعنے پاکی ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے
ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے
سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنے کبھی اوسکو موت آوے زوال نہیں
کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار
نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنے وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز
جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہاں بیٹھا ہاتھ سے دالا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے
سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور
اوسکے واسطے پر سے کا بڑا ثواب ہے جیسا کہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو پڑھے صبح شام ہمیشہ
قیامت میں اوس سے کوئی افضل نہ ہوگا

ق ابو ہریرہ ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی ۲۰۶
لا یدری کم صلی فان وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑہنے کو
کہڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دہوکا ڈال دیتا ہی یہان تک کہ اوسکو
نہین یاد رہتا کہ کی رکعتین پڑہین تو جسکو ایسا دہوکا پڑے وہ سہو کے دو سجدے کرے

ق ان مسعودا ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم ۲۰۷
یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الیہ الملک
فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او
سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ
وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل
النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکے
ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لوہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن
گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور
چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنے محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی
کہ کتنا جیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت
دوزخی ہوگا سو مین وہ قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے
کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ایک ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی
یعنے قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام
کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک
کہ دوزخ مین اور اوسمین سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر

غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین
انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصا تقدیر کا نہین سمجھ سکتے
اسکے تو سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا جاسکے کہ جب جانے
مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے
کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو
بعضے نادان کہتے ہین کہ جب جانے پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کرلینگے سو یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا
کہان بھروسہ ہی اتنا بدجوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی رہتی ہی
عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اسواسطے کہ
+ مصرعہ + شاید ہمین نفس نفس واپسین بود + الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اوخر اسی حال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین

۲۰۸ خ ابن عباس ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ بخاری مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی
مزدوری لینا اونسے زیادہ ترلایق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانو مین
گئے اونکی ضیافت نکی اونکے رئیس کو سانپ نے کاٹا اونہون نے کہا تم مین کوئی منتر آتا ہو تو اوسکو جھاڑے ابوسعید خدری صحابی نے
کہا کہ مین منتر آتا ہی بشرطیکہ تم کچھ مقرر کرلیے ہم نے کہا ہم تم سے ہماری ضیافت نکی تھی پس بکریون کا وعدہ
ٹھہرا ابوسعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ تو اچھا ہوگیا پس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے
کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے
فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ
پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

قرآن پڑھا کیں بھی محبت لیتا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے
مرعمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ آج تمہارے بھائی مرگیا اٹھو اور جنازہ
جنازہ پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور اصحمہ اس کا نام تھا مسلمان ہوا تھا
حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر حضرت کا بیدیکھے ایمان لایا مسلمان ہوتے ہی انتقال
ہوگیا ہوا اور دن کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں

مر ابوہریرہ ان احق اسم عند اللہ رجل تسمی ملک الاملاک مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک وہ مرد کا نام ہی جسنے
شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہ ہوتا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارہ محتاج
کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے

ق انس ان اخوانکم قد قتلوا وانہم قالوا اللہم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک
فرضیت عنا ورضینا عنک بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان خدا سے
عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہم
راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرونکا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جہانتک
اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجئے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر
قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور

محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیا اون کافرون سے راہ مین دغا سے اونکو شہید
کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دو حضرت نے
۲۰۶ یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی
۲۱۲ ف جابر کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر ڈر لگتا ہی قوم لوط کے کام
کا یعنے لونڈے بازی کا امت مین بڑا ڈر ہی ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرنے والون کو پاؤ تو دونون کو مار ڈالو
۲۱۳ مر ابو سعید ان ادنی اھل النار عذابا ینعل بنعلین من نار یغلی دماغہ من
حرارۃ نعلیہ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین
سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا ابلے گا
ہانڈی کی طرح جو تیون کی گرمی سے سب ف اسی کی پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت
۲۱۶ عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے
۲۱۴ مر ابو ھریرۃ ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی وا
یتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ
معہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے
کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا
پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجھکو
مانگنا تھا پھر اوس سے فرمائیگا کہ لے تجھکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے سوا اور بھی
ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے
مرتبہ والونکو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا
مر ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر یعلق فی شجر الجنۃ ھکذا

ذکرہ اقلیتی واختصرہ والروایۃ ان ارواحھم فی جوف طیر خضر لھا
مناد یلٌ معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی تلک
المناد یل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ فقال ھل تشتھون شیئاً قالوا ای شیء
نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلث مرات فلما
رأوا انھم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی
اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما رأی ان لیس لھم حاجۃ ترکوا

مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی روحیں سبز چڑیان ہین
بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے
اور بوری روایت یہ ہی کہ سفر شہیدون کی روحیں سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے
واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکین ہین کھاتے پھرتے ہین بہشت مین جہان اونکا جی
چاہتا ہی اور رات کو اونہین قندیلونمین آکر ٹھہرتین ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا
کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بہت چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو
اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار
اسیطرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھہ مانگے نہین چھٹنے تو کہا ای
رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالین جاوین تو ایکبار اور بھی تیری
راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی
ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا ف عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہی کہ میںنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ
نہ سمجھو وے زندے ہین روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس
آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے

یہ کو شہید مرتے ہوے بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے
اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے
تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہلسنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرونکے
شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین

۲۱۱ مرتوبان ان اسمی محمد الذی سمانی بہ اہلی مسلم مین توبان سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف توبان سے
روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک
یا محمد یہ سنکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی
تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنے کیا ہوا جو اوسنے میرا نام
لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین

۲۱۶ ق ان من اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے
نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا

۲۱۸ ق عائشۃ ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لہم
احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم
ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر
مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازی پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوی ہے
تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے
فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپ کے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنا یے اور اوسپر خدا کی نعمت سے

ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ ۱۹
لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ کو پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کرے دوسرے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو

مر عمران بن حصین اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِیِ الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی ۲۲۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت مین رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنے بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین

خ اَنَسٌ اِنَّ اُنَاسًا خَلَفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا ۲۲۱
حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے رہ گئے مدینہ مین رہ گئے تھے بیمارون کے سبب کے اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین وے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوئے ناچاری سے اون کو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے

پھر سب نے راہ میں یہ حدیث فرمائی تھی یعنے اس سفر کی تکلیف میں جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اسواسطے کہ دسبے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین میں بڑا دخل ہے

۲۲۲ ق ابو موسیٰ ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں اونکے جورو لڑکوں کا کھانا کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے میں جو اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر بانٹتے ہیں سو وے میری طرف پر ہیں میں اونسے راضی ہوں ق اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمیں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں اونکی یہ حضرت سے تعاون بیان کرکے سپند کی تاکہ اور لوگ بھی اسطرح آپسمیں اتفاق کریں

۲۲۳ خ ابو ذر ان الاکثرین ھم الاقلون الا من قال بالمال ھکذا وھکذا وھکذا بخاری میں ابو ذر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہیں وہی قیامت میں ثواب سے مفلس ہیں برجسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور بائیں اور آگے سب طرف خرچ دیا ف یعنے جس مالدار نے راہ خدا میں خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاوے گا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب

۲۲۴ خ ابو ھریرۃ ان الایمان لیاربز الی المدینۃ کما تاربز الحیۃ الی جحرھا بخاری میں ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینہ کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت میں ایماندار کو وہاں جانے کی حاجت رہتی جب تک حضرت بیچتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے

دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسیطرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنیکو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا اخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہون گے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاوے گا

۲۲۵ ق جَابِرٌ وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آوے تو مقرر اوس گھر مین برکتین پھیلے گی

۲۲۶ ق اِبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جَو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہے ف تلبینہ بنے چھنے جَو کے آٹے کے حریر کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہی تو مانو بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادت مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جَو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو

۲۲۷ ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا

وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کہلا
ہی اور حرام بھی کہلاہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین
ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت
لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رستے
سے یعنے روکی ہوی زمین کے آس پاس چراتاہی قریب ہی کہ کبھی رستے کو بھی چرین سے
جانوکہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتاہی جان لوکہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئین
چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب
بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے ف یہ
حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھا
چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزین حلال ہین وے
قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کہیتی سوداگری
مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے
ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسیطرح اور چیزین اونکو سب حرام
جانتے ہین جاہل تک بھی اور جو شبہ دار چیز ہی یعنے کچھ حلال سے بھی ملی کہنی ہی اور حرام سے
بھی جیسے کوئی چیز تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز بنتری سے یا
کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سوا اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ
پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام
تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسوا سطے کہ شاید وہ حرام ہو اور
نہین تو جب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار
ہوجاتاہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے
فرمایا کہ تقوی فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنے جب دل مین ایمان

رجا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکہہ کان ہاتہہ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین
اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص اور فسق و فجور اوسمین
جماتو سارا بدن بگڑا آنکہہ رنڈیان گہورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ
حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا کچہہ غم ہی نہ قیامت کا کچہہ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلونمین ڈال
اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین

۲۲۸ مر ابن عباس ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
اما بعد قالہ حین جاءہ ضماد الا ازدی فقال یا محمد انی ارقی من ہذہ الریح وان
اللہ یشفی علی یدی من شاء فہل لک مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے
ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے
بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لایق پوجنیکے نہین خدا کے
سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پہنچانے
والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے اوسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے
کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جہاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتہہ سے خدا جسکو چاہتا ہے
آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھی جہاڑون **ف** ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا
جہاڑ پہونک مین اوسکو دخل تھا جب وہ مکے مین آیا تو مکیکے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد
دیوانہ ہو گیا ہی کچہہ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جہاڑ وہ حضرت کے پاس آیا
اور حضرت سے جہاڑنیکو پوچہا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑہا بعد حمد اور نعت کے کہہ
اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑہیے حضرت نے اوسکے
دوبارہ پڑہا اوسنے کہا پھر پڑہیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑہا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیونکی

اور جادوگروں کے اور شاعروں کے بہت کلام سن چکا ہوں ایسا عمدہ کلام تو مجھے کہیں
نہیں سنا واللہ اس کلام کے فصاحت کی سمندر کی طرح تھا نہیں ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ
بڑھایئے میں بیعت اور توبہ کرتا ہوں پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے
آپ ہی جھاڑے گئے

۲۲۹ مر اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ

مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر
ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنے جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسی ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ
پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کر دوسرے گروہ کو وہاں جاتا ہی جانچنیکے واسطے پھر
جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اور سینے دھوکھا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سمجھا
کہ اگلے لوگوں پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکوں نکما کہلوانا جانکر اور بھانمتی کا
سوانگ سمجھکر اسکے جال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور
اور اوسی کا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا
سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچیں
اور دنیا کے پھندے سے نکلیں

مر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ

مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی
طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو ف مطلب یہ
کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں
پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے
قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوسوقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار

مددگار ہوجاوین گے جیسا اسوقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندہتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہے
کافر تو ایکطرف کلمہ گو اوسکو ہنستے سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو
خوشی ہو جیو بہشت کی

ق عَائِشَةَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری ۲۳۱

اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوتا ہی تو جہوٹہ بولتا ہی اور قرضدارون سے موعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت
نے نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون
بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

م اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ ۲۳۲

کذا فی مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے
یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکہا جاتا ہی اور آدمی جہوٹہ بولا کرتا ہی یہان تک
کہ بڑا جہوٹا لکہا جاتا ہی یعنے جب آدمی کو سچ یا جہوٹہ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین
کامل ہو جاتا ہی

م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ
بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ ۲۳۳
بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز
تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی
مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی

ف یعنے خاتمہ کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھہ اعتماد نہین تو علم عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ
مَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم ۲۳۴

کی لفظ رحمٰن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا اوس سے
میں نے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو میں نے توڑا ف رحم کے معنی برادر پروری ہین سو
فرمایا کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلی ہی یعنے جو حرف رحم مین ہین وہی رحمٰن مین ہین پھر فرمایا کہ جو
برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرون گا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اوسپر کرم نکریگا

۲۳۵ خ عائشہ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہ رضسے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرنا
ہی ف یعنے جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے
بھی نکاح نہین درست جیسے ماادر بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے
بھی نکاح منع ہی اسیطرح اور بھی قیاس کرلیا جاہیے دودہ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے
لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی

۲۳۶ م اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ الرُّوحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضسے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکہہ بھی اوسکی اینچی لگی چلی جاتی ہی ف
حضرت ام سلمہ رضسے روایت ہی کہ ابوسلمہ مرگئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکہہ کہلی
رہ گئی ہی جیسے مردون کے ہوتے ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتہہ سے آنکہہ بند کردی اور یہ
حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکہہ بند کردینا چاہیے

۲۳۷ ق اَبُوبَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ
وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین
ابوبکرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گہوم کر اپنی اصلی حالت پر دلسا ہوگیا جیسا
اوسدن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی اونمین سے چار
مہینے حرام ہین یعنے اونمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر سلسلے ہوئے ہین

سو ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مُضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے
بیچ مین ہی **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو بکلکے کا فرونکا دستور
تھا کہ جب اونکو لڑنا بھڑنا منظور ہوتا تو ان مہینو کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا
محرم نام رکھتے اسیطرح اون کمبختون نے مہینو کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل
حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے اخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینہ
دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے
بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفہ کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث
فرمائی سنیے اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب
کو نہ بگاڑیے عرب مین مُضر ایک قوم کا نام تھا دے رجب کو بہت مانتے تھے اسواسطے
رجب کو اونکی طرف نسبت کیا

م ۲۲۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْعِفَارِيُّ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ
خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ
وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوْجُ وَمَأْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تَرْحَلُ النَّاسَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِيْ غَيْرِهٖ نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہ ہو لیوین گی ایک تو
پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین
کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجّال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا
ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا اٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے
کنارے سے نکلیگی اور لوگونکو ہانکتے ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث
مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسی کا اسمان سے

ف یہ بات علماء کے نزدیک قیامت سے قبل ہونیوالی ہے

اُترنا ہی ف حضرت کے اصحاب دیانت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ قیامت سے پہلے دُھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانونکو زکام ہوجاویگا اور کافرون کا سر پھٹ جاویگا مکے مین زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز کا لمبا سر اونٹ جیسے کا اور آنکھہ جیسے سُور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکرے کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھہ جیسے بلّی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھہ پانو جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھہ کر بتلاوے گا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹے ہین

۲۳۹ ف اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے ان مین گہن نہین خدیجہ بن [illegible] جاتی ہو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑہا کرو جب تک کہ وہ روشن ہوجاوے ف جس دن ابراہیم حضرت نے بیٹے کا انتقال ہوا اُسی دن گہن پڑا لوگون نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اوسمین پڑہے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے

۲۴۰ هر جَابِرٍؓ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ اونتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہی ف ایک بار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینہ بھر بی بیون کے پاس نجاوین پھر اونتیس ۲۹ دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینہ اونتیس دن کا بھی ہوتا ہے

۲۴۱ مر جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَآءِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہاں سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی ف روحا ایک مکان ہی مدینہ سے چھتیس کوس

۲۴۲ مر جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو پوجیں لیکن اون میں فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنے عرب میں اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہاں نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب میں اب تک آنحضرتؐ کے فضل سے بت پرستی کوئی نہیں جانتا فتنہ وفساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہیں ہوجاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

۲۴۳ ق اَنَسؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن میں پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنے شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال ڈالنے میں

۲۴۴ مر حُذَیْفَۃَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَآءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَآءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام نلیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لیے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو میں نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لیے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے کو

حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھہ بیٹے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین ہی اس لڑکی کے ہاتھہ کے ساتھہ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھہ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھہ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسیطرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھہ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنے شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار نے خدا کا نام لیکے کھانے لگے تو ہمین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھانے اول بسم اللہ کہنا ضروری ہی تبھی تو شیطان ساتھہ کھاتا ہی

۲۴۵ ف ابن مسعود سے ان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق حتی یکتب صدیقا وان الکذب لیھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہی اور نیکی بہشت مین پہنچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا فرمانی کو پہنچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہنچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنیکو سچ کہنے

۲۴۶ خ ابو ہریرہ ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لھا بالا یرفعہ اللہ بھا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول

جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گرتا ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے

۲۴۷ م ابو سعید و ابو ہریرہ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یَزِلُّ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی

۲۴۸ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی ف یعنے بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی

۲۴۹ ق اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَکُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تحقیق وہ پیدائش کا کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنے خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا

۲۵۰ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ هٰذَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ قَالَهُ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد دہر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنے آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ

کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنے جو ملک مدینہ سے
پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہون گے یاجوج ماجوج دجّال اوسیطرف سے
نکلین گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلین گے یعنے عراق ملک سے

۲۵۱ مر اَنَسٌ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ
فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ وَیُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهٖ

مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے
سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزیکی گنجایش ہو جاتی ہی اور ایمان دار کی نیکیونکو خدا اوسکی
آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر

ف یعنے خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب
نہین تو اسواسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایمان دار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۲ خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ
بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف
ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پڑپوتے

ف یعنے سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت
پیغمبر ہوتے آئی ہون کسیکو حاصل نہین

۲۵۳ مر وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی
قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ
مسلم مین واثلہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی
اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم
کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت کی

چودھوین پشت مین ہین اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ
کا حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد
حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت ہین افضل ہی پھر اونمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے
بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر
ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین
اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوائی حضرت فاطمہ رضی کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا
پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ
بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک
اتفاق ہی آگے اختلاف ہی

۳۵۴ ف انس ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال لابی بن
کعب فقال ابی وسمانی قال نعم فبکی بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے ابی بن کعب سے کہا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہی کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت
پڑہون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یارسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی
بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے
بڑے قاری سو حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر
اونسے قرآن سیکہین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی

۳۵۵ خ ابوالدرداء ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدق وواسانی
بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکون لی صاحبی بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہی اور ابوبکر نے
کہا کہ سچا ہی اور اونسے میرے ساتھہ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی

کو بری خاطر سے چھوڑ دیگے یعنے کسیطرح کا وسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری میں ابو درداے
روایت ہی کہ ایکبار ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ میں کچھ کفتگو ہوے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے
پاس حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ کفتگو ہوگئی میں اون پر
غصے ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمرؓ سے اپنا قصور معاف کرانا سو انہوں نے معاف نکیا سو
میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجھکو بخشیگا پھر
عمرؓ بھی اس کفتگو سے پچھتائے معاف کرانیکو صدیق اکبرؓ کے گھر گئے وہاں سنا کہ وے حضرت
پاس گئے ہیں جب عمرؓ حضرت پاس آئے تو حضرتؐ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا صدیق اکبرؓ ڈرے تو گھٹنوں کے
بھل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرتؐ سے عرض کی کہ یارسول اللہ عمرؓ کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری
طرف سے ہوئی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسدن سے صدیق اکبرؓ کا حضرتؐ کے
اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی بے اونکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت
صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی اور حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مرد وہیں پہلے وہی ایمان لائے
اور اپنے جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبرؓ سے عداوت رکھی اوسنے

مقرر حضرت کو رنج دیا

۳۵۶ ق ابوھریرۃ ان اللہ تجاوز لامتی عما حدثت بہ انفسھا ما لم تتکلم بہ
او تعمل بہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور
خیال دل میں آتے ہیں سو خدا اپنے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کردے جبتک
اوسکو نہ بولے یا اوسپر عمل نہ کرے ف یعنے جس بُرے کام کا خطرہ دل میں آوے
سو معاف ہی اور اگر اوسکو مُنہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

۳۵۷ ق ابوالدرداء ان اللہ جزء القراٰن ثلثۃ اجزاء فجعل قل ھو اللہ احد جزءً
من اجزاء القراٰن مسلم میں ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے
قران کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قران کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا ف

تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکے صفات ہین دوسرے قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی

ق ابوہریرہؓ ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل وسلط علیہا رسولہ والمؤمنین ۲ ۳۸
وانہا لم تحل لاحد کان قبلی وانہا احلت لی ساعۃ من نہار وانہا لا تحل لاحد
بعدی فلا ینفر صیدہا ولا یختلی شوکہا ولا تحل ساقطتہا الا لمنشد ومن قتل لہ
قتیل فہو بخیر النظرین اما ان یعقد واما ان یقید فقال العباس الا الاذخر
یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقال ابوشاہ رجل
من اہل الیمن فقال اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاہ بخاری اور مسلم نے
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بی شبہہ خدا نے مکے سے ہاتھی والو نکو روکا تھا
اور اپنے رسول اور مسلمانو نکو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا
صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ
حلال نہو گا سو اسکا شکاری جانور نہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی
چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے
وہ دو باتون مین سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کر لے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے
یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس
کاٹنے کی اجازت دیجئے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبرون مین اور گھرون مین
چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابوشاہ نام یمن کا
رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجھکو لکھوا دیجئے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھدو
ابوشاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی
ص ابوسعید ان اللہ حرم الحرم فمن ادرکتہ ہذہ الاباحۃ وعندہ منہا شیء ۲ ۳۹

فلا یشرب ولا یبیع مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہو اور اوسکی کچھہ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیئے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۶۰ مر عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا

مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا

۳۶۱ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اوسنے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنے اپنا بیت نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھسے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھلو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادریکا حق نہ دو یہ لوگ وہی ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر اوسکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندہا کیا ہی ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہی جب ہے کہ خدا نے دنیا بنائی

۳۶۲ مر عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِىْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ

للنار

لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوسوقت سے اونکو بہشتی
ٹہرایا جب کہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوسوقت
سے اونکو دوزخی ٹہرایا جب کہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے ف یعنے روز ازل
میں بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید کو دنیا میں
تلاش نکرے آخرت میں اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا

۳۶۳ ف ابوسعید اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا ف
ابوسعید سے پوری روایت بخاری اور مسلم میں یوں ہی کہ ایکبار حضرتؐ نے خطبہ پڑہا اور یہ حدیث فرمائی تو
ابوبکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونیکا کون مقام تھا جب جلد
حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنے حضرتؐ نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں
سوای صدیق کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق نے
تب حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی را
ہی اگر خدا کے سوا کسی کو جانی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے بیچ برتہ اسلام کی
برادری اور محبت ہی

۳۶۴ عَائِشَۃَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ
وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکہتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر
نہیں دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا اور کسی پر نہیں

۳۶۵ ثَوْبَانَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ

اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا مسلم میں ثوبان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے
میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو میں نے
زمین کا پورب پچھم یعنے جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک میں نے
دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی ف مدینہ میں جنگ خندق جب
ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب
خدا نے وہان تک زمین کو جہان تک اسلام پہنچنا مقدر تہا دکہلا دی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اوسیطرح بلا تفاوت
واقع ہوئی

۳۶۶ مر جَابِرُ ابْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً مسلم میں جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام طابہ رکھا یعنے پاک ہی اوسمیں ناپاکی نہیں ف
ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ
پاک ہی ناپاک کو رہنے نہیں دیتا

۳۶۷ ف اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بی شبہہ خدا اسکے تکلیف دینے سے بے پرواہ ہی ف
حضرت نے ایکبار دیکہا کہ ایک بڈہا اپنی دو بیٹیوں کے کندہوں پر ہاتہہ رکہے گھسٹتا چلا جاتا ہی
حضرت نے پوچہا کہ یہ اسطرح کیوں رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنیکی نذر مانی تہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسنے جو اپنی ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت
نہیں یعنے جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے

۳۶۸ خ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا
عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری میں ابو قتادہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانونکو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا

ای بلال اٹھو اور لوگونکو خبر کر دے نماز کی یعنے اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تہوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹہرین تو لوگ تہوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہون گا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا سکے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹہ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دہوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدہر گیا جو تو نے کہا تہا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبہی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اوٹہو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑہ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑہی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین

ف عبد اللہ بن عمر وان اللہ قد برّاھا من ذلک یعنی اسماء بنت عمیس ام ابی بکر رضی اللہ عنہ مسلم ۶۹ ۴

مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہی اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تہین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکہا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹہے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث اوسوقت کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تہا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تہین جب وے شہید ہوئے تو صدیق کے نکاح مین آئین پھر اوسکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین

ف زید بن ارقم ان اللہ قد صدقک قالہ لہ حین نزلت سورۃ المنافقین وقد کان اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول عبد اللہ بن ابی لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا وقولہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجھکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اتری اور زید بن ارقم نے

حضرت کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن اُبی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینہ کو پلٹ جاوین گے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنیکو گئے وہان پانی پیکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبداللہ بن اُبی منافق تھا مدینہ کا سردار وہ پیکے والون پر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجھکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینہ کو پھر جاوین گے تو حضرت کو نکال دیوین گے زید زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیونکو مار ڈالتے ہین پھر عبداللہ بن اُبی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینہ مین پہنچے تو خدا نے سورۂ منافقین اُتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی

۳۷۱ باب فرض احسان

شداد بن اوس ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ

مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنے اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیئے کہ اپنی چھری تیز کر لیا کرو اور چاہیئے کہ راحت پہچاؤ حلال کرنیکے جانور کو ف یعنے خدا نے ہر چیز کے ساتھہ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل

اور ذبح میں بھی احسان چاہیئے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو

۳۶۲ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّہٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ فَزِنَی الْعَیْنَیْنِ النَّظْرُ وَزِنَی اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَھِیْ وَالْفَرْجُ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ اَوْ یُکَذِّبُہٗ بخاری اور مسلم ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری کی شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین

۳۶۳ ع عَائِشَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم بن حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان واب سے اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہا یعنے تجھ پر موت سو حضرت عائشہ رضی غصے ہو کر اون سے کہا کہ اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَاللَّعْنَۃُ یعنے تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تمنے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو پسند نہین آتا

۳۶۴ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اسطرح نہ اوٹھا لیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھا ویگا عالموں کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور

پیر مرشد ٹھہراوین گے پھر وہی پوچھے جاوین گے یعنے اوپہین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھین گے
سو وے فتوی دین گے مسئلہ بتاوین گے بے علمی اور نادانی سے سو آپ وے گمراہ ہوئے اور دون کو گمراہ کیا

۳۷۵ صر ابو موسی ۱۱ شعری ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ
یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ
لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ مسلم ین ابو موسی رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب نہین سونا جھکاتا
ہی ترازو کو اور اوٹھاتا ہی رات کے عمل دن کے عمل تو لتا ہی یعنے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی
یا دن ہی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھہ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے
پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوسکو پردے کو
اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین سارے خلق کو جہان تک خدا
کی نقشہ کام کرے یعنے تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی

۳۷۶ صر ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صوورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو
نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہی ف یعنے بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھہ اعتبار نہین اس حدیث مین نقوی اور درویشی کے
مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھہ لے

۳۷۷ صر ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من جر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکائے
دیکھا جاتا ہی ف یعنے جیسے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنے تہ بند ٹخنے سے نیچے
لٹکانا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بی غرور حرام ہی
چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی

خ ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ ۳۷۸
غَضَبِیْ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر
اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنے غصے سے
خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین
شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا

ق عَائِشَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَسْتُرَ الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ۳۷۹
عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا لپیٹین ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لے گئے
اور میرے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ
حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکے گرد
فرش کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین

م عَائِشَۃَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے ۳۷۱۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجھکو بھیجا ہی
سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے نان نفقہ
فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اُتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور
اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ رضی سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب
مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ رضی نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے
مقدمہ مین ماباپ سے پوچھنے کیا حاجت ہی مین دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول کو آخرت
کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہی کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھ سے
پوچھے گی کہ عائشہ نے قبول کیا مین بتلادون گا تاکہ وہ بھی قبول کرے

ابن مسعود ان اللہ لم یھلک قوما او یعذب قوما فجعل لھم نسلا وآیات
القردۃ والخنازیر کانت قبل ذالک مسلم بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور
اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا
تھا یہ بندر اور سور کیا اونہین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۰۸۷ ع ابوھریرۃ والنعمان بن مقرن ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر
بخاری مین ابوہریرہ اور نعمان بن مقرن رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا
اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے
خوب لڑا پھر جب اسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مر گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین یا فقیر عالم جو
اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اسی حدیث کو سمجھا چاہیے

۳۸۳ مر انس ان اللہ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیھا او یشرب الشربۃ
فیحمدہ علیھا مسلم بن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہی اس
بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے

۳۸۴ ق ابوھریرۃ ان اللہ لیضحک من رجلین ویروی یضحک اللہ الی رجلین
یقتل احدھما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہی دو مردون سے کہ اونمین سے ایک اپنے
ساتھی کو مارڈالے پھر وہ دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین بجای یضحک
من رجلین کے یہ ہے یضحک اللہ الی رجلین آیا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی ف
اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہو گا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے
فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے

تو وہ دونو بہشتی ہون گے

۳۸۵ ق ابو موسیٰ ان اللہ لیملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈہیل دیا کرتا ہی پھر جب اوسکو پکڑتا ہی تو نہین چہوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑہی یعنے خدا فرماتا ہی کہ اسیطرح تیرے رب کی پکڑ ہی جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہی ف یعنے ظالم کو خدا فرصت دیتا ہی تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجہے اور توبہ کرے اور جب اوسنے پکڑا پھر نہین چہوڑتا آخرت کا عذاب تو ہونا ہی پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہی

۳۸۶ ق جابر ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام قالہ عام الفتح وھو بمکۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مُردار اور سُور اور بتونکا بیچنا یہ حدیث مکہ مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنے آٹھوین سال ہجری کے

۳۸۷ ق ابو ھریرۃ ان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم قالہ للانصار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہی تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجہکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہی مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چہوڑکر مین تمہاری بستی مین گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتہہ ہی میری موت تمہاری موت کے ساتہہ ہی انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی کہ ہماری تو بات طعنہ کے راہ سے

رہتی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑکر مکہ مین نہ رہ جاوین سو اب ہمارے
خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تم سچ کہتے ہو تمہاری بات مین بناوٹ نہین

۳۸۸ ﴿ابو موسیٰ ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار
لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا﴾ مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھہ رات کو پھیلاتا ہی تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی
رحمت کا ہاتھہ پھیلاتا ہی تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف
یعنے جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہی رات دن جسکو
چاہیے توبہ کرے

۳۸۹ ﴿ابو ہریرۃ ان اللہ یبعث ریحا من الیمن الین من الحریر فلا تدع احدا فی
قلبہ مثقال حبۃ ویروی ذرۃ من الایمان الا قبضتہ﴾ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلا دیگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو
جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو
بچھور لیگی ہمارے یعنے سب ایمان دار مرجاوین گے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ
اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت بدکار کافرون پر قایم ہوگی اوسوقت ایمان دار کوئی نہو گا

۳۹۰ ﴿عائشۃ ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ﴾ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ
اگلی حدیث مین ہوچکا یعنے یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا بھسہ

حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا

۳۹۱ ﴿سعد بن ابی وقاص ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی﴾ مسلم مین سعد
بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار مالدار
چھپے گمنام بندے کو ف یعنے مالدار ہونے کے ساتھہ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل

چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے
شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے
تب اونہون نے یہ حدیث پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی

خ ۲۹۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہی اور جمہائی کو بُرا جانتا ہی سو جو چھینکے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سُنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین دعا کرے
یعنے یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اسواسطے
خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو
بُری معلوم ہوتی ہی

ف ۳۹۳ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِى الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ
ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِىْ
نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایمان دار کو نزدیک کریگا یعنے قیامت مین پھر اوسکو اپنی
رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی
سو مسلمان کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کرا دیگا اور
وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے
ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکو نامہ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی
مسلمان تھے سو اونکے گواہ یعنے پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پانون اونکو کہینگے کہ یہ

ف یہان سے حدیث اسی باب کی قرین و منافقین

لوگ ہین جو خدا پر تہوہ باندہ سیتے تہے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنے جو حد سے بڑہ گئے
بندگی کے بدلے نافرمانی کی

۳۹۴ مر ابوہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلٰثًا وَیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلٰثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکہتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمہارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی تین چیزیے سو جو تین چیزین تمہارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجہو اور دوسرے یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنے قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنے قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنے اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکہین ہین سو اونمین سے اول قیل وقال ہی یعنے بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچہنا تیسرے مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا یا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا

۳۹۵ عمر اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِہٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگونکا اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنے جن لوگون نے قرآن کو پڑہا اور اوسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر عمل نکیا وے بے قدر ہوئے

۹۶ مر ہشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا

مسلم مین ہشام بن حکیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون کو عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین

۳۹۷ ق ابوسعید ان اللہ یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا ربّ وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا ربّ وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ ای بہشتیو سو وے کہین گے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہے پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہین گے کیون نہ ہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہین گے ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اُتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی

۳۹۸ م ابن عباس ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا یعنی الخمر مسلم بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسی نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۳۹۹ ق ام سلمۃ ان الذی یشرب فی اناء الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے

۴۰۰ م ابوالدرداء ان اللعانین لا یکونون شھداء ولا شفعاء یوم القیامۃ

مسلم ہیں۔ ف حاشیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ نہیں ہونگے نہ سفارش کرنے والوں میں ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر اسیطرح درست نہیں سو جن لوگوں کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت میں معتبر نہوگی اسواسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرنیکو جمعت درکار ہی سو انمیں جمعت کہاں انکو لعنت کی عادت پڑی

ف اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز میں ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائیں طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز میں تھوکنا مناسب نہیں اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل میں ہو اور اگر مسجد میں ہو یا بائیں طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہیں ہوتا ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ مجھکو ایکبار نہانیکی حاجت ہوئی راہ میں حضرت ملے میں اوس راہ سے پلٹ کر نہانے کے حضرت اس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے عرض کی کہ مجھکو غسل کی حاجت تھی سے غسل خدمت میں حاضر ہونا مجھکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہیں ہوتا یعنے نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا البتہ بے غسل درست نہیں لیکن ملاقات درست ہی

ف جَابِرٌ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یوں ہی کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہی تو

جوکوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تاکہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت
کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی
۴۰۴ ق ابومسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ان المسلم اذا انفق علی
اھلہ نفقۃ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابومسعود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھہ مال خرچ کرتا ہی
ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقہ کے برابر ہی ثواب مین ف یعنے اپنے گھر کے
خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھہ پر فرض کیا ہی اوسی کے حکم سے مین خرچ
کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب
۴۰۵ مر عبداللہ بن عمرو ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین
الرحمن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا
مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے
خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنے طرف اور خدا کے دونون
ہاتہہ داہنے ہین یعنے خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئی ہین ف یعنے منصف وے
ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین
۴۰۶ خ عائشۃ ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی
فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکھان فیکذبون
معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو آپسمین بات چیت کرتے ہین
اوسکام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر چپکے
سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنے جو غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال

دشمنی ہے اور اسکے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف
عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اونسے حال دریافت
کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اونسے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے
اوسکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات
سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۰۷ خ جَابِرٌ اِنَّ الْمَوْتَ فَزِعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو
ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین

۴۰۸ م اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون
کی چپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین

۴۰۹ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَیِّ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہی زندہ کے رونے سے ف
یہ اوس صورت مین ہی کہ مُردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کرگیا ہو چنانچہ نکیان گذرا

۴۱۰ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنے آگ سے جاندار کو
جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا
کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دینا پھر جب وے روانہ ہوئے تو اونکو بُلایا اور جلانے سے
منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا

۴۱۱ م اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ
مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور

ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز
دیر کر کے پڑہی تہائی یا آدہی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۴۱۲ ف مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ
الْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
وطن چہوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کر اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی ف
مجاشع سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض نہین رہی

۴۱۳ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف
کرو ف یعنے تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قرمزی سنت ہی اور وسمہ بھی درست ہی لیکن
اور خضاب جو سیاہ بال کردیوین درست نہین

۴۱۴ ف اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا لَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنے قیامت مین ایک حوض ہی
یعنے حوض کوثر اتنا بڑا چتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون
ہین شام مین تین رات دن کی راہ اون کے درمیان مین ہی مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی

۴۱۵ ف اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی
کوٹ ہی ف کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے
ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی
اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی

قسط علاج بالحجامت و قسط بحری کوٹ

کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور مسگل اور بدہ اور ہفتہ مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین

ق ۴۱۶ ابوہریرہ ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف بئر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت لہ بموقہا فغفر لہا وقال البخاری فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سوا اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنے پانی پلانیکو بھرا اوسکے گناہ معاف ہوگئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندہا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھہ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی

+ مصرعہ + دل بدست آور کہ حج اکبر است +

ق ۴۱۷ فاطمۃ بنت قیس ان ام شریک یاتیہا المہاجرون الاولون فانطلقی الی ابن ام مکتوم الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک قالہ لہا حین ارادت ان تعتد وقد طلقہا زوجہا ابوعمرو بن حفص البتۃ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آنے جاتے ہین سو تو جا عبداللہ بن ام مکتوم اندہے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجھکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابوعمرو بن حفص سے اوسکو تین بار طلاق دیا تھا ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دیا حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے

فرمایا کہ اوسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں وہاں نہیں عبداللہ نہ رہا ہی اوسکے گھر میں جا بیٹھے
اوسکو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہاں رہیگی

ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اُمَّۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہی سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہی کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت میں اوس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں سے لوگوں کی خوراک سوسمار ہی سمار وہ جانور ہی جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار میں حضرت سے نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ وہ گوہ کی صورت ہوگئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو میں تو اوسکو نہیں کھاتا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب میں درست ہی

ق عَائِشَۃُ اِنَّ اُولٰٓئِکَ اِذَا کَانَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ کَنِیْسَۃً بِالْحَبَشَۃِ کَانَ یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ. بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہی لوگ جب اونمیں کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے اور اوس مسجد میں تصویریں بناتے تھے وہ لوگ خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ ملک حبش کی نصاریٰ کو فرمایا اون لوگوں نے وہاں ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا

ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانہ کی تعریف کی یعنے اگر تم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بنا دیے تب حضرت نے تکیہ سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنے وہ برا کرتے ہیں تم میرے قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا

م ۴۱۴ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلَى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم بن عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونیکی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دس نشانیان

قیامت کی آگے بیان ہو چکین

م ۴۱۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ يَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین رات اسکے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکے پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے سے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنے اونکی پنڈلیان مثل بلّور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے

م ۴۱۸ ف اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَآءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقربہ بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والونکو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارہ کو آسمان کے کنارہ پر پورب خواہ پچھم کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے

ہونگے اونکے سوای کوئی وہان نہ پہنچ سکیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اون مکانون مین سے مرد پہنچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانتے ہین پیغمبرون کو

۴۲۳ ق النعمان بن بشیر ان ادنی اھل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونھم عذابا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخیونمین سب سے ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرونمین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھہ سے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حالانکہ اور وںسے اوسپر سہت ہلکا عذاب ہی

۴۲۴ م ابوسعید ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ھو شیطان مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مدینہ مین جن ہین کہ مسلمان ہوگئے ہین پھر جب تم دیکھو اونسے کوئی چیز یعنے ویسے سانپ اگر بن جاوین تو اونکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہون اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنے وہ کافر جن ہی ف مدینہ مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمای اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو

۴۲۵ ق عائشۃ ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان

دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات رہی اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑہیں اور جو جاگا کئے ہوں وے سو رہیں اور عبداللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندہے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرے بلال کی اذان کا خیال نکریں

۴۲۶ ف اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ اَلْقَتْلُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ ادنہن جہالت اور تریکی یعنے پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنے دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگونکو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوای طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑہینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہیں ہی وہ جہالت ہی اسواسطے کہ علم وہ ہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے

۴۲۷ مر جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ مسلم میں جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جہوٹے لوگ ہونگے اون سے بچو

ف مراد اس حدیث سے مُسَیلمہ کذّاب اور اَسْوَد اور سَجَاح اور طُلَیحہ اور مُختار ہیں جنہونے جہوٹی پیغمبری کے دعوے کئے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنہوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کیں اور علماء حدیث نے اونکو بین بین کرنکال ڈالا

۴۲۸ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ

شک اسحٰق بن عبد اللہ احد رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال
احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا
فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی
قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واوتی شعرا حسنا قال فای المال احب
الیک قال البقر فاوتی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی
فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ
فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاوتی شاۃ والدا فانتج
ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من
الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت
بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی اعطاک اللون
الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال
انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما
ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال
واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی
ھذا قال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا
باللہ ثم بک اسالک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد
کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجھدک
الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروی لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک
فانما ابتلیتم قد رضی عنک وسخط علی صاحبیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا

دوسرا گنجہ فرشتہ اندہا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزما وے تو اوسکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید
داغ والے پاس آیا پھر اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہی اوسنے کہا کہ اچھا رنگ
اور اچھی کھال اور بہ مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے
فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکے گھن دور ہوئے اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال
دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گای اسحق بن عبداللہ
اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گای لیکن سفید داغ والے
یا اندہے سب نے اتنا کہا ہے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گای سو اوسکو دس مہینے کی گابہن اونٹنی دی
پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون
چیز تجھکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھسے
گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے
کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہی اوسنے کہا کہ گای سو اوسکو گابہن گای ملی فرشتے نے کہا کہ
خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندہے پاس آیا سو کہا کہ تجھکو کون
چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھہ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگونکو
دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے
کہا کہ کون سا مال تجھکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بہیڑ بکری تو اوسکو گابہن بکری ملی سو اونٹنی
اور گای بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والیکے جنگل بھر اونٹ ہو گئے
اور گنجے کے جنگل بھر گای بیل ہو گئے اور اندہے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا
بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا
کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا مجکو ممکن نہین
بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کئے مین تجھسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجھکو
ستہرا رنگ اور ستہری کھال دی اور مال اونٹ دئے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے

سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگونکے حق مجھپر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے
مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجھکو کچھہ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج
کوڑہی نہ تھا کہ تجھسے لوگ گہنا لیتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا
کہ میںنے یہ مال پایا ہی اپنے باپ دادے سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے تو فرشتے نے
کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجیکے
پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والیسے کہا اوسنے بھی جواب
دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے
جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے
کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجھکو آج
پہنچا بغیر مدد الہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجھسے اوس خدا کے نام
جسنے تجھکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر
مین اندھا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھہ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا
جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنے
تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ للہ لینے مین اگر کچھہ تو چھوڑیگا تو مین تیری
تعریف نکرونگا یعنے مین نہ لینے سے کچھہ خوش نہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نکرون گا
سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھہ تم تینون آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ
خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا اف اس حدیث مین بندے شکر کرانے
اور ناحق ستائش کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہی یعنے
ہم سب لوگ اول کچھہ حقیقت نہ تھی جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سبکو ملی سو جو ہوشیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھہ کر شکرگذار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے
کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور رہے تو خدا سے دور رہے

۴۲۹ مر مَيْمُوْنَةَ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيْ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ
مسلم میں حضرت میمونہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا
آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجھسے کبھی
وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین
اور ملول اوٹھے سے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی سو وہ دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جمین آگیا کہ چارپائی کے نیچے گئے کا بلا ہی
پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جو رات ہوئی جبرئیل سے
ملاقات ہوئی حضرت نے اونسے آنیکا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین
جانیکا جہان تصویر اور کتہ ہو ویسے پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا

۴۳۰ مر اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودہ شریکا بھائی ہی ف امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے
لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ف یعنے دودہ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین

۴۳۱ مر حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن
یمان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے بہت دور ہوگا
جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر کافر
لوگون کو اوس حوض سے ہاکون گا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی

ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنے جیسے
ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہین گے اوسکا پانی اونکے
نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنے

باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بی نصیب ہین

مر عَائِشَةَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ قَالَهُ لَهَا ۴۳۱ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیری ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت عائشہ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عایشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کی حالت ہی یعنے اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھہ بڑہا کر جانماز اوٹھا لے

خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ ۲۳۴۳ بخاری مین مسوراً اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لے غمیم مین آگا رو کے پڑا ہی سو تم کترا چلو داہنے طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین یکے کے پاس حضرت نے فتح یکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے یکے مین اچانک داخل ہو دین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو یکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنے مخالف اہلبیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی روایت ضمناً آئی ہی یعنے مسور کے ساتھہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھہ مقام تہمت نہین

خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ دَاوُدَ النَّبِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِ كَانَ لَا یَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ ۲۰۷۴ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈہی عورت سے پوچھا کہ داؤد

کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کہا تا ہی آدمی تو خوب ہی اگر اپنے ہاتھہ
کی محنت سے کہایا کرے پھر اوسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے
اونکے واسطے لوہیکو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھہ سے اوسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے

۴۳۵ ہر جابر اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا
فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا
فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا
رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ
اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ
فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ
بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ
اَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ
اَشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حج میں عرفہ کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہی اس تمہارے
مہینے مین اس تمہاری بستی مین یعنے جیسے مکہ مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفہ کا دن حرام
ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسیطرح اپنی جانون اور مالونکو حرام جانو کسیکو دوسرے
مسلمانکا ناحق جان مارنا اور مال کا بیجہین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنے کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کہوجہنا
نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنے
اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین

دیکھا

دبانے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون جو دودھ پیتا تھا بنی سعد میں کے قوم میں اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون میں سے جو اول بیاج کو میں دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنے بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیئے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے میں یعنے اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تم نے اونکو اپنے قابو میں کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تم نے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اوسکو تمہارے گھر میں نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر میں تم لوگونمیں وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنے قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف اوٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ۔ پھر حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑہا ناحق خون اور برائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پہلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنے پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوپر گواہ کیا اس خطبہ کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے ۔ بارہوین ربیع الاول کے انتقال کیا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خ خَوْلَةَ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بخاری میں خولہ بنت ثامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے

مال مین ناحق بعنے ناحق لوبے کھاتے ہین اونکے لئے قیامت مین آگ ہی ف یعنے
بیت المال کے سوائے مستحقونکے اورکسیکو لینا درست نہین

خ ابوھریرۃ ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ
فجعل یغرف لہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اوس مرد نے
اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت
ٹھکانے لگائی پھر اوسکو بہشت مین داخل کیا۔

ص ابوھریرۃ ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا
اتی علیہ قال این تریدقال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ
تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک
کما احببتہ فیہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے
اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ
مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتہ نے پوچھا کہ تو کدہر جایا چاہتا ہے
اوسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتہ نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہے
جسکو بڑہایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون
فرشتہ نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجھکو دوست
رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے

خ ابوھریرۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ اولست
فیما اشتھیت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباتہ
واستواءہ واستحصادہ وتکویرہ امثال الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن ادم فانہ

لا یَسْبِقُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کہنی کر نیکی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے اوسنے کہا کہ کیون نہین کچھہ موجود ہی لیکن کہنی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنے ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا

خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَہٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ اْئْتِنِیْ بِالشُّھَدَاءِ اُشْھِدُھُمْ فَقَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا قَالَ فَاْئْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَھَا اِلَیْہِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَرْکَبُ یَقْدَمُ عَلَیْہِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَا اِلَی الْبَحْرِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ وَاِنِّیْ جَھَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَھَا فَرَمٰی بِھَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَھُوَ فِیْ ذٰلِکَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَخْرُجُ اِلٰی بَلَدِہٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِہٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَۃِ الَّتِیْ فِیْھَا الْمَالُ فَاَخَذَھَا لِاَھْلِہٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَھَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِیْفَۃَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ فَاَتٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَقَالَ وَاللّٰہِ مَا زِلْتُ جَاھِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْکَبٍ لِاٰتِیَکَ بِمَالِکَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ اَتَیْتُ فِیْہِ قَالَ ھَلْ کُنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ قَالَ اَخْبَرْتُکَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ فِیْہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَدّٰی عَنْکَ الْمَالَ الَّذِیْ بَعَثْتَ فِی الْخَشَبَۃِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل

مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اوسنے کہا گواہونکو لا
کہ اونکو قرض کا گواہ کرون تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے
کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا
پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھہ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا
سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر
قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمین
ہزار اشرفیونکو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والیکے نام کا اوسمین ڈالا پھر اوسکی مہری کو
خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان
قرض لین تہین سو اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ
تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہی
سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا
قرض پہنچون سو مینے نہ پایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے
ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی
تلاش مین رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز
اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنے
گھر والون کے جلانیکے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض
تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا
کہ مین تیری پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے
والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھہ بھیجا تھا اوسنے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے
آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری
طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھہ بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہی ہے قسم مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

۱۸۵ م ابوہریرۃ الیمین علی نیۃ المستحلف مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنے قاضی یے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کہائی مینے دلین کچھہ اور ارادہ کر لیا تھا تو وسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو وسوقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ایما کی لفظ ہے

۱۸۶ م ابوہریرۃ ایما امراۃ اصابت بخورا فلا تشھدن معنا العشاء الاخرۃ مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اوسواسطے کہا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھہ کے جوان مرد کو بد خیال نہ اوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر راہ مین عورت کا نکلنا درست نہین

۱۸۷ ق ابوہریرۃ ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذ اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھوڑا وگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ایک جوڑ دوزخ سے

۱۸۸ م جریر ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ ویروی ابق من مواليه فقد کفر حتی یرجع الیہ مسلم مین جریر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اون مین نہ پلٹ آیے ف اگر غلام بھاگے کو حلال جانکر بھاگا تو بیچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوس نے کفران نعمت کیا

۱۸۹ م ابوہریرۃ ایما قریۃ اتیتموھا فاقمتم فیھا فسھمکم فیھا وایما قریۃ عصت اللہ

وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین کہ تم آیئے اور وہان ہڑہے تو تمہارا حصہ اوسی مین
ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان
حصہ اللہ اور رسول کا ہی پہر اوس بستی کے باقی چہار حصے تمہارے ہین ف اس حدیث مین
بیان ہی فے اور غنیمت کا یعنے جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین
آیا وہ سبکا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فے کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی
وہان جاکر ہڑہین تو بطور عطا کے حصہ پاوین گے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بہی
داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہین

ع عَنْ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ
قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا
عمر فاروق نے کہا ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بہی بہشت مین لے جاتی ہی حضرت نے
فرمایا اور دو کی گواہی بہی بہشت مین لے جاتی ہی عمر فاروق نے کہا ہم نے ایک شخص کی
گواہی کا حال نہ پوچہا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر بر آکم ہی

ع اِنَّ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ
وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون
تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھہ تک نہ پہنچا سکے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرتؐ نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے اوٹھہ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے عثمان حیا کے سبب ننگا بدن نہین کہولتا ہی مبادا میرا کہلا بدن دیکھہ کر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے

مر ابُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مسلم مین ابو درداسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے موہہ مین لگا دے سو مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھہ سے پھر مینے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھہ پر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مینے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندہا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی

ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِیْ الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنّون میں سے ایک راکش رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اوسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبوں سے کسی کھنبے میں باندہ دوں تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرتؐ نے فرمایا پھر میں نے اوسکو ڈھکیل دیا دُدّ گاز کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو میں تھے اور اونہوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرتؐ نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اوس مردود کی اتنی جرات ہی کہ حضرت کے ساتھ لڑنے کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارہ کی کیا طاقت ہے

خ عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرتؐ نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نکیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے میں سونے میں اپنے بدن کے حال سے غافل نہیں ہوتا جسکا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمیں خاص ہیں

ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم میں مسوّر بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجھکو خوف آتا ہی کہ کہیں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈالا جاوے ۴۵

اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کردون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضی رضی نے اوسکے ساتھہ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند دوسرا نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا

مر عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ ۴۵۱

مسلم مین عمر بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمہ کا فرق ہی ف کتاب والے یعنے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی

مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وے ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑکے اللہ کے واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وے ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرون مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوای اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھہ خلاف نرہا

ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ غَیْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم بن سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو رَیّان کہتے ہین یعنے چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اوسمین روزہ دار جاوین گے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجا دیگا اونکے سوای کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہون گے نجا دیگا کوئی اوس سے اونکے سوای جب وے جا چکین گے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجا دیوے گا

ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلاؤ تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سِدرَۃُ الْمُنْتَہیٰ ہی جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طُوبیٰ کہتے ہین

م اَنَسٍ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ وَقَدْ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرین گے پھر اُتّر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہوجاویگا پھر پلٹ آوین گے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہین گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہی پھر وی جواب دوین گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے

بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن ہمیشہ بڑھا کرے گا

ح ابوھریرۃ ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ کل درجتین ۲۰۵
ما بینھما کما بین السماء والارض فاذا سالتم اللہ فاسالوہ الفردوس فانہ اوسط
الجنۃ واعلی الجنۃ وفوقہ عرش الرحمن ومنہ تفجر انھار الجنۃ بخاری میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے اپنی راہ میں لڑنے
والوں کے واسطے تیار کر رکھے ہیں دو دو درجوں میں اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین
میں سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت اور
اونچی بہشت ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہریں پھوٹ نکلتی
ہیں ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہیں جسمیں رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے
میوے ہوں بہشت کی نہریں چار ہیں ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی
عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی

ق ابن مسعودؓ ان فی الصلوۃ لشغلا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے ۲۰۶
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر نماز میں تو ایک دھن ہی یعنے نماز میں سوای نماز کے کسیطرف
توجہ نچاہیئے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز میں سلام کیا کرتے
تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز میں
تھے ہمنے سلام کیا حضرتؐ نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنے وہ حکم اب موقوف
ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا بیسبب کھانسنا ادھر ادھر دیکھنا
نماز میں درست نہیں

مر عمارا وحذیفۃ شک شعبۃ ان فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ۲۰۸
ولا یجدون ریحھا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منھم تکفیکھم الدبیلۃ
سراج من النار یظھر فی اکتافھم حتی ینجم من صدورھم مسلم میں عمارؓ سے یا حذیفہؓ سے

روایت ہی شک ہی اسمین مُنفرد کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت
مین بارہ منافق ہین یعنے دل کے کافر زبان سے مسلمان وے بہشت مین نجاوین سبکے اور
اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوین گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نہ گھسے یعنے اونکو کبھی
بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھہ کو بڑا بھوڑا تمام کرڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ اونکے
مونڈھے پر پیدا ہوگا اونکی چھاتیان توڑکے نکل آویگا یعنے اوسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ
رکھہ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا

ص اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِی بَکْرٍ اِنَّ فِی ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَکَذَّابًا مسلم مین اَسْمَا بنت ابی بکرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹھا

ف ثقیف ایک قوم ہی جو سنگے کے پاس طائف مین رہتے تھے اوس قوم سے
حجّاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھہ
آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفہ مین
محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار
بنا بعد اسکے پیغمبر ہیکا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا
معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے

ف اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخور رہے ہین
جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا

ص عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوہ مین شفا ہے
یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنے زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینہ مین عجوہ
ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے

تعجب انگیز معجزہ

۴۶۱ ق ابو سعید ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ قالہ لاشج عبد القیس بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین دو خوبین ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچا دوسرے گرو اوہ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد باری نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندہا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جاہلون کی خو ہی اسواسطے خدا کو غصے کا بچا اور گرو اوہ پسند ہی

۴۶۲ ق انس ان قریشا حدیث عھد بجاھلیۃ ومصیبۃ واني ارید ان اجبرھم واتالفھم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعوا برسول اللہ الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اونسے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھر و اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون

۴۶۳ ف فتح مکے سے روایت ہی انس سے کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش یعنے مکے کے رہنے والونکو سو سو اونٹ دیئے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑ دیتے ہین حالانکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنے ہماری تلوارون کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب

صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قریش نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی تھائی ہندا اونکے لڑائیون میں مارے گئے ہین اسلام کی محبت اونکے دل میں ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجھکو پایا ہے قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین

اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُہٗ حَیْثُ یَشَآءُ مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدای مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے ایک دل اوسکو پھیرتا ہے جدہر چاہتا ہی ف اَنَس سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام لیکے دین کو ہم سچ جانتے ہین کچھ ہمارے بچلنے کا بھی آپکو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مسلمان کو نڈر رہنا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہین

ف اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اورون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھ کر سو اپنے ٹھکانا ٹھہرا لیوے دوزخ مین ف یہ حدیث متواتر ہی یعنے اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا یقین کامل حاصل ہوا انچاس سے

بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن
حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اسواسطے
علما حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو
جانچکر علٰحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صرّاف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی
ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سُنے یا کسی
کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جب تک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین
نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اوسکی صحت نہ سُنے

خ عَائِشَةُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والیکو کہنا پہچتا ہی ف حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا
تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنیکا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قرض دینے والا
حق دار ہی کہا چاہیے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے

خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رضہ سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک
مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے ف
حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے
حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے
ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا

ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی
اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی
حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب

امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے
جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی مرتضی کو
قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

ق جابر اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیِّیَ الزُّبَیْرُ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی
جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب مدینہ مین جنگ خندق ہوئی اور
کافرون کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے
زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی
زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے
ثابت ہوا

ق اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةً وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مینے اپنی دعا چھپا رکھی
ہی اپنی امت بخشانی کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہی
امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا
امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر

مر اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ کَانَ یَمْشِیْ اِلٰی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ مسلم مین اُبَیّ بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تجھکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین
آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا
گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تجھکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملے گا

۴۷۲ مر جابر اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃٌ قَالَہٗ لِرَھْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَّبِیْعُوْا بُیُوْتَھُمْ فَیَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگوں نے اپنے گھروں کے بیچ ڈالنیکا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کے مسجد کے قریب آ رہیں ف یعنے جتنا تم دور رہو گے اور مسجد میں آیا کرو گے اتنا ثواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا

۴۷۳ ح اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو انکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنے بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت میں جاویگا ف حق تعالیٰ کے نام بیشمار ہیں اسواسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہیں چنانچہ سوائے ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث میں بہت اسمار الٰہی ثابت ہیں جیسے وِتْرٌ فَاطِرٌ مُحِیْطٌ عَلَّامٌ مَلِکٌ قَدِیْمٌ رَفِیْعٌ ذِی الطَّوْلِ ذِی الْمَعَارِجِ مَوْلَی نَصِیْرٌ رَبٌّ نَاصِرٌ شَدِیْدُ الْعِقَابِ قَابِلُ التَّوْبَۃِ غَافِرُ الذَّنْبِ حَنَّانٌ مَنَّانٌ وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ اسمار حسنیٰ انہیں ننانوے نام میں منحصر ہیں بلکہ یہ مطلب ہی کہ اسقدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی تو وہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہیں مع الترجمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنے وہ اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوای کوئی معبود برحق نہیں اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت میں سما گئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت میں صرف ایمانداروں پر مخصوص ہی اَلْمَلِکُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرانے یا مومنین کو بروز قیامت سے امن میں رکھنے والا اَلْمُهَیْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست توڑنے پھوڑنیکا جوڑنے والا اَلْمُتَکَبِّرُ

عظیم الشان گھڑنے والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا
بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ
اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ
بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخشنے اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے
دروازے کھولنے والا اَلْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا
اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان میں اَلْخَافِضُ
پست کرنے والا مغرور وں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین متکبرین کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِيْعُ ہر آواز کو سننا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْعَدْلُ
منصف حاکم اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار
اَلْحَلِيْمُ بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِيْمُ بزرگ جسکی بڑائی
وہم و خیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّكُوْرُ شکر گزار و نیکا قدردان اَلْعَلِيُّ
سب سے اونچا اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِيْظُ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ
اَلْمُقِيْتُ محافظ باقدرت خلایق کا قوت دینے والا اَلْحَسِيْبُ تمام عالم کو کافی اوسکے
سوای دوسرے کی حاجت نہیں اَلْجَلِيْلُ بڑی شان والا اَلْكَرِيْمُ صاحب کرم جسکے
عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِيْبُ ہر شئی کا نگہبان اَلْمُجِيْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَكِيْمُ حاکم باحکمت استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکو نیکا
محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِيْدُ بزرگ ذات نیکو کار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے
مُردوں کا اوٹھانے والا اَلشَّهِيْدُ ہر چیز اوسکے سامنے حاضر اَلْحَقُّ سچ جسکی
ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَكِيْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن
اَلْقَوِيُّ زبردست اَلْمَتِيْنُ استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہیں اَلْوَلِيُّ
مددکار عالم کا کارساز اَلْحَمِيْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِيْ ہر چیز کا

گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِیُ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا
اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مُردوں کو زندگی بخشنے والا
اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ
اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم جہان کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں
اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ اکّا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی
جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ
صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ
پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ پہلا کوئی اوسکے قبل نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں
اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جسمیں کچھ شک نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کی نظر اور
اور وہم سے چھپا اَلْوَالِیْ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیْ بلند شان جسکا وصف
نہو سکے اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان نیکو کار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا
اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کا سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا
بخشنے والا اَلرَّؤُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہان کا مالک جو چاہے
سو کرے ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ
عادل با انصاف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلایق کا جمع کرنے اَلْغَنِیُّ سب سے
بے نیاز اَلْمُغْنِیُ جسکو چاہے بے پرواہ بنا دے اَلْمَانِعُ روکنے والا
اَلضَّارُّ ضرر پہچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور
غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہی اَلْهَادِیْ نیک راہ بتانے والا
مطلب پر پہچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی اپج کا بنانے والا بے نمونہ
اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قایم اَلْوَارِثُ فناء عالم کے
بعد قایم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ بڑا سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا

۴۷۴ ق اُسامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ
مُسمّٰی بخاری اور مسلم میں اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا
جو اوسنے لیا اور اوسی کا ہی جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہی

ق اُسامہ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت
کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لایئے تب حضرتؐ نے یہ کہلا بھیجا لیعنے لڑکا خدا کی امانت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیئے بیگانی چیز پر کچھ دعوی نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہی
ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اوسکو فنا ہی

۴۷۵ مر سَلْمَانَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ فَمِنْھَا رَحْمَۃٌ یَتَرَاحَمُ بِھَا الْخَلْقُ بَیْنَھُمْ وَبِسْعٍ وَتِسْعُوْنَ
لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مسلم میں سلمان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں اونمیں سے
ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمیں الفت اور محبت کرتی ہی اور ننانوے ۹۹ رحمتیں خدا
کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ق یعنے خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے
ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ اثر ہی کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے
ہیں اونکو کھلاتے ہیں اوسی کا اثر ہی کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور اونکی مصیبتیں
اوٹھاتے ہیں اور ننانوے ۹۹ حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرتؐ کی شفاعت
اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں اونہیں رحمتوں کا اثر ہی اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہیں

۴۷۶ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ
فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ
اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ
مِنْھُمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الْاَرْضِ قَالَ فَیَسْاَلُھُمْ
رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْھُمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُھَلِّلُوْنَکَ

وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہو نمین ڈھونڈتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھا لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدہر سے آئے تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنے ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنے تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنے تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ کہتے ہین یعنے تیرے سوای کسیکو لایق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنے بدون

فضیلت ذکر الٰہی بر کثرت صحبت اہل الله

تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑای بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا
پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے مجھکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم
نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا
کہتے ہین اگر وے تجھکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین
اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو وے کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے
کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے بہشت کو
دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اونہون نے اوسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا
پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے
اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش
کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونہون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونہون نے اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی سو کیا اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو
دیکھین تو بہت اوس سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجھسے وے
گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ
مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے
فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھہ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنے اونکے
پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے
ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کے اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین
اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکونکی صحبت آخرت مین کام آوے گی

ف ابو موسیٰ ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولھا ۴۷۷
فی السماء ستون میلا للمؤمن فیھا اھلون یطوف علیھم المؤمن فلا یری
بعضھم بعضا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے
واسطے بہشت میں ایک خیمہ ہی ایک پولے موتی کا لنبا اوسکا آسمان میں اور روایت ہی کہ
چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اوسمیں بی بیان ہون کی کہ اونمیں گھوما کریگا سو ایک
دوسرے کو نہ دیکھے کا یعنے کشادگی کے سبب سے

مر انس ان لنا طلبۃ فمن کان ظھرہ حاضرا فلیرکب معنا قالہ عند خروجہ ۴۷۸
الی بدر مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنے ہم
کسی تاک میں جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہووہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے
یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی
سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت
کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب
نکہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے

ف ابن عباس ان لہ دسما قالہ حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض ۴۷۹
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمیں چکنی ہی
یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب چکنی چیز کھا وے تو کلی کرنا سنت ہی

ف رافع بن خدیج ان لھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش بخاری اور مسلم میں ۴۸۰
رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایے پلاؤ میں بھی بھڑکنے
والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا
اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے

پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب بلا ور جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو
ذبح کیجئے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور میں ہی حکم ہی
اور اسیطرح جو جانور کوئے میں اوندہا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہی

۴۰۱۱ ع اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمَنْ اَيَّهُمَا عَلَا اَوْسَبَقَ
يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑہی
سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی
تو اوسی سبب مشابہت ہوتی ہی ف یہودیوں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا
کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسکی منی غالب پڑی
یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی

۴۸۲ ف اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِىَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ
اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ
وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا
وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِىَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ
كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِىْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ
لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِىْ اُرْسِلْتُ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجھکو اوٹھایا ہی رہنمائی
اور علم سکہانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پہنچا زمین پر سو اوسمیں سے جو تہوڑی بہتر زمین تھی
وہ پانی کو سوکہ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے
پانی کو سمیٹ رکہا یعنے جیسے تالاب اور جہیل سو خدا نے اوس سے آدمیونکو نفع پہنچایا پھر پینے
نے اوس سے پانی پیا اور جانورونکو پلایا اور کہیتونکو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہنچا
سو وہ تو چٹیل میدان ہی کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے

دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ایدھر کو سر نہ اوٹھایا یعنے علم دین پر کچھہ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنے پیغمبر کی ہدایت کا اور مینھہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسیطرح جو دانا لوگ ہین وے قران حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کریتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسیطرح بعضے آدمی ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اونسے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین پانی بھرے نہ سبزہ جمے اسیطرح وہ لوگ ہین جنہون نے دین کی طرف کچھہ دھیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینھہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت

طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس *

۴۱۳ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھہ سے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر نا تمام رکھا سو آدمی اوسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام اوپورا کرنے والا ف یعنے نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا

میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرتؐ کے بعد کوی پیغمبر نہو گا اور
حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوین گے تو اپنا دین نہ جاری کرین گے حضرتؐ کے
دین کے تابع ہون گے تو جب جیسے حضرتؐ کے اور خلیفہ ہو گئے ہین تو ویسے ہی وہ بھی ہوے

۴۸۴ ف ابو موسی ان مثلی و مثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم
انی رایت الجیش بعینی و انی انا النذیر العریان فالنجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ
فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم و کذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحتہم
الجیش فاہلکہم و اجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی و اتبع ما جئت بہ و مثل
من عصانی و کذب بما جئت بہ من الحق بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک
قوم کے پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنے دونون آنکھون سے
دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے
اوسکا کہا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے نکلے اور کچھ لوگون نے
جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر
ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا
اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نامانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف
عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنیکو آتا ہی تو وہ ننگا ہو گیے اپنے
کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے
غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین

۴۸۵ ف حذیفۃ ان معہ ماء و نارا فنارہ ماء و ماءہ نار بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور
پانی آگ ہی ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا

اوسکا نام دجّال ہی اوسکے ساتھہ آگ اور پانی ہوگا دُھہ بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا او
پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا
تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے
مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہی اور اوسکا پانی آگ ہی

ق ابو شریح الخزاعی ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس فلا یحل لامرء ۴۸۶
یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما ولا یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص
لقتال رسول اللہ فقولوا ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی
فیھا ساعۃ من نھار ثم عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد
الغائب بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقام مکہ خدا نے حرم
کیا ہی آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ
اسمین خون کو نہ بہاوے یعنے کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے
مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہہ دو کہ البتہ
خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجھکو بھی دن کی ایک ساعت مین
اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھے اور چاہیئے کہ جو لوگ اسوقت حاضر
ہین وے غایب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین

ق انس ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظھر الجھل ویفشو الزنی ۴۸۷
وتشرب الخمر ویذھب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہی
کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنے علما فوت ہوجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی
اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس
عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا

۴۸۸ خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَهٗ مَا لَمْ تَرَ یَا اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنے جھوٹھا خواب بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنے حضرت کی طرف سے جھوٹھی حدیث بناکر کہے

۴۸۹ خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنے جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسے بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے انہون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑہا لوگونکو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علمار حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی

۴۹۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت سے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا نقصان کسیطرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونو طرح ثواب ہوتا ہے

۴۹۱ م جَابِرٍ اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَیُرْوٰی خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے

بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت
مین یوں آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی

ف یعنے وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے
کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات
ہوتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ دن کے شوق مین رات بھر عبادت کرین

ق ابوسعید ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت
۴۹۲ متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته
لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا اپنے مین
اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست
ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان
ہی مسجد کی طرف سے سبکے دروازے بند کردیئے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کہلا رہے

ف مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے
وفات کے قریب سب دروازے بند کروادیئے صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کہلا کہا
اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ
کیا اونکی خلافت کا

مر عائذ بن عمرو ان من شر الرعاء الحطمة سلم مین عائذ بن عمر رضی سے روایت ہی
۴۹۳ کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مارنے ہاتھ پانوڈوڑے ق
مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے

مر ابوسعید ان من شر الناس عند الله منزلة یوم القیمة ویروی من اعظم
۴۹۴ الامانة عند الله یوم القیمة الرجل یفضی الی امرأته وتفضی الیه ثم ینشر سرها

فضیلت صدیق اکبر رضی

مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی خدا کے
نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن اور ایک روایت میں یوں ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے
والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہی کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور
جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنے لوگوں سے
بیان کرے کہ ہمنے اتنے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ
ف ابو سعید ان من ضیضی ھذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم
یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما
یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد قالہ لذی الخویصرۃ
حین قال اتق اللہ یا محمد حین قسم ذھیبۃ فی تربتھا کان بعث بھا علی من الیمن
بین الاقرع وعیینۃ وزید الخیل بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑہیں گے کر اوسکے
گلوں سے نیچے نہ اوتریگا یعنے دل میں قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑہیں گے اور سچے
عمل نکریں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر میں اونکو پاتا تو مقرر اونکو قتل کرتا جیسا قوم
عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق میں فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا
خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچھ سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹنے
تھے چار آدمیوں کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید الخیل ف
یہ چار دن عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچھ سونا حضرت نے
اونہیں کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام
اوسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے
کمبخت اگر میں عدل نکرونگا تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت

اگر حکم ہو تو مین گردن اسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مسلمان لوگ بدنام کرین گے
کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اوٹھہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہون گے ابو سعید نے اس حدیث کے راوی ہے بخاریمین
روایت ہی کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئے جنھون نے حضرت علیؓ کی امامت نہ مانی اور
حضرت علیؓ نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی
فرمائی تھی وہ اونمین موجود تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین
کہ قرآن پڑہتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین یعنے دل
مین شرک اور بدعت بھرا ہی تو اونکی عبادت کا کچھہ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ
اونکی ظاہری عبادت پر دہوکا نکہا وے

خ اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقربون اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین خدا کے بھروسے
تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنے جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی
ہی خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے
ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے معاف نکیا پھر خون بہا
دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے
دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی
جسنے تجھکو سچائی دیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا
حکم تو بدلا لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کہائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی

خ اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ ۴۹۷
النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعود رضی سے روایت ہی حضرت نے

فرمایا کہ اگلے پیغمبری کے کلام سے جو لوگون نے باتین پائی ہین ادنین سے ایک بات یہ ہی
کہ جب تجھکو شرم نرہے نہ خلق سے نہ خدا سے تو جو تیرے دل مین آوے سو کر ف
یعنے حیا اور شرم سب پیغمبرون کے دین مین پسند ہی اسکا حکم کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت
آدمی کی بدکا مونکو چاہتی ہی شرم کے سبب بدکامون سے رکتا ہی آدمی مین اگر شرم نہین تو جانور ہے

ف ابی بن کعب ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس ٤٩٩
اعلم فقال انا فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان لی عبدا
بمجمع البحرین ھو اعلم منک فقال موسی یا رب وکیف لی بہ قال تاخذ معک حوتا
فتجعلہ فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فھو ثم فاخذ حوتا فجعلہ فی مکتل ثم انطلق
وانطلق معہ بفتاہ یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرۃ وضعا رؤسھما فناما واضطرب
الحوت فی المکتل فخرج منہ فسقط فی البحر واتخذ سبیلہ فی البحر سربا وامسک اللہ
عن الحوت جریۃ الماء فصار علیہ مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبہ ان یخبرہ
بالحوت فانطلقا بقیۃ یومھما ولیلتھما حتی اذا کان من الغد قال موسی لفتاہ اتنا
غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوز المکان
الذی امرہ اللہ بہ قال لہ فتاہ ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما
انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا قال فکان للحوت
سربا ولموسی ولفتاہ عجبا فقال موسی ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی اثارھما قصصا
قال فرجعا یقصان اثارھما حتی انتھیا الی الصخرۃ فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیہ
موسی فقال الخضر وانی بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل
قال نعم اتیتک لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا یا موسی
انی علی علم من علم اللہ علمنیہ لا تعلمہ وانت علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا اعلمہ
فقال موسی ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا فقال لہ الخضر

فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى
سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا
فِي السَّفِينَةِ وَلَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ
مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ
وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا
الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ
الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ
فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ
بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ
عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ
صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم میں اُبَیّ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے

قصہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام

فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا
کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے اوں پر غصہ کیا
اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنے یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام

کو حکم بہیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھہ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنے ٹوکرے مین رکھہ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھہ اپنے خادم یعنے یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اوسنے دریا مین اپنی راہ لی سُرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنے حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اونسے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جا گئے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان نے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھولا یا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نی مجھکو تعجب ہی یعنے بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون پتھر سے قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے بیٹھا سلام کیا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنے اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیون کر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے

پاس آیا ہون تو مجھکو تو سکھلا دیے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہی خضر نے کہا کہ میرے ساتھہ تو صبر
نہ ٹھہریگا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم میے مجھکو ایک علم ہی خدا نے مجھکو سکھایا ہی کہ تو اوس
علم کو نہین جانتا اور تجھکو خدا کے علم میے ایک علم ہی خدا نے تجھکو سکھایا ہی کہ مین اوسکو
نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم
خلاف نکرون گا پھر خضر نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات
نہ پوچھیو جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے
دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون
آدمی کے چڑہا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ
لیے چڑہا لیے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھہ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے
بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے اون سے کہا ان لوگون نے ہمکو
بے کرایہ چڑہا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے
البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا یعنے تجھسے نہ کہا تھا کہ مقرر تجھکو میرے ساتھہ
رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بہول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنے
مینے بہولے سے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی
بار کا پوچھنا موسیٰ سے بہولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے کنارے پر
بیٹھا پھر اوسنے چونچ دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہی میرا علم اور
اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسیکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنے
خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین
اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے
تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھہ سو خضر نے
اوسکے سر کو اپنے ہاتھہ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھہ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا

تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنے اسنے
کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ بڑا کام تجھسے ہوا خضر نے کہا بھلا میں
تجھسے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھہ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت
کڑا ہی موسیٰ نے کہا کہ اگر اب میں تجھسے کوئی بات پوچھوں اسکے بعد تو مجھکو اپنے ساتھہ
نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں پاس پہنچے
اون لوگوں سے کھانا مانگا اون لوگوں نے اونکی مہمانی نکی سو دونوں نے ایک
دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی یا دیوار نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے ہاتھہ سے
اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہیں کہ ہم اونکے پاس آئے
سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری
لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب میں بتلاؤں تجھکو اون
تینوں باتوں کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے
جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصے ہمکو
معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں **ف** پورا قصہ
قرآن شریف میں یوں ہی کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ
وہ ناؤ محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کرکے اوسیکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے
سو میں نے چاہا کہ اوسمیں عیب لگا دوں اسواسطے کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ
درست ناؤں کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا
سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا بیدایشی کافر تھا اور اوسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ
کہیں اون بچارونکو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا میں نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے
اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور
اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وے اپنی جوانی کو

جب پہنچین تو اوس مال کو نکال سکے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے
اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنے بحکم خدا کیا تجھکو اسمین کچھ دخل نتھا ف
خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے
سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین
بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر
فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور حضرت
یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسی کے عمدہ شاگرد تھے
ہمیشہ اونکے ساتھ رہے اونکے مرنیکے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت
موسی اور حضرت خضر کے قصہ مین بہت فایدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب
ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہی
بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی
بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیئے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ
استاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اوسکو
ساتھہ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام
حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری بوجھہ مین نا وے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکیکا
مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی
رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اوسکا کوی کام بے حکمت نہین

ق ۴۹۹ ابن عمر ان ناسا منکم قد ارو لیلۃ القدر فی السبع الاول و اری ناس
منکم انہا فی السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیونکو گمان ہی کہ شب قدر پہلے دہے کی
پہلی سات راتون مین ہی اور بعضونکو گمان ہی کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو پچھلی دسون

راتونمین تلاش کرو ف یعنے وہ کام کرو جسمین شبہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے
تو ساتھہ راتین بھی اوسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۵۰۰ ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِیْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّهَارِ
قَالَهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا
ہی یعنے تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈوری سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی
ہی یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب
قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے
نمودار ہو تو میںنے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیہ کے نیچے
رکھی پھر آخر رات مین میںنے اوسکو دیکھا مجھکو کچھہ صاف نظر نہ آئی صبح کو میںنے حضرت سے
عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو نادان ہی خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا
سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنے جو رات کی
سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہو دے اوسوقت تک سحر کھانا درست ہی

۵۰۱ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ
یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنے مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے
اس مکان مین یعنے مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا مکہ سے تین کوس
سو حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھہ پڑہی اور فجر کی نماز نہایت
اندہیری مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑہی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت
تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز
اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے
فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ حج مین ایسے وقت

پڑھے تاکہ اور کام حج کے کر سکے

ف ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ان ھذا اتبعنا فان شئت ان ۵۰۲
تاذن لہ وان شئت رجع قال بل اذن لہ یا رسول اللہ قالہ لابی شعیب
الانصاری دعاہ خامس خمسۃ فاتبعہ رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے
روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین
حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھہ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے
فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھہ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت
دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانیکی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جی آدمیون کی دعوت ہو
اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوی ساتھہ چلا جاوے تو دعوت کرنے
والے سے اوسکی اطلاع کر لینی چاہیے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

ف جابر ان ھذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہ ۵۰۳
صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھہ پر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھہ
مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجھکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھہ سے یہ تین بار
کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے
جب اودھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوتر ے
حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب
اور درختون کے نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر
حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو
خوف کے مارے اوسکی ہاتھہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا

کہ بھلا تجھکو اب کون بچا دیگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا

پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی

۵۰۴ خ مُعٰوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْھِہٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری مین معٰویہ بن سفیان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنے خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قایم رکھینگے جو اُنسے دشمنی کریگا خدا اوسکو مونہہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف یعنے سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قایم رہی جب وے دین مین سست ہوے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہو گئے

۵۰۵ ف عُمَرُ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہل معلوم ہو ف عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجھکو آپنے جسطرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اچھا ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جسطرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسیطرح قرآن اترا ہی پھر مجھسے کہا کہ تو پڑھ مجھکو جسطرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح قرآن اترا ہی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جنمین قرآن اترا ہی وہ یہ ہین پہلے قریش کی بولی دوسرے ہذیل کی بولی تیسرے ہوازن کی بولی چوتھے یمن کی پانچوین طی کی بولی چھٹے ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین

کہ سات قراتین مراد ہین یعنے کہہ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین

۵۰۲ ق عَائِشَةَ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَهُ لَهَا حِينَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت سے نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کے بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنے اسمین کچھہ اختیار نہین پیدائشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنے اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ رضے سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کے منزل مین حجۃ الوداع کے سال ق حضرت عایشہ رضے سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجھکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھہ سے پوچھا کہ کیون روتی ہو میںنے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوائے طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کر لینا

۵۰۷ ق أَبُو مُوسٰى إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا لَهُ أَبِي مُوسٰى وَبِلَالٍ حِينَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَلَا تُبَشِّرُ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نہیں تم دونون بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرت نے ابو موسی اور بلال رضے سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھہ سے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ق ابو موسی رضے سے روایت ہی کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کر و حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتی ہو کچھہ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسی اور بلال رضے سے فرمائی دونون نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھہ منہہ اوسمین دہونا

کلی اوسمین ڈالی پھران دونون سے فرمایا جاؤ سو وے پی گئے حضرت اُمّ سلمہ رضی نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی مانکو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا

۵۰۹ مر زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهُ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ

مسلم مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردون کا دفن کرنا کہین نچھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینہ کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرونکی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۱۰ مر اَبُوْ نَضْرَةَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ يَعْنِی صَلٰوةَ الْعَصْرِ

مسلم مین ابو نضرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز اون پر بھی فرض ہوچکی ہی جو لوگ تم سے آگے ہوچکے ہین سو اونہون نے ضایع کیا یعنے دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑہا سو جو اسکی محافظت کریگا اور اوسکو ناغہ کریگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ تارا نہ نکلے

۵۱۱ مر مُعٰوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ

مسلم معویہ بن حکم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑہنے ہی کا نام ہی ف مصابیح مین معویہ بن حکم رضی سے روایت ہی

کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے میں ایک آدمی نے پہیکا مینے کہا یہ حال
لوگون نے مجھے گھر گیا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجھکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی اپنی
کو مینے لگے تب میں سمجھا کہ مجھکو چھپکا ہے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے
تو حضرت کے قربان مینے ایسا نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا
نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا

جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین

۵۱۱ ابوھریرۃ ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلوتی
علیھم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقبرے قبرین اندھیری سے
بھرین ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو روشن کرونگا ہی میری دعا سے اونپر ف
ایک آدمی رات کو مرگیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اوسکی
قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا
ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے

واسطے بلانا لوگون کو مستحب ہی

۵۱۲ ف انس ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیء من ھذا البول والقذر انما ھی
لذکر اللہ والصلوۃ وقراءۃ القرآن بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین اس لایق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا
اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد
مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب
کو منع کیا یعنے نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے
ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیئے اور مسجد مین سوائے عبادت کے اور کچھ مناسب نہین
اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ سنا ہو اوسپر عصہ نہ چاہیئے

۵۱۳ ق ابو موسیٰ ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ آگ تو تمہاری دشمن
ہی یعنے جلا دیتی ہی تو تم جب سو رہینے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا
کرو ف ایک بار مدینہ مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی
لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۵۱۴ مر عبد اللہ بن عمرو انت ھذہ من لباس الکفار فلا تلبسھا قالہ لہ حین رای
علیہ ثوبین معصفرین وفی روایۃ انہ قال امک امرتک بھذا قلت
اغسلھما قال بل احرقھما مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر سے
فرمایا جب اون پر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی
کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہنا بتلایا ہی
عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین انکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے
ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے
جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی
عورتون کو دینا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انی کی لفظ ہی

۵۱۵ مر ابو ھریرۃ انی اخر الانبیاء وان مسجدی اخر المساجد مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہی **ف** یعنے مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہو گا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہے گی

م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ ۵۱۶
اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا مسلم مین جُنْدُب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اسواسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکے محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اُس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا ے خدا کے کسیکی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضے روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاهُهَا ۵۱۷
اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینہ کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنے جیسے مکہ مین درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینہ مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینہ کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکہ کی طرح حرام نہین اونکے مذہب کی اور دلیلین ہین

م اَنَسٌ اِنِّیْ اُرَحِّمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیَ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم ۵۱۸

بن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا
بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہی ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت
مدینہ مین سوا ے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب
پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۹۱ ف ابو سعید انی اعتکفت العشرة الاول التمس هذه الليلة ثم اعتکفت
العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انها فی العشر الاواخر فمن احب منکم ان
یعتکف فلیعتکف بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین رمضان کے پہلے دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات
کو یعنے شب قدر کو پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر
پچھلی دس راتون مین ہی سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے
ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا

۹۲ ف عائشة انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک
قالہ لها بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھ سے
ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے ماں باپ کے
صلاح لیے یہ حدیث حضرت عایشہ سے فرمائی ف حضرت کی بی بیون نے کہا
کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری
کہ بی بیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہ سے
کہی حضرت عایشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہی
یہ دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش
ہوئے پھر اور بی بیون نے بھی اسیطرح کہا

۹۲ ر عائشة انی علی الحوض انظر من یرد علی منکم والله لیقطعن دونی رجال

فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ مَازَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھون کا یا دیکھتا ہون اونکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوین گے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوین گے سو مین کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہین میری امت سے ہین سو خدا فرماوے گا تو نہین جانتا ہے کہ انہون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہی سدا ان پھرتے رہے ایڑیون کے بھل یعنے دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وے لوگ مراد ہین جنہون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین

ف عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا ۵۲۲

بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنے مجھکو سفر آخرت کا قریب ہی تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون قیامت مین اور بین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہی کہ زمین کی کنجیان یعنے میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تم پر اس سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہوجاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کی لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد کرنے لگو ف وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی

ق ابن عمر انی قد خیرت فاخترت ولو اعلم انی ان زدت علی السبعین یغفر له لزدت علیها ۵۲۲
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اوسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن ابی مدینہ مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اوسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازہ کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضی نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا نے مین فرمایا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَّنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے منافقون کے تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۶۵
یعنے خدا نے مجھکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی مین ستر بار سے زیادہ مانگون گا اگر اوسکی مغفرت ہو تو پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑہی تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنے نماز مت پڑہ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی بھی دعا کچھ فایدہ نہین کرتی

ھر ابوذر انی قد وجهت الی ارض ذات نخل لا ارانها الا یثرب فهل انت مبلغ عنی قومک عسی الله ان ینفعهم بها ویاجرک فیهم فاتاه عبد انصاری فاخبره ثم اتی اهله ۵۲۴
مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنے اوسی زمین مین ہم جاکر رہین گے سو اے

مدینہ کے ویسے کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے
اپنی قوم کو پیغام پہچا وے کا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے سبب سے
فایدہ پہچا دے اور تجھکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت سے ابو ذر رضہ سے
فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے ف ابو ذر کی قوم کا نام غفار ہی
اونکا ملک مکہ مدینہ کے درمیان ہی جب ابو ذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی
تب حضرت پاس مکہ مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی اپنی برادری کو
خدا کا حکم سنا دیوے

خ ابو ہریرۃ انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا وان النار ۵۲۵
لا یعذب بہا الا اللہ فان وجدتموہما فاقتلوہما قال الصغانی
مولف ہذا الکتاب احد الرجلین ہبار بن الاسود بن
عبد المطلب والاخر ـــــــــ نافع بن قیس
بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا
تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے
خدا کے کسیکو نچاہیئے سو تم اگر اون دونون کو پانا تو قتل کرنا کہا صغانی اس
کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار
بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد القیس تھا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن بیماری مین
داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی

م جابر انی لا اشہد الا علی حق مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ۵۲۶
گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ کو اعتبار ہے کہ مینے

اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سوا اسے کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے

۵۲۶ ق عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاکُمْ لَهٗ وَاَتْرَکُمْ وَمَا اَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تم سے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے حکمون کو تم سے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسیطرح روزہ کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ برابر نہین یارسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند خدا نے میری بخشش کی ہی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین تجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو * شعر * بورع و تقی کوش و صدق و صفا * * ولیکن میفزا بر مصطفےٰ

اور اَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِهٖ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کی مؤطا مین ہے

۵۲۸ ق اَنَسٌ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُکَائِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑہون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اوس سبب سے

کہ مین جانتا ہون اوسکے مان کی شدتِ رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف
حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تہین اور عورت کو محبت
اولاد کی بہت ہوتی ہی اونکا رونا ان پر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو
ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طولِ نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سُنکر بیقرار
ہوکے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑ دین اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام
پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے
اتنی لمبی نماز نہ پڑہے کہ اونکو تکلیف ہو

۵۲۹ م ابن مسعودؓ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَھُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ ھُمْ خَیْرُ
فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ
یَعْنِیْ عَشَرَۃَ فَوَارِسَ یُبْعَثُوْنَ طَلِیْعَۃً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ حِیْنَ یُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ
قَدْ خَلَفَھُمْ فِیْ ذَرَارِیِّھِمْ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر مین پہچانتا ہون اونکے نام اور اونکے باپونکے نام اور اونکے گھوڑون کے رنگ کو
جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہونگے اوس دن یا زمین پر اوسدن وے بہترین
سوارون سے ہین مُراد ان سوارون سے وے سوار ہین جو طلا وے کے واسطے
بہیجے جاوین گے قُسطنطنیہ کی فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے
پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایکبار کوفے مین سرخ
آندہی آئی کسیںنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ
قیامت اوسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بہٹے گا اور اونکو کچھہ خوشی نہوگی اوسکا
قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنے فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا
بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنے قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب
نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوین گے جو تیسرے دن مسلمان بہت

تھوڑے ہون سے موت پر کمر باندہ کر خوب لڑین سے خدا اونکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتہہ لگے گا ایک جدی برادرون سے سوا آدمیون مین ایک باقی نرہیگا مال ملنے
کی کچہہ خوشی نہو کی قسطنطنیہ بڑا شہر ہی روم کے تخت کا وہ جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجال کے
آنیکی خبر پہنچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانیکے واسطے مقرر ہون سے اونکی حضرت نے
اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو خوب پہچانتا ہون

۵۳۰ ق اَبُوْمُوْسٰی اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ
یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَ لَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ
لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ
لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظِرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑہنے
کی جب وے رات کو مدینہ مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو
اون کے قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو سنے اور تربے وقت اونکے مکان نہین دیکہے
اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے
ملتا ہی تو اون سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تہوڑی
انتظار کرو یعنے ہم بہی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی
جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب
پڑہتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑہنا درست ہی
بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم
بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپکو بچالیتا ہی یعنے
ہمارا قوم پیچھے آتا ہی تم سے لڑنے کا تم تہوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے
ڈر کے اوسکو نمارین

۵۳۱ مرجابر بن سمرۃ انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی
لاعرفہ الان مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر ہونے سے پہلے مکے مین اوس
پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجھکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین
پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکے مین
کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۵۳۲ ق سعد بن ابی وقاص انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ
ان یکب فی النار علی وجہہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوائے
اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندہا نہ ڈالا
جاوے ف یعنے اگر اوسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے
وے لوگ ہین جو نومسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا

۵۳۳ ق سلیمان بن صرد انی لاعلم کلمۃ لو قالہا لذہب عنہ ما یجد لو قال
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لذہب عنہ ما یجد بخاری اور مسلم مین سلیمان بن
صرد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو وہ کہے تو
اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہون
شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے
اونمین سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے
پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی

۵۳۴ ق ابن مسعود انی لاعلم آخر اہل النار خروجا منہا وآخر اہل الجنۃ
دخولا الجنۃ رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ

فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ
لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا
وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي وَتَضْحَكُ
مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون
کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون مین جو سب کے
بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بل کھسلتا
یعنے جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اوس سے کہے گا جا بہشت مین داخل ہو وہ بہشت
مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنے کہین اوسمین جگہہ
نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرویگا اوس سے کہ جا
بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا
پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین
سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے
لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے کھلی کرتا ہی یا تو مجھسے
ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا عبداللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہ
البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے
دانت حضرت کے کھل گئے سو حضرت کے زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے
کہ یہ شخص رتبے مین ادنی بہشتی ہی یعنے جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا
دس گنا اوسکا مکان ہوگا تو عمدہ رتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے

اور کیسے ہون گے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گنا ہونکے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا
کہ بہشت کی وسعت بے حد و بے حساب ہی آدمی کے خیال مین نہین آسکتی

۵۳۵ ق عَائِشَةُ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ
فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ
لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا
أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش
ہوتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہ مینے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے
فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون
محمد کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے
رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون
یعنے دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین
معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے سبب سے کبھی رنج
آتا تھا سوتون کی غیرت یعنے جہل اور جلن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین
اسپر پکڑ نہین سوائے اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصا
وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو

۵۳۶ ق عَائِشَةُ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنے عائشہ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین
ف کسیے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال
نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے غسل واجب ہی

صحبت سے انزال ہوا یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کے بیان میں چھپانا نہ چاہیے

* شعر * در طلب کردنِ حقیقتِ کار * * از خدا شرم دار و شرم مدار *

ف ابوھریرۃ انی لانقلب الی اھلی فاجد التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعھا لاکلھا ثم اخشی ان تکون صدقۃ فالقیھا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑی پاتا ہون سوا سکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اسکو پھینک دیتا ہون

ف زکوۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی اور پرہیزگاری شبہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے

خ ابوھریرۃ انی لاول من یرفع راسہ بعد النفخۃ فاذا موسی متعلق بالعرش بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سب سے پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر یکایک دیکھون گا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین

ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت عرش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم

کہ موسی بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اون کے طور کی بیہوشی بہان جزا ہوگئی

ف ۵۳۹ حفصہ انی لبدت راسی وقلدت ھدیی فلا احل حتی احر الخ

بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جبتک کہ قربانی نکر دونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اردن سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قربانی میری ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسون تاریخ سے پہلے جایز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے

اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب نہون

ف ۵۴۰ ابن عمر انی لست کھیئتکم انی اظل اطعم واسقی

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقربین ہمارے طرح نہین ہون مجھکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنے جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجھکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو بیٹے کے روزے سے منع کیا یعنے دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی کھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو بیٹے کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مجھکو اپنی طرح نہ سمجھو

مجھکو درست ہے تمکو درست نہین

ف ۵۴۱ ابو سعید انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونھم

بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو اسکا حکم نہین ہوا ہے کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنے مجھکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام

نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی سے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اُن کے دل مین کچھ ہے اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر بنا ہے اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین

۵۴۲ مر ابوہریرہ رضی انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت ان کے واسطے بد دعا کیجئے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کی تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافرون کو ہرچند آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو بے ہوا تھا

۵۴۳ ف انس انی لم اعنها الیک لتلبسها وانما بعثت بها الیک لتنتفع بثمنها بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچ کر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضی کو بھیجا عمر فاروق رضی نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجھکو کیون بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی

ف ابو حمید بن الساعدی انی مصدع من ساء منکم فلیسرع معی ۵۴۴
ومن ساء فلیمکث قالہ عند منصرفہ من تبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید
ساعدی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جناب تبوک سے پلٹے کہ مقرر مین
جلد جانے والا ہون یعنے مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو
چاہے سو ٹھہر جاوے یعنے پیچھے سے آوے

خ زید بن ثابت انی واللہ ما امن یھود علی کتابی قالہ لہ لما امرہ ان یتعلم ۵۴۵
کتاب الیھود بخاری مین زید بن ثابت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو اللہ
اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے
فرمایا جب اونسے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینہ کے گرد
قوم یہودی بہت رہتے تھے حضرت سے اور اونسے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو
بلاکر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے
پڑھنے مین تفاوت نہ کردین تب زید بن ثابت انصاری رضی سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا
سیکھ لو اونہون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست
ہی بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فایدہ ہو

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انا ہے

م الشرید بن سوید الثقفی انا قد بایعناک فارجع قالہ لرجل مجذوم من وفد ۵۴۶
ثقیف مسلم مین شرید بن سوید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنے
تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کی کوڑہی کو فرمایا
ف ثقیف کا قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آیا اونمین ایک کوڑہی تھا

حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بہیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے
اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر نجانین تو اوسکو رنج ہوا اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے
ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور
حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے کوڑہی کو اپنے ساتھہ کہلایا ہی اور اگر کسیکو
نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور
حدیث مین ثابت ہی

ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِیْ ذٰلِكَ ۱۲ ۵
مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن
مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین
کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہارے چودہری تمہارا حال
ہم سے ظاہر کرین ف بعد فتح مکہ کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کی جو ولڑائی کے
پکڑ آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین تقسیم کر دیا
بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پہیر دیجیے
حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نہین ملین
گی اوس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمہارے
بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجھکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اونکے قیدیون کو تم پہیر دو جو
خوشی سے دینا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو ہم کہین سے جو
قیدی پاوین گے تو اسکا بدلا دین گے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ
خوشی سے اونکو دیدیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہمکو ہرایک شخص کی مرضی معلوم
نہین معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودہری اپنے سب لوگون کا حال اظہار
نکرین گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو اونکے قیدی

اور مال پہرنا واجب نہین حضرت نے اونکو احسانکی راہ سے دیا

۵۴۸ مر عَائِشَةَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگین گے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اوسنے کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نچاہیے شاید کہ دغا کرین

۵۴۹ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرُ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا قَدْ جَمُّوْا وَاِنْهُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنیکو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنیکو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی سے نست کر ڈالا اور اونکو ضرر پہچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وے کعبہ جانے سے نہ روکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر مین غالب ہوجاؤن تو اگر قریش داخل ہونا چاہین جسمین لوگ داخل ہوے ہین یعنے مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونیکا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونہون نے آرام ہی پایا اور اگر قریش یہ بھی نہ مانین گے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنے دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے سال ہجری مین حضرت مدینہ سے

مکہ کو پہلے عمرہ کرنے کو جب مکہ کے پاس اوس منزل کو پہنچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے
بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو مکہ مین نہ آنے دینگے کی تم سے لڑین سے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کئے پھر آئے دوسرے
سال عمرے کے قضا کو تشریف لے گئے

۵۵۰ ف الصعب بن جثامۃ انا لم نردہ علیک الا انا حرم قالہ لہ بخاری اور
مسلم مین صعب بن جثامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجھکو نہین
پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین ف حضرت حج یا عمرہ کو
احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو
زندہ حضرت پاس لائے حضرت نے اوسکو قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام
والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین یان شکار کا گوشت کھانا احرام والیکو
درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے نہ بتلایا ہو

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ابوہریرہ رضی ہی

۵۵۱ عن ابوھریرۃ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المؤمن
عمرہ الا خیرا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب
کوئی تم مین مرگیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑہاتی ہے
ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت
نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مرگیا تو عمل اوسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین
کرسکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑہتی ہی یعنے اگر ایمان دار کی عمر تکلیف
مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا
تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی

مر عائشہ انہ خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلثمائۃ مفصل
من کبر اللہ وحمد اللہ وھلل اللہ وسبح اللہ واستغفر اللہ وعزل حجرا عن
طریق الناس او شوکۃ او عظما عن طریق الناس او امر بمعروف او نھی
عن منکر عدد تلک الستین والثلثمائۃ السلامی فانہ یمسی ویروی یمشی
یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص
اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ
کہے اور لوگونکی راہ سے اینٹ پتھر ہٹا دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگونکی راہ سے علیحدہ
کر دے۔ یعنے تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلا دے یا بڑے کام سے روکے
ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر
کہ اوسنے اپنی جان دوزخ سے اور ایک روایت مین بجا ہی شام کریگا کے چلیگا
آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنے آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین
جسنے اتنے بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ
سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سبکو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا
مر عن عقبۃ بن شریح انہ ستکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر
۵۵۳ ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا ما کان مسلم مین عقبہ بن شریح رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہی کہ عنقریب نامناسب کام ہون گے یعنے فتنہ اور فساد
ہون گے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو
اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنے جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا
پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ
ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتی

۵۵۴ ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہی کہ جائے ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بی بیان جائے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی نہین جب پردہ کرنیکا حکم ہوا تو شبہ ہوا کہ شاید جائے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۵۵ خ عَلِیٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِيْ حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بخاری میں علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا شاید کہ خدا بدر والونکے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا حد نے اونسے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایکبار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ مین اچانک جا پہنچین اور کافرونکو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہ حال کسیکے والونکو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا دونون نے وہ خط کو جہین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اسی خط لکھنے کا کیا سبب تب حاطب نے کہا کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکہ مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو اونکی خبر گیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالونکو نہ ستاوین عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہی اسکو مار ڈالنے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اونسے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا

۵۵۶ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ

تم سے اگلے لوگ ہو چکے ہین اونمین ٹھیک اکمل والے ہوتے تھے اور مقرر میرے
اس امت مین اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہی ف مُحدَّث اونکو کہتے ہین جسکو
خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکے اکمل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ
مُحدَّث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت
سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین اگلی امتون مین مُحدَّث ہوئے ہین تو
حضرت کی امت مین بھی ضرور ہون گے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا
ف عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ ٥٥٧
السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْخَذْفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مُغفل سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمون سے
چور ہوتا ہی پر ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھہ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی
عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اوکنکری انکو مٹھے اور اونگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے
اوسکو منع کیا کہ بے فایدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھہ کو ضرر ہے
ف عَائِشَةَ اَنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم ٥٥٨
مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین
مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھہ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار
دیا جاتا ہی ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین
فرماتی تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت
کا سر میرے ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی
رفاقت چاہتا ہون تو مجھکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی
پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا
یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى یعنے الٰہی مین عمدہ فرشتونکی رفاقت چاہتا ہون

۵۵۹ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى
خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا
وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ
الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ
اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهِ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ
فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ (بخاری و مسلم) عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلادیوے
اپنی امت کو جو اوسکے واسطے بہتر جانے اور ڈرادیوے اونکو اوس سے جو اوسکے حق مین
برا جانے اور مقرر اس تمہاری امت کی شروع مین عافیت خدا کی تر دیک ٹہر چکی اور پچھلی
امت کو بلا لگے گی اور وے کام ہون سے کہ جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا
تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنے پہلے فساد سے کہ زور پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور
دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہی ہے پھر وہ مشکل کھل جاویگی
اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہی ہے یہی میری موت ہی سو چاہیے
کہ آپکو دوزخ سے ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس
حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنے ایمان دار مرے اور چاہیے
کہ لوگون کے ساتھہ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنے جو چیز اپنے واسطے
چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے
قول قرار پر ہاتھہ مارا ہو اور اوسکے ساتھہ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکے تابعدار رہے
اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے
تو دوسرے کی گردن مارو ق حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنہ

قیدفون
بکیسیا

اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اونکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی
اطاعت کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا

۵۶۰ ق ابوھریرۃ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ثم یجمع الیہ ثوبہ
الا وعی ما اقول بخاری میں ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
جو پہلائے رہیگا اپنا کپڑا جبتک کہ مین اپنی بات تمام کرچکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف
سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنے میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ق
ابوہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگونکو اونکی یاد پر تعجب ہوا تب اونھون نے
لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت
کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائی اپنے پیٹ کے اور مجھکو کچھ فکر نہ تھا
اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب
اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پہلا دیوے
جبتک کہ مین کلام کرچکون تو وہ میری سُنے حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پہلایا
پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگالیا پھر اوس روز سے
مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا

۵۶۱ ق ابوھریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن عند اللہ
جناح بعوضۃ اقرءوا ان شئتم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے
نزدیک اوسکے مچھر کے برابر قدر نہوگی اسکی سند قران سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہے
کہ نہ اوٹھادین گے ہم اونکے واسطے ترازو ق یعنے اونکے کچھ نیک کام
نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک
عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین

۵۶۲ ق عَائِشَةَ اِنَّهٗ لَيُبْكٰى عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا يَعْنِىْ يَهُوْدِيَّةً
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس
یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی
عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روئے جنازے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی

۵۶۳ مر وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِى الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اوسکو منع کیا
پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین

۵۶۴ مر اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ
لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِىْ مسلم مین حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے
خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور
اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بی بیون پاس بھی رہون گا
ف حضرت نے اُم سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک
رات اوسکے پاس رہے صبح کو اُم سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین
بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر
مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بی بیون پاس بھی رہون گا یعنے جسکے کئی بی بیان
ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہو گا

۵۶۵ مر اَلْاَغَرِّ الْمُزَنِىِّ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین

اغرّ مزنی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک باریک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن اسکے سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

خ اُمّ سلمۃ اِنّہٗ یُستعمَل علیکم اُمراءُ فتعرِفون وتُنکِرون فمن کرِہ فقد بَرِیَ ومن انکر فقد سلِم ولٰکن مَن رضِی وتابَع بخاری مین حضرت اُم سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین بُرا جانوگے یعنے بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے بُرا جانے گا اونکے بُرے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اونکی برائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار رہا ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ تمامدین حضرت نے فرمایا کہ نماز نا جب تک وے نماز پڑہا کرین یعنے خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد

فصل

مرعمن انہم خیّرونی بین ان یسألونی بالفحش او یبخّلونی ولستُ بباخلٍ فالہ حین قسّم قسمًا فقال عمر یا رسول اللہ لغیر ھؤلاء کان احق بہ منہم مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون نو مسلمون نے مجھکو اختیار

دیا انہین کہ مجھسے بہت بڑی طرح سوال کرین یا مجھکو بخیل مشہور کرین اگر میا دین اور نہین تو بخیل نہین یہ حدیث اوسوقت فرمائی جب حضرت نے کچھہ مال بعضے نومسلمونکو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یارسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوای اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر تو مسلم مال کو نہ بانٹے تو مجھکو بخیل مشہور کرے اسواسطے بہتے اونکو دیا اور محتاجونکو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُجڈ جاہل کو دنیا اچھی آہروجا نیکے واسطے درست ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہی جنکے سرے برا نہا ہی

ق عَائِشَةَ اِنَّهَا اِبْنَةُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَهُ عِنْدَ اِنْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ ۵۶۸

بخ ش بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمای عائشہ کے حمایت کے وقت حضرت زینب کی کفنکوسے ق بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بہیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بی بیون نے حضرت اُم سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہہ دیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بہیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی اُم سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عائشہ کے مقدمی مین رنج نہ دے سوای عائشہ کے کسی بی بی پاس مجھکو وحی نہین آتی اُم سلمہ نے کہا کہ یارسول اللہ مجھسے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بی بیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اوسی واسطے بہیجا حضرت نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نچاہے گی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھہ پھر حضرت فاطمے پھر چلی گئین پھر بی بیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تہین حضرت پاس بہیجا سو حضرت زینب نے حضرت کے سامہنے بہت سخت باتین کہین اور کہا کہ یارسول اللہ آپکی بی بیان

عایشہ کے مقدمہ مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے ابتک کچھ جواب
نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی ہین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ نے
دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب
مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین
جو تبکے جواب ہی نکر سکے یعنے جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسی ہی
وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بی بیون سے حضرت
عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت
رکہی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا

ف ابن مسعود انها ستكون بعدي اثرة وامور تنكرونها قالوا يا رسول ۵۶۹
الله فما تامرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسالون الله الذي لكم بخاری اور
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے
کہ میرے بعد تم پر غیرونکو تقدیم ہوگی اور ویسے کام ہونگے کہ تمکو برے معلوم ہونگے
اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر
حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو ف یعنے اگر حاکم
تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو
صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسے زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی

ف زيد بن ثابت انها طيبة وانها تنفي الخبث كما تنفي النار خبث الفضة ۵۷۰
بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک
مقام ہی اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والیکو اسطرح نکال دیتا ہی جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہی

ف ایک شخص مدینہ مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے
کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا آخر کو وہ مدینہ سے

چلایا کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۷۱ ق اُمِّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُھَا نُسَیْبَۃُ اِنَّھَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا قَالَ حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَاۃً اِلَیْھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ مِنْھَا بِشَیْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِھَا اِلَیْھَا

بخاری اور مسلم میں اُمِّ عطیہ رضی ہے جنکا نُسَیبہ نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ بکری اپنے مقام کو پہنچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نُسَیبہ کو بھیجی نُسَیبہ نے اوس بکر یکا کچھ گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانیکی چیز ہی حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہی مگر نُسَیبہ نے اوس بکر یکا کچھ گوشت بھیجا ہی جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے زکوۃ کا مال ہرچند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اوسنے کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا

۵۷۲ خ عَائِشَۃُ اِنَّھَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ صِنْھَا وَلَدٌ یَعْنِیْ خَدِیْجَۃَ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنے اوسمین بہت خوبیان تھین اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اسواسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ سنے اونکو دیکھا نہ تھا ایک روز میںنے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اوسکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اوسسے بہت راضی رہے حضرت کی سب

اولاد

اولاد انہین سے پیدا ہوئی یعنے حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے
لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنے حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم
حضرت فاطمہ سوای حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم
ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تہین پیدا ہوے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب
حضرت کی حدیث کا یہ ہی کہ مجھکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہی ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان
بہت تہین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہے گی

۵۷۳ مر عَلِيٌّ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَعْنِيْ بِنْتَ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضے
رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہین وہ تو میری دودہ
شریک بھائی کی بیٹی ہی ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودہ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بہتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رضے سے
روایت ہی کہ بیٹے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے
خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان مین کوئی ہی بیٹے نے کہا کہ
ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۵۷۴ مر اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ يَعْنِيْ زَمْزَمَ مسلم مین ابو ذر رضے سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہی کہا نا ہی آسودگی کا ف
یعنے جیسے کہانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہی ویسی ہی زمزم کے پانی سے
اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین جو ابو ذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری
کی خبر سنی تو مکہ مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب
بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو
کہا تیس دن ہوے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوای زمزم کے پانی کے
اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل مین دسے حدیثین ہین جن پر انک ہی

۵۷۵ ق ابو ذر انک امرء فیک جاهلیة هم اخوانکم وخولکم جعلهم الله تحت
ایدیکم فمن کان اخوه تحت یدیه فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه
مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم
علیه قاله له حبن عیر علامه بامه بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضسے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین یعنے
آدم کی اولاد مین اور تمہارے خدمتکار ہین خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے
یعنے اونکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو
اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو اون پر
اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابو ذر سے فرمائی
جب ابو ذر نے اپنے غلام کو ماکی گالی دی ف ابو ذر غفاری جیسا آپ لباس پہنے
تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا کسینے اونسے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی
غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا
مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری
کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

۵۷۶ ق سعد بن ابی وقاص انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان
تذرهم عالة یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله الا اجرت
بها حتی ما تجعل فی فی امراتک قال فقلت یا رسول الله اخلف بعد اصحابی
قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی به وجه الله الا ازددت درجة ورفعة ولعلک
ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک اخرون اللهم امض لاصحابی

هجرتهم ولا ترد هم علی اعقابهم لکن البائس سعد بن خولة قاله له لما عاده

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثونکو مالدار چھوڑے بہتر ہی اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلاکر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مُنہہ مین ڈالیگا یعنے اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانیکے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیمار ہی کے سبب مکہ مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک کہ نفع پاوین گے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوین گے اور لوگ یعنے تیری جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرونکو ضرر اے اللہ جاری اور قایم رکھہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیون سے بھل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنے باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مرگیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے

ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میرے بیٹی ہی اوسکے سوائی کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصہ خیرات کرون حضرت نے فرمایا نہین پھر مینے کہا آدہا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثونکا حق مقدم ہی قبیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کہانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکہ مین ہیجا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اونمین پھر رہنا

ہجرت کے بعد مکہ مین رہنا مکروہ ہی اور مہاجرین کو مکہ مین رہنا حضرت کی وفات تک ہی

مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیئے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اونکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا

ق ابن عباس انک ستاتی قوما اھل کتاب فاذا جئتھم فادعھم الی ان یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لک بذلک فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لک بذلک فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لک بذلک فایاک کرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ انکو تو عنقریب اہل قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنے یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جانا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوای لایق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد خدا کا رسول ہی سو اگر دیوے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس بیسے کہ خدا نے اون پر پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر دیوے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس بیسے کہ خدا نے اون پر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لیجاوے سو اونکے محتاجون پر پھیر کر دیے جاوے سو اگر دیوے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنے زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بد دعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنے مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا + شعر + بترس از آہ مظلوماں کہ در وقت دعا کردن + اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید +

۵۷۸ مرسلۃ بن الاکوع انک کالذی قال الاول اللھم ابغنی حبیبا ھو احب الی من نفسی قالہ لہ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ حضرت تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانہ مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ الٰہی مجھکو ایسا دوست دیے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈہال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈہال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ میںنے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اپنی جان پر دوست کو مقدم رکہنا عمدہ بات ہی

۵۷۹ مرعمرو بن عبسۃ انک لا تستطیع ذلک یوملک ھذا الا تری حالی وحال الناس ولکن ارجع الی اھلک فاذا سمعت بی قد ظھرت فاتنی قالہ لہ حین قال انی متبعک مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتہہ دینا تجھسے نہو سکیگا اسوقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکہتا ہی یعنے ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پہر جا اپنے لوگون مین پہر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آیو یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اوسنے کہا کہ مین تیرا ساتہہ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تہا پہر میںنے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہی مین اسی اشتیاق مین مکے گیا کہ دیکہا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پہر میںنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون میںنے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بہیجا ہے میںنے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا

بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اُسکا شریک نجاننا پھر میںنے کہا کہ حضرت کا ساتھہ کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میاں اور ایک غلام نے یعنے صدیق اکبر اور بلال پھر میںنے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھہ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا

۵۸۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ لَا اِنِّي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي اِسْبَلَ خَاءِ الْاِزَارِ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت نے ابی صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنے تیرے ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہیں ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنے تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہی صدیق اکبر ڈرے عرض کی یارسول میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہی میں کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامہ کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہیں تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انکم ہے

۵۸۱ ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون میں بعضا آدمی ہوشیار اور

خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے
سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سُنتا ہون سو جس شخص کو مین اوسکے
مسلمان بھائی کے حق سے کچھہ کاٹ کے دِلا دون تو وہ شخص نہ لیوے پر اوسے
حق کو سوای اسکے کچھہ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنے قاضی
اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے
اور پرایا حق چہیے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا
انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہے

مر ابو قتادہ انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء الله
۵۶۲ غدا قالہ قبل لیلۃ التعریس بیوم مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈہلے سے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی
رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ تبوک مین فرمائی دن
گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے
نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑہی

مر معاذ بن جبل انکم ستاتون غدا ان شاء الله عین تبوک وانکم
۵۶۳ لن تاتوها حتی یضحی النہار فمن جاءها منکم فلا یمس
من مائها شیئا حتی اتی مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچوگے اور تم اوس چشمہ پر نہین پہنچنے کے
جب تک کہ دن بہڑ لیگا سو تم لوگون مین جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھہ بھی
ہاتھہ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل سے روایت ہی
کہ ہم حضرت کے ساتھہ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی

معجزہ زیادہ شدن آب

جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمہ پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسنے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوے پانی چشمہ مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور مونہہ دہو کر اوس پانی کو چشمہ مین ڈالا پھر تو چشمہ نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت مین ستر ہزار تھے

۵۸۴ خ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری ہی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حالانکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنے کیون ہم حاکم ہوے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوے سو دودہ پلانے والی تو اچھی ہی اور دودہ چھڑانے والی بری ف یعنے حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش اور آرام مین رہتا ہی جیسا عورت جب تک دودہ پلائے جاتی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام ست کا بڑا ہی اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودہ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہی

۵۸۵ ف سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنے چاند کو ہجوم نکر سکو گے اوسکے

دیکھنے مین یعنے ہجوم سے اوسکے دیدار مین کچھہ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑہی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھہ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح مین جریر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودہوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایماندارون سے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اونکے نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا چاہین معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

۵۸۶ مر ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط ویروی ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ ورحما مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہی جسمین قیراط کا نام مشہور ہی سو میری وصیت مانو وہان کے لوگونکے ساتھہ نیکی کرنیکی سو البتہ اونکے لیے امان ہی اور اونسے برادری ہی ف قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہی وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اوسکی بہت چال تھی حضرت کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والونکو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ماں مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کی جدہین تو مصر والون سے عرب کو ناتہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھہ نیکی

اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۵۸۷ ع اَنَسٌ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ
بخاری میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد
تم پاؤ گے اپنے سوای اور دنکو مقدم یعنے تمہارے سوای اور لوگون کو حکومت
ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنے قیامت تک

ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے
کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وے اگلے مسلمان ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا

۵۸۸ ع اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ قَالَ حِیْنَ دَنَا مِنْ مَکَّۃَ
قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُصَبِّحُوْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ
فَاَفْطِرُوْا فَکَانَتْ عَزْمَۃً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط
کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے کہا ابو سعید نے
پھر اُترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے
اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزہ کو سفر
مین توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہم نے روزہ توڑا پھر اس
سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے
ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے رمضان مین روزہ رکھے
بہادر کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ
سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی

مگر جہاد مین توڑنا افضل ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا

۵۸۹ ق حذیفہؓ انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین مینے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ ہلکو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کا فرون کے علمے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر جب کہ اور اسلام مین بہت اصحاب جیش وغیرہ کے طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے

۵۹۰ ق انس انکم لستم مثلی اما واللہ لو تمادی لی الشہر لواصلت وصالا یدع المتنطعون تعمقھم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہین جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینہ مجھکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اپنے وصال کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے تشدد سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین وصال کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ وصال کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے چاند جلد ہو گیا اگر مہینہ زیادہ ہوتا تو مین اتنا وصال کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر وصال کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی وصال کا روزہ حضرت کو درست تھا اورون کو نہین

۵۹۱ عمر ابن عباس انکم ملاقوا اللہ مساۃ حفاۃ عراۃ عزلا مسلم مین عبد اللہ بن

عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنے دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین تم کچھ بھی نہ ہوگا کپڑا تک بدن پر نہو گا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اوٹھوگے

فصل

اس فصل مین وہ حدیث ہی جسپر اِنَّکُنَّ کی لفظ ہی

ف عَائِشَةَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ۵۹۲
قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنے کیون خلاف نمای کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہوکر نماز پڑہا دے یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑہا دے بعنے کہا کہ ابو بکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑا ہوگا رو دینے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنین گے عمر کو فرمایئے کہ نماز پڑہا دے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگونکو پڑہا دے پھر بعنے حفصہ رضی سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑہائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنے نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا

فصل

فصل

اس فصل میں دس حدیثیں ہیں جنکے سر پر انما ہی

۵۹۳ وعن ابن عمر انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوة العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی وهل ظلمتکم قالوا لا قال فانه فضلی اعطیه من شئت

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سوای اسکے کوئی مثل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری ای مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنے اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کریگا صبح سے دوپہر تک اوسی کو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کریگا دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کریگا عصر کی نماز سے شام تک

بیان فضیلت امت محمدی بر امت انبیاء

اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانوا می مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنہون نے
عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی
ہی سو غصے ہون گے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہین گے کہ ہم کام مین تو
زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنے یہ عجب ہی کہ کام بہت محنت کم خدا فرماوینگا
کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا یعنے جو مزدوری ٹہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہین گے
کہ جو ٹہرا تھا اوس کم نہین ملاخدا فرمایے گا سو یہ تو یعنے دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی
جسکو چاہون اوسکو دون ق یعنے یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ ہین
اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے ادنسے
ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے
مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ سے ۱۶ عیسی
علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور
مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنے چار گھڑی اور پھر
اور دوپہر کے بعد اور مزدور اوسنے مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور
کو ایک ایک دینار دی پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی
دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تم پر کچھ ظلم کیا جو تمہاری
مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون
دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے
تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف
ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدہ کی اور ثواب مین افضل ہی
اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور
غل سے کیا ہوتا ہی الہی ہزار ہزار شکر تیرے بے احسانکا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

۵۹۴ ق سہل بن سعد انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں اعتبار کام مون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد میں کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اعتبار کا کچھ اعتبار نہیں جب تک انجام بخیر نہو

۵۹۵ م ابوہریرہ انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل کان لہ بذلک اجر وان یامر بغیرہ کان علیہ منہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہیں ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکے آڑ میں لڑیے اور اوسے بچن ہجاے اوسکے سبب سے یعنے لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اوسکی سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنے خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا

۵۹۶ ق البراء بن عازب انما الخالۃ ام بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی ہی یعنے اسکی برابر ہی ف علی مرتضے اور جعفر طیار اور زید میں کفیل ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں کہ اوسکے ماباپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح میں ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علماء نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی مادر جاوے تو اوسکے ماپ کے رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی

۵۹۷ ق اسامۃ بن زید انما الربوا فی النسیئۃ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ میں ہی ف بیاج نام ہی

ایک جنس وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ لینے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سو نہین اور اس حدیث سے ظاہرا معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہین اسمین وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم

۵۹۸ خ عَائِشَةَ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیر خوار کی تو صرف بھوک سے ہی ف یعنے جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار تبھی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک سے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا

۵۹۹ م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنے جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے

۶۰۰ ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی جو اوسکی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی شہر کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے منافق اور سچے ایمان مدینہ مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہے

۶۰۱ م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمہارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنے اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینہ مین آئے تو وہان کے لوگونکا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اوسکو بیفایدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے میری اطاعت تم پر دین کے کامونمین واجب ہی دنیا کے کامونمین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان

ف اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ ۶۰۲

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھلا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول کیا نماز خدا کے حکم سے بڑہائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای چار رکعت کے پانچ رکعت پڑہین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کئے پھر یہ حدیث فرمای معلوم ہوا کہ نسیان مقتضای بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا

ف اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّہٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَھُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ ۶۰۳
مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ھِیَ
قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْھَا اَوْ یَذَرْھَا بخاری اور مسلم مین اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص

بعضے سے زیادہ کویا اور خوشش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو فیصلہ کردیتا
ہون اوسکے موافق سود ہوے سے بسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو اوسکے
حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہے اوسکو اٹھالیوے یا چاہے چھوڑ دیوے

ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ ۶۰۴
وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اِسیسے تو کہپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا
تو اوسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیئے اور جب اونمین کوئی بچارا غریب چوری کرتا تو اوپر
چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اوسکا ہاتھہ کاٹون

ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے
اوسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی ہین سفارش کرتے ہو کسکی
سفارش حضرت نے نماز بعد اسکے یہ حدیث فرمای جو اوسکے ہاتھہ کو کٹوا ڈالا معلوم
ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک
ہوئین پہلے زمانہ مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہوگئی
اور یہ جو بعضے ماوافق کہتے ہین کہ ہرچند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط
مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم مین درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سبکے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سبکے
واسطے برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھہ فرق نہین

ع ابن عمر اِنَّمَا بَقَائُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى ۶۰۵
غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری
زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے

ہی تمام سب سے اہل امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم ہے یعنے اس تھوڑی مدت کی ہیں
جسمیں عبادت ہوسکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھسو

۶۰۶ خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْهَاشِمٍ شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری میں جبیر بن
مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے

ف عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس
جسکے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرت نے
خیبر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن
مطعم اور عثمان رضی نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو
ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی
کو نہیں اگر برادری کی بہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام میں رنج اور غم
میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہی انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی رح
بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں

۶۰۷ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں
سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آنکی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے
سبب سے ٹھہرائی گئی ہی ف مصابیح میں روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر
جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ
حدیث فرمائی یعنے شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف
اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنیکا
کیا فایدہ ہوا معلوم ہوا کہ بگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہی

۶۰۸ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجئے سو امام کے خلاف نکرو یعنے جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑہاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھہ بیٹھہ کر نماز پڑہین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھہ کر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑہین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھہ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے بچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

۶۰۹ ف ابن عباس انما حرم من المیتۃ اکلھا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردیکا تو صرف کہانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مُردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کہال کیون نہ کھینچ لی اور مصالحے کیون نہ پاک کرلی کہ تمہارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مُردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مردیکا کہانا البتہ حرام ہی کہال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردیکی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھہ بھی درست ہی

۶۱۰ خ ابوھریرۃ انما سمی الخضر انہ جلس علی فروۃ بیضاء فاھتزت تحتہ خضرا بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اونکے بیٹھنے سے نیچی سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہین سرسبز کو جسسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو سے خضر مشہور ہو گئے یعنے ہرے بھرے

۶۱۱ ف عمار بن یاسر انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ھکذا ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاھر کفیہ ووجھہ

وَيُرْوَى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ

بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس ہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اسطرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایکبار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون ہتیلیون پر اور اپنے مونہہ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونہہ اور دونون ہتیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا **ف** روایت ہی عمار رضی سے کہ حضرت نے مجھکو کسی کام کو بھیجا تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نہ پایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنے یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہہ پہچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدل ہی جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے جابر رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ مونہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ يَعْنِي الَّذِي ۶۱۲
يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنے جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندہ کر نماز پڑہے جیسے

مثل اوس آدمی کی جو شکین بند ہا نماز پڑھے ف بالون کو چوڑا باندہ کر نماز
پڑہنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کہلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین

۶۱۳ ص ابوھریرۃ انما مثلی و مثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت
الدواب والفراش یقعن فیہ وانا اخذ بحجزکم وانتم تفلتون فیہ مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی
مثل جیسے مثل اوس آدمی کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمین کیڑے اور جانور گرنے
لگے اور مین پکڑتے ہوئے ہون تمہاری کمرون کو اور تم بے تامل گرتے ہو
اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنے لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے
ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال
شفقت سے اون نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کیڑ پکڑ کے روکے
پر افسوس کہ نادان حرص نہین رہتے

۶۱۴ ق ابوھریرۃ انما ھذا من اخوان الکھان قالہ لحمل بن مالک بن النابغۃ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا
کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو
پتھر مارا اوسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو
حمل بن مالک نے ناک چڑھکے یون کہا کیسے اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق
ولا استھل ومثل ذلک بطل یعنے کیون عوض دیجے اوسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا
نہ چلایا ایسے کا بدلا تو جہالت دلایا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی
کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھ کر بتلاتے
تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملا کر سجع یعنے تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے
سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی نیا ہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے

کہتا ہی یہ بھی اونمین داخل ہی اسی طرح ہندوستانمین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتین نادانون کے بہکانیکے واسطے بعضے بیدین تکیہ بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بہنگ بوزہ نماز روزہ کسینے بہنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کافرون مین داخل ہین اور خدا اور رسول کے دشمن

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ مسلم بن عبداللہ ۹۱۵
بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوے ف عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوے پھر حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قرارت دو طرح ثابت ہوئی تو اسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کی انکار کرے بلکہ دونون کو مانے

ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ ۹۱۶
فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَاسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنیکے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد

ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی سو وہ عدت بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد کرتی ہی مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر حدیث فرمائی کفر کے زمانہ مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور بری کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمکا دیتے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شروع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے

گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوی سو یہ بھی سہی نہین ہو سکتا

۶۱۷ مر حَفصَۃُ اِنَّمَا یَخرُجُ مِن غَضبَۃٍ یَغضَبُھَا یَعنِی الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کرینگا ف حضرت کے وقت مین مدینہ مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجایب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگونکو شبہ تھا کہ وہ دجال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوسکو غصہ دلایا غصہ سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ رضی نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنے دجال مظہر قہر الہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوای دجال اور شخص ہی چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا

۶۱۸ خ اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا یَکفِیکِ اَن تَحثِیَ عَلَی رَاسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیضِینَ عَلَیکِ المَاءَ فَتَطھُرِینَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہا دیوے تو پاک ہو جاویگی ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب بالون کی جڑون مین پانی پہنچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی

۶۱۹ مر عُمَرُ اِنَّمَا یَلبَسُ الحَرِیرَ مَن لَا خَلَاقَ لَہٗ مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین حصہ نہیں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لا آیا ہے

۶۱۹ ق اَبُوْمُوْسٰی لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ اَنَّهٗ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری و مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایذا اسکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے

۶۲۰ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسواسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسواسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت مین ہے کہ کوئی شخص خدا سے زیادہ غیرت دار نہین

۶۲۱ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ كَلَّا اَعْرَابِیٌّ دَخَلَ عَلَیْهِ یَعُوْدُهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھپر کچھ ہرج نہین یہ تپ گناہ سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرتؐ نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے

ف یعنی ہماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے

۶۲۲ م جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نہ کھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہنا اور مکروہ کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا

۶۲۳ م ابوہریرۃ لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا

ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست

۶۲۴ ق ابن مسعود لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کی تعریف کریگی اپنے خاوند سے تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اسواسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہئے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھ

سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے

۶۲۵ م ابوہریرۃ لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور جب تک اوسکی صلاح ظاہر نہو یعنی جب تک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پہل کو دوسرے پہل سے زیادہ کم کر یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک پہل گدر نہو بیچنا نہیں درست بموجب اس حدیث کے اور ائمہ سے پہل کو پہل بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا

۶۲۶ م ابوہریرۃ لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی طریق فاضطروہ

الی الضیقہ

إِلَى أَضْيَقِهِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اونمین سے کسی سے راہ مین ملا کرو تو اونکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاریٰ کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وَعَلَیْکُمْ یعنی تم پر وہی جسکے تم لایق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب اون لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت سیکے لائق ہوئے

۶۲۷ ق أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ يَكُونُ فِي رَكْبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِّعَتْ بخاری اومسلم مین ابوبشیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمین کھٹکا باندھتے تھے اور کھٹکا رکھنا حرام ہے یا اسواسطے کہ دوڑانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا کنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین

۶۲۸ م اِبْنِ عُمَرَ لَا تَبِيعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جھڑنے سے

م عُثْمَانَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینار اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا بیجا ہے

۶۲۹ ق أَبُو سَعِيدٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونیکو سونے کے ساتھہ مگر برابر برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف

حاصل یہ کہ تول ماپکی چیزمین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹہرانا بیاج ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونیکو چاندی سے بیچے تو زیادتی کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے سطح پر کہ ایک تو اوسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہین درست چاندی سونے مین کہوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت مہنگا ہو تو اوسکو حساب کر لیوے

۶۳۰ مر ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نبناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباس رضہ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغے کو ایک جگہہ رکھا ہے تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑہی اور کہا کہ حضرت نے اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو رنگ بناتے ہین نہایت حرام ہے اور کمال بیدردی اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ کا بھی یہی حکم ہے

۶۳۱ ف لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو ف گئے اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینہ مین ایکبار تین آدمی اور گھر جل

۶۳۲ خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اونکو ماریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوے کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو کہنکار ہو

۶۳۳ خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑہی جاوے ف

یعنی گھرون مین مُردون کی طرح بے عمل نہ پڑرہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑہا کرو تاکہ شیطان بھاگے

۶۲۰ مر ابُوھُرَیرَۃَ اَلتَّنُّوْرِ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا مسلم مین ابومرثد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑہا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا

ذلیل بہی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور حاضر و راو رپیشاب کرو اور اتنی تعظیم بہی نکرو کہ اونکو

قبلہ بناکر اودہر نماز پڑہو یا اونسے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین

۶۳۵ ح اَبُوھُرَیرَۃَ لَا تَحَاسَدُوْا وَیُرْوٰی لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَتْلُوْہُ

اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ ھٰذَا لَفَعَلْتُ کَمَا یَفْعَلُ وَرَجُلٌ

اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَیَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ ھٰذَا لَفَعَلْتُ کَمَا یَفْعَلُ

بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت

یون ہے کہ حسد کرنا لایق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ

اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑہا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بہی قرآن آتا یا

توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بہی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے

مال دیا ہے سو وہ اوسکو بیجا خرچ کیا کرتا ہے تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا

جیسا اسکے پاس ہے تو مین بہی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے ف حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بہلا

نہ دیکہہ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین

گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے خفا ہوتا ہے کہ کیون اوسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن

کسی دیندار کو دیکہہ کر آرزو کرنا کہ خدا مجھکو بہی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین

ق اَبُوھُرَیرَۃَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ۶۳۶

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دام دیکر قیمت

نہ بڑہاؤ یعنی لاگ یا پین نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکہو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو

آپسمین پشت دیکر نہ بیٹہو اور بہائی بن جاؤ اے خدا کے بندو ف یعنی جیسے

سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری نہی تی ہے ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بُرہی عادتین چھوڑ دو

۶۳۷ م اُمّ الفضل لا تحرّم الاملاجۃ ولا الاملاجتان مسلم مین اُم الفضل رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودہ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودہ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دوبار سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہے اسواسطے کہ قرآن مین مطلق ہے ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم

۶۳۸ م عائشۃ لا تحرّم المصّۃ ولا المصّتان مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودہ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا

۶۳۹ م ابو جُرَیّ الھجیمی لا تحقرنّ من المعروف شیئًا ولا تواعد اخاک موعدًا فتخلفہ مسلم مین ابو جُریّ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ مکر کہ پھر اوسکے خلاف کر

۶۴۰ م عبد الرحمن بن سمرۃ لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نہ کھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوائے خدا کے کسی کی قسم نہین

م عبد المطلب بن ربیعۃ لا تحلّ الصدقۃ لآل محمّد انّما ھی اوساخ الناس مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا نبی ہاشم کو زکوۃ کا مال آدمیون کا میل ہے ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجئے تاکہ ہمکو بھی مشقت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوۃ یعنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے

۶۴۱ م ابو ھریرۃ لا تختصّوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصّوا یوم الجمعۃ بصیام من

بین الایام الا ان یکون فی صوم یصوم احدکم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اسمین جمعہ بھی آپڑے ف جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑہنا ضرور ہے سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور روز سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے۔

۶۴۲ ح ابن مسعود رضہ لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فهلکوا بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے وہنون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے ف عبداللہ بن مسعود رضہ سے مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے قران پڑہا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑلایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون خوب پڑہتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قران کی قراءت بے طرح ثابت ہوا سکے انکار

۶۴۳ ق ابوھریرہ رضہ لا تخیروا بین الانبیاء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری مین سب پیغمبر برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض باقی جسقدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اوسکے بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین

۶۴۴ ق ابوسعید رضہ لا تخیروا بین الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسی اخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ الطور بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجھکو بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بے ہوش ہوجاوین گے

تو اول مین ہوش مین آؤن گا تو مین موسےٰ کو اِسطرح پر دیکھون گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسےٰ مجھ سے پہلے ہوش مین آیا کوہِ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی ف اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ ہر ایک فضیلت مین یہ کہنا کہ اوسپر کسی کو فضیلت نہین

۴۴۵ نخ ابو طلحۃ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری مین ابو طلحہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتّا ہو اور جان دار کی تصویر ہو

۴۴۶ ف ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم ان یصیبکم ما اصابھم الا ان تکونوا باکین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بجاؤ اونکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تم پر نہ عذاب پڑے جیسا اون پر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین ف بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نہ مانا تو اون پر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

۴۴۷ م ام سلمۃ لا تدعوا الا نفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوائے نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر ف حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسوقت فرشتے موجود ہین جو دعا کرو

نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا

۶۴۸ مر جابر رضہ لا تذبحوا الا مسنة الا ان تعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان ف مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری پر کہ تم پر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف بکری اور بہیڑ ایک برس کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے

۶۴۹ مر ابو ہریرۃ لا تذہب اللیالی والایام حتی یملک رجل یقال لہ جہجاہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جہجاہ نام ہوگا ف یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کہان ہوگا

۶۵۰ ق ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کے گردنین مارین ف حضرت نے اخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرونکی عادت ہے تم ایسا نکرنا

۶۵۱ ق انس لا تزال جہنم یقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوس کی بھوک کہہ نہ مٹیگی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوس مین رکھیگا تب اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ویسا ہی ماننا چاہئے اور کہا چاہئے واللہ اعلم

۶۵۱ م جابرؓ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اوتریگا عیسے مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدیؑ کہ آئے امام بنکر ہمکو نماز پڑہائے تو عیسے کہین گے کہ نہین تمہین آپسمین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دینی ہے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہوگیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور تورآن اور مغرب الحمدللہ کہ اسلام غالب اور جہاد جاری

۶۵۲ ف اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ یَعْنِی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ بخاری و مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی انجو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کرلینے دو پھر حضرتؐ نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست نجاست ہے پھر اوس مکان کو دھلواڈالا

۶۵۳ م زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ

مسلم مین زینب ابوسلمہ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف مصابیح من زینب رضؓ سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برّہ تھا اوسکے معنی ہوتے پاک پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبدالشمس سے

۶۵۴ م اِبْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قران کو لیکر مین ڈر رہا ہون کہ کہین دشمن اوسکو

پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قران نہ لیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرین گے اور اگر لشکر بہت زیادہ ہو تو قران لیجانا مضائقہ نہین

۶۵۶ ق عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ لَاتَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجھکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاوے گی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی

۶۵۷ خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَافِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَاقُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ وہ ٹہیل لیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہے یعنی جو اوسکو خاوند ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اوسکو تو وہی ملے گا جو اوسکی قسمت مین ہے ف یعنی جو عورت کہ جو رو دو مردون سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلے جورو کا طلاق نچاہے کہ اوسکا مال سب مجھکو ملے ملکہ اپنی قسمت پر راضی رہے

۶۵۸ ق عَائِشَةَ لَاتَسْئَلُنِي اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاِخْتِيَارِ عَائِشَةَ اِيَّاهُ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھے گی اوسکو بتلا دون گا یعنے یہ بات کہ عائشہ نے مجھکو اختیار کیا ف جب قران مین آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بی بیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عائشہ رضہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بی بیون سے نفرمائیے کا یعنی دے میری حرص کرین کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ کچھ پہلے گذرا

۶۵۹ خ عَائِشَةَ لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَاقَدَّمُوا بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو اور بُرائی کہو سو وے تو پہنچ گئے اپنے کئے کو

ف یعنی مُردون نے جو نیک یا بد کام کئے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اوسکو پہنچ گیا اب اوکو یہ کہنا بے فائدہ ہے بلکہ ناحق اوکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے

۴۶۰ مر ابو ہریرہؓ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو تم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم اُحُد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاو کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اوقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونہین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قران مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دیکھن سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین

۴۶۱ مر سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا ھُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدَنَّ عَلَیَّ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہے پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہے گا کہ یہان نہین ہے سو یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجھہ پر نہ باندہنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑہاو یو

ف دستور یون ہین لوگون کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے

واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسیطرح مبارک اور وفادار اور رجا انکہ
کبھی اسکا مطلب اولٹا ہوجاتا ہے تو اوسکو بدفالی جان کر نکمین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات
یا مبارک ہے کیسنے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات اور نفع نہین تو مطلب اولٹا ہوا اسواسطے
حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ
یہ حکم ابتداءِ اسلام مین تہا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا

ق عُمَرَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ ۶۶۲
كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ رَجُلٌ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول
اوسکو اور نہ پہیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجھکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر
اپنے صدقے کا پہیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے
یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے کہا جب اونہون نے ایک گہوڑا اچھا ہنے کو راہ خدا مین
کسیکو دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضایع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضہ نے اوسکو مول لینا
چاہا ف اس حدیث مین معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اوسکو پھر مول بہی نہ لیوے

ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ۶۶۳

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے
جاوین یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ
دوسرے مدینہ مین حضرت کے مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصے یعنی بیت المقدس کی
مسجد داؤد اور سلیمان کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے
اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے
کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین
برابر ہین سوائے ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست

نہین ہے سوائے اور مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس حدیث مین منع نہین واللہ اعلم
اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑہنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہے
اور کعبہ مین نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبہ کی نماز اور مسجدون سے لاکھہ بار افضل ہے

۴۶۴ م ابو برزہ لا تصاحبنا ناقۃ علیہا لعنۃ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے ساتھہ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہے ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت نے
اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت
کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا نہیں درست

۴۶۵ م ابو ہریرۃ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے کہ ساتھہ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا
اور گھنٹا ہوتا ہے

۴۶۶ خ ابو ہریرۃ لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ
بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاریٰ کو
نہ سچا جانو اونکو جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہم پر اترا یعنی قرآن
اور جو اگلے پیغمبرون پر اترا ف حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین
پڑہتے تہے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ کرتے تہے حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جہوٹا بہی نجانو شاید کہ
سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا
اعتماد نہین جانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا نکالا

۴۶۷ خ ابو ہریرۃ لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعہا فانہ بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان
شاء امسک وان شاء ردہا وصاعا من تمر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودہ اونٹ اور بکری اور بہینس کے

تہنو مین سو جو اونکو مول لیوے وہ بعد دو ہفتے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکہے خواہ
اونکو پہیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہے دغا باز دن کا کسی دن کا دو
گائے بکری کا بندر کہتے ہین تا مول لینے والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ
بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب
امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودہ
عوض ہو گیا چنانچہ باب اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا

۶۶۸ مر ابوہریرہؓ لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا
بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ متفق علیہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکہے خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور
خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گہر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیوے گی تو اوسکا
ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین خاوند کے حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی
اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریحاً یا اوسکو رنج
نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسیطرح دینا درست نہین

۶۶۹ ع عمرؓ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ بخاری مین عمر فاروقؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت سے حد میری تعریف نہ کیا کرو جیسی بے حد عیسےٰ
مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور مجھکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول
ف یعنی جیسا نصارے نے عیسیٰ کی بی تعریف بہت بڑہا کر کی بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا
کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانون ویسے تعریف نکیجیو کافر ہو جاؤگے میری تعریف
تو اتنی کفایت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو

سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آپ مین تھے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانتدار
سب گناہ سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے
جو مجھکو کہوگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے
مختار ہین چاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہے اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات
حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کی

۶۷۰ ق عَائِشَةُ لَا تَعْجَلِي فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْخِصَ لَكِ نَسَبِي قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر سوا اسکے ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہے اور البتہ میرا
اون مین رشتہ ہے تو جو نکر جتنک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے تجھکو الگ نکر دیوے
یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کے
اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تب حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث
فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اسطرح اونکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی
اوسمین آجاوین ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے

ح اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب مکروخدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ

ف علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب
عبداللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑہی اور کہا کہ اگر مین اوسوقت ہوتا نہ
بلکہ اونکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو

۶۷۱ مر عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا
مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا
فَشَرِعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَمَّا أَخْبَرَهُ

عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ إِدْفَعْهُ فَلَمَّا مَرَّ مُحْتَالًا لِذَلِكَ بِعَوْفٍ فَاغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ

مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور ان حاکمون کی مثل تو ایسی ہی ہے جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اوسکے پیاس کا وقت نا کتا رہا سو لے گیا اونکو حوض پر سو اونمین سے گھین پھر اونہون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تل چھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تل چھٹ اون پر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو تمہ اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کے کافر کو جنگ مؤتہ مین اور رخبر کی خالد بن ولید کے اسباب نہ دینے اوسکو جب کہ خالد نے اوس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ مؤتہ کے مکان مین نصارے سے لڑائی ہوئی لشکر نصارے لاکھہ تھا تینو سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانونکی صلاح سے سردار بنے آٹھہ تلوارین اوسدن اونکے ہاتھہ مین ٹوٹ گین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ اوسوقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حد

راوی سے نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمہارا گلہ حضرت سے
کرون گا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے
فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے
فرمایا کہ اب اسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی
چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ
حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب اسباب نہ دے
اور حاکمون کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطر داری ضرور ہی
تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرات نکرے

خ ۶۷۲ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ لَهُ أَوْصِنِي بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے
ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف اوس شخص نے
تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ بہت کرتا تھا اسواسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ
دو قسم ہی بہتر اور بُرا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے اور بُرا حضرت نے اسی غصہ کو حکم

خ ۶۷۳ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَوٰتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ الْعِشَاءَ
وَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى اسْمِ صَلَوٰتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ وَيُرْوَى
صَلَوٰتِكُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ
بخاری مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرنے پاوین عرب
جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے
ہین اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ خالب نہوین جنگلی لوگ تمہاری
نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے
مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمہاری نماز کا
نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین

اونٹون کا دودہ دوہتے ہین ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے ہے اور
عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہتے یعنی اندہیری کی دودہ والے نماز اسواسطے کہ عشا کے وقت
وے لوگ اپنے اونٹون کا دودہ دوہتے تھی سو حضرت نے فرمایا کہ یا کہین نہو کہ نماز کے
شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہوجاوے اسواسطے منع کیا

۶۷۴ ح ابوسعید وابوھریرۃ لا تفعل بع الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم جنیبا قالہ لاخی
بنی عدی الانصاری وکان قد استعملہ علی خیبر بخاری مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو بیچ مثل ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا
پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی الانصار کے بھائی سے
کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے
بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا
کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر
عمدہ قسم مول لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا جائز
ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو
مول لیا اسیطرح سب قول ماپ کی چیزین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہئے

۶۷۵ م ابن عمر لا تقبل صلوۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول مسلم مین عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی
اور صدقہ قبول نہین ہوتا خیانت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین

۶۷۶ ق ابوھریرۃ لا تقبل صلوۃ من احدث حتی یتوضاء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہین جبتک وضو نہ کرلیوے
ف وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگاکر سونے

اور خون سب بدن پر بہنے سے اور پنکی اور دیوانکی سے

۶۷۷ ف ابوھریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بہی جو چہوڑ جاؤن مین بعد میرے بی بیون کے خرچ کے اور کارندہ کے محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچہہ زمین خیبر مین تہی اور کچہہ فدک اور خیبر مین سو حضرت کا معمول تہا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بی بیونکو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تہے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بہی کچہہ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بی بیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بہی اوخدا مین صدقہ ہی کارندہ سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تہی دنیا کا کچہہ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بہی کچہہ اونکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نہ تہا اسواسطے صدیق اکبر رضہ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہوگئین اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جہگڑے مین نئے فائدہ

۶۷۸ ف المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سالہ المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب

بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مارو اس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو مارےگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو واجب القتل اوسکے برابر ہوجاویگا جیسے وہ تہا کافر کلمہ پڑہنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچہا

اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھہ کاٹ کر مسلمان ہوگیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب مارےگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا

۶۷۹ ق عائشہ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھہ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑہے چار ماشے سونے کے ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چوراوے تب اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اگر اس سے کم چوراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھہ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی

۶۸۰ خ ابو ہریرۃ لا تقولوا ھلک فلان لا یعینوا علیہ الشیطان قال رجل اخزی اللہ لسران صرت الحدیث اوپر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے مدد نکرو یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب پینے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا اتجھکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہوچکی تو اوسکو برا نکہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے

۶۸۱ خ الربیع بنت معوذ بن عفراء لا تقولی ھذہ وقولی ما کنت تقولین بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہے کہ میری

شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے گیت گاتی تھین
دف بجاکر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات
جانتا ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا مجھکو نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نزاراگ
دف کے ساتھ شریعت اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہوا ور گانے
والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی

۶۸۲ مر انس لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت
قیامت آوے گی کوئی ایمان دار نہ رہے گا سب کافر ہون گے

۶۸۳ خ ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تاخذ امتی ما اخذ القرون شبرا بشبر و ذراعا
بذراع فقیل یا رسول اللہ کفارس والروم قال ومن الناس الا اولئک
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جنگ
کہ نکرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ
بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی
کرے گی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصارے کے طرح لوگ ہو جاوینگے
حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاے کی یہ رسمین تھین کہ یہ لوگ کپڑا لہنا چاندی سونے
کے برتنون مین کھانا پینا مجوسی سے پوچھ کر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر اڑجانا
توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین
مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصًا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

۶۸۴ ف ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون

مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے اگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیوے گی بُصرے کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین اوس زمین کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی اور بُصرے ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینے مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سرخ بلند اگ نکلی چالیس دن قایم رہی لوہا اور پتھر اوس اگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی اخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا کذرا جہہ سو برس سے زیادہ ہوا

توجیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ ۶۸۵

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتے پھرین گی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے تھے ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو توڑ ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب دو قوم مرتد ہوجاوے گی اوس بت کو پھر نیا بنا وین گے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرین گی

ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَاِذَا رَاٰھَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَیْھَا فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ۶۸۶

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت

یہان تک کہ نکلے گا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا
ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا **ف** یعنی جن دیکھے کا ایمان معتبر نہیے اور
جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ ہی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے
تو معتبر نہین کہ اوسوقت بہی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے

۶۸۷ **ق** عائشہ لا تقوم الساعۃ حتی تعبد اللات والعزی بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قایم ہوگی یہان تک کہ لات اور
عزّے پوجے جاوین **ف** لات اور عزّے عرب مین دو بت تہی حضرت کے
وقت مین توڑنے کے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے
اور اونکو پوجینگے

۶۸۸ **م** ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ
ہر ملک سے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی **ف** عرب کی زمین مین نہ
سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے
کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانہ مین لوگ عمارت اور آبادی مین
زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۶۸۹ **خ** ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یقاتلوا الیہود حتی یقول الحجر وراءہ الیہودی
یا مسلم ہذا یہودی ورائی فاقتلہ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم ای مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہانتک
کہ کہے گا پتہر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا ای مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ مین سو تو اسکو
مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اوسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے

جب عیسے علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوسوقت یہودیون کو
مین جس کے قتل کرین گے

۶۹۰ صحیح ابوہریرہ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ وقطس الانوف صغار الاعین کان وجوھھم المجان المطرقۃ یعالھم الشعر

بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ مین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسی ڈھالین ہین تہ بتہ اونپر چمڑا یعنی اونکے گول مونہہ ہین موٹے موٹے جوتیان اونکی بال کی ف خوز ایران اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین رہنے کے رہنے والے مراد ہین عاجم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسیطرح صحابہ حضرت کے بعد اونسے لڑے اور فتح یاب ہوئے

ف ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ ۶۹۱

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ چمڑے مونہہ گول گول یعنی موٹے

ف ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما یعالھم الشعر ۶۹۲

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین ف ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا

ف ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یقتتل فئتان دعواھما واحدۃ ۶۹۳

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت ہوگی یہان تک

کہ اسمیں لڑنیوالے دونو گروہ دعوے دونو کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضے
اور معاویہ کی لڑائی ہی دونو کا دین اسلام تھا اور کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
م ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم
جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم
خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم
وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم
افضل الشھداء عند اللہ ویفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتحون قسطنطینیۃ
فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان
ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج
فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن
مریم فامھم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترک
لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ
مسلم عن ابو ہریرہ رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ روم کے
نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اوترے پھر اونکی طرف مدینہ سے لشکر اسلام کے
نکلے گا وے لوگ اوسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے
مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر جب صف باندھینگے دونو لشکر تو نصاریٰ
کہینگے کہ چھوڑو ہمارا درمیان اوداون مسلمانون کا جنھون نے ہمارے جوانو
لڑکے پکڑکے لونڈی غلام بنالی ہین تاکہ ہم اونسے لڑینگے تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم
ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے
مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اونکا فرونکے لڑنے
لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی

لشکر قتل ہوگا وے سب شہیدون مین افضل ہون گے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر
فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنہ اور بلا مین نہ پڑین گے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ شہر ہے
فتح کرین گے سو جسوقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہون گے اپنی تلوار وںکو زیتون کے
درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اون مین شیطان پکارے گا کہ دجّال تو تمہارے پیچھے
تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹ
ہوگی پھر جب لشکرِ اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجّال نکلے گا سو جسوقت مسلمان لڑنے
کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسےٰ مریم کے بیٹے
اُتریں گے پھر اونکو نماز پڑہاوین گے پھر جب عیسےٰ کو خدا کا دشمن یعنی دجّال دیکھے گا
تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑے تو وہ
خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مرکے مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کراویگا
عیسےٰ کے ہاتہہ سے پھر عیسےٰ دجّال کے تابعدارون کو یاسب لوگون کو اوسکا خون
دکھلاوین گے اپنے برچھے مین لگا ہوا ف اَعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے
ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانونکے عمل مین ہے چنانچہ اب روم کا
بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب
نصارے کا اوسمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدیؑ کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہے

۶۹۵ مر انس لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نہ کہا جاوے گا اللہ اللہ
ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آوے گی کہ زمین پر
کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوین گے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوسوقت
ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نکرے گا یعنی اوسوقت کوئی اتنا بہی گنہگار بدکار سے
نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر

۶۹۶ م ابوہریرہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑمرین گے سو قتل ہون گے ہر ایک سینکڑے سے ننانوے اور رہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سو مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کو نے اور کربلا کے دریا کا نام ہے

۶۹۷ خ ابوہریرہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تہا یمن کے اعرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکمدار الا لوگ اوسکے ایسے تابع ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے تابع ہین کہ جدہر چاہے اودہر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام قحطان ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

۶۹۸ ق ابوہریرہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوٰۃ کا مال لیوے ف یہ وقت قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہوجاوین گے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھہ کے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی

ق ابوہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ ۶۹۹

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہان تک کہ گذرنے کا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کہ یہ لیتا کہ اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنہ اور فساد عالم مین پھیلین گے کہ لوگ موت کی تمنا کرین گے قبرون کو دیکھہ کر یہ حدیث اور اسکی پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے ہونی والی چیزین ہین اونکی خبرین دین ہین اب تک بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہون گی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

ق ابوسعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علی ھذا حدیث منسوخ صححہ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جس نے مجھسے سنکر سوائے قران کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھہ نہ باندھو کہا حضانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ۷۰۰

ف اصحاب قران اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قران اور حدیث نا واقفون کے نزدیک مل جاوے یا اشتباہ پڑے کہ قران کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قران لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بند وبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علحدہ اور حدیث پیغمبر کی علحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علحدہ حسن علحدہ ضعیف علحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصارے کے

بیان تنظیم و تدوین حدیث و کتب حدیث و تحریف یہود و نصاریٰ

کرا دنکی کتابون مین عجب گھال مچل ہی چنانچہ اونکی توریت اور اسکیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی کہ یا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

۷۰۱ ف عَلِيٌّ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضےٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھہ نہ باندھیو مقرر یہ بات ہی کہ جو مجھپر جھوٹھہ باندھیگا وہ دوزخ جاویگا

۷۰۲ ف عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنے گا

۷۰۳ ف حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرونکے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دریائی اور طلس اور مخمل اور رعنا زیبا مرد کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجئے

مر معاویۃ بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسألۃ فوالله لا یسألنی احدکم شیئا
فیخرج له مسألته منی شیئا والله کارہ فیبارک له فیما اعطیته
مسلم معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت لگاؤ
سوال میں کوئی مجھ سے کچھ مانگے گا اور کچھ مجھکو ناخوش کرنے پاویگا
تو جو میں اوسکو دونگا اوسمیں برکت نہ ہوگی یعنی جو زیادہ کرکے سوال کرکے کچھ
مجھ سے پاوے گا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے
خصوصاً جب کہ مانگنا پڑا وہ اور حرام ہے

مر ابو هریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منه فاذا اتی سیدہ
السوق فهو بالخیار
مسلم سے ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ آگے بڑھکر مال نہ لیا کرو جو شخص آگے بڑھکر مال لیوے
مول لیجاوے تو جب وہ بیچنے والا بازار میں آوے تو اوسکو اختیار ہے
یعنی اگلے بیچنے کو پاوے رکھ لے اور چاہے پھیر دے

مر جابر لا یمشی فی نعل واحدۃ ولا یحتبی فی ازار واحد ولا ینام کل
لیلۃ ولا یشتمل الصماء ولا یقعد القرفصاء
مسلم سے جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کرے ایک جوتی پہن کر اور ایک
تہ بند میں نہ رہا کرے اور نہ سویا کرے ہر رات اور نہ کپڑا لپیٹ کر بیٹھے گا اور نہ کپڑا لپیٹ کر
اور اسطرح کر بیٹھے کہ جب پیٹ پر لپیٹ کر بیٹھے تو کسی اور کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں

اور نہ رکھے ایک پانو کو دوسرے پانو پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا

حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے

۷۰۷ ف ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع مکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت یہ دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانہ مین منسوخ ہوگیا ہی اب درست نہین

۷۰۸ ف ابوھریرۃ لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کوا یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کرچکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی سے نہ روکو تا کہ اوس سے کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا نہین ہوتا تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلہ سے نہ چرنے دوگے یہ اور بہی زیادہ بدقانونی ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا

۷۰۹ م ابوقتادۃ الحارث رض نہی لا تنتبذوا الرطب والزہو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والتمر جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدتہ مسلم مین ابوقتادہ حارث رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو کچی کھجور کو ملاکر اور نہ تر کھجور اور منقے کو ملاکر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقے تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے حضرت نے

فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ ترکیا کرو کہ انمین جلد نشا ہو جاتا ہی

۷۱۰ ق اَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَلَا فِی الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تو نبی ہین اور نہ مرتبان مین

ف یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال اول منع ہوئے

۷۱۱ مر اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہِ مِنَ الْبَخِیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نما کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی

ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بے فائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی

۷۱۲ ق جَابِرٌ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَکُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِیْنَکُمْ حَتّٰی اٰجِیْءَ قَالَہٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا نہ تم اوتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی پکائیو اپنے آٹے کی جبتک مین اؤن ف مصابیح مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسینے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور حضرت نے بھوکہ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے تھے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہین سو انسے تین سیر جو کا آٹا پکالا اور اوسکو گوندا اور ایک بکری پکائی تھا اوسکو ذبح کرنے کے ہانڈی مین رکھا پکانے کو پھر اپنے حضرت کو خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس مرد نے تمہاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون مین خدا کی کہ

ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور رہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش
مارتی تہی اور اوتنا ہی موجود تھا اور کہتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی
اسکی سند بہت معتبر ہی

۷۱۳ ف ابوہریرۃ لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا
یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک
اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کوآری عورت کا جبتک
اوس کا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا کوآری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے
کاہیکو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف
یعنی کوآری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین
اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم
کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ
بیوہ ہو خواہ کوآری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کوآری اور
امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کوآری کا ولی
مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان

۷۱۴ م ابوہریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی
کا بھتیجے پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت
ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست
اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو
ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اون مین باہم نکاح درست

نہونا تو اونکا جمع کرنا نہین درست

۷۱۵ م ابوہریرۃ لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا مسلم مین ابوہریرہ رضسے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر

ق ابوسعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر
بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کا روزہ نرکھو سو
جو طے کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کھاوے اور سحری
کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے اور
رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست

۷۱۶ ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت
لا توکی فیوکی اللہ علیک لا تحصی فیحصی اللہ علیک بخاری اور مسلم مین
اسماء بنت ابی بکر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے مجھہ سے فرمایا نہ بندر کھہ تو خدا بھی بند
کریگا کچھہ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندہ رکھہ کہ خدا بھی باندہ رکھیگا
اور گن کے مال کو نرکھہ تو خدا بھی تجھکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت
بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دیتا جاوے گا اور اگر تو روکے گا
تو خدا بھی روکے گا

۷۱۷ م جبیر بن مطعم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ
الاسلام الا شدۃ مسلم مین جبیر بن مطعم رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ
کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھہ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام
مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا
دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق

اور ناحق میں مدد کیا کرنا سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید ہی

۷۱۸ مر ابن عمر لا شغار فی الاسلام مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں شغار درست نہیں ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرنا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام میں یہ حرام ہوا

۷۱۹ ق ابو سعید لا صاعین تمرا بصاع ولا صاعین حنطۃ بصاع ولا درھم بدرھمین بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجوار کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ بیاج ہی

۷۲۰ مر ابو ھریرۃ لا صلوۃ الا بقراءۃ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ نماز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث میں معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہی

۷۲۱ مر عائشۃ لا صلوۃ بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہو تے اور نہ اوسوقت کہ جب جاے حاضر ہو اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسیطرح جب جاے حاضر ہو یا پیشاب زیادہ لگے تو اوس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز میں خلش باقی نرہے

۷۲۲ ق عبادۃ بن الصامت لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب

بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے
الحمد کی سورت نہ پڑہی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑہے
نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی

۷۲۳ ق عَلِيٍّ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین
علی مرتضےٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیئے خدا کے
گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد
کی نیک کام مین اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے

۷۲۴ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بدلینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا
ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورن کی اوازون پر شگون بد لیتے
تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ بزا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ
نہین ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سُنکے نیک گمان کرنا
خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے
فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہہ جو فال نامے نے علمون مین مشہور ہین انمین
فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہین

۷۲۵ ق جَابِرٍ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا
حقیقت نہین اور دیو بہوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو
اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا
کہ یہ غلط ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور
لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ

غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کرسکتا تم تمام جہانکے مالک خدا کو کیون
بھولتے ہو اور ادہر اودہر جی بہکاتے ہو دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین
تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھہ ضرر نہوگا

۷۲۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچہ کو بتوںکے واسطے ذبح کرنا
اور نہ رجب کے مہینے مین دسویں تاریخ تک قربانی کرنا ق کفار عرب مین
دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے
اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو
حضرت نے دونون کو حرام کیا

۷۲۸ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ
مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ
لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا عَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو
مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوے کیا تھا تو جو تو نے
اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین مال کیا اور اگر تو نے اوسپر
جھوٹہہ باندہا تھا تو تجھکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اوس
انصاری مرد سے کہا جسنے اپنی جورو کو عیب لگا جھوٹے پر بددعا کرکے چھوڑا
پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوادیجئے

۷۲۹ ق اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا

کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا
اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور خیبر مین زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے مال من میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی
آل یعنی بی بیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوین گی اور صدیق نے
کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرون گا میری طرف سے کچھ کمی بیشی
اسمین نہو گی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب
یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبر کے مال مین وراثت نہین
ہوتی اسی سبب سے مانگتا تھا جب معلوم ہوا تو چپ رہین اور اس حدیث کو صدیق
صدیق ہی نے روایت نہین کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضےٰ نے بھی اسکے
راوی ہین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین

ع عبد اللہ بن ہشام لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک ۷۳۰
قالہ لعمر فقال عمر فانہ الان واللہ لانت احب الی من نفسی
فقال الان یا عمر بخاری مین عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قسم کھاتا ہون اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پکا ایمان نہین ہونے کا
یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے
عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے
نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمر
اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے
ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ
سوائے اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہے اور حضرت کی محبت کا پتہ یہی ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہے الہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کر دے آمین یا رب العالمین

۷۳۱ ف اَنَسٌ لَا وَاللّٰہِ لَا تَدَرُنَّ مِنْہُ دِرْہَمًا یَعْنِیْ مِنْ فِدَآءِ عَبَّاسٍ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنے عباس کی خلاصی کے بدلے سے نہ چھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوا ئے اون مین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لئے چھوڑین عرض اون کی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسلئے سب مال کیسا ایک درم بھی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش اور بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت نچاہیے

۷۳۲ مسلم بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ لَا وَجَدَتْ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَہٗ قَالَہٗ لِرَجُلٍ لَشَدَّ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جسواسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سواوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہے ف

یعنی مسجد بن عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دُنیا کی اوسمین بات کرنا
درست نہین ایسواسطے حضرت نے اوس تلاش کرنیوالے کو بددعا دی مسجد مین سوال
کرنا درست نہین بلکہ دنیا ہی مسجد مین درست نہین

۷۳۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونیکے نہ رہا
ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنیوالون کو ملکہ اور گرد نواح کے
لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینہ مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنیکو فرض تھا جب مکہ فتح
ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے
ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ
کرنا قیامت تک باقی ہی

۷۳۴ م اَبُوْقَتَادَةَ لَا هَلَكَ عَلَيْكُمْ اَطْلِقُوْا لِيْ عُمَيْرًا قَالَهُ ظَهِيْرَةَ
لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابوقتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر ہلاکی نہوگی کہول
لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوسدن دوپہر
ٹلنے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین
نہ تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس سے مارے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندھا اور
وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے مُنھ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اوسمین
پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار
کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

۷۳۵ م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلْ اَحَدٌ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ لِنَسْخِهِ
الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْسَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ

فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کہاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کھاس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور یہنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی

۷۳۶ ف اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین سے کوئی جبتک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکی باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجھکو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب مٹائی اور سر تسلیم محمدی کی بہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایمان دار ہی اور اوسیکا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہی مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین

۷۳۷ ف اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایمان دار نہو گا یہان تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنے جان کے واسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حد تک عمل اوس صاف دلسے ہووے جسکے دلمین کینہ اور حسد نہین

۷۳۹ ق ابوهریرة لا یبع بعضکم علی بیع بعض بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچنے
ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت مچکتی ہو تو اوسکی
چیز کو برا بتلاکر اپنی چیز نہ بیچو اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا
ناپسند کرے تو اوسوقت دوسرے کو بیچنا درست ہی

۷۳۹ م جابر لا یبع حاضر لباد دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو
چھوڑ دو لوگون کو اسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ
بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہی کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس
رکھ جا مین تجھکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو
تو یہ کسیکے نزدیک درست نہین ہی اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضوں کے
نزدیک درست ہی

۷۴۰ خ ابوسعید م ابوهریرة لا یبغض الانصار رجل یؤمن بالله
والیوم الاخر بخاری مین ابوسعیدؓ سے اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی
ف انصار مدینہ کے لوگ ہین جنہون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا
اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اونکی محبت
حضرت نے ایمان مین داخل کی

۷۴۱ خ عائشة لا یبقی احد فی البیت الا لدوانا انظر الا العباس فانه
لم یشهدکم بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

کوئی نہ باقی رہے گھر مین بے دوا لگائے خلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوائے
کہ وے تمہارے ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیمارے مین غش آیا حضرت کی
بی بیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب حضرت ہوش مین
ہوئے دواکڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا
کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین ان پر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا
یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض لیتے تھے

۷۴۲ م ابوھریرۃ لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منہ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بند ہے
پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بند ہا ہو بہتا نہو جیسے حوض
اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لائق نرہیگا

۷۴۳ ق ابن عمر لا یتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے
تم مین کا کوئی تو نماز پڑہے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح
اور عصر کی نماز افضل وقت پڑہنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑہتا ہون
اب پڑہتا ہون بہر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑہے

۷۴۴ ق ابوھریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ

بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے
رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے
کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور
سنت کسیکو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے
متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کے پیشوائی کا

ایک دو روزہ رکھنا درست نہین

۷۴۵ ف اَنَسٌ یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھہ مجھکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجھکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دینا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہی بے صبری کی اور ناامیدی کی اور اگر فراوزمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی

۷۴۶ ف عُثْمَانَ لَا یَتَوَضَّاءُ رَجُلٌ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَیُصَلِّیْ صَلٰوۃً اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہہ خوب پانی پہچادے پھر نماز پڑہے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کی نماز کی

۷۴۷ ابوھریرۃ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا

۷۴۸ ابوھریرۃ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پادے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسیطرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصہ سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے

۷۴۹ ق ابو بردہ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات الا فی حد
من حدود اللہ بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی کو ڈا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف
حد وہ ہی جو خدا نے مقرر کی جیسے کنواری حرام کار پر سو کوڑے اور تغیر وہ جو کسر
قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعذیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست
اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اونتالیس ۳۹
کوڑے تک تغیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تغیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی
ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تہی تو اوسوقت مین دس کوڑے
کفایت کرتے تہے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تغیر مناسب ہی
۷۵۰ ق ابو ھریرۃ لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک
عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھی جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو
جمع کرنا چاہیے
۷۵۱ خ ابو بکر لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ
بخاری مین ابی بکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملا ہوئے جدا جانور کو ملا
اور نہ جدا کرے ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکریان
ایک سو بیس تک کی زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان
علحدہ علحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب آشی بکریون کو ملا کر
ایک شخص کی تبلاوین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علحدہ علحدہ رہین تو دو بکریا
زکوۃ مین جاتین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تہا اونسے
زکوۃ دینے کے وقت بتیس بتیس دو جگہہ کر دین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ

جالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے
ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسیطرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے
معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ
کے مال کو ایک برتن مین رکھہ اوسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین
معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر
اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دھوکہ دیتے ہین بازی
بازی بریش بابا ہم بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے
غضب اور عذاب کیا

۷۵۲ **مرعائشہ** لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہتے رہین کے وے گھر والے جنکے پاس
کھجور رہین **ف** یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجور رہین ہین جیسے مدینے کے لوگ

۷۵۳ **ف** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ
مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْاَنْصَارَ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا
کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوائے ایمان دار کے اور نہ اونسے عداوت رکھے گا سوائے
منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت
رکھیگا خدا اوس سے عداوت رکھیگا **ف** مدینہ والون نے حضرت کی مدد کی
اسواسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسیواسطے اونکی محبت
مسلمانون پر فرض ہی

۷۵۴ **ف** اَبُوبَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس

برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے بچھے کے گرد ننگا آدمی
نہین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو
بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سبکو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافرون کا دستور تہا کہ طواف ننگے کرتے تہے اونکا گمان یہ تہا کہ کپڑون مین ہمنے
گناہ کئے ہین اونسے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبہ اور مسجد مین

۷۵۵ ق ابوبکرۃ لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان بخاری اور
مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے
کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے
اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہئے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے
اسیطرح جب بہت بھوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت
جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش ٹھکانے نہین رہتا جیسا

۷۵۶ م ابن عمر لا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ ایحب احدکم ان توتی
مشربتہ فتکسر خزانتہ فتنتقل طعامہ فانما تخزن لھم ضروع مواشیھم
اطعمتھم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دودہ ہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت پہلے
کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ توڑ کے اوسکے
کہانیکا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودہ کو
حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کو کوٹھری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہر کز
نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے

۷۵۷ ق ابن مسعود لا یحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی
رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک

لِدِیْنِہِ الْمُفَارِقُ لِجَمَاعَتِہِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے
کے لائق سوائے خدا کے اور اسکے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو
بیاہا مرد یا بیاہی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جانکے
تیسرے مرتد جنسے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علحدہ ہوا ف
یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار بیاہ والا دوسرے جو بدلے
بدلے خون تیسرے مرتد جنسے اسلام کا دین چھوڑا۔

وعن جابرؓ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَکَّۃَ مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکہ مین
قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت بڑے
غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین
اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے
حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان
کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا
قابو ہی جو چاہ سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی
اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ الاہنا اور
گلہ شکوہ نہین پھر اونکے خون معاف کیئے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ
یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ وَلَیْسَ مَعَھَا حُرْمَۃٌ وَیُرْوٰی اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ
عَلَیْھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین
اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل

اور اوسکے ساتھہ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھہ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھہ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین

۷۶۰ ف اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

بخاری اور مسلم مین اُمِّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرسکے ہین زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بدریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی

۷۶۱ ف سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملۂ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ

حضرت پچاس دن جہاد کے بجالانے والو نسے نہ بولتے تھے اور اسیطرح باپ کو بیٹے سے
نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی
ف ابوھریرہ لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی ۷۶۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر
ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت ٹہہر گئی ہو پھر وہان اپنا پیغام بیجا
حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین
خ ابوھریرہ لا یدخل احدن الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء ابرد شکرا ۷۶۳
و لا یدخل النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ
بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا کوئی بہشت مین کہ نہ دیکہلایا جاویگا اوسکو
اوسکا ٹہکانا دوزخ کا اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ
داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دیکہلایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا ٹہکانا اگر وہ
نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دیکہلاوین گے کہ اگر تو
برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے
اپنے کرم سے مجہکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دیکہلاوین گے کہ اگر
تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس ہوگا
م جابر لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ و لا یجیرہ من النار و لا انا الا برحمۃ اللہ ۷۶۴
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین
نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت مین لیجاویگا
اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کے رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا
یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچہہ کام نہ آویگا جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اسواسطے
کہ قران مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضایع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ

آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون
خدا کے توفیق دے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل
سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک
عمل اوسکی نشانی ہی

۷۶۵ مر انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکے بدی اور
ظلم سے امن پاوے ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے
محروم رکھتا ہی

۷۶۶ ف جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو
برادر و ن سے احسان اور سلوک نہ کرے

۷۶۷ ح حذیفۃ لا یدخل الجنۃ قتات بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا ف یعنی جو فساد
کروانے کے واسطے اوہر کی بات اودہر کہے وہ بہشت سے محروم ہی
کہ شیطانکی خو اوسنے اختیار کی

۷۶۸ مر ابن مسعود لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل
ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب
الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی
غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ
اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی

یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کے انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا

۶۹ خ ابوبکرۃ لایدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوسدن مدینہ کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینہ کے یہ حضرت کی برکت سے مدینہ کو فضیلت ہوئی

۷۷۰ م ام مبشر لایدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ مسلم مین ام مبشر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نہ جاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جناب حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھہ سے نہ پھرینگے تدا اوسنے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سوا اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین

وے سب بہشتی ہین

۷۷۱ م ام مبشر لایدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتھا فقالت حفصۃ بلی یا رسول اللہ فانتھرھا فقالت حفصۃ وان منکم الا واردھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد قال اللہ تعالی ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا مسلم مین ام مبشر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنہون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون

نہ داخل ہون کے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا
قران مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پہر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا
قران مین اسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچالیوین گے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین
ڈالین گے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بھل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ
حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجا دیگا اور قرانے
ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر
سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچین گے کافر اوسمین گرین گے تو دوزخ مین

داخل ہونا نہ ثابت ہوا

۷۷۲ مر عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ھٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ
رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند
سفر گیا ہو یا مرگیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھہ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غایب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر
دو تین مرد ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین

اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی

۷۷۳ ف اُمُّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ
رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی بے مخنث
زنانے مرد ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ
مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھہ کے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے
مردسے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو

۷۷۴ خ اَبُوْ اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ

قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الذُّلَّ قَالَهُ لَمَّا رَاٰى شَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو اُمامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی کہیتی کا اسباب کسی قوم کے گہر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چہوڑا اور کہیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرحسے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد نہ چہوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوین گے چنانچہ اس زمانے مین ایسا ہی ہوا

۷۷۵ ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصّہ نہ لیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصّہ پاوے

اور یہی مذہب ہے چار وا مامون کا

۷۷۶ خ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم پر جو آدمیونکو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی

۷۷۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گہر والونکی طرف آنے سے روکے ہی سوا نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین کدرتی ہی اور

نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار
نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹہرا ہو

۷۷۸ خ ابن عمر لا یزال المرء فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما

بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی
راہ سے کشائش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نہ کیا ہو ف معلوم ہوا
کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہی
مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رہے کہ قیامت مین خدا پہلے خونکا
مقابلہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی

۷۷۹ خ سھل بن سعد لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر

سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہین گے جبتک روزہ جلد
کھولا کرین گے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب
ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کے سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے
کرتے ہین مکروہ ہی

۷۸۰ م سعد بن ابی وقاص لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم
الساعۃ

مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہین گے حق دین پر
قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد
کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کہتے ہین
وہ لوگ ڈول اور رسہ سے پانی کھینچتے ہین واللہ اعلم

۷۸۱ ف المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاھرین علی الحق حتی یاتیھم
امر اللہ وھم ظاھرون

بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے
قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے
والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہین اسواسطے کہ
سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے
محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے
اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین

مر ابو ھریرۃ لا یزالون یسالونک یا ابا ھریرۃ ھذا اللہ فمن خلق اللہ

۷۸۲ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین
ای ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان
کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اسوقت تو قل
ہو اللہ احد پڑہا کر یعنی شیطان قران سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہ
سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین
وہان سے اوٹھا اور مینی کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے
احمق ہی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدائشی بات ہی کہ وہ
جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو
بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بہی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی
کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان آوے یہ عجب حماقت کا سوال ہی
کہ جب اونسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا
پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بہی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقون کے
جب ایسا وہابی کیسکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے

۷۸۴ خ اِبْنُ عُمَرَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا
حق قوم قریش کے واسطے ہی جب تک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہین گے
ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ
مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ
اب بھی یمن کا اور ہند کا حاکم سید ہی

۷۸۴ م اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا
دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا
یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے
گناہ آخرت مین چھپاوے گا

۷۸۵ م سَلْمَانَ لَا یَسْتَنْجِیْ اَحَدُکُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمانؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کر
ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا
امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین
ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین

۷۸۶ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ لَا یَسُمِّ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی
مسلمان کے مول پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا
تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے
مسلمان کی حق تلفی ہی

۷۸۷ خ اَبُوسَعِیدٍ لَا یَسْمَعُ مَدَی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ
اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جہانتک موذن کی آواز پہنچتی ہی وہانتک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنے گا
وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اسکے ایمان کی اور
اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دین گے سب سننے
والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسیواسطے
مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے

۷۸۸ ق اَبُوهُرَیْرَةَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ
اَحَدُکُمْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ مِنْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے
کوئی اپنے بھای مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کیسکو شاید
شیطان اوسکے ہاتھہ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف
یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھہ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان
مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہی

۷۸۹ م اَبُوهُرَیْرَةَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِئْ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم مین سے کھڑی ہوکر سو جو
بھول کر پیجاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑی ہوکر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی
اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اسی طرح ارام سے پیا نہین جاتا اور
بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری
پیدا کرتا ہی اسیواسطے شاید نے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے
پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علماء کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ؛

۷۹۰ م ابو ہریرۃ لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ او شہیدا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی تکلیف اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاون گا یا اوسکا گواہ ہون گا ف یہ فضیلت ہی مدینہ کی اور بشارت ہی وہان کے رہنے والونکو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بہی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نچہوڑین

۷۹۱ م ابو سعید لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی ویوم الفطر من رمضان مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونو عیدون مین روزہ رکہنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک

۷۹۲ ف ابو ہریرۃ لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑہا کرے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندہے پر اوس کپڑے سے کچہہ بہی نہو ف کھلے کندہے نماز پڑہنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدہے کا لنگ باندہے اور آدہے سے کندہے چہپاوے اور اگر چہوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہی صرف لنگ باندہ کے نماز پڑہ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بہی کپڑا ہو تو صرف پائجامہ سے نماز پڑہنا کندہے کہول کر مکروہ ہی

۷۹۳ ف ابن عمر لا یصلین احد الظہر ویروی العصر الا فی بنی قریظۃ قالہ منصرفہ من الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑہے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ

یہودی لوگ تھے مدینہ کے قریب دو تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین
اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش عرب
سے بہت قومون کو مدینہ پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑ
اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے
ہین کافرون کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینہ کو
گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب
حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی
بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے
عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو
یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سولے بنی قریظہ کے نماز
نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے
راہ مین نماز پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھین گے اگرچہ نماز کا وقت
جاتا رہے حضرت نے ہمسے دین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کی نماز پڑھنے کا
اور بعضون کے نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوئے
یعنی دونو اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب
سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا
ویسے مجتہد لوگ بعضے جگہہ قران اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور
سب حق پر ہین اسیواسطے اہلسنت وجماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے
ہین اور جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک مجتہدی دین مین اختلاف کیا اور
چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے
اختلاف مین کچھہ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا

اور حضرت نے درست رکھا

۷۹۴ خ ابو ھریرۃ لا یصم احدکم یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ او بعدہ

بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بہی ایک روزہ رکھے یا بعد خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملاکر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتہ کو روزہ رکہتے ہین

ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے

۷۹۵ خ ابو ھریرۃ لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب

بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہاوے کوئی ٹہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چہوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین دہ در دہ حوض یعنی چار طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہی جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانچ رطل بغدادی پانی سماوے

۷۹۶ م ابو ھریرۃ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی آخر

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے

ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہئے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بہی ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جو زن خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین پڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا

خ ابوبکرۃ لا یفلح قوم تملکھم امرأۃ ۷۹۶
بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتہ مرگیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایرانکی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہیے اسواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہو خراب گیا

م مطیع ابن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم قالہ یوم فتح مکۃ ۷۹۷
مسلم مین مطیع بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خوارجی اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبہ کے پردہ مین چھپا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندہ کر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہون گے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر نارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاوے گا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

م ابوھریرۃ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ۷۹۸
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر

کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چار وطرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اونکو
چھا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اُترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اون مین
جو خدا تعالے کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی
اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والون کو چار وطرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ
ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دلمین
لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے
بندے ایسے ہین جو مجھکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنے والون کی اور
زہے قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑہنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ اور
نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑہنا نماز پڑہنا یہ سب ذکر مین داخل ہی

۷۹۹ خ ابو ہریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضیء ربک اسق ربک ولا یقل
احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ۷ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نہ کہا کرے یعنی غلام سے کہ کہانا کھلا اپنے
رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ
فلانا میرا رب ہی اور چاہیئے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولا ہی یعنی میرا
میان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بہی کہتے تہے
سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوائے خدا کے
کسیکو بولنا مناسب نہین

۸۰۰ خ ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان
شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ ۷ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے
ایجدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیئے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے

ذکر کی فضیلت

کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہ تو میری دعا قبول کر ایسمیں بے پرواہی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجہا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیئے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا روکنے والا کون ہی

۸۰۱ ف ابن مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لایق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی افضل نہین ہوسکتا

۸۰۲ ف عائشہ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیئے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان اپنے تئین نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے

۸۰۳ م ابوھریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی ہی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری

خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد
اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لایق سوائے خدا کے اور کوئی
نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلاموںکے مالک غرور
اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن
نام رکھنا درست نہین

۸۰۴ م ابوہریرۃ لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر
مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نہ کہے کہ اے
کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانکو
بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا
خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی کہ اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر
زمانے کو خود مالک مختار جان کر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم کہ زمانے
اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرونکی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین

۸۰۵ م جابر لا یقمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد
فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز
نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھای مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے
کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو
جہان اگر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا
درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہہ ہوجاوے

۸۰۶ ق ابن عمر لا یقمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ
اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص

مسجد کے ذکر مین نہی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسہ
مین یا خانقاہ مین رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص
وہانکا حق دار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا ہی ہو

۸۰۷ ھر ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی
انگور کو کہ کرم سو کرم تو حقیقت مین ایمان دار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت
ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس
حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ حمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لایق نہین بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار
دلکو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہی پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغوںکو
حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بڑی چیز کا اچھا نام نہ رکھے

۸۰۸ ف سعد بن ابی وقاص لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع
الملح فی الماء بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک
پانی مین گل جاتا ہی

۸۰۹ ف ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل
ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے
حج کا احرام باندھنے والا کرتہ اور نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پاجامہ اور نہ
جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے

پہنے مگر جب چپل جو نہ پاوے تو دونون موزون کو ڈھانک کاٹے کہ کشف پاسے نیچے
ہوجاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین

۸۱۰ مر عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
مسلم مین عُمَارہ بن رُوَیبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین
جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑہی ف فجر آرام کا وقت ہی
اور عصر کاربار دنیا کا وقت ہی اسواسطے اون دونون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا

۸۱۱ ف ابْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ
دوبار ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایک بار دہوکھا اور فریب کہاکر دوسری
بار فریب نہین کہاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہوگیا اور پہچہ
پچتاکر اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل
ایماندار کی روایت ہی کہ ابُوعزّہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے اوسنے منّت کی اور
وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتہہ نہ دونگا حضرت نے اوسکو چہوڑ دیا دوسری بار
وہ کافرونکے ساتہہ جنگ اُحد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منّت کرنے لگا کہ اوس قصور کو
معاف کیجئے اب ہرگز کافرونکا ساتہہ نہ دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم
دوبار فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا

۸۱۲ ف ابْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناز اپنے داہنے ہاتہہ سے
پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتہہ سے پاخانہ مین ڈہیلے پوچہے اور نہ سانس چہوڑے
برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا مُنہہ سے کچہہ ٹپک پڑے اور رکہن آوے

اور دانہا ناتہہ کہانے پینے کا ہی جا ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین

۸۱۳ خ ابو ہریرہ لا یمنع احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ

بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پروسی اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پروسی دیوار مین لکڑیان رکہا چاہے تو اوسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہی

۸۱۴ ق ابن مسعود لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ہکذا وجمع بعض الرواۃ کفیہ حتی یقول ہکذا ومد اصبعیہ السبابتین

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا رواوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتہیلیان ملاکر اوپر کرکے دکہلایا یعنی جو لمبی اوپر کی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنی کلمہ کی دو انگلیون کو ملاکر پہیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو

ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہی اوسوقت روزہ دار کو کہانا اور منا حرام نہین اور فجر کی نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چمکتی ہوتی ہی اوسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہی

۸۱۵ ق ابو ہریرۃ لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرین گے اسکو دوزخ کی
آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم پوری کرنے کے ف یعنی خدا قران مین بطور قسم فرماتا
کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا
باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے
بچے گا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اوسنے
باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے
بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا

۸۱۶ مر جَابِرٌ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدٌ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو
ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف
خدا غالب رکھے تاکہ گناہ سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال
نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار
اور ستار جان کر بخشش کی امید دلمین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کے
طرف جاوے اور مرنے سے جی نچوراوے اور جو مسلمان اوسوقت موجود ہون
وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے
اور خدا سے گمان نیک مظبوط ہو جاوے

۸۱۷ مر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَنْبَغِیْ لِلصِّدِّیْقِ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے
ف ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے
طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق نے

کچھ حضرت سے معجزہ بنجا ہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو
پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی
کے برابر کوئی مرتبہ نہین

ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهُ عِنْدَ نَزْعِهِ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهُ
بخاری اور مسلم مین عُقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہنا
لایق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت سنے خود ریشمی قبا اُتارتے جو آگے پہنے ہتے
فرمایا ف فرّوج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے
واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسینے حضرت کو بھیجی تہی اوسوقت تک ریشمی
کپڑا پہننا حرام نہ تہا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑہی بعد نماز کے اوسکو بُرا جان کر اوتار ڈالا
پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش
اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بہی ہو

خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرُ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ ۸۱۹
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے
کوئی یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے ف یعنی جب حج کے سب کام کرچکے
تو آخر کو دوسرا طواف کعبہ کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طوافُ الصَّدر نام ہی امام
اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت

م عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهُ لَهَا ۸۲۰
حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ
الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اوسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا
کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضرت

عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تہا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تہا بھلا یہ اوسکے کچھہ کام آوے گا ف یعنی وہ شخص کافر تہا قیامت کا ایمان نرکہتا تہا اسواسطے اوسنے کہی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام اخرت مین کچھہ کام نہ آوین گے نیکو نکے واسطے ایمان شرط ہی

۸۲۱ م ابن عمر لا یَنقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰی نَقشِ خَاتَمِی هٰذَا مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹہی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکہین اور انکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کہدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تہین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹہی ابی بکر صدیق پاس رہی اوسکے بعد عمر فاروق پاس رہی اوسکے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اوسکے ہاتہہ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کہدائے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی

۸۲۳ م عثمان لَا یَنکِحُ المُحرِمُ وَلَا یُنکِحُ وَلَا یَخطُبُ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرہ کا احرام باندہنے والا اور نہ کوئی وکیل ہوکر اوسکا نکاح کردیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سے فراغت پاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اوسکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رضہ سے احرام مین کیا

۸۲۴ ق ابو ہریرۃ لَا یُورِدُ مُمرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گہاٹ پر جسکے
جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نلاوے ف اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا
کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاوے گی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے
کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی
بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے لگنے
خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا یہ اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاوے گا بیماری
لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہوینگے اور خدا کو بھولینگے

الباب الرابع

چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر سے پر اذا اور اذ ہی

۴۲۴ مر جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک
اوسکو اپنے قبضہ مین نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے ف سب اماموں کے
نزدیک بدون قبضہ کئی اناج بیچنا نہین درست

مر جریر اذا ابق العبد لم تقبل صلوته مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۴۲۵ مر جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وهو عنکم راض
مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا
عامل آوے تو چاہئے کہ تم سے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی
طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تہا اور اب بہی والا
جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانور کی
ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی

۸۲۶ م ابو سعید اذا اتبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جبتک کہ وہ تم سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رہے کہے نہ بیٹھے اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکہے بیٹھا مکروہی

۸۲۷ ق ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے چاہیے کہ غسل کرے

۸۲۸ م ابو سعید اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول نا زادہو سے پھر وضو کرے کہ اوسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی

۸۲۹ خ ابو ہریرۃ اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فلیجلسہ فان لم یجلسہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی جرہ وعلاجہ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کہانا لاوے تو اوسکو بہی کہانے کے واسطے بٹہلا لیوے اور اگر ساتہہ اپنے نہ بٹہلا وے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کہانا پکانے اور اوسکی گرمی ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کہانا پکانے والے کو کچہہ تہوڑا کہانا دینا ضرور ہی اگرچہ اوسکا کہانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کہانے سے کچہہ بہی نہ دے لیکن ساتہہ کہلانا واجب نہین اگر کہلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کہویا

۸۳۰ ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروہا

بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جاؤ ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامہنے نہ بیٹہا کرو اور نہ
اوسکو پیٹہہ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاؤ ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچہم بیٹہا کرو

ف جاؤ ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامہنے بیٹہنا اور پیٹہہ دیکر بیٹہنا
امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک
جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت بہی ہی
لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچہم بیٹہا کرو
یہ مدینہ والون کو فرمایا کیونکہ وہان کعبہ کی طرف ہی نہند وستان کا قبلہ پچہم کی طرف کو ہی
تو وہان اُوتر دکہن بیٹہنا چاہیے

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ ۸۳۰
فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ
ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ
فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بہی اوسکو دوست رکہہ تو جبرئیل
اوس سے محبت رکہتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین
کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکہا ہی سو تم بہی اوسکو دوست رکہو تو آسمان والے
اوس سے محبت رکہتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری
جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت
رکہتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو اوسکو
آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور
اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اوس سے محبت رکہین اوسکی

تعریفین کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بہی نہین اچہی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین یہ حقیقت مین اوسنے صداقت

۸۳۱ مرجابر اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِی قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَاَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو پہلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھرہ لین اوسکی صورت نظر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندہا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو ہی مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال

ف بیگانی عورت کی اگر دلمین محبت آجاوے تو اوسکی کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دوبار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئے بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ یہی جماع ہی دوا لکہتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بہی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاے

بیان رحمت الٰہی کے بیان مین ۸۳۲

ف ابوہریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ فَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسینے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستہرا بنایا پہر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکہی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکہی جاوے گی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑہاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی ہوگی

اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہی گی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی نہ کہے اور نیکی کو سات سو تک بڑہاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قران اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۸۳۳ م ابو ھریرۃ اذا اختلفتم فی الطریق جعل عرضہ سبع اذرع یعنی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمہ جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھہ کی ٹہرایئے ف یعنی اگر راہ ورا ہو جسمین شہر والون کی امد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھہ چوڑائی راہ کی چھوڑکر عمارت بنا دے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلہ والون کا حرج نہو اونٹ سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

۸۳۴ ف ابوھریرۃ اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑہے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑہے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کی وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے

پڑھے اور یہی مذہب ہی سب امامون کا سوائے امام اعظم کے کہ اونکے نزدیک
عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اسواسطے کہ وقت ناقص تھا ادا ہی ناقص ہوئی
لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے
حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تہا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع
غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم

۸۳۵ م ابو ہریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان وله حصاص مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن اذان دیتا ہی تو شیطان
مثہہ پھیر کر بہاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا ہی صدمہ
ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بہاگتا ہی اسواسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا
کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بہوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوسوقت اذان پکار
کہے تاکہ بہاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی

۸۳۶ م ابو موسی اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها فرطا
وسلفا بین یدیها واذا اراد هلکة امة عذبها ونبیها حی فاهلکها ونبیها ینظر
فاقر عینه بهلکتها حین کذبوه وعصوا امره مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی اُمت پر اپنے بندونسے
رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی
پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی
اور پیشو بہیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی اُمت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی
تو امت پر عذاب بہیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے
سامنے تو پیغمبر کی آنکہہ کو ٹہنڈک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو
اون کافرون نے جہوٹہا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم

وبا پڑے وہان سے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین نا آنچاہئے

ق جُنْدُب بْن عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ ۵۳۶
سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ
فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تمسے اگلی امت مین ایک مرد تہا اوسکے ایک زخم تہا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے
اپنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
اپنی جان دینے مین مجھہ پر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

ق اَبُو سَعِيدٍ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ۵۳۷
فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا
فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ
عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ
مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ
فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ
مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا
كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ
وفی روایۃ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا بَيْنَهُمَا
فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت
مین ایک مرد تہا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تہا تو اوسنے لوگون سے پوچہا کہ روے
زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے

ہاس گیا سو اوسسے کہا کہ اوس شخص سے نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس
درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوس نے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل
کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک
عالم مرد بتایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو ملاکے
سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہوسکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل
ہوسکتا ہی یعنے توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا تو وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت
کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اون کے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے
سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدہی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسکے
لیے رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے اپنا ہی اپنے دل سے خدا
کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی نیکی کا کام ہی نہین کیا تو اون کے پاس ایک فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان حکم مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینون
کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ نزدیک ہو سو اوسکے لائق ہی تو فرشتون نے
ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا سو اسی زمین کے فرشتے اوسکی روح قبض کرنے کے لیے
لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت
کی زمین کو حکم ہوا کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل ہوکر
کی زمین کی طرف ہمکتا ہوا مرا ہے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے ہمکنے
اور نزدیک ہو گیا اس حدیث سے کئی عمدہ فایدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ کا
توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بد یارون کی صحبت
پھر اوسکو ملا نہین دوسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اون کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے
نہ بحث کرتے جو یہ کہتے تھے کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچون یہ کہ رحمت الہی کی
بھی حد نہین ہے خالص دل سے توبہ کی اور ہر دم یاد رحمت اور مغفرت جوش مین آیا

اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا
کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کسطرح سے بیٹھا ہی

۸۳۹ خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاذَنَتْ اِمْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بخاری مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی کی عورت اوسکی جورو مسجد مین جانے
کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے

۸۴۰ خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاذَنَتْكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ بخاری مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری جورو مین رات کو مسجد مین نماز
واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل
آگے ہوچکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا وہ زمانہ نہین رہا

۸۴۱ م جَابِرٌ اِذَا اسْتَحَمَّ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات

۸۴۲ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ
الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے
کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے
اوترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا
کہ تین بار جھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہوجاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا
اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی
یا بیچ منہ و مان رات کو شیطان رہتا ہو واللہ اعلم

۸۴۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ

فرمایا کہ کبھی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھہ پانی مین جبتک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھہ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ ف اکثر عرب جاہل ہین پہر دو پہر کے وہیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اسواسطے حضرت نے ہاتھہ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھہ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھہ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھہ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے

۸۴۴ ف ابوہریرۃ اذا اصبح احدکم یوما صائما فلا یرفث ولا یجھل فان امرء شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صائم انی صائم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اوس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو سے لڑنے پر تیار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین تو روزہ دار ہون ف یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزہ کا لطف کھون

۸۴۵ ف جابر اذا طال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف رات کے آنے مین بہت فایدے ہین کہ عورت اوسکی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کہانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین یہ کچھہ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر

سفرکو گیا سو لہ برسکے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تہا اپنی ما کے پاس بیٹہا تہا
اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کو لئے بیٹہی ہی اوس کمبخت نے
سنے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر
دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین
نہ آوے اسیطرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فایدے دینی اور دنیوی ہین

وقت پر اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین

۸۴۶ ف ابو سعید اذا اعجلت او اقحطت فلا غسل علیک وعلیک الوضوء قالہ لعتبان بن مالک وھو حدیث منسوخ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرے تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجہپر نہین اور وضو تجہکو لازم ہی یہ حضرت عتبان بن مالک رضہ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تہے حضرت کی خبر سنکے جلد سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہتا

پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف انزال سے بہی غسل واجب ہی

۸۴۷ ق عمر اذا اعطیت شیئا من غیر مسالۃ فکل وتصدق بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجہکو بدون مانگے کچہہ ملے تو اوسکو کہا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروق کو حضرت کچہہ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجہسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجئے مجہکو کچہہ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تجہے مانگے کچہہ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجہکے نہیں اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دونو طرح

ایک تو زبانسے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دلمین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہی

۸۴۸ ق عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامہنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے

۸۴۹ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آلگے تو نہین لگتا ہی کہ ایمان والے کا خواب جھوٹہ ہووے ف اس حدیث کی تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آوے کی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کرے گا اسواسطے کہ قیامت مین سب اچھی چیزین ظاہر ہون گی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بہی سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین

۸۵۰ ق اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ

بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹہنا مگر وجبتک مجھکو آتے دیکھہ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تہا سنت آپ گھر مین پڑہتے تہے جب فرض کی تکبیر ہوتی تہی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تہے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹہہ کھڑے ہوتے تہے سو فرمایا بدون میرے آئے نہ اوٹہا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹہین اور امام اعظم کے نزدیک حیّ علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کہڑے ہون اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین

۸۵۱ م ابوھریرۃ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ مسلم مین

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑہنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑہ سکے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑہنے سے جماعت کی ایک رکعت بہی نہ ملے گی تو سنت نہ پڑہے جماعت مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑہتا ہوا ور ایک رکعت پڑہ چکا ہو تو دوسری رکعت ملا کر سلام پہیرے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی۔

۸۵۲ خ ابواسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموھم واستبقوا نبلکم

بخاری مین ابواسید ساعدی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمہر چہنٹ باندہ کر آوین تو اونکو تیرون سے مارو اور اپنی تیر باقی رکہو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندہ کر فرمائی یعنی قریب چہنڈ مین تیر خطا کرین گے بہت دور سے مارنا نے فایدہ ہی اور سب تیرون کو اکہارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین

۸۵۳ م ابن عمر اذا کفر الرجل اخاہ فقد باء بہا احدھما مسلم مین عبداللہ بن عمر سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بہای کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت میں جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرونکے کام کرتا ہی اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر

کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کی وہ انکار کرتا ہو تو اسکو شک سے
کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے
کہ اس زمانہ میں ملحد قصر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں شک وہ کافر ہیں

۸۵۴ ف ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
کہانا کھاوے تو اپنا ہاتھہ کسی چیز میں نہ پوچھے جبتک ہاتھہ کو نچاٹے یا کسیکو چٹاوے

ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیاں بعد کہانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی
عادت ہی اور چاٹنے میں برکت ہی علماء نے لکہا ہی کہ کہانے میں چار باتیں فرض آداب طعام تناول
ہیں حلال رزق کہانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کہاکے
گناہ کرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا ہاتھہ دہونا الحمد للہ کہنا اور داہنے
ہاتھہ سے کہانا اور داہنا زانو اوٹہا کہ بائیں پیر پر بیٹہنا اور زمین پر بیٹہکر
بہی کہا بئی اور آداب بہی چار ہیں اپنے آگے سے کہانا لقمہ چہوٹا بنانا خوب چباکر
نگلنا اور لوگوں کو کہاتے ہوئے نہ دیکہنا اور علاج غرور کی یہ ہی کہ دسترخوان پر
گرے کہانے کو کچہ اوٹہاکر کہانا اور بعد کہانے کے انگلیاں چاٹنا اور مکروہ دو
چیزیں ہیں کہانے کو سونگہنا اور پہونکنا

۸۵۵ م ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان
یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہاوے تو اپنے داہنے ہاتھہ سے کہاوے اور جب
پیئے تو چاہیئے کہ اپنے داہنے سے پیئے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھہ سے
کہاتا ہی اور بائیں سے پیتا ہی

م ابوہریرۃ اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ
اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس انگلی مین برکت ہی

۸۵۶ ق ابو بکرۃ اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار

بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا
کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ق
پوری حدیث یون ہی کہ ابو بکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا
قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا
حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تہا یعنی
اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا
قصد رکھین اور عداوت سے لڑین بسطرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک مسلمان کو
دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چوراہ زن سامنا کرے
تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہوسکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے
مارے مین کسیطرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی
بچانا فرض ہی اسطرح کا قاتل دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوکر
اوسکا قتل بھی درست ہی

۸۵۷ ص عثمان بن ابی العاص الثقفی اذا امّ قوما فاخفّ بھم الصلوۃ

مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین
امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے ساتھ پڑہ ق سب اماموں کا یہی مذہب ہی
کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ
مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی حاجت کم ہوا کرے گی

لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع سجدہ پورا نہوا اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس حق رحمن

۸۵۸ ق ابوھریرۃ اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوین گے ف آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بہروسا کرکے حضور سے ایسا کہتے ہین ویسی تم بھی آمین کہو کہ جب

تمہارا اور اونکا آمین کہنا موافق پڑیگا تو گناہون کی مغفرت ہوگی

۸۵۹ م ابوھریرۃ اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمنی واذا خلع فلیبدا بالشمال ولینعلھما جمیعا او یخلعھما جمیعا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتہ پہنے کو ئی تو چاہیئے کہ شروع پہننے پانو سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیئے کہ بائین پانو سے پہلے اوتارے اور چاہیئے کہ دونون جوتونکو ساتھہ پہنے یا دونون کو ساتھہ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانو ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی

۸۶۰ ق ابن عمر اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین اوٹھاے جاوین گے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیونکا ثواب پاوین گے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے

شریک ہوے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اکر وگھانا مانتے ہے تو اوسکے سانھہ کیون رہی

ق عَائِشَةَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا بِمَا ۸۶۱
أَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ
أَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی
اتنا ثواب ہی نہ کہٹا دے گا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا

ف بدون لٹاے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ
ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو

مر عَائِشَةَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ ۸۶۲
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے
خاوند کی کمائی ہے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب
برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے
منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی

ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا ۸۶۳
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی
جوتی کا تسمہ تو نہ چلی دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اوسکو درست نہ کرلے ف
عرب کا جوتہ صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ وار جیسے کھڑاؤن ایک جوتہ پہنا اسواسطے
منع کیا کہ کیچڑ مین کرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی

ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ ۸۶۴
فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ

اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِیْنَ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر طرف اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی بانسبک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاؤن گا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلہ کی طرف موہنہ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی

ف ابو ہریرۃ اذا بات المرأۃ ھاجرۃ فراش زوجھا لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح ۸۶۶

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ سوئی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھہ کے تو فرشتے اوسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی

ف ابن عمر اذا بایعت فقل لا خلابۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے ۸۶۶

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہہ دیا کر کہ مجھکو دھوکا نہ دینا دغا باز نہ کرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لیتے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اوسنے کہا کہ یہ تو مجھہ سے چھوٹے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے

کہہ دیا کر کہ مجھکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دے گا تو خیر ہو جاوے گی کہ یا مول لینا شرط ہوا

ف ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبرز واذا غاب ۸۶۷
حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑہو
دیر کرو جبتک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑہو
دیر کرو جبتک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب
مین نماز پڑہنا حرام ہی

عن ابو هريرة اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الاخر منهما مسلم ۸۶۸
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون
اور بادشاہون کے واسطے تو اون مین سے دوسرے کو قتل کرو یعنی جسوقت
وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کہہ اور
مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون یا
دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا اوسکی قضا میں
اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت
کمر دو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی چھوڑے اور
لڑے اوس صورت مین اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے
فسادہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ
ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون
تو دونو کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہووے
امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب

کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکتا ہو تو
اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوی ہو یا آگے پیچھے اہلسنت
وجماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹہرا دین اور اوسکی
اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے
مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارونکو سزا دیوے احکام شرع
کے جاری کرے کوئی ظلم کرسنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط
یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست
کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا
امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کے کتابون سے دریافت کرنا چاہیے

۸۶۹ مر ابو سعید اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل

مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی لیوے
تو اپنے مونہہ کو اپنے ہاتھہ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی
شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے کھی اور مچھر اور گرد وغبار کہ جمہائی لیتے اکثر انمین سے
کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی بیچ مین شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ
جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت
بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا

۸۷۰ مر ابو ہریرۃ اذا تشہد احدکم فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللھم انی اعوذ بک
من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح
الدجال ویروی اذا فرغ احدکم من التشہد الاخیر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب
جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال

مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات

پڑھے تو چاہیئے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے یون کہے کہ ای خدا وندمین تیری پناہ
مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجّال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہی
کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیئے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے
دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجّال کے فتنہ سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے
کافرونکا غلبہ محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ موت کے
وقت کی سختی یا خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

۸۷۱ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَاَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ
وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ
اور ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھکھارے کے تھوکے تو اپنے
مُنہہ کے سامہنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیئے کہ اپنی بائین طرف
بائین پاؤن کے تلے تھوکے ف ایکبار حضرت نے مسجد مین قبلہ کی دیوار پر
تھوک لگا دیکھا ٹھیکرے سے اوسکو چھڑا ڈالا اور یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلہ کیطرف
تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف
فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ ہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے
فرمایا اسوقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور
روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا

۸۷۲ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَ مِنْ وَجْھِہٖ کُلُّ
خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنِہٖ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْہِ
کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتْ

كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایمان دار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کے سو دھوتا ہی اپنے مُنہہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے مُنہہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکہہ سے دیکہا پانی کرنے کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ اور جب اپنے دونو ہاتہہ دہوئے تو اوسکے ہاتہون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتہہ سے پکڑا کیا پانی کرنے کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ پھر جب اپنی دونون پانو دہوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرونسے چل کر کیا پانی کے ساتہی یا پچہلے پانی کے قطرے کے ساتہہ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی

ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۸۷۳ ف جَابِرٌ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُرَكِّعْ رَكْعَتَيْنِ

بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کی دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیئے کہ دو رکعتین پڑہ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین

۸۷۴ م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہی تو بہشت کے دروازے کہولے جاتے ہین اور

دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندہے جاتے

ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہ نہین

۸۷۵ مر ابوھریرۃ اذا جلس احدکم علی حاجتہ فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرھا

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاضور کے واسطے بیٹھے تو قبلہ کا سامنا نہ کرے اور نہ اوسکو پیٹھ دیوے

۸۷۶ مر عائشۃ اذا جلس بین شعبھا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل

مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد مبھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا

ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب امامون کا

۸۷۷ مر ابن عمر اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان بن فلان

مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو

خدا قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے

۸۷۸ م طلحۃ اذا حدثتکم عن اللہ بشیئ فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز
بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹ
نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہچانے مین معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا
ممکن ہین ف اس حدیث کا قصہ ہوچکا کہ حضرت نے ایکبار انصاریون کو نر کھجور کے
پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور کم ہوئی تب یہ حدیث
فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خود بتا جاہو

۸۷۹ ف مالک بن الحویرث اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما
قالہ لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور
چاہیے کہ تم دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اوسکے ساتھی سے
فرمایا ف مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس
حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے

۸۸۰ م ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی
ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے
پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین
جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوسوقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمہارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حقمین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ

مُردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہی اسکے بدلہ مرنیکا ذکر کرنا نچاہیے

ق عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ ۸۸۱
وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاءَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمہ مین حکم کرنے کا ارادہ
کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پاگیا تو اوسکو
دو ثواب ہین یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پاجانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا
اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو نہ معلوم ہوئی
تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے
قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور قران اور حدیث اور اجماع امت سے
اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک
ثواب بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسیطرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قران اور حدیث
اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قران اور حدیث
مین غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاوے گا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور
اگر چوک ہی اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین
علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے
اسواسطے اہل سنت مین چار مجتہد امامون کے مذہب مقرر ہوگئے اونکی برابر اب تک
کیسکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے زمانے سے
بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوسوقت کی بول چال کا
طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالمون کو سمجھنا نہایت مشکل ہی

م جَابِرٌ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم مین جابر رضہ سے ۸۸۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُری پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے

بشیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان کچھ دلاسی تو نہیں
دکھلاتا ہی سوا وسکا کسی سے کہنا کیا ضرور

۱۱۳ مر ابو ھریرۃ اذا اخرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال وان الکافر اذا اخرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا بہ الی اخر الاجل قال ابو ھریرۃ فردت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ھکذا

مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بدن سے ایمان دار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑہا لیجاتے ہین کہا حماد نے حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت کی اور کہتے ہین اسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑا لیسے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمان دارون کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو

ان حال مومن کا اور جسم سے روح نکلنے کے وقت

کافروں کے بعد تر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی

م ابن عباس اذا دبغ الاهاب فقد طهر ۸۸۴ مسلم بن عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوائے آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسیطرح پاک نہین ہوتا

خ ابوهريرة اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس ۸۸۵ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اونکی بیٹھ لیتے ہین خصوصًا جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بجا ہے

م ابو حميد او ابو اسيد اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسئلك من فضلك ۸۸۶ مسلم مین ابوحمید یا ابواسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون ف مسجد مین جانے اور نکلنے کی یہ تمامر دعا ہی

م جابر اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء ۸۸۷ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو

پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا بسو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بہی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا ف یعنی گھر مین آئے اور کھانا کہائے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کہانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۸۸۸ م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ يَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ

مسلم بن صُہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہوچکین گے بہشتی لوگ بہشت مین تو حق تعالے فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بہی زیادہ کچہہ تمکو دون بہشت والے کہین گے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مُنہون کو کیا بہشت مین ہمکو نہین داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کئے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹہایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگی سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمان دارون کو دیدار الہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو نصیب نگانہاے گی اور یہی مذہب ہی اہلسنت وجماعت کا جو اس نعمت سے منکر ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی ورافضی

۸۸۹ ق لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ

فاعطنی

فَاَعْطِیْ فَاِنَّہٗ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے
اور یون نہ کہے کہ الہی خدا دے مجھکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے
والا نہین جو نہ کرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہئے

ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ فَبَاتَ ۸۹۰
غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر
پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو
رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین

ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا بخاری ۸۹۱
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے
کہانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہئے ف وَلِیْمَہ اوس
کہانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوسوقت
دوستون اور برادرون کو جمع کرکے کہلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور
اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہی نجاوے
تو گنہگار ہووے اور بعضونکے نزدیک مستحب ہی کہانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے

م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ ۸۹۲
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانے
کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہئے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون
ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے
کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا اوسکو رنج نہو

۱۹۳ ف ابوہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہئے سو اگر روزہ دار نو دعوت کرنے والیکو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کہاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کہانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے تاج اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

۱۹۴ ثم جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلثا و یستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تین بار تھوکدے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا وسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور عملین شیطان کی طرف ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

۱۹۵ ف ابوہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھکر کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکر سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے

تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نہ کہے

ف عَلَيْكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ ۱۹۶
الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھ سے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑتے جاتے ہیں
قرآن کے وہو کے والی آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں
نام لیا ہی تو اونسے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں
دو طرح کی ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کہلا ہی اور متشابہ
وہ ہی جسکے مطلب میں دھوکا ہی صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن کی جو ہیں
اونہیں پر عمل کرنیکا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت
کرنیکا حکم نہیں قرآن میں حق تعالے نے فرمایا ہی کہ جنکے دلوں میں کپٹ اور گمراہی ہی
وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج
کریں تو وہ لوگ اونہیں کپٹ اور گمراہی والوں میں ہیں جنکا خدا نے قرآن میں
نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاے
مسلمان پر واجب ہی کہ جب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا
اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے تمکو کیا ضرور جو
اوسمیں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں

ف عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ ثُمَامَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ ۱۹۷
هٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ رضی سے روایت کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہانتک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے
یہ حدیث منسوخ ہی ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا

م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ مسلم میں ۱۹۸

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے سیتیا ناس ہوگئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت سیتیا ناس ہوا اونسے لوگون کو سیتیا ناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے سیتیا ناس کئے مقرر دوزخ مین پڑین گے بخشے نجاوین گے تو حقیقت مین شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور اپکو بہتر سب سے سمجھا یا مالک فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھہ مضائقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے اپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین جیسا کہ موافق

۸۹۹ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر جاے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

۹۰۰ م اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنی بال اور ناخون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے

ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم

کے نزدیک جایز ہی

۹۰۱ م ابو ثعلبہ الخشنی اذا رمیت بسہمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما لم ینتن مسلم مین ابو ثعلبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غایب ہوگیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کے تیر سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے ناامید ہوکے نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی

۹۰۲ ف ابو ہریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا فلیبعہا ولو بحبل من شعر ویروی ثم زنت لیبعہا فی الرابعۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہوجاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیئے کہ دوسری بار بہی حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہوجاوے تو چاہیئے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جونہی اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے

صرف چھڑی اور گھڑکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سونپ دیا
کہ صرف چھڑکی پر نہ ٹالکر دیلکہ اوسکو حد مار اکر وخدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام
شرم کم ہوتی ہی گھڑکی اوتکو کچھہ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا بھی مذہب ہی کہ مالک
خود بدون حاکم کے اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم
سے اجازت لیکر مارے

۹۰۳ مر ابوھریرۃ اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض
واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا
طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو اور زمانے اور سرسبزی کے سال تو
اونٹون کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹون کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو
منزل پر اوترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی
منزلون کو طے کر ڈالو اونٹون کا گودا رہتے یعنی اونٹو کی ہڈیون کا گودا نہ سوکھنے
پاوے طاقت اونکی نہ جاتی رہوے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کرکے
خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو سونے کو
چھوڑکے حاجت اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورون کی آمدرفت کے راہین
ہین اور کیڑون کے مقام ہین رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی حکمتین امت کو تلقین

۹۰۴ مر العباس اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجھہ وکفاہ وکبتاہ
وقدماہ مسلم مین حضرت عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی
بندہ تو اوسکے ساتھہ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اوسکا مونہہ اور اوسکی
دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گھٹنے اور دونون اوسکے قدم ف
منہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک

۹۰۵ م اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ

مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ
زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون اپنی کہنیون کو ف
یعنی سجدہ مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہی

۹۰۶ ف اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے
یعنی یہود اور نصاریٰ تو اوسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام
دعائی اسواسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو

۹۰۷ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ
وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ
سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹہرے ہوئے چلنے اور آرام سے اور
نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھہ پاؤ اوتنی پڑہو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کرلو
ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین
دم پھول جاتا ہی نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے
علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی

۹۰۸ ف اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ
بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو اوسمین نہ جاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پڑے
جسمین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک مین وبا ہو نہ جاوے کیون اپنے تئین
ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوسمین سے نہ بہاگے

صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہان بچے گا حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے
والا گنہگار ہی جسطرح کافرونکی صف سے بھاگا

۹۰۹ مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ
صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ
لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ
حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جسطرح مؤذن کہتا ہی
پھر مجھ پر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھے گا خدا
اوسکے سبب دس بار اوسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سوالبتہ وسیلہ
بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لایق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے
واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہونگا یعنی وہ
عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کرے گا
یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سی صاف
معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے
جسمین وسیلہ کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی
بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھنے
اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے
حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اورکسی پیغمبر کو
نہ ملیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ

فضیلت درود و فضیلت حضرت بر جمیع عالم

قولہ

فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سُنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجای حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے

ف ۹۱۱ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُھَاقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا رَاَتْ شَیْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سُنو گدہے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے سوا اسکے کہ اسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اسواسطے کہ اوسنے فرشتے کو دیکھا ہی ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدہا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتہ کو دیکھکے بولتا ہی گدہا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم

ف ۹۱۲ اَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ

بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانہ مین آوے تو نہ چھوئے اپنا ذکر داہنے ہاتھہ سے اور نہ داہنے ہاتھہ سے پونچھے

م ۹۱۳ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی کے برتن مین پی جاوے تو چاہیئے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے ف امام

شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتّے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا اول حکم ہوا تہا کہ عرب لوگ کتّون کو ناپاک نجانتے تہے

۹۱ مر ابو سعید اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلاثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان۔

مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو بجانے کہ کتنی پڑہی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چہوڑے اور جس پر یقین ہو کہتا ہوا وسی پر بنا دے پھر سجدہ کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑہی ہون گی تو وہ سجدہ سہو سے جوڑا ہو جاوین گی یعنی جفت ہون گی اور اگر نماز پڑہی چار ہی کے پورا کرنے کو تو دو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑی کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چہوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چہوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چہوڑے اور جو ہی رکعت پڑہ کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہون گی تو دو سجدے سہو کے مل کر جفت ہو گئین اور اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدون کا ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے

ف ابن مسعود اذا شك احدكم في صلوته فلم يدر الصواب فليبن عليه ۹۱۵
ثم ليسجد سجدتين بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا کرے
پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے
پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین گمان غالب
اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے
ہی جسکو شک بہت پڑتی ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اوس نماز کو چھوڑ کے
سرے سے نماز شروع کرے

م زينب بنت ابي معاوية الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود اذا شهدت احدكن صلوة العشاء فلا تمسن طيبا ۹۱۶
مسلم مین زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے
تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت مین اسکو برا خیال نہ کرے
م ابو هريرة اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا ۹۱۷
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کی فرض پڑھ چکے تو اسکے بعد چار
رکعتین پڑھی ف یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعہ کی بعد چار رکعتین سنت ہین
ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی پیچھے رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت علی سے لکھے
خ ابو هريرة اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء ۹۱۸
بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے
کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے
ہین اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے

۹۱۹ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑہو تو اوسکا وقت ہی یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی جب تک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑہو تو اوسکا وقت ہی آدہی رات تک

ف ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دہوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہی اور عشا بہی بعد آدہی رات کے مکروہ ہی

۹۲۰ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضایع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تہا کہ قیامت کب آوے گی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضایع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

ف یعنی بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی

۹۲۱ م اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ

مسلم مین ابوموسےٰ رضسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ

کہے تو اوسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد اللہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو

خ ۹۲۲ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد اللہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھہ پر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے دوسرے سے کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دلکو سنوارے ف چھینک فحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد اللہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضونکے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب

م ۹۲۳ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ کَمَا اَمَرَنَا اللّٰہُ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ تَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِیْ مَسَاکِیْنِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَھُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگے یعنی شکر گذار ہوگے یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف رضہ نے ہم شکر گذار رہین گے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوائے کہوگے یعنی شکر گذاری نہ کروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپسمین حسد کروگے پھر آپسمین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برا دریکا حق نہ توگے پھر آپسمین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مثن سوجڑ ہاؤگے اونکے بعضونکو بعضون کی گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالا یطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین

وقوع حرب فتح ایران و

روم اور ایران کے فتح ہونے کی تنکے سے جڑ دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابی
اور فساد پیدا کئے سو صدیق اور فاروق کی خلافت مین اونکے بندوبست سے کچھ
فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضے علیہ السلام
کی خلافت مین زیادہ بڑہا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت
مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی

جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۹۲۴ خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہئے کہ مُنہہ کو بچاوے ف
یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے
بچاو کی واسطے اوسکو مارے لیکن مُنہہ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا مُنہہ
اشرف چیز ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو حتک اور رگہہ مارنے سے کام نکلے تو
اوسکے مُنہہ کو نمارے لیکن یہ فرض نہین ہی

۹۲۵ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا
الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسوقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر
موافق پڑ گئی ایک آمین دوسرے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوے
ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی

۹۲۶ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِہٖ اَحَدُھُمَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسینے اپنے بہائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اون دونون مین
سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور
اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

ق ابوھریرۃ اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۹۲۷

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد سو اسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوین گے ق امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سی اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی

خ ابوھریرۃ اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا امین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۹۲۸

مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑجاوے گا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوین گے

م عمر اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ قال اشھد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشھد ان محمدا رسول اللہ قال اشھد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ ۹۲۹

مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر

جب موذن کہے حَیَّ عَلَی الصلوٰۃ تو سننے والا کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب موذن کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو سننے والا کہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو سننے والا کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب موذن کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو سننے والا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو اکثر عُلَما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چاہیے جواب اذان کا دیکر پڑھے،

۹۳۰ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سونیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سے اور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبہ میں یہ بات حاصل نہیں اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے

۹۳۱ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے **ف** حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن میں ہوتی ہے جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طولِ قرات سے پڑھے گا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہیں اور ہلکی رکعتیں اسواسطے فرمائیں تاکہ بے وسوسہ ادا ہوں اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے

کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑہیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے
پھر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑہے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل ہے
بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین

۹۳۲ م ابوہریرۃ اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع فھو احق بہ مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹہہ جاوے اپنی جگہہ سے
پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحق دار ہی ف اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹہا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے
اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹہہ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹہا دیوے اور
پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹہے سیطرح اور مجلس مین بہی

۹۳۳ م ابوذر اذا قام احدکم یصلی فانہ یستترہ اذا کان بین یدیہ مثل اخرۃ الرحل
فاذا لم یکن بین یدیہ مثل اخرۃ الرحل فانہ یقطع صلوتہ الحمار والمراۃ والکلب
الاسود مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑہتا ہو
تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کے پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور
اگر اوسکے سامنے کجاوے کے پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑ تا ہی گدہا
اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامہنے ایک
ہاتہہ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کہڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے
سے نکل جاوے تو کچھہ مضائقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو بہی کفایت
کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدہے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامہنے
آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے
نماز توٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابوسعید کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی
اور بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سامہنے سویا

کرتی تہی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے

۹۳۴ م ابو ہریرۃ اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلی امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ و امرت بالسجود فابیت فلی النار مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ہائی میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لئی بہشت ہی اور مجھکو سجدہ کا حکم ہوا میںنے نہ مانا تو مجھکو دوزخ ہی ف اس حدیث میں

سجدہ کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی

۹۳۵ م جابر اذا قضی احدکم الصلوۃ فلیجعل لبیتہ نصیبا من الصلوۃ فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلوتہ خیرا مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہئے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز میں سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ سوائے فرض کے سب نماز میں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت

گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہو

۹۳۶ ق ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں

یعنے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام بھیجو اے پیغمبر اور خدا کی
رحمت اور برکت اور سلام ہی بھیجو اور سب خدا کے نیک بندون پر کو اہی دیتا ہون
کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا
اور اسکا رسول ہی ف عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر
کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام
تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر
سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ
اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا اسلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور
نہین نماز مین التحیات پڑہنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور
امام مالک کے مذہب مین سنت ہی

۹۳۷ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ
فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تونے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو بیقرر
تونے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست
نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا ہی ثابت ہوا
زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہے

۹۳۸ ف اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ
وَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکر لیوے
اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کے طرف
دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور

اور کھانا کہاتے تک جماعت ہو چکے کی تو نماز مین شریک ہو رواہ ہی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ کباب کہاتے تہے اسنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس نے ابوہریرہ سے کہا کہ جلدی مکر واسکو کہالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے

۹۳۹ ف ابن عمر اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجهه فان الله قبل وجهه

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے تو نہ تھوکے اپنے مُنہہ کے سامہنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو ہی

ف ابن مسعود اذا کانوا ثلثة فلا یتناجی اثنان دون واحد

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چُپکے کان مین بات نہ کرین ایک کو بہور کے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کرے گا کہ مجھکو مشورہ کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھہ میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چُپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ ہوگا

۹۴۰ م ابوسعید اذا کانوا ثلثة فلیؤمهم احدهم واحقهم بالامامة اقراءهم

مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اُنکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قران خوب پڑہ جانتا ہو ف حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تہا وہ مسائل بہی خوب جانتا تہا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مُقدم رکہا اور اب اکثر مامون کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مُقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھہ خلل ہوگا تو عالم درست کر لیگا پر قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی

۹۴۱ ف جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیه واذا کان ضیقا فاشدد

عسلے حقویک قالہ البخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کپڑا بسنا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھون پر ڈال
اور آدھے سے شرم گاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ
یعنی شرم گاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا

۹۴۲ ق ابوھریرۃ اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد
ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا
یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
جمعہ کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتی ہین لکھتے جاتے ہین
کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ
ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین
آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام
خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب یہی
ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اوسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین
نہین لکھتے حدیث مین نشان ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہو

۹۴۳ ق ابوموسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یھودیا او نصرانیا
فیقول ھذا فکاکک من النار مسلم مین ابوموسے رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیوے گا
پھر فرماوے گا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی
دوزخ مین جاوے گا تو چھوٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو مانا اور قتل کیا
اور نصرانیون نے حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا
اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا ہوا سو اسطے خدا نے

مسلمانون کا بد لا نہو دیون اور نصرا نیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تا بعد
کو شکر اور موحدی منکر کو مگر لیکن یہ اون مسلمانونکے حق مین ہی جو بے عذاب
بہشت مین جاوین گے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے
نکلوا وین گے اگر سب دوزخ سے بچے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تہی

۹۴۴ م جابرؓ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا کفن دیوے

ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کفن مراد ہی
اور اسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو

۹۴۵ م ابوھریرۃؓ اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ
او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہو
مگر تین طرحکے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور
صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہتا ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے
نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف
نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا ان حاصل رہے
جیسے مسجد اور کوا اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا
باغ کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا یا دین
علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ
اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی جو
بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دو

ہی ایسا ہو کہ دین کی راہ سے آدمی نے نام و نشان مرجاوے ان تین کاموں سے ہے
جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی
تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو
دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے بچاوے تاکہ موت کے
بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا
موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا * زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست * کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را

ف ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان ۹۴۶
من اهل الجنة فالجنة وان کان من اهل النار فالنار ثم یقال هذا مقعدك
الذی تبعث الیه یوم القیمة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا
جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائے جاتے ہین اور اگر وہ زخی ہی تو دوزخ
دکھائی جاتی ہی پھر اوسسے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن
وہین تو بھیجا جاوے گا ف دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایمان دار خوش اور مشتاق
اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو

ف ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا وبیده نبل فلیاخذ بنصالها ۹۴۷
ثم لیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها بخاری اور مسلم مین ابو موسے رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھہ مین تیر ہون تو چاہئے کہ اوسکی
گانسی اپنے ہاتھہ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی
پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا
کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر کیا کہ وہان اکثر
ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین حقانی بندوق اور طپنچہ کو دونو

پالون پر چڑہا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہوگئی ہی

۹۴۹ ۞ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال يا رب اذكر ام انثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب رزقه فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على امر ولا ينقص

مسلم بن عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بہیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اسکے کان اور آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب یہ مرد بنے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچہتا ہی کہ اسکے اجی رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچہتا ہی کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکہہ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتہہ مین پھر اوسمین نہ کچہہ بڑہتا ہی نہ گہٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکہتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرہ ذرہ بات کو خدا سے پوچہتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکہون فرشتے دار و مدار ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کہوپری مین ماتہے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکہا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچہہ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ

باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

خ اَبُوْمُوْسٰی اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا ۹۴۹

بخاری مین ابو موسے رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑہتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑہتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاوے گا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا

م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ یَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا ۱۰۰

فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَیُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَیُنَادِیْ مَنْ یُقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ وَیُنَادِیْ عَدِیْمٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدہی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالے بڑی برکت والا اوتر ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسیطرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ

کون قرض دے اوسکو مفلس قلاش اور ریا نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے
عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی ف خدا تعالے جسم سے پاک ہی
اوتر ناچہنا اوسکی شان نہین تو مطلب یہ ہی کہ آدہی رات سے صبح تک رحمت الہی
اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی
تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی
اسیواسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس
صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہوا اور اہل غفلت اوسوقت نیند مین یا ناچ رنگ مین
اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوسوقت کی نماز کا شوق ہمارے
دلون مین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سجہا دے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے
اوسکو جو مفلس اور ریا نہ ہو نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ
کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا باز ہی نہ ادا کریگا
سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور ریا کار نہین جو دیتے ہوے
ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو
تک دیتا ہون پہر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی

۹۰۱ م ابو بکرۃ اذا انزلت او وقعت فمن کانت له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له
غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه فقال رجل یا رسول الله ارایت
من لم تکن له ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفه فیدق علی حده بحجر ثم
لینج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت فقال
رجل ارایت ان اکرهت حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احد الفئتین
فضربنی رجل بسیفه او یجیئ سهم فیقتلنی قال یبوء باثمه واثمک
ویکون من اصحاب النار ۔ مسلم مین ابو بکرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت

فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اترے پائے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے
اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہو وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی
کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائی تو جسکے
نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو
لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی مین
تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہنچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا
بتلائی تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسیطرف
کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے
حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اُسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑے گا اور وہ دوزخیون مین
داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہون گے اور مسلمانون مین
قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین کوشہ گیری تلائی
اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانون کی
جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے

ف اِنْ عَمِلَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ اَجْرَانِ ۹۰۲
بخاری اور مسلم من عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے
اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے
ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب
حقیقی مالک کی اطاعت کا

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ ۹۰۳
هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی

رہے کہ مال و صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہئے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر مین مال اور شکل مین اوسکو دہیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا مین جو شخص ہی اوس سے ہزارون بدتر بہی عالم مین موجود ہین مثلا اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بہی ہین اور بیمار بہی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑون محتاج بہی ہین بیمار بہی ہین اور کافر بہی تو اوسسے ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائے کہ اگر اسکا دہیان کرے تو کبہی رنج دلمین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گذاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت یون ہی کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھیے اور دین مین اپنے بہتر لوگون کو دہیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلا اگر یہ شخص نماز تہجد کا نہ پڑہتا ہی تو دوسرا تہجد بہی پڑہتا ہی تو وہی افضل ہوا اسیطرح لاکہون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دہیان کیا کرے تو دینداری مین آپ کو کمتر اور سست جانے گا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑہتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو اپکو یہ شخص بہتر سمجہے گا اور یہی اسکی حق مین زہر ہی

۹۰۴ خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَءُ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگہنے لگے تو اوسکو چاہئے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑہے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑہنے کو سمجہے تب نماز پڑہے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچہہ اور نکلتا ہی اور کچہہ

۹۰۵ ق عَائِشَۃُ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ

اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِىْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اوسگھے نماز پڑہتے تو چاہیئے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑہے گا اوسگھتا تو اوسکو معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِىْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَىْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قرآقہ وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس حدیث مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی

م طَلْحَةُ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ

مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکہے تو چاہیئے کہ نماز پڑہے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوسطرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑہے تو ہاتہہ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر نماز پڑہے چاہے آدمی رفت کرے

خ اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِىْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا

كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ اپنے مونڈہون پر اوٹھاتے
ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجھکو آگے لے چلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی
اے خرابی تم کدہر اوسکو لیئے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوائے آدمی کے
اور اگر آدمی اوسکو سنے تو ضرور مرے ف نیک آدمی کو ثواب ملتا ہی تو
مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی

۹۵۹ مر ثَوْبَانَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
مسلم مین توبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جیسے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاتی
تو امت سے قیامت تک نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رضہ
اوسطرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاوے گا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جیسے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا
حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا

۹۶۰ ف عَائِشَةَ إِذَا وَضَعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَوٰةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا
تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے
سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے
ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھکو مدت سے آرزو تھی
کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ
مجھکو اعلے رتبہ کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے
کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہ دین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے وقت مینے خواب مین
دیکھا کہ گویا مینے جہت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین

اور آخر کھانا

اور حضرت کے ساتھہ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجھکو کہانے کے واسطے بلانا
چاہا کہ نماز پڑہ کے جواب دون تو مجھکو ابو سعید بن معلّے کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت
نے اونکو پکارا تہا اور وہ نماز پڑہتے تہے سو اونہون نے بی نماز پڑہی جواب دیا
حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو
بلاوے اس خیال مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث
صحیح ہی کہ جب رات کا کہانا تیار ہو تو اول کہانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ

ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی

ع ۹۶۱ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِیْ
اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو
نکال ڈالے اسواسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفائی

ف دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکہتی ہی اور
بیماری کے پر کو نیچے رکہتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرے ہوئے کے حیوان مرنے
سے پانی ناپاک نہین ہوتا

م ۹۶۲ جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْھَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی وَلْیَاْکُلْھَا
وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ وَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ اَصَابِعَہٗ
فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہِ الْبَرَکَۃُ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اٹہا لے
اور جو گرد و غبار اوسپر لگا ہوا اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کہا لے اور
اوسکو شیطان کے واسطے نہ چہوڑے اور اپنا ہاتہہ رومال مین نہ پوچہے جبتک کہ نہی
اوسکی انگلیان نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کہانے کی کس جز مین برکت ہی

ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور اونکلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ ــــــ سلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دہوڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجھو

۹۶۳ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور سلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی دوسرا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد دوسرا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے

ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہے گی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رضہ کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسیطرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھہ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا

۹۶۴ خ جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ

آمری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ
بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا
ارادہ کرے تو چاہیئے کہ دو رکعتین فرض کی سوے اپڑہے یعنی نفل نیت کرے پھر
یہ دعا پڑہے اللہم سے اخر تک یعنی الہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم
وسیلہ سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلہ سے اور سوال کرتا
ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور
مین نہین جانتا اور تو سب چہپی چیزون کا دانا ہی الہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے
واسطے میرے دین اور دنیا میرے انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو
تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین
میرے واسطے برکت دے الہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے
دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو
ہٹادے مجھسے اور ہٹادے مجھکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر
کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اوس سے راضی کردے ف جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکہلایا یعنے قران سکہلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے
تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑہ کے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز
یا سات روز اسیطرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچہہ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا
یا کرنا جم جاویگا غرضکہ جسنے کہ جس کام مین اسطرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا ہے
استخارہ اسیطرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور
طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بی اصل ہی غیر ثابت بلکہ شرعین کوئی قاعدہ مقرر نہین

فصل

اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سری پر اذانی

ف عبد اللہ بن زمعۃ اذا تبعت اشقاہا انبعث الیہا رجل ۹۶۵

عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهٖ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کے کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تہا ابو زمعہ کے برابر ف ابو زمعہ ایک بڑا کافر تہا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تہا آخر کو اندہا ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدر دین سالف قوم کا شقی پیدا ہونا اک تہلیب جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

الباب الخامس

پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث مین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر کا ہی

۹۶۴ ف اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تُلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَ لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوائے اسکے کہ تم اونٹون مین جاکر رہو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ پڑی تہی سو اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودہ تلاش کیجئے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تہی حضرت کے اونٹ چراہی پر تہے اونکو روان بہیج دیا جب وہ دودہ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندہا کرا اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکہون مین ڈال کے اندہا کیا پھر اونکے ہاتہہ پانون کٹوا ڈالے آخر وہ کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی سزا ہی

۹۶۵ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز

رضامندی ہے نہین سُنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی ہے
قران پڑہے پکار کے یعنی پیغمبر کا قران پڑہنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہین ف
قران خوش آوازی سے پڑہنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف کی کمی
زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت کرے اور معانی مین خلل پڑے

خ ابو ہریرۃ ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت ۹۶۸
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکہتا ہون جہان مجہکو حکم ہوتا ہی ف
حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا بت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہی

خ المقدام بن معدیکرب ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ ۹۶۹
وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدہ بخاری مین مقدام بن معدیکرب رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسینے کوئی کہانا کبہی اپنے ہاتہہ کے کسب سے بہتر نہین کہایا
اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتہہ کے کسب سے کہاتا تہا ف بقدر
قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتہہ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت
داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہوکر جہانے
ہوئے حضرت داؤد نے پوچہا کہ داود کیسا آدمی ہی اونہون نے کہا کہ خوب
آدمی ہی لیکن اوسمین یہ خصلت اچہی نہین کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہی اور
بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتہہ کے کسب سے کہاوے حضرت داؤد نے جناب الہی
مین عرض کی کہ الہی مجہکو کوئی پیشہ سکہاوے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا
پھر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تہے

م مستورد الفہری ما الدنیا فی الاخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ السبابۃ فی ۹۷۰

اللہ فلینظر بم ترجع مسلم بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ پاچہ نسبت خاک را با عالم پاک

۹۷۱ م ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منها فی هذه الایام قالوا ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج یخاطر بنفسه ومالہ فلم یرجع بشیء یعنی ایام العشر بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین

۹۷۲ خ عائشة ما انا بقاریء قاله للملک الذی جاءه بغار حراء فقال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاریء فاخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاریء فاخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دبایہان تک کہ مجھکو تکلیف ہوئی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میںنے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اوہ

مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا
کہ پڑہ میںنے کہا کہ مین تو پڑہا نہین سو اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو
طاقت نرہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑہ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنا
آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑہ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے
علم دیا سکہایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نتہی ف حضرت جب چالیس برس کے
ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے کوشہ گیری اختیار کی کہ مین
ایک جزیرہ پہاڑ ہی اوسکے غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آواز ین سنتے
درخت اور پتہر حضرت کو سلام کرتا جو خواب دیکہتے سو ٹہیک ہوتے چہ مہینے
اسی حالت مین گذرے پھر سورہ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لی آئے ریشمی
کپڑے پر لکہین تہین حضرت حرف شناس نہ تہے نہ پڑہ سکے حضرت جبرئیل نے
حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گہر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا
حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجھکو اڑہاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ نے کہا یہ نہین
ہونے کا آپ خوش ہوجئے خدا آپکو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو مین برادر
پروریمین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین
لوگون کے مصایب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل
کے پاس لے گئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تہا اور بڈہا اور نابینا
ہوگیا تہا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہی
جو حضرت موسے پر اترا تہا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ رہتا
جسوقت کہ تیرا قوم تجھکو نکالے گا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجھکو نکال دیگا ورقہ
کہا کہ ہان یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نا اوتری پھر

ق ۹۷۰ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِیْھَا شَیْئًا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ الْفَاذَّۃَ الْجَامِعَۃَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ قَالَ حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اُتارا مگر یہی ایک آیت جو سب کو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا

ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین بت حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند انمین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا تو ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہی

م ۹۷۴ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَکَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِھَا کَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰہُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِکَوْکَبِ کَذَا وَکَذَا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتارا خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین جب خدا تو مینہہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

خ ۹۷۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اُتاری ہی

ف حضرت سلیمان کو حق تعالے نے دوا اُن کے خواص الہام کئے اکثر طب انہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے خلاف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہی

ح ۹۷۶ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِیْفَۃً اِلَّا کَانَتْ لَہٗ

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ سے روکتا ہے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالے شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہے مجھکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوائے کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا

۶۷۰ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوا وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تا اُمتیون کی سرداری کرین قیراط بائع جو کے برابر ہوتی ہے سونے کی

۶۷۱ م هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ لَا نَصَارِيُّ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین شام بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین

۹۷۹ ق اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین
چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہچانے والا ہو مرد و پر عورتون سے
ف یعنی مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے
کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے غرضکہ
اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی

۹۸۰ ق اِبْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا
آدمی کا یہ نوبت پہچا دیگا کہ خدا کو ملے گا منہہ پر ایک بوٹی بھی نہو گی ف یعنی لوگون سے
سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا

۹۸۱ خ اِبْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهُ
وَصِيَّتُهُ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق
ہے مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی
جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی
وصیت لکھہ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے
آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہے
اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین ہے

۹۸۲ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَّأَتِ الْقَصْوٰى وَمَا ذٰلِكَ
بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ
فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ
اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوا

نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ناتھی کے بند کرنے والے نے
یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے
نا تمکین سے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی وہ بات
قبول کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھ کے مدینے سے مکے کو چلے
عمرہ کرنیکو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اوسکا
مفصل قصہ دوسرے باب مین ہوچکا

ف اَنَسٌ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی
کان یقال لہ المندوب ف بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابوطلحہ کا
گھوڑا ہی جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینہ مین بڑی ہول
پڑی رات کو حضرت ابوطلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سبکے آگے نکل
گئے اصحاب پیچھے دور رہے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھر
آکے یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت
تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت
کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی

ف اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّبْرِ
بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا
بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین ف یعنی صبر اور
قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو
حرص نہین مٹتی + شعر + ای قناعت تو نگرم گردان + کہ ورا نیست ہیچ نعمت نیست +

ف زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھہ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ تم پر لکھدیا جاویگا کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہی مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہی ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑہتے چند اصحاب بہی ساتھہ ہوتے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑہی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کہنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز پڑہاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تم پر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جاکر پڑہو حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تہی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کر دی تہی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمر کی ایجاد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی بلکہ حضرت کی سنت ہی

ف عَائِشَةَ مَا زَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسائی کے احسان کی وصیت کرتا ہی یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسائی کو وارث کر دے گا ف یعنی یہان تک ہمسائی کے ساتھہ احسان

کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاوے گا اس حدیث سے
حق ہمسائگی کی کمال تاکید ہی

م ابو الدرداء ما طلعت شمس قط الا بجنبتیها ملکان یقولان اللهم عجل ۹۸۷
لمنفق خلفا وعجل لممسك تلفا مسلم بن ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونو کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین
کہ الہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان

ف یہی سبب ہی کہ سخی کا ہاتھہ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہی

ق ابو سعید ما علیکم ان لا تفعلوا یعنی العزل بخاری اور مسلم مین ۹۸۸
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھہ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو ف
بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو
انزال کے وقت ہم اوسنے علیحدہ ہوجایا کرین تب حضرت نے حدیث فرمائی

م انس ما کان الرفق فی شئ قط الا زانه وما کان الخرق فی شئ قط الا شانه ۹۸۹
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوتی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر
کہ اوسکو زینت دیتی ہی اور نہین ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور
معیوب کر دیتی ہی ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوار لیتی ہی اور سختی بگاڑتی ہی
نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہوجاتا ہی

ق انس ما کان الله لیسلطك علی ذلك او قال علی ما له لصاحبة الشاة المسمومة ۹۹۰
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجھکو اوسپر
قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی عورت کے
فرمایا ف خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی
حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھہ اوٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور

فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تہی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بہی ہوا تھا

۹۹۱ ف کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَيُرْوٰى بِكَ مَا أَرَى أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو گمان نہ تہا کہ تجہکو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجہکو معلوم نہتہا کہ تجہکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکہتا ہون کیا تجہکو ایک بکری نہ ملے گی میںنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکہہ یا چہہ محتاجو کو کہانا دے ہر محتاج کو ڈیڑہ سیر اور آدہی چہٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندہے ہانڈی پکاتے تہے اور سر کی جوئین اوسکے مہنہ پر جہڑتی جاتی تہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکہے یا چہہ محتاجو کو کہانا کہلائے ہر ایک کو ڈیڑہ ڈیڑہ سیر اور آدہی چہٹانک گیہون کے برابر

۹۹۲ م سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيْ أَلْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو تو آج عورتو کی طرف کچہہ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تہا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تہا کہ جو عورت بے خاوند والی مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تہی ایکبار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم مینے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

عورت کی

عورت کی کچھہ مجھکو حاجت نہین ہندوستان مین نصارے اس وقت مین مسلمانون پر
طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی تو بی بیان تہین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے
حلال کرلین تہین اور حالانکہ پیغمبر وکو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا
جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عدم کمال آدمی کا ہوتا ہی تو سب جہان کے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے
کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس
حواری نے اوس مکتوب مین جو عبریون کو لکہا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا
معزز اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤد کی ننانوے بی بیان تہین اور
توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تہین ساراؑ اور ہاجرؑا اور
قطورا اور حضرت موسے کی دو عورتین تہین ایک صفورا دوسری حبشی عورت
اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بی بیان اور دو حرم سو اگر عورتین
کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت
موسےؑ اور حضرت داؤدؑ کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر
نے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بہی حضرت قبول نکرتے تہے پہر تو باوجود میسر ہونے
اور اجازت الہی کے کنان کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصارے
کی اور اعتراضین بہی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسیطرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا
بہی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین

ق اَنَسٌ مَامِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۱۹۳
صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہوا اپنے سچے دل سے

کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور بیشک محمدؐ اوسکا بندہ اور اوسکا
رسول ہی پھر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایمان والے کو دوزخ سے بچانا ہی
ف ابوہریرۃ ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ امن ۹۶۴
علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحاہ اللہ الی فارجوا ان اکون
اکثرھم تابعا یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دئے
گئے اسقدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی
قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب
پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے
معجزے دئے کہ جسقدر اوسے اوکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاوے اور
لوگ اوسکا ایمان لاوین لیکن حضرتؐ کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزون
سے بالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرو نکے معجزے باقی نہین
رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرتؐ کے معجزے کی دلیل قائم ہی
تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوین گے اسواسطے حضرتؐ نے
فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہون گے اور ہر چند ہمارے
حضرتؐ سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ
قرآن ہی ہی اسواسطے حضرتؐ نے صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہی
کہ جس زمانے مین جس ہنر کا چرچا ہوتا ہی تو اوسکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ
بدون سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اوسکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہوجاوے
چنانچہ حضرت موسےؑ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اوسکو اوسی قسم کا معجزہ ملا
یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسےؑ کے معجزات مین اکثر شفا بیمارض تھی

کوڑا

کہ عرب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین
بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قران ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک
سورہ کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاء عرب عاجز ہوگئے اگر ہو سکتا تو سر دینے
کہنے سہل کام چہوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے
سبب سے قران شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب
ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنالیتا بر خلاف توریت اور انجیل کے
کہ اونمین اعجاز نہتا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہوگیا

۹۹۵ خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے
ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کرے گا بسبب زیادتی
رحمت باپ کے لڑکون ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی
محبت زیادہ اوتنی ہی اونکی موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی
مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا

۹۹۶ م مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ وَیَنْصَحُ لَهُمْ
اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی حضرت نے
فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے
اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھہ
نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت
اور جانفشانی کرے اور جو اونکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم
اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنی عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہو

۹۹۰ م ابن عباس ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا
لا یشرکون باللہ الا شفعهم اللہ فیه مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر
اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھہ نماز پڑھنے کھڑے
ہون مگر کہ خدا اوسکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس ملاش کر
جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے
اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش
قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضے حدیث مین آیا ہی کہ تین صفین کرین

۹۹۱ م جابر ما من صاحب ابل لا یفعل فیها حقها الا جاءت یوم القیمة اکثر ما کانت
قعد لها بقاع قرقر تستن علیه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا یفعل
فیها حقها الا جاءت یوم القیمة اکثر ما کانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه
بقرونها وتطوه بقوائمها ولا صاحب غنم لا یفعل فیها حقها الا جاءت
یوم القیمة اکثر ما کانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطوه باظلافها
لیس فیها جماء ولا منکسر قرنها ولا صاحب کنز لا یفعل فیه حقه
الا جاء کنزه یوم القیمة شجاعا اقرع یتبعه فاتحا فاه فاذا اتاه فر منه فینادیه
خذ کنزک الذی خبأته فانا عنه غنی فاذا رای ان لا بد منه
سلک یده فی فمه فیقضمها قضم الفحل مسلم مین جابر سے روا
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا
یعنی اونکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے
اونسے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہون گے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر

میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑکر اپنے پاؤن اور رسّیون سے کچلین گے اور کوئی ایسا گائے بیل کا مالک نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوین گے جتنے تھے اوسسے زیادہ تر ہوکر اور اوسکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اسطرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو ہونکینگے اور اپنے پاؤن سے اوسکو روندین گے اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوین گی قیامت کے دن جتنی تھین اوسسے زیادہ تر ہوکر اور اوسکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اسطرح کہ اوسکو اپنے سینگون سے ہونکینگے اور اپنے کھرون سے اوسکو روندین گے کوئی اونمین مُنڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج کنجا اژدہا بن کے آویگا مالک کے پیچھے دوڑے گا اپنا منہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا کنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجھکو اوسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھے گا کہ اوس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھہ اوس اژدہے کے منہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھہ کو چبا ڈالے گا اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا کنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین

۹۹ م ابوہریرۃ ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا فی نار جھنم فیکوی بھا جنبہ وجبینہ وظھرہ کلما بردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف

سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین
جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اگ سے
پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوین گے پھر دوزخ کی اگ مین وہ پتر
دہکائے جاوین گے پھر اونسے مالک کی کوکھہ اور ماتھا اور پیٹھہ داغی جاوے گی
جب وہ پتر سرد ہو جاوین گے تو پھر دہکا کر داغے جاوین گے یہ عذاب اوسکے
بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لمبا ہو پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندونکے
درمیان فیصلہ ہو چکے گا پھر اوسکو اوسکی راہ دکہلائی جاوے گی یا بہشت کی طرف
یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینی والے مالدارونکے
عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہند وستان مین نماز روزہ کا جا بجا کچہہ چرچا ہی لیکن افسوس
زکوۃ دینے کی تو بالکل چہٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان
نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے
برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچہہ نہ کچہہ آخر اوسکا بہی خرچ ہوتا ہی
لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکہا کہ اونہون نے
کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کہایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب
وہ سب نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین
اوڑا دیا تو غور کیا چاہیئے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے
مال جمع کیجئے اور غیر اوسکو اوڑاوین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے
سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے
مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر
جان کر قیامت کی سختیان دہیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے

مال کی زکوۃ

مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدرکن کہ فضلہ بزرا * جو باغبان ورد و بیشتر دہد انگور *

مر ابو الدرداء ما من عبد مسلم یدعو لاخیہ بظہر الغیب الا قال الملک ولک بمثل مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بہائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجھکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمن خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی

مر ام حبیبۃ ما من عبد مسلم یصلی للہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ او الا بنی لہ بیت فی الجنۃ مسلم مین حضرت ام حبیبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑہے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنا دیگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

ق معقل بن یسار ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت غاشا لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے

کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوپر
بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

۱۰۰۳ م عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ
سلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے
لشکر کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت رہی تو اون لوگون
دو تہائیان اپنی مزدوریونکی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید
ہوئے تو اونکی مزدوریان پوری ہوگئین ف یعنی زمن غازیونکو فائدے تو
سر دست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہید کو تو دنیا مین کچھہ کام نہین تو اونکا ثواب بالکل
آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زمن غازی سے نہایت افضل ہی

۱۰۰۴ ق عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو عبسہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے

اور اوسکے مُنہہ اور ناک کے اندر سے پھر جب اپنا مُنہہ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اوسکو
فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانے کے ساتہہ ڈاڑہی کے
دونون طرفون سے پھر دہوتا ہی دونون ہاتہون کو دونون کہنیون تک تو اوسکے
دونو ہاتہون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتہہ گر پڑتے ہین
پھر سند اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے
ساتہہ گر پڑتے ہین پھر دہوتا ہی اپنے دونون پاؤن کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے
پاؤن کے گناہ پورون سے پانی کے ساتہہ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کہڑا ہوا اور نماز
پڑہی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کی اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے
بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون سوا
نماز پڑہی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جسدن اوسکی
مانے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑہنے کی یہ تاثیر ہی کہ
سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہوچکا

خ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہُ رَبُّہُ لَیْسَ بَیْنَہُ وَبَیْنَہُ تَرْجُمَانٌ
فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ
فَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْہِہٖ فَاتَّقُوا النَّارَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ بخاری مین عدی بن حاتم
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوسسے
قیامت مین خدا کلام کریگا اسطرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمانی
کرنیوالا نہو کا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو
تو نہ دیکہے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکہے گا
مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچہہ نہ دیکہے گا سوائے دوزخ کے

کرا وسکے مُنہہ کے سامنے ہی سو لوگو کچھ دوزخ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہے
پھر جیکو آدہی کھجور بہی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف
یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک سلمان کے سامہنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ
کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہون کے اور سامہنے دوزخ
دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی
راہ مین کچھ دینا اگرچہ تہوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بہی مقدور نہو تو نیک بات سے
سلمان کے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے
بچالینے کی بڑی تاثیر ہی

۱۰۰۶ ف عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ
فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا
مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم میں علی مرتضےٰ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا
مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکہہ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی
لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہوچکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکہے پر کیون نہ
اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی حضرت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے
جواب مین فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہل اور آسان
معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا
تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہوجاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے
ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہوجاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے
سند پڑہی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا

جانا سوا اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور نے پرواہ بنا اور
نیک دین کو اوسنے جھوٹا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ ف
اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو
عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزونکو پیدا کیا اور ایک کو
دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھرایا
جیسے آنکھہ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی
موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا
کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی
اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا علی ہذا مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا
واجب ہی اور اوسمین بحث اور کفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید
نہین سمجھہ سکتی اگر بہک جاتی ہی کسینے علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے تقدیر کا
حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین سے سہہ یعنی تقدیر کی حقیقت
دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین

مر ابن مسعود ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ ۱۰۰۷
من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعانی علیہ
فاسلم فلا یامرنی الا بخیر مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھہ ایک شیطان اوسکا
ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا
ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھہ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ
مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھہ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی
ہی سو وہ مسلمان ہوگیا ہی تابعدار ہی سو مجھکو سوائے نیکی کے اور کچھہ نہین بتلاتا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہی اہلسنت وجماعت کا کہ سوائے پیغمبر کے اور کوئی گناہ سے معصوم نہیں

۱۰۰۸ مر عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہنچا دے یا پورا وضو کرے پھر یوں کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اوسکے بندے ہی اور اوسکا پیغام پہنچانے والا تو کھول دیئے جاتے ہیں اوسکے واسطے آٹھوں دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت میں جاوے

ف حدیث میں اچھی طرح پوری وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی

۱۰۰۹ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیجے تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاویں گے یعنی دوزخ سے بچا دیں گے ف عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپ کی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجئے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہوں حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچانے والے ہیں

۱۰۱۰ مد اُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَآ اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

(یعون)

رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ خَیْرًا مِّنْهَا مسلم مین حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہنچی پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسکی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوسنے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایکبار چراغ گل ہوگیا حضرتؐ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلعم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو اپنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو زیادہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے

۱۰۱۱ عثمانؓ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَطَهَّرُ فَیُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَیُصَلِّیْ هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَاتٍ لِّمَا بَیْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑہے یہانتک نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفّارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہون کو مٹاوینگی

۱۰۱۲ ق ابن مسعودؓ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهُ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّاٰتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہنچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوس کے سبب سے اوسکے گناہون کو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف مسلمان کے گناہ دور ہونے مین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے

۱۰۱۳ مرجابرؓ مامن مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ وما سرق منہ لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بوئے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کہائی جاوے گی سو اوسکے لئے خیرات ہوگی اور جو اوس مین سے چوری جاوے خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک ہے کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوس کے پہل کہانے مین اور اوسکے پہل وغیرہ چرا جانے مین اور کسیطرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کا تو وہ سب سے بہتر ہی

۱۰۱۴ ف عائشۃ ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا عنہ حتی الشوکۃ یشاکہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بہی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کی تبہی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی

۱۰۱۵ ف ابوہریرۃ ما من مکلوم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کے راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کی رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہوگی ف زخم مین خون اسواسطے جاری ہوگا تو اوسکی زردگی اور کمال سب پر

ظاہر ہو

ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان ہی اور زخم کہائے

۱۰۱۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا

بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چہو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹہتا ہی چلّا کر شیطان کے چہونے سے مگر مریم کو اور اوسکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتہہ لگایا ق حضرت مریم اور حضرت عیسے کو شیطان نے اسواسطے ہاتہہ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اوسکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تہی کہ شیطان کا اُنپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسے پیدا ہوئے تہے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تہا اسیواسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسیواسطے شیطان اونکو نہ چہو سکا

۱۰۱۷ م عَائِشَةَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہنچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑہین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبداللہ بن عباس کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی سو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی

۱۰۱۸ ق اَنَسٌ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر

بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی

امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجّال سے خبردار رہو کہ
مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اوسکی دونوں انکھوں کے درمیان
لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے انکھ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند
ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجّال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا
اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے
اوسکا جھوٹھا ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوے کریگا اور
کانا ہوگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا
اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانو تمکو نظر آویگی کافرو تمکو نہ سوجھے گی

۱۰۱۹ مَا بَعَثَ اللّٰهُ فِي أُمَّتِهِ نَبِيًّا مِنْ نَبِيٍّ بَعْثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ
وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ
خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ

مسلم بن عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو
خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکے بعضے امت سے خالص جان نثار
لوگ اور اوسکے اصحاب ہوئے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے
رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے یہ
حال ہوتا ہی کہ اوسکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین
اور وہ کام کرتے ہین جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے
اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اونسے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی
ایماندار ہی اور جو اونسے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے

شاعت ناخلفان بعضے امت
دجا پیدا ہونے سے پہلے

سولسے پھر تو زارہی نے کے واسطے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی یہ قدیم دستور ہی کہ سب
پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری
رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کردیتے ہین اور اپنی طرف سے
بدعتین نکالتے ہین تو ایماندار پر واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین
کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتھہ سے مٹاوین اور اگر نہو سکے تو زبان سے
منع کرین اور یہ نہین تو دلسے اونکو اور اونکی بدعتون کو بد جانین اور زبان سے یہ باتون سے
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھہ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین
مشہور ہی کہ موسے ہین خود اور عیسے بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو بد کہین اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور
خلاف شرع کامونسے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے
اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور
اسلام اور کفر برابر ہوگیا سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت

ق عَائِشَةَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتَّى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ۱۰۳۰
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور
اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی یہ خدا کی طرف سے
تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے

خ اَبُوْسَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۱۰۳۱
بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک
نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ
اس عالم مین ضرور پیدا ہون گی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ
جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب نہین آوین گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط

مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تہی کہ جب اصحاب نے عرض کی تہی کہ ہم نہین جانتے
کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ
ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور
ہوگی اور تمہارے تدبیر کچھ نہ چلے گی

۱۰۲۲ ق اَنَسٌ مَامِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا
وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى
مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بہی بہتری ہو کہ اوسکو
خوشی معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا
سے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین
آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی
کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی
عمدہ درجہ دیکہہ کر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید
کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر
قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک حرمت پاوے

۱۰۲۳ ص عَائِشَةُ مَامِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبِيْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ
ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ مسلم مین حضرت
عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی
دن نہین جسمین اتنے بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالے کی اوسکو
رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی حاج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین
پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی

اوسدن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی

۱۰۲۴ م اُمُّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا

سلم مین حضرت اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑہاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بہی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بہی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے کہ فلانا شخص کیا عمخوار اور سنجیدہ آدمی ہی کہ باوجود کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا

۱۰۲۵ م اَلْمِقْدَادُ مَا هٰذِهِ اِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ اَفَلَا اُذَنِّيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلَبِهِ اِلَّا عُنْزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً

سلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودہ نہ تہا مگر خدا کی رحمت تہی پہر تو نے بیشعور نہ مجہکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتہیونکو بہی جگاتے سو وہ بہی اس رحمت کے دودہ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دودہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بہوک کہہ کے مارے نہ آنکہہ سے سوجہتا تہا اور نہ کانون سے کچہہ سنائی دیتا تہا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گہر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودہ دہوا نکا دودہ ہم تم پیا کرین گے سو ہم تینو آدمی اونکا دودہ پیا کرتے تہے اور حضرت کا حصہ رکہہ چہوڑتے تہے حضرت کا دستور تہا کہ رات کو آتے اور ہمکو اسطرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا

اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑہتے نماز کے بعد دودہ کو پیتے
ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لی گئے تہے مینے انکا
حصہ دودہ کا پیا پر اپیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان
گئے ہین کہا پی کے تشریف لاوین گے لاؤنگا حضرت کا بی حصہ پی جاؤن سو مین نے
پی گیا پھر مجھکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے
بہوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجھکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین دنیا
دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون
ساتہی سوتے تہے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین
گئے اور نماز پڑہ کے دودہ پیئے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹہایا
مینے جانا کہ مجھکو بد دعا کرین گے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الہی روزی دے
اوسکو جو مجھکو کہلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجھکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے
بکریان موٹی ہوگئی ہون گی پھر کیا دیکہتا ہون کہ بکریونکے تہن دودہ سے بہرے
ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامہنے لے گیا حضرت نے
فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور
باقی مجھکو دیا مینے پیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین
نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی دودہ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تہی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون
آدمیون کو بہی اس رحمت کے دودہ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور
برکت ہی حضرت کی دعا کی

۱۰۲۶ م عَائِشَةَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلَهٗ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف

کرتے ہین

کرتے ہین ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین سے ایک پلا ہی اوسکو نکلوا دیا حضرت جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا جو شتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی

۱۰۲۷ م ابو سعید ما یصیب المؤمن وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا حزن حتی الهم یهمه الا کفر الله به من خطایاه مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو دور کرتا ہی ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے گناہ ہلکے دیکھے اگر کڑوی دوا ہی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی

۱۰۲۸ ف عائشة ما ینتظرها من اهل الارض احد غیرکم یعنی صلوة العشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کی نماز مین والون سے تمہارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑہی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑہنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑہ چکے تمہین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دوسرے سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا

کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑہنا افضل ہی

۱۰۲۹ ف ابوہریرہ ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ
واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما
العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ فہی علیہ ومثلہا معہا بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے
کہ وہ محتاج تہا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور
خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور
اپنے ہتہیارون کو اور گہوڑے کو خدا کی راہ مین بند کر رکہا ہی یعنی جہاد کے واسطے
وقف کردیا ہی اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور
اوسکے ساتہہ اوتنی اور بہی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل
کرنے والے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوۃ نہین دیتے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کی برکت
غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بہی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا
اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کردیا ہی اس
عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے
خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے
وقف کردیا اوسپر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اون پر
دو سال کی زکوۃ ہی اوسکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اوسکی تنگدستی
کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ
مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی
زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بہی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے

عباس

عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود
اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اونسے
پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہی
اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک
زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیث جنکے سرے پر ستفہامیہ ما ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا
ف انس ما بال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر وانزوج ۱۰۳۰
النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی قالہ حین سمع ان نفرا من اصحابہ قال بعضھم
لا انزوج النساء وقال بعضھم لا اکل اللحم وقال بعضھم لا انام علی فراش
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا
جنہون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑہتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ
بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو
میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت ترک
چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کہایا کرون گا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر
نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی
بی بیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونہون نے جو حال تھا سو بیان کیا اصحابنے
حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان
خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیئے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو
زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑہا کرون گا

دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرون گا کبھی نہ توڑون گا تیسرے نے کہا کہ مین
عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے
اور فرمایا کہ تم اس اس طبح کہتے ہو تم ہی خدا کی قسم مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون
پھر یہ حدیث خطبہ پڑہ کے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے
پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تم سے
زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی
پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر ہی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا
کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نہ کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹہرائے
ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل
نہ ڈالے نفل عبادت اتنی کرنا باندہے کہ فرض بہی ترک ہوجاوین اور اتنی سستی اور
کاہلی بہی نہین اچہی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ
درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ نہایت کمی

۱۰۳۱ ق عَائِشَةَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ
بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور سمجہتے ہین اوس
چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہون
خدا کو اور اوسکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کو سمجہکر کام
کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچہہ ہلکا جانا
اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث
ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو
ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوے اور پرہیزگاری کے سمجہنا درست نہین ہے

شعر بصدق وصفا کوش ورع وتقی * ولیکن میفزائے بر مصطفے * *

۱۰۳۲ **م** اَبُوْسَعِیْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ دَرْمَکَةٌ بَیْضَآءُ مِسْکٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت نے ابن صیاد سے کہا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اسی ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا **ف** حضرت کے وقت مدینے کے یہود یون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرنے کے لوگون کو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوے کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہوگیا اور حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا

۱۰۳۳ **ف** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِازَارِكَ اِنْ اَلْبَسَتْهُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْهَا مِنْهُ شَیْءٌ وَاِنْ اَلْبَسَتْهُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْكَ مِنْهُ شَیْءٌ قَالَ اَرْجِعْ فَاسْئَلْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا ذٰلِكَ فَلَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کرے گا اپنی لنگی کی اگر تو اوسکو باندھے گا تو اوس عورت پاس کچھہ نرہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھہ نرہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا **ف** اسکا قصہ ہوچکا ہی کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مینے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہین ہی تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجے حضرت نے فرمایا کہ کچھہ تیرے پاس ہی جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھہ بھی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اوسنے کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہی اسیکو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین ذوآدمی کا کسطرح گذارا ہوسکیگا اوس شخص ناامید ہوکر وہ

اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہی اوسنے کہا کہ ہان مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہی حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھہ کر دیا قرآن کے یاد کرا دینے پر یعنی تو اسکو سو رتین یاد کرا دے یہی اسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہی اونکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانو نکو تنگی تھی

۱۰۳۴ عن ابن مسعود ما تعدون الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد له قال لیس ذاک لکنه الرجل الذی لم یقدم من ولده شیئا قال ما تعدون الصرعة فیکم قلنا الذی لا یصرعه الرجال قال لیس بذاک ولکنه الذی یملک نفسه عند الغضب

مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب نے کہا کہ جسنے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جئے حضرت نے فرمایا کہ جسنے اولاد یہ نہین بلکہ جسنے اولاد حقیقت مین وہ ہی ہی جسنے اپنی اولاد سے کچھہ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھہ نہین ولیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نکرے گا لیان نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر مین نے اولاد اور پہلوان اسیکو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین نے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر جیتا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بھی

کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا
وہ سارے اولاد ٹہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان
حقیقت مین وہی ہی جو غصّے کو اپنے اوپر سنبھالے جا غالب ہونے دیوے اگرچہ
ظاہر مین کم زور رہو

۱۰۳۵ ق کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ لَهُ مُقَدِّمَةٌ
مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تہا
یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف
جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تہی تب کعب بن مالک نے ساتھہ جانے کے واسطے
سواری مول لی تہی مگر اتفاق جانیکا حضرت کے ساتھہ نہین ہوا تہا جب اوس
لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصّے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا

۱۰۳۶ ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ لِثُمَامَةَ ابْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ثُمامہ تیرے
پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثُمامہ بن اُثال سے کہا اوسکے
مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بہیجا
وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثُمامہ نام تہا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے
ستون مین اوسکو باندہ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی
یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثُمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے محمدؐ اگر تو نے
مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چہوڑ دیا تو شکر گذار
مرد کو چہوڑا یعنی مین اس احسان کا قدر مانا کرون گا اور اگر کچہہ مال کی طمع ہو تو جو تیرا
جی چاہے سو مانگ پہر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پہر فرمایا

کرے اے ثمامہ تو کس خیال میں ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے چلے گئے
تیسرے روز پھر حضرت نے اوسیطرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسیطرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت میں
مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے محمد روئے زمین پر
میرے نزدیک تجھ سے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور
تیرا دین میرے نزدیک سب دینوں سے بُرا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینوں سے
میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک بُرا تھا
سو اب سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرت میں عالتِ کفر میں عمرے کا ارادہ
کرکے چلا آپکے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت دی
اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے
کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بیدین ہو گیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان
ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جبتک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک
یمامہ سے تمکو نہ ملے گا یمامہ ثمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا

۱۰۲۶ وعن جابرؓ ما فعلت فی الذی ارسلتک لہ فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت
اصلی قال لجابر وقد ارسلہ فی حاجۃ فجاء وھو یصلی علی بعیرہ متوجہا
الی غیر القبلۃ فکلمہ فقال بیدہ ھکذا وا و ما بیدہ نحو الارض رواہ مسلم

مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے
بھیجا تھا اور نہیں روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اسی سبب سے کہ میں نماز
پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا اور اوکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہاں سے
آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلہ کے سوائے اور طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھتے
تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین

کیطرف اشارہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑہنا سواری پر درست ہی
خواہ قبلے کی طرف مُنہہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہئے مگر
فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب ہی سب امامون کا

۱۰۳۸ ف زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآئَهَا وَسِقَآئَهَا تَرِدُ الْمَآءَ وَ
تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِىْ ضَالَّةَ الْاِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بیگا
اونٹ کم ہوئے بہٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھہ اوسکا
جُوتہ اور مشک موجود ہی کہ اپنے پاؤن سے چل کر پانی پئے گا اور درخت کو کہا دے گا
یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاوے گا ف کسی نے حضرت سے بہولے بہٹکے
جانورون کا مسئلہ پوچہا حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اوسنے بہٹکے اونٹ کا مسئلہ
پوچہا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا
نچاہئے اسواسطے کہ اوسکے ضایع ہونے کا کچہہ خوف نہین جوتہ اوسکے پاس موجود
یعنی اوسکی نلی چلنے پھرنے بہر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے ساتھہ موجود ہی
یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا
غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان
خوف ضایع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی

۱۰۳۹ مع جَابِرٍ مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا
فَقَالَ لَا تَسُبِّيِ الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا اے سائب کی ماجو تو کانپ رہی
ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ماکہا یا مُسیّب کی ماکہا فرمایا اوس عورت نے
کہا کہ مجھکو تپ ہی خدا اوسکو بے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ کالی مت دے برا مت کہہ

اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور
کرتی ہی ف یعنی ہرچند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور
ہونے تو اوسکو بُرا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہی اسیطرح ہر بیمار کا حال ہی
۱۰۴۰ مر عَائِشَةُ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا ہی تجھکو اے عائشہ کیا تجھکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہ سے
پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میرے باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین
تشریف لے گئے مُردوں کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی
اور اپنی بی بی پاس گئے مین اوٹھ کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ
سارا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت خاوند کی
باری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک کرے
۱۰۴۱ مر جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ
ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا
تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولٰى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجھکو کہ مین تمکو ہاتھہ اوٹھاے دیکھتا ہون تمہارے
ہاتھہ گویا چنچل گھوڑون کی دُمین ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹہرتین ویسے
تمہارے ہاتھہ نہین ٹہرتے نماز مین یعنی ہلاتے ہو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے
پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ تمکو
جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم
کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک
تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے

فرمایا پورا

فرمایا پورا کریتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے اندر آپسمین بچکر جاتے ہین یعنی ملے
ہوئے کہڑے ہوتے ہین کچہہ صف کے درمیان فرق نہین چہوڑتے ف
سُنَن اَبی داؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے
نماز پڑہتے تہے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتہہ اوٹہاکر سلام کرتا تہا حضرت نے
یہ حدیث فرمای اور سلام کے واسطے ہاتہہ اوٹہانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا
پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نچاہیے اور
جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسیطرح اور صفون مین
لحاظ رکہنا ضرور ہی

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِي رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ ۱۰۴۲
فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجہکو کیا ہی کہ میںنے تمکو دیکہا کہ تمنے بہت تالی
بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا
پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اونے سبحان اللہ کہا
تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے
فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو
تو سبحان اللہ نہ کہے بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر
مرد کو بدخیال آتا ہی ف صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم بن صلح
کرنے کو گئے تہے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر کو امام بناکر نماز شروع کی پہر
حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تہے تو حضرت بہی صف مین نماز کی نیت
کرکے کہڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاوے

اصحاب کی حضرت پر تعریف کرنے کا بیان

اور صدیق کی یہ عادت تہی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تہے جب بہت لوگون نے
تالیان بجائین تو صدیق نے نظر کی دیکہا کہ حضرت صف مین کہڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا
صدیق اکبر سے کہ وہین ٹہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پہر صدیق اکبر نے دونون
ہاتہہ اوٹہاکر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجہکو امامت کرنے کو فرمایا پہر پیچہے ہٹے پہر پیچہے
کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑہ کے امامت کی پہر حضرت جب نماز پڑہ
توفہ مایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر نے
کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے
پہر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی
نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول
صدیق کے پیچہے نماز کی نیت بہی کر چکے تہے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے

۱۰۴۳ ف ابن عباس رض جابر مما منعك ان تحج فی روایۃ ابن عباس ما منعك ان تحج
حججت معنا قالت ابو فلان یعنی زوجها حج علی احد هما یعنی البغیین والاخر
یسقی ارضا قال فان عمرة فی رمضان تقضی حجة او حجة معی قالہ لام سنان
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے اور صحیح بخاری مین جابر رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا تجہکو کیسنے منع کیا تہا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی
روایت مین یون ہی کہ تجہکو کیسنے منع کیا ہمارے ساتہہ کے حج کرنے سے کہا اوس
عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تہا اور دوسرا
اونٹ کہیت سیچتا تہا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر
ہی یا میرے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ
کرنا نہایت افضل ہی

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث

م ۱۰۴۴ ابوذر ما اصطفی اللہ لملائکتہ او لعبادہ سبحان اللہ وبحمدہ
قالہ حین سئل ای الکلام افضل مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے
واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا
کہ تہا کہ کون کلام افضل ہی

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث

خ ۱۰۴۵ ابوھریرۃ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار یا پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہی
یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی

ق ۱۰۴۶ رافع ابن خدیج ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن
والظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ
بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے
اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کہاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب مین
تمکو اسکا سبب بتلاؤن گا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ
لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین ق یعنی
جو تیز چیز لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہادے یعنی خون کو نکال دے اور
خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہی لیکن دانت اور ناخن
سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک

سے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اگھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہی

۱۰۴۷ ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عُمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اسطرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ق مصباح مین عُمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت مجھکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر ہرگز حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور منے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال رکھا باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اُٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین میٹھی روٹی کہاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کیطرف مائل ہوا امام احمد کی بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوسنے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اوسکو امام احمد نے بلاکر روٹی دی تو اونہون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مینے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوسوقت اوسکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نہ کی اور جب مینے روٹی دی تو اوسکو خواہش نہتھی کہ اوسسے ناامید ہوکر چلے تھے اسواسطے قبول کی

غرضکہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال بھی دلسے منع ہی

۱۰۴۸ ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یَعْلَی بن اُمیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عُمرے مین بھی کر یعنی جسطرح حج

مین احرام باندہنا اور خوشبو سے بچنا چاہئے اوسیطرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلےؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبو دار جبّہ پہنے تھا اوسنے حضرتؐ سے پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندہا ہی اور یہ جبّہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو تین بار دہوڈال اور جبّہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی

ف ابوسعیدؓ مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَسْتَعِفَّ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً خَیْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ۱۰۴۹ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نہ کر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے اپکو بچاوے پر نہیں گا رہنے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین اپکو بزور صبر والا بناوے گا تو خدا اوسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دے گا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحابؓ نے حضرتؐ سے مال مانگا حضرتؐ نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرتؐ کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی بڑائی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول بدخو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھہ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ بیدلیشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر و نکا آنا اور اونکی تعلیم نے فائدہ ہو جاتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتّے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلیگی ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھہ نہین ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم

اسکتاب تہذیب اخلاق اور اسکے علاج کے بیان مین ہی اور آخر مین مکاشفہ اور عبادت

کیمیائے سعادت کو دیکھیے

نوع احسن

دوسری قسم کی حدیثین

۱۰۵۰ ق ابوھریرۃ مابین النفختین اربعون بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھینگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجھکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہین سنا جیسا کہ

۱۰۵۱ ق عبداللہ بن زید الانصاری مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی ف بعضے روایت مین گھر ہی بعضے مین حجرہ بعضے مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوسقدر مکان بہشت مین ہوجاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اوسکی برکت سے بہشت ملے گی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین

۱۰۵۲ م ابوھریرۃ مابین لابتیھا حرام مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کے دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا

۱۰۵۳ ق ابوھریرۃ مابین منکبی الکافر مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع بخاری

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون شانون کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے

۱۰۵۴ م اَنَسٌ مَا بَیْنَ نَاحِیَتَیْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِیْنَۃِ

مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین جنکے سرے پر یا ہی

۱۰۵۵ م اُبَیُّ ابْنِ کَعْبٍ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین اُبَی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ اُبَی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی بڑی آیت ہی اُبَی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہو اے اُبَی مُنْذِر

ف اُبَی مُنْذِر کنیت ہی اُبَی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی ہی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی

۱۰۵۶ ف عَائِشَۃَ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے

لیتے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجاکر بہادر می کے کڑے گا
تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونہون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطا
باجے کا کیا کام تب حضرت نے مُنہہ کھول کر یہ حدیث فرمایی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا
کچھہ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان
ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری کا
دین کی کارآمدنی چیزہی اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہہ مذہب ہی کہ خوشے کے دنون مین
جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین نے مزامیر بزار اگ یا دف کے ساتھہ درست ہی
بشرطیکہ دینی کام مین کچھہ ہرج نہووے اور گانے والا اخو بصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو
اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سُننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسہ
حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عُذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت
درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

۱۰۵۷ مہ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ
رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِيْ سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ
اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ قُرَيْشٍ وَسَيِّدَهُمْ
مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ
دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصّہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلا
مُراد اِن لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی مین جب کہ ابو
تینون نے ابوسفیان سے کہا تہا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن
اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈہے
اونکے سردار کو کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا
اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان

ہستوں دلیل ایمان نہ جانتا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس سے ہو کر نکلا
ان تینوں اصحاب نے جو شرف اسلام سے ممتاز تھے کہی صدیق اکبر نے اس جہال سے کہا
تا دکہا کہ ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اور کی خاطر داری کی بات کہی اور اوکو
ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان
کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام
سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا حضرت صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں
صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا
یعنی معاف کرو اونہوں نے کہا کچھ غصہ نہیں اے بھائی تجھکو اللہ بخشے ہیں
حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت و کہنا ضرور ہی اور اوکو ناخوش
کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی

ف ابوبکر یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر رضے ۱۰۵۸
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا کمان ہی اون دو میں جنکا تیسرا اسا نہی
مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے ۱۰۵۹
میں اور حضرت غار میں جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص
ہمارے سر اون پر کھڑے ہوئے جب میں نے مشرکوں کے پانو دیکھے تب میں نے کہا
کہ یا رسول اللہ اگر اونمیں سے کوئی اپنے پانوں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونوں دیسو کو
ضایع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت
ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملا یا سبحان اللہ
کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آوے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت
میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور

فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جانثاری کیا ہوگی پھر
یہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت میں جسمیں جان کا خوف ہو اوسکو غنیمت سمجھتے ہیں
جسکی اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق
کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تھا

۱۰۵۹ ق سہل بن سعد یا آبا بکر ما منعک ان تصلی بالناس حین اشرت الیک
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر کس چیز نے
تجھکو روکا لوگوں کی نماز پڑھانے سے جبکہ میں نے تجھکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا
پورا قصہ اسی باب میں عنقریب گذرا کہ حضرت کہیں گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگوں کو
پڑھاتے تھے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت
کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی

۱۰۶۰ ق ابوذر یا اباذر اتدری این تذهب هذه الشمس قلت الله ورسوله
اعلم فقال تذهب تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن لها ویوشک ان تسجد
ولا یقبل منها وتستاذن ولا یوذن لها فیقال لها ارجعی من حیث جئت
فتطلع من مغربها ذلک قوله والشمس تجری لمستقر لها ذلک تقدیر
العزیز العلیم بخاری اور مسلم میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو میں نے کہا
خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے
نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرنے کی دوسری اوڑہ سے شروع کرے پھر اوسکو
اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب
اجازت مانگے گا دون کرنے کی تو اوسکو اجازت ملے گی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا

جا ہر سے تو آیا ہی تو نکلے گا پچھم کی طرف سے یہو یہی مطلب ہی قرآن امین خدا کے
اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرار گاہ تک یہ اندازہ ٹھہرا ہوا ہی غرض والے کا
دانا کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات
اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہیں چلتی یہ طرح ہر روز
آفتاب بدون حکم الٰہی نہیں طلوع کرتا جب اوسن حکیم مطلق کا ٹھہرایا حساب پورا ہو جاویگا
تو اس عالم کی کل بگڑ جاوے گی اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ الٹ پھیر ہو جاویگا
اور اسیکا نام قیامت ہی

ف ابو ذر یا ابا ذر اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک ۱۰۶۱

بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر جب تو
شوربا پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبر گیری
کیا کر یعنی اوسنے مل بانٹ کہایا کر **ف** حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی
تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت

خ ابو ذر یا ابا ذر انکم ھذا الامر واجع الی بلدک فاذا بلغت ظھور نا فاقبل ۱۰۶۲

بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چھپائے رکھنا اس امر کو
یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے
کی تو ہمارے پاس چلا آیو **ف** ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ ابتداء اسلام مین جب کافرون کا
بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام
ظاہر کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے
اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم
ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوسی صورت مین
دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آیو

۱۰۶۳ م ابوذر یا اباذر انک ضعیف وانها امانة وانها یوم القیامة خزی وندامة
الا من اخذها بحقها وادی الذی علیه فیها قاله له لما قال یا رسول الله
الا تستعملنی مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتوان
آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور معزر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہی
مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا
یعنی امانت داری اور رعیت پروری اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے
کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سردار کو چاہئے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اوسکو حکومت
نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو
نہین چاہئے کہ اوسکو اپنا مال جانکر اپنی خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو
خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے

۱۰۶۴ م ابوذر یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن
علی اثنین ولا تولین مال یتیم مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو
واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسیطرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو
عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو نہ لے خواہش سردار کی ملے اور وہ اوسمین
اور اضافہ کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت
نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کسیطرح
سے خالی نہین سیواسطے تو اکثر سلف کے بزرگوار دین نے حکومت باوجود میسر ہونے

نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی

۱۰۶۵ م اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِھَا الْعَبْدُ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو سعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کی سو درجے بلند ہوتے ہین اور انکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہی ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات بہشت پر موقوف ہی

۱۰۶۶ ق اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکِیْ یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَاَبُوْ عَمْرٍو ھُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَکَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّہُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِہٖ قَالَ بَلْ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمر کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمر کنیت ہی سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اوسکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی ف انس سے روایت ہی کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر تمہارے عمل اکارت ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اوکی آواز نہایت بلند تھی اونہون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ

مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرتؐ نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجھکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرتؐ نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ سنے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی اور جسکی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرتؐ کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے

۱۰۶۷ ق اَنَسٌ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوعمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا ف ابوعمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا اوسکے غم مین اداس بیٹھا تھا تب حضرتؐ نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے

۱۰۶۸ ق اَبُوْمُوْسٰی یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابوموسےؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوموسےؓ البتہ تجھکو بانسری دی گئی ہی داود کی بانسریون سے ف ابوموسے نہایت خوش آواز تھے حضرتؐ نے سفر مین ایک رات اونکو قران پڑھتے سُنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤدی کا اثر ہی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اسطرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرتؐ کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے

ترتیب ہوجاتے اور دریا کا بہنا بند ہوجاتا اور ہوا چلنے سے تہم جاتی اور سبکو غش آجاتا
اور اکثرون کی روح بدن سے نکل جاتی غرضکہ خوش اوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو
خلاف شرع راگون مین اور لہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ بے بہاوت قران
پڑہے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین

۱۰۶۹ عن ابوھریرۃ یا اباھریرۃ اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیت من وراء ھذا الحائط
یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی ہریرہ میرے
ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو
اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی
یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی بشارت دی ف ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تہے کسیکو معلوم نہ تہا کہ حضرت کہان
ہین میںنے دیکہا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
سنائی پھر ابوہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق
ملاقات ہوئی پوچہا کہان جاتے ہو ابوہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابوہریرہ کو
ٹہکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سنانا ابوہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جاکر کیا
حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابوہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون
روکا نے دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یارسول اللہ میرے
نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا نہ چہوڑدین
تب لوگون کو چہوڑدیئے کہ عبادت کرین آنحضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
حکم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے اونکے عقیدے اور عمل بگڑ
پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابوہریرہ کو اسواسطے دین تہین کہ تا لوگ اونکی بات کو

سنہ جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت
اور قدر تہی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تہا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت
کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین
اسلام کا پتا ہی یعنی ایمان سب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہین
ع ابو ہریرہ ابو ہریرہ یا ابا ہریرۃ ما فعل اسیرک البارحۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضی ۱۰۷۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا
بخاری مین پوری روایت ابو ہریرہ رضہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر کی
مین اوسکی جو کی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو
پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین حضرت کے پاس پکڑے لئے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج
لڑکے بالے رکہتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کی
تہی حضرت نے فرمایا کہ وہ جہوٹا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات
پھر آیا اور اوسنے اناج اوٹہایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس
پکڑے لئے چلتا ہون اوسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا
حضرت نے فرمایا کہ وہ جہوٹا ہی اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اوسکو تاکتا رہا
دوسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجھکو
ضرور حضرت کے پاس پکڑے چلون گا اوسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجھکو
وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے
واسطے جایا کر تو آیت الکرسی پڑہ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان
مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مینے

چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو چھوڑ دیا حضرتؐ نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیت الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہی لیکن اس بات مین وہ تجھسے سچ بولا تجھکو معلوم ہی کہ تین راتسے تو کس کے ساتھ بات چیت کی اے ابوہریرہ مینے کہا کہ مجھکو معلوم نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا

خ ابُوْ هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی ۱۰۷۱

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینہ مین آیا مسلمان ہوئے کو تو میرا غلام راہ مین گم ہو گیا مین حضرت پاس اگر مسلمان ہوا حضرتؐ نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرتؐ کا

ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ ۱۰۷۲

قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور رہائی کر البتہ اون لوگونکی مہمانی ہوتی ہو گی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرتؐ کی اونٹنیان چرائی پر تھین مجھکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لئے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار فریاد ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت ملے یعنی سوار دیکھ لئے اونپر دوڑ جانے

سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے
پیچھے جلد لشکر کو بھیجے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اوپر غالب ہوا
اب درگذر کر جاوے وہ اپنی قوم مین کہانے پیتے ہون گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جاے تو درگذر کرنا افضل ہی

وعن عمر ابن الخطاب اذهب فناد في الناس انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون

صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے
خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ نہ جاوین گے بہشت مین سوا
ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کے لالچ سے حضرت کے
ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی
حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے
کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی

ف عمر ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الاخرة ولهم الدنيا ويروى يا ابن الخطاب اولئك عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا بخاری اور مسلم مین
عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا
اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرونکے واسطے دنیا کی آرام
یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ اے خطاب کے
بیٹے اون کافرونکے واسطے شہر ایمان اور عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی
زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے
پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے ہوے تھے کوئی کپڑا اوسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش جسم
پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے جھونے

بہرے ہوتے ہیں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا انکو
بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ دعا کیجئے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر
روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی اے عمر پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی ایمان دار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کی عیش اور آرام کی تمنا کرے
اسواسطے کہ ایمان دار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام
دنیا مین اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین انکا کچھ حصہ نہین ہی سواسطے اکثر بزرگون نے
دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہو

ف سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا ۱۰۷۵
بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے
بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز نہ ضائع کریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جان کر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا
کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے
حوالہ کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو نہ دین اصحاب کو
اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضہ سے سبب جوش اسلام کے رہا نہ گیا تو کہا یا حضرت ہم
کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور
اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے
دین مین اسطرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم
خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس
صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے
خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخر مکہ بھی فتح کیا
یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی اسیواسطے رنج مین تھے

۱۰۷۶ **م** عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ

مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنب بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا **ف** اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تہا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون سے ایمان خدا نے جانچ لئے ہین اوسکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بہی ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بد کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ

بہنڈاری دے اور پانی کا پیٹ دکہے

فضیلت اصحاب بدر کو ظاہر کرنا اور ایسا ن نہ

۱۰۷۷ **م** اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَا غَشِیْتُهُ

مسلم مین اُسامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اُسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی کہ وہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تہا جبکے اوسکو گہیرا تہا **ف** مصابیح مین اُسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجہکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بہیجا تہا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مینے اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پہر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑہا تہا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تہا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے

دستاویں چیرکے دیکھا تھا یعنی جھکو دل کا حال معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی
دلکا حال دریافت کرنیکا حکم نہین اور ہمارے مجتہد ہوتے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسواسطے
حضرت نے اوسکے مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیسے لوگ
تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے

۱۰۷۹ مر انس یا انجشۃ رویدلک سوقک بالقواریر مسلم مین انس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹون کی طرح
ناک ف انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام
جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کے بی بیو کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش اواز اور
آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے
لگتے مین تو بی بیو کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو
سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے
حضرت نے اوسکو شیشہ سے تشبیہ دی اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ حبشی
غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر
ہو جاوے اور اوسکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتونکو
مرد کا راگ سُننا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ بے شبہہ
ف کا سبب ہی

۱۰۸۰ ف انس یا انس کتاب اللہ یامر بالقصاص ویروی کتاب اللہ القصاص قالہ
انس بن النضر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انس قصاص کی
کتاب تو حد لانیکا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم
حد لانیکا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین انس حدیث
قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینیکا

حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کہائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثوں نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۱۰۸۱ ف ابوھریرۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک ویروی دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لم اتطھر طھورا تاما فی ساعۃ من لیل او نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب اللہ لی ان اصلی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بلال بتلا اپنے بڑے فائدے کا امید وار ہی والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اسواسطے کہ میںنے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی بلال نے کہا کہ میںنے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب میںنے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑہی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑہنا لکھا ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تاکہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کریں اور غیروں کو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑہنے کا

۱۰۸۲ م ابوھریرۃ یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلھا ببلالھا مسلم میں ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو دوزخ سے اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے

اے عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو
دوزخ سے اے عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے فاطمہ چھڑا اپنی
جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ میں بیشک مالک نہیں تمہارے بچانے کا خدا کے
عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہی سو میں اوسکو ملاؤنگا ترو تازہ
کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اُتری کہ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ
الْاَقْرَبِیْنَ یعنی عذاب الہی سے اے محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والوں کو
تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اوپر
نیچے تک سب یک جدی برادروں کو علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الہی سُنا دیا یعنی بدون
ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسیکو دوزخ سے
نہ بچا سکونگا باقی رہی کہ گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ
ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

۱۰۸۳ ق اَنَسٌ یَا بَنِیْ النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ
ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کرو قیمت لو انہی نجار نے کہا قسم خدا کی
ہم اوسکی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں
اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں ف جب حضرت مدینے میں آئے تو مسجد
بنائی جہاں نماز کا وقت آتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہے
وہاں کھجور کا باغ تھا انصاریوں کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اوسکے
یہ حدیث فرمائی اون جان نثاروں نے بلا قیمت نذر کیا وہاں کافروں کی قبریں تھیں حضرت نے
اونکی ہڈیاں کھدوا کر مسجد بنائی

۱۰۸۴ م اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ یَا بَنِیَّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ

عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَۃَ اِقْرَأْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ ھَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ
الثَّالِثَۃَ اِقْرَأْہُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّۃٍ رَدَدْتُکَھَا مَسْاَلَۃٌ تَسْاَلُنِیْھَا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ
اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ
اِغْفِرْ لِاُمَّتِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مسلم میں اُبَیّ بن کعب رضی سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ اے میرے پٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک
قرات میں یا ایک بولی میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری اُمت پر سو خدا نے
پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفوں میں سو میں نے پھر بھیجا خدا
کو میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفوں میں
یعنی عرب کی سات بولیوں میں اور یہ حکم ہوا کہ مجھکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کی جسکو میں نے
تیری طرف بھیجا ایک ایک سوال کر تیکی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور
دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو میں نے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند
میری امت کو بخش اے خداوند تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا میں نے تیسرے سوال کو
اوس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی میری طرف سب کی سب یہاں تک کہ ابراہیم ۶۱۸
علیہ السلام بھی **ف** اُبَیّ بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری
قرات میں پڑھا میں اوس قرات کو نہیں جانتا تھا میں اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میرے
اور اوسکے دونوں قراتوں کو درست فرمایا سو میرے دلمیں اوسوقت ایسا شک پیدا ہوا
کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک نہ تھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا مارا تہہ میرے سینے
مار اکہ میں خوف کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکھ لیا یعنی بیحد
بار بار یا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی
کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قرأت یا سات بولیوں کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرات
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیئے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی اُمت پر اتنا

مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی پھر اجازت ہوی سو حضرت نے امت کی بخشش کا
دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر
خوفناک ہون گے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکین گے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش
چاہین گے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمد ہی پکڑین گے اس حدیث
ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبر پر صاف ثابت ہوئی

۱۰۸۵ مر قبیصۃ بن مخارق یا بنی عبد مناف انی نذیر لکم انما مثلی ومثلکم کمثل رجل
رای العدو فانطلق یرتاء اھلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یحتف یا صباحاہ

مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد مین
عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میرے تمہارے مثل جیسی اور جس مرد کی
مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کرا جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے
سو ڈرا کہ اوسکے پہنچنے سے دشمن آگے پہنچ جاوین گے سو وہین سے چلانے لگا
کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپہنچا ف جب قران مین حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے
برادرون کو ڈرا دے عذاب الہی سے تب حضرت نے اپنے سردار یعنی عبد مناف کی اولاد سے
یہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑین گے مگر پیغمبر اول تمہارے
لئے پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تا عذاب سے
بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھتے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہی

۱۰۸۶ مر ثوبان یا ثوبان اصلح لحم ھذہ یعنی اصبتہ

مسلم مین
ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا
ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اونسے گوشت پکانے کو فرمایا یا ثوبان سے
روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ یہان قربانی کا گوشت

زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

۱۰۸۷ ق ابو ہریرہ یا حسان اجب عن رسول اللہ اللھم ایدہ بروح القدس
بخاری اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے
رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکے مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی بڑے
بڑے شاعر کافرونے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی
اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس
یعنے جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی

۱۰۸۸ خ حکیم بن حزام یا حکیم ان ھذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک
لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع
والید العلیا خیر من ید السفلی بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے
اوسکو لیا جان کی سخاوت یعنے بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت
دیجاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا حال
اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے
ہاتھ سے یعنے دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ
پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے
کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے سخی اور قناعت والیکے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور
حرص والیکے مال مین برکت نہین یعنے کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع البقر کی
بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ

حضرت نے یہ حدیث مجھ سے فرمائی تو میں نے کہا قسم ہی اس کی جس نے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ میں زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگوں گا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے

ق الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ۱۰۸۹

بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی مینڈوں پر پانی چڑھ جاوے یعنے لبالب بھر جاوے

ف مصابیح میں روایت ہی کہ زبیر میں اور ایک انصاری میں کھیت سینچنیکا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی طرفداری کرتے ہیں حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم میں دونوں کی رعایت تھی کہ دونوں برابر سیجیں جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق میں مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا استواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے

ح أَبُو سَعِيدٍ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ ۱۰۹۰

بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اترے ہیں تیرے فیصلے کرنے پر یعنے حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اوسنے صلح تھی پانچویں سال ہجری ہے کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافروں کے شریک ہوئے جب مشرک سب کے پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہیں خالی کیئے دیتے ہیں اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت اوسپر

عمل کرین ہمو دی اور سعد پیشہ ہم قسم تھے اسلیئے مدد کارتھے ہمو دی سمجھے کہ سعد ہماری عاقبت
کر کے ہمکو بچا دین گے بچہ حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد
تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کر دیا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ اِنکے لڑنے
والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکے لونڈی غلام بنائے جاوین
حضرت نے فرمایا اے سعد تو نے خدا کے مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے

بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے

۱۰۹۱ ف عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضے
علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تیر مار میرے
ماں باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تھے جب جنگ اُحد مین کافرون نے
ہجوم کرنے کے حضرت کو تنہا کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے
تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضے علیہ السلام سے روایت ہی کہ
حضرت سے کسیکے حق مین نہین سُنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہون سوائے سعد بن ابی وقاص
کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی
آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی
عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عُمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لختِ جگر
یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے دل سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے
دل پیدا کرنا یہ اوسیکی قدرت ہی

۱۰۹۲ م سَلَمَةُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا سَلَمَةُ اَیْنَ خَفْتُلَتُکَ اَوْ دَرَقَتُکَ الَّتِیْ اَعْطَیْتُکَ
مسلم مین سلمہ بن اکوع رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ کہان ہی تیری ڈال جو میں نے
تجھکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو
ڈالی تھی حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ ہکا دوسرے باب مین ہو چکا

۱۰۹۳ مسلم یا سلمۃ ھب لی المراۃ للہ ابولہ بعض امراۃ من السبی

مسلم مین سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجھکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ بفضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کامیاب ہوئے اور کچھ قید ہوئے ان مین سے ایک عورت مجھکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کرلیا

۱۰۹۵ خ ابن عباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا

بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تجھکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون اوسنے کہا مجھکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار رہتا ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین

۱۰۹۶ م ابن عمر یا عبد اللہ ارفع ازارک قال فرفعتہ ثم قال زد فزدت

مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھہ سے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر اپنے آزار کو کہا عبد اللہ بن عمر رضہ نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ ترا اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیئے اونہون نے کہا کہ آدہی پنڈلیون تک پاجامہ تخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدہی پنڈلیون تک مستحب ہی

۱۰۹۷ ق ابو موسی یا عبد اللہ الا اعلمک کلمۃ من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قالہ لابی موسی بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کیا مین تجھکو نہ بتلاؤون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسے سے فرمایا ف ابو موسے کا نام عبد اللہ بن قیس ہی اونسے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑہتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی

۱۰۹۸ ق عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قالہ لہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو نہو جیسے فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اونسے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ جاری رکھے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دلمین خوب اثر نہین جمتا

۱۰۹۹ شیخ عدی بن حاتم یا عدی هل رأیت حیرة قلت لم أرها وقد أنبئت عنها قال
فإن طالت بك حیوة لترین الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف
أحدا إلا الله ولئن طالت بك حیوة لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن هرمز قال
کسری بن هرمز ولئن طالت بك حیوة لترین الرجل یخرج ملاء کفه من ذهب أو
فضة یطلب من یقبله منه فلا یجد أحدا یقبله منه ولیلقین الله أحدکم یوم یلقاه
لیس بینه وبینه ترجمان یترجم له فیقولن له ألم أبعث إلیك رسولا فیبلغك
فیقول بلی فیقول ألم أعطك مالا وولدا وأفضل علیك فیقول بلی فینظر
عن یمینه فلا یری إلا جهنم وینظر عن یساره فلا یری إلا جهنم

بخاری میں عدی بن حاتم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ کہیں دیکھا ہی
میں نے کہا میں نے اوسکو نہیں دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجھکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو ضرور تو دیکھے گا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے
چلے گی یہان تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی نہ ڈرے گی کسی سے سوا خدا کے
اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کہولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے
میں نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا کسریٰ حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ
ہرمز کا بیٹا کسریٰ اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو ضرور تو دیکھے گا کہ مرد اپنی مٹھی
بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلے گا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو بنا وے گا
کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس وقت
کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہو گا اوسکے اور خدا کے درمیان
کوئی ترجمہ ایسا جو درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا جو تجھکو میرا حکم
پہنچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا میں نے تجھکو

مجموعہ مرزا جان طوفان نوح ایران
مقاطع الطریق فی ترجمہ

مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل اور کرم نہین کیا سو وہ کہے گا کہ سچ ہی تو نے محنت
دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنی تو سوائے دوزخ کے کچھہ نہ دیکھے گا اور اپنے بائین نظر
کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھہ نہ دیکھے گا چہرہ ایک شخص تھا کوہ پاس اوسکا نام حنظلہ تھا
مشہور ہے کہ اور اوسمین کئی منہ کی راہ ہی ف مصابیح مین روایت ہی
عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا
گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین
کہ میں نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور بجز
اوسکا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین سے
زندہ رہیگا وہ یہ بات بھی دیکھے گا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے
ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی
کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت
کے وقت مین ہوگی پھر اوسیطرح واقع ہوا جو مضمون اس حدیث کا کہا گیا رہو چکا

مر سعد بن ابی وقاص یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضے تو میرے
نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسے کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے
کوئی پیغمبر نہین ف ہجری نویں سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضے
علیہ السلام کو مدینہ مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضے علی بہادر ہین
اوسکے واسطے اوسکو ساتھہ نہ لیا علی مرتضے کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا
اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتون اور لڑکون پر
خلیفہ کرتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اے علی تجھہ کو رتبہ نہین جیسا رتبہ موسے
علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے اپنے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور

فضیلت حضرت مرتضے علی علیہ السلام

بنی سرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسےؑ کے نزدیک تھی ویسی
تمہاری عزت میرے نزدیک ہی یہ بات تو اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے
اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسیکا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس
حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضے علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی
جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضے کی خلافت کی حقیقت ثابت
ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضے کے کوئی خلافت کے لائق نہین
سو اسمین جو بات ہی اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسے کے سامنے مر
گئے تھے حضرت موسےٰ کے خلیفہ حضرت یوشعؑ ہوئے تھے اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے
اور حضرت موسےؑ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ
نہین جیسے حضرت ہارون کی یہی خلافت اوسی دم تک تھی جب تک حضرت موسےؑ طور سے
تشریف نہ لائے تھے ہان یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضے کو خلافت کی لیاقت
بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمین اوسکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق رضؓ
اور فاروق اعظم رضؓ کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین
مذکور ہو چکین ہین اور ہون گی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اوسکے
سوائے اور حدیثو کو خیال نہ کرنا یا جہالت ہی یا تعصب

۱۱۰۱ عَنْ عُمَرَ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَکْثَرَ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَۃِ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر کیا
تجھکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کے آیت جو سورۂ نساء کے آخر مین ہی یہ حضرتؐ نے
اوسوقت فرمایا جب عمر فاروقؓ حضرتؐ سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ
وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نساء کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ

قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ یعنی اے پیمبر تجھسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہدے اگر مرد مرجاوے
اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر وہ بہن ہون یا زیادہ
تو دو تہائی لیوین اور اگر بہائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے
موسم مین اونٹری تہی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

م ابوہریرۃ یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ مسلم ۱۰۳ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو
شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادا سے
پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تہے حضرت عباس
زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی

م ابوہریرۃ یا فلان الا تحسن صلوتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف یصلی
فانما یصلی لنفسہ انی لا ابصر من ورائی کما ابصر من بین یدی بخاری ۱۰۴
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہین نماز خوبی
پڑہتا کیون نہین دیکہتا نمازی جب نماز پڑہتا ہی کہ کسطرح پڑہتا ہی سو وہ تو اپنے لیے پہلے
کے واسطے پڑہتا ہی مقرر مین دیکہتا ہون اپنے پیچہے سے جیسا اپنے آگے سے دیکہتا
ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچہے صف مین نماز پڑہتا تہا اور ادہر ادہر دیکہتا
جاتا تہا جب حضرت نماز پڑہ چکے تو پہر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے
چاہئے ادہر ادہر دیکہنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ حضرت کا
تہا کہ جیسا سامنے سے دیکہتے تہے ویسا ہی پیٹہ سے

ف عبد اللہ بن ابی اوفی یا فلان ائتنا فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان ۱۰۴
علیک نہارا قال ائتنا فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاہ بہ فشرب ثم قال
بیدہ اذا غابت الشمس من ہہنا وجاء اللیل من ہہنا فقد افطر الصائم بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانی اوتر سو ہمارے
واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار
اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو
وہ شخص اترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے
پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادہر سے اور رات آوے ادہر سے
یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا۔ ف راوی کی
روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ہمراہ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ
بعضے لوگون کو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا
ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ أَمْ ۱۱۰۵
بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا قَالَ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اے فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا
کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلی پڑہی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھہ پڑہی یہ
حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑہتے تھے سو
اوسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارہ مین پڑہین پھر حضرت کے ساتھہ نماز مین داخل ہوا

ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑہنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا
اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑہنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاؤنگا
تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑہے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملے گی
تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑہے

۱۱۰۶ مر عُمَرُ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَإِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے کے بیٹے فلانے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تم سے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ مچ پایا سو میںنے تو جو خدا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا سچ مچ پایا اسپر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اونسے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقدر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے

ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کوئے مین ڈلوا دیئے پھر اوسن پر کھڑے ہوکر یہ حدیث کہی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو ہم ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مُردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کے فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چاپ سُنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مُردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تہا جو اونکو سُنا جسطرح ٹھیکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تہی اس حدیث مین سوائے اون کا فہمنے کے اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اوسوقت اون کافرون کو زندہ کردیا تہا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسیطرح حضرت عائشہ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم

۱۱۰۷ مر قَبِيْصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً

فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهُ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا
سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ
فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ كَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

باللام مسلم میں قبیصہ بن مخارق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیوں سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسے آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کے سدرمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو ناتے کی نوبت پہنچے یہانتک کہ کہڑے ہوکر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہی کہاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسیطرح حتی یقوم کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جسطرح ابو داؤد نے لام سے روایت کیا ہی

ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی ان دونون مین صلح کرادیوے اور اوسقدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا

حکم سوال اور مسئلہ صدقہ

ہیں آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا ثابت جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیوں کی فرمائی سو
بعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے
فاقے والے کو سوال کرنا درست نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن
ان تین ضرورتوں میں درست ہی انکے سوائے کسیطرح سوال درست نہیں مصابیح میں
قبیصہ رضہ سے روایت ہی کہ میں ضامن ہوا اور حضرت سے میںنے سوال کیا حضرت نے
مجھ سے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آوے گا تو میں تجھکو دونگا پھر حضرت
نے یہ حدیث فرمائی

خ یَا جَابِرُ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ ۱۱۰۹
الْاَعْلٰى وَنَحْوِهَا قَالَهُ لَهٗ حِيْنَ قَرَاَ الْبَقَرَةَ فِى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

بخاری میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر
والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلٰے اور اتنی اتنی بڑی اور سورتیں یہ حدیث
معاذ سے فرمائی جب کہ انہوں نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح میں
جابر سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور رہا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی
قوم میں جاکر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت
چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد
حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی
دنکی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہیں رات کو ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی
بڑی رکعتیں پڑہیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑہی میں اپنی نماز علحدہ پڑھ کے
چلا گیا سو معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں
کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھڑا دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت
واجب ہی بدون اوکی مرضی طول قرأت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہی

کہ امام ہیں

کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اوسکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں گے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے

ف مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ ۱۱۰۹
اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا
يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندوں پر معاذ نے کہا
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہ ہی کہ
اوسکی بندگی کریں اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کریں اے معاذ بن جبل بھلا تو
جانتا ہی کہ بندوں کا خدا پر حق کہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لاشریک
جان کر میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندوں کا
حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نہ کرے ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہی اور بندے کا
حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی

ف الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ ۱۱۱۰ بخاری اور مسلم میں مغیرہ
بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھالے وضو کے برتن کو ف
مغیرہ سے روایت ہی کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں
وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول حاجت ضرور سے فراغت کی شامی جبہ
حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں اوسمیں سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور

مین پانی ڈالتا جاتا تہا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہی

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۱۱ ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُؤْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ اے خندق کہودنے والو البتہ جابر نے تمہارے دعوت کا کہانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تہوڑے کوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کہایا جنگ خندق کے ایام مین

۱۱۱۲ م أَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا وَادَّخِرُوا مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کہاؤ قربانیون کے کوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابوسعید پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بہائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کہاؤ اور کہلاؤ اور بند کر رہو یہ فرمایا رکہہ چہوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا

۱۱۱۳ ق عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید بن عاصم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بہلا میںنے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم پراگندہ تہے

سو خدا نے تمہارے آپسمین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے
سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے ف جنگ حُنین مین جب فتح ہوئی اور مال
ہاتھ لگا تو حضرت نے نومسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے
کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی
جو ہمارے برخلاف شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے اونکو ایک خیمہ مین جمع کیا اور یہ حدیث
فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس
اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت وخون ہو چکا تھا حضرت کے
پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان حضرت نے

۱۱۱۴ ث ابُوهُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهٖ
قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ
اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی
اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین بندہ
اللہ کا ہون اور اوسکا رسول ہون نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف اب میری
زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہی ف
مصابیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان
کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دئے اوسکو امان ہی تب انصار نے
کہا کہ حضرت کو اپنے برادرون کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو
وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۱۱۵ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ
اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے جوانون سے گروہ
جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے
والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورت کے تو
گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے
اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی ف یعنی جسطرح خصی کر ڈالنے سے
شہوت خالی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنی سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے
دینے کا مقدور نہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرام کاری اور نظربازی سے بچے
اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہوجاوے

ف عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ 1116
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون
کرنہ کون ایسا ہی جو میرا عذر ظاہر کرے مجھکو اوسکی بدلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف
میرے اہلبیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانتا ہون اپنی بی بی کو مگر
نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانتا ہون کہ نیک ہو تو
میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھہ کے ف یہ حدیث ٹکڑا ہے
بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن اُبَی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب
لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہ رضہ سے یون روایت ہی کہ
ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لے گئے مین حضرت کے ساتھ
تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت
واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر
مین اوسی مقام پر تلاش کرنے گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے

کہنے پر مقرر رہتے تھے وہ میرے کجاوے کو اونٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ
ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دُبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے
والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھہ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی
دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھہ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا
تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطّل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا
کہ ہارے ماندے کو ساتھہ لاوے اوسنے مجھکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ کی حکم سے
پہلے اوسنے مجھکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مسنے نہین سُنی اوسنے
اپنا اونٹ تہلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑکے روانہ ہوا ظہر کے وقت
لشکر مین پہنچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندہی اور پیچھے سبا ابن سبا اسمنے تہمت کا
عبداللہ بن سلول ہوا مین مہینے مین اگر بیمار ہوگئی اور ایک مہینہ بیمار رہی اور مجھکو اس
تہمت کرنے کی بھی کچھہ خبر نہ تھی نا ان اتنا مجھکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت
مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہ تھی گھر مین اگر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ
اس عورت کا کیا حال ہی آوسوقت تک گھر مین پاخانے نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی
ماں کے ساتھہ حاضر ہوگئی اوسکا پیر چادر مین اُلجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی
مسطح کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب
اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتی میری
بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی تاکہ
اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا
میری ماں نے کہا اے بیٹی تو اس قصہ کو جانے دے عورت اپنے خاوند کو پیاری ہوتی ہی اوسکو ایسطرح
اگر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین

اس رات تمام رات مجھکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی ابن ابیطالب
اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے
کہ اتنی مدت میں جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری
پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں مجھکو تو سوائے پاکی اور بہتری کے
کچھہ اور خیال میں نہیں آتا اور علی ابن ابیطالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھہ تنگی نہیں کی
اوسکے سوائے اور بہت عورتیں موجود ہیں لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھئے وہ آپ کو
سچ سچ بتلا دے گی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ میں
ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجھکو اوسکی پاکدامنی میں شک پڑتی بریرہ نے کہا اے رسول
قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ میںنے کبھی اوسکی پاکدامنی میں کچھہ فرق
نہیں پایا ہاں اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کہا جاتی ہی اور وہ سوجا
کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں تشریف لے گئے
اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول
میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور مجھکو تحقیق کرنے
کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار بہا اوٹھ
کہا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کرنے والا ہمارے قوم یعنی اوس
ہووے تو میں اوسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے
تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ
کہا کہ اے معاذ تو زیادہ کوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھہ مقدور نہیں اور اپنی قوم کی
تو ہی حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا اے سعد بن عبادہ
تو زیادہ کوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کریں گے کیا تو منافق ہی ہے
منافقوں کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت وخون ہووے حضرت نے سبکو چپکا یا حضرت عا

روایت ہی کہ مین بیٹھی رو تی تہی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور
فرمایا کہ اے عائشہ برے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو نے گناہ کیا ہی تو عنقریب
خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے
توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند
ہوگئے مینے حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہی اور آپ کے دل مین
جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین نہ کرینگے
کرین گے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانین گے اب
میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کسی مثل نہین بن سکتی
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنے اب بہتری ہی اور تمہاری
اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تہے کہ وحی ترشحی
شانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور رسوئے نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے
والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا اے عائشہ بشارت ہی تجھکو کہ خدا نے
تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا اے عائشہ اوٹھ کر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر
مین اوسوقت نہایت غصے مین تہی مینے کہا کہ مین نہ اوٹھون گی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی
مین تو اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرون گی جسنے میری بے گناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ مجھکو یقین تہا کہ خدا میری بے گناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہتہا کہ میرے
حق مین قرآن اتریگا جو قیامت تک پڑہا جاویگا فائدہ اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے
اول یہ کہ جو نے گناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی
زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ کو بدکہا مقرر اوسنے حضرت کو
رنج دیا اور اونہین منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے خدا کے
کسیکو نہین ہمیشہ ہر اسکا تو وہ اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال

حضرت کو نہ معلوم ہوا

۱۱۱۷ ف اَبُوْسَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون میں تمہین مجھکو زیادہ منظر پڑین یعنی دوزخ مین مینسے عورتین مرد سے زیادہ دیکھین ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مرد سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی

ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا اَسْلِمُوْا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا

۱۱۱۸ خ عَائِشَۃُ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُ ذٰلِکَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے یہودیون کے گروہ تمہاری کم بختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس خدا کی جسکے سوائے کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور مینے بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہوجاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا

ف توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تہین یہودیون کو خوب معلوم تہا کہ نبی آخرالزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانے قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین

اوٹیکا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہتے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خو جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کم بختون نے حسد کے مار عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو ستاتے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو ستاتا مگر جو اون مین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام رضہ کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے تامل ایمان لے

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۱۸ عن المغیرۃ بن شعبۃ ای بنی ومایعصمک منہ انہ لایضرک یعنی الدجال قال لہ اخرجہ البخاری الا لفظہ ای بنی مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر اے بیٹے کی لفظ او نہین ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی مینے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہی

۱۱۱۹ ف اسامۃ بن زید ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قال الیس قد عاد عبادۃ حین عادہ وہو ابو حباب ہو عبداللہ بن ابی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اوکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئی تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبداللہ بن ابی منافق کی ف حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے

اوسوقت تک عبداللہ بن ابی ظاہر اسلام بہی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑہی اور
ناک بند کی اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کہڑے ہوکر وعظ
کیا اور قران پڑہا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچہا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو
اپنے گہر بیٹہہ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجہاؤ عبداللہ بن رواحہ
صحابی وہان موجود تہے اونہون نے کہا یارسول اللہ آپ بخوشی جو چاہے سوار شادی کیجئے
اگرچہ پہنین سنتا تو ہم تو قران پڑہتے ہین پھر تو مسلمانون اور کافرون مین نہا
لڑائی ہوئی قریب تہا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکایا پھر سعد بن عبادہ کے گہر جاکر بعد
فرمائی سعد نے کہا یارسول اللہ وہ حضرت کے جہت سے معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے
تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری کا
اور بادشاہی کا تاج رکہین آپ جو حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے
وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دیندار سے
اکثر باز رکہتا ہی

۱۱۳۰ ۞ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهُ یَوْمَ حُنَیْنٍ

مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار
درخت والون کو یہ حضرت نے جناب حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباس رض سے
روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا
ساتہہ ایکدم نہچہوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی
مسلمانونکے پیر اوتہہ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تہے مین
لگام کہینچتا تہا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبہ مین جانبازی کی
تہی اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز نہی حضرت کی آواز سنتے ہوئے

سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچون کی طرف جھکتی ہین پھر
خوب لڑے اور حضرت سے پتھریان کافرو پر ماریں لڑای فتح ہوگئی جنگ حنین
آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی

ف المسیب بن حزن ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ ۱۱۲۱
قالہ لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو خدا کے نزدیک اس کلمہ
کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑ لون گا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو
بخشوا لونگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اوسکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے
وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان
کمبختون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو
فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسیطرح ورغلاتے تھے آخرش کو ابو طالب نے کہا
کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نہ کہا

ف ابو موسی ایہا الناس اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا ۱۱۲۲
انکم تدعون سمیعا قریبا وہو معکم قالہ فی سفر وکانوا یجہرون بالتکبیر
بخاری اور مسلم مین ابو موسے رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانپر
یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو
پکارتے اور وہ تو تمہارے ساتھہ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار
اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور
کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین
اور دوسرے کے بھی

مر ابو ہریرۃ ایہا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین ۱۱۲۳

مَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ قَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى
يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے لوگو اللہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا
ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قران مین اے پیغمبرو کہاؤ پاک مال اور حلال
رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے
قران مین فرمایا اے ایماندارو کہاؤ حلال مال اوز پاک چیزونکو جو میںنے تمکو دین پھر
حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا سفر کیا بکھرے بال خاک الودہ
پھلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ اے رب میرے اے
میرے رب میرے اور حالانکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا
حرام غذا سے پھر کہانے اپسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہی ہی جسمین
کسیکا دعوے اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوریکا مال اور غصب کا مال پاک
نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوے اوسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا
اور رباج کا اگرچہ اوسمین بظاہر دعوے نہین لیکن اسطرح مال لینا شرع مین درست
نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہی کہ خدا اوسکو
قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کسطرح قبول کرنے اور حلال طلب کرنے
پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی اسمین رد ہے اون لوگون کا جو کہتے
ہین کہ اوصاحب ہم اوز پیغمبر لوگ برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کریں پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر بیکس کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب

اسکا کیا

اوسکا کہانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھہ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھہ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش مین نے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کہیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا نشہ بیلکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین نے خواہش اسکو کچھہ دیوے یہ سب درست ہی حلال ان طرحون سے حاصل ہوتا ہی اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو منھہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے کفنکو نہین

مر ابن عباس ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او یری لہ الا وانی نھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم

مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریونسے اب کچھہ باقی نہین رہا سوائے نیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العلی کہو اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمہاری دعا قبول ہونا

ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کی بواسطی نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر اجزئی نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہوتے کا

نیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے
اور دیکھے پہلے رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول بہرا
مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش پر ہی

۱۱۲۵ م ابو سعید ایھا الناس انہ لیس بی تحریم ما احل اللہ لی ولکنھا شجرۃ اکرھھا ان
تعنی لحوم قالہ حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من اکل من ھذہ الشجرۃ الخبیثۃ
سلم مین ابو سعید رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام
کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجھکو اوسکا
معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا
کہ حضرت نے فرمایا تہا کہ جو لہسن کہاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حلال
مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت کی

نہین کراہت طبیعی ہی

۱۱۲۶ م انس ایھا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام
ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ
لو رایتم ما رایت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رایت یا رسول اللہ
قال رایت الجنۃ والنار سلم مین انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ
سلام پہیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پہر حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا
تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے
فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب
ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع ہو

کرلیوے تو مقتدی کرین پہر ہنسنے کی بُرائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی
تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی

۱۱۲۷ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ
قَالَهُ یَوْمَ عَرَفَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین
یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا ف عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سُنا کہ لوگ اونٹونکو مارتے ہوئے دوڑائے
آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی

۱۱۲۸ م عَلِیٌّ اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت مرتضے علی علیہ السلام سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدّون کو قایم کرو اپنے غلامونپر ف یعنی
اگر تمہارے غلام گناہ کرین تو اونکو سزا دو جیسے دس درم بازیادہ چوری کرین تو
ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا
دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بروں اجازت حاکم کے
مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین

۱۱۲۹ م اَبُوْسَعِیْدٍ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ یُحَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ
عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اے لوگو البتہ خدا ہی اشارے کرچلا ہی شراب مین اور شاید کہ آگے اُتارے
اوسمین کچھ حکم یعنی کہول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے
کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالیوے ف جب قران مین اس مضمون کی
آیتین اُتریں کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگون کو فائدے بھی ہین اور گناہ
بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر دازسے

سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت کے
فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی پھر
فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پئے نہ بیچے ڈہلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے
برتن توڑ ڈالی اور شراب بہادی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہوگئی

۱۱۳۰ م سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدِ الْجُهَنِيُّ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ
النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهٗ
وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا مسلم مین سبرہ بن معبد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور اے شک
خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعہ والی عورتون سے کوئی عورت ہو
اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سوا وسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول
مباح تہی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی

۱۱۳۱ م جَابِرٌ يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھو حج کی عبادت کے طریقے
اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے
حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اوسی سال انتقال فرمایا اسواسطے
اوسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی

۱۱۳۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہ حدیث
دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی

۱۱۳۳ خ اَبُوْ اُمَامَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ

وَاِنْ تَسْرُكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى

كَفَافٍ بخاری مین ابو اُمامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زایدہ از حاجت مال کو تیرا حق ہی کہ بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھہ چھوڑا تو بُرا ہی تیرے واسطے اور تجھکو ملامت نہو گی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا و رمال رکھنے مین بُرائی ہی کہ اسپر حساب اور غیرہ ہی فائدہ لیکن بقدر اپنے گھربار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی خلاف نہین

کہ حضرت اپنی بی بیون کو سال بھر کا قوت دیتے تھے

۱۱۳۴ مر جَابِرٌ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصاریون کا ایک قوم تہا اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسین حضرت نے یہ حدیث فرمائی دوبارہ یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھے جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نَوْعٌ اٰخَرُ

دوسری قسم کی حدیثین

۱۱۳۵ ف اُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ اَبِي اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے

مجھہ سے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھہ لوگ قوم عبدالقیس سے
اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سوا وہنون نے مجھکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون کے
سو وہ دو لون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجھکو عبداللہ بن عباس
وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑہنا سنت ہی یا نہین
حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مینے حضرت کو بعد
عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پہر حضرت کو ایک روز مینی عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے
دیکہا تو مینے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد
عصر کے پڑہ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تہا اب درست
نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا دون فرض کے جایز نہین

۱۱۳۶ خ اَنَسٌ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی
بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں تو یون ہی کہ بہشت
مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچے بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید
ہوا تہا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے
غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا نے کہیں ہو تو محنت کرکے اوسکو رولون تب حضرت
یہ حدیث فرمائی یعنی یہ سمجھہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے
ایک اعلے اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی

۱۱۳۷ خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِیْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا
یَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَیُرْوٰی سَنَهْ فِی الْمَوْضِعَیْنِ بخاری مین اُمّ خالد سعید
بن عاص کے یا خالد بن سعید کے بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ
سوسی کی چادر اچہی اے اُمّ خالد یہ اچہی اور ایک روایت مین بجاے سَنَا کے سَنَهْ دونون

مقام پر آیا ہی اور دونون ان لفظون کے معنی آپ سمجھے ف اُم خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاری دار اُون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ تمین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی

ف عَائِشَةَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ ۱۱۳۸
وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اُم سلمہ تو مجھکو تنگ نہ دے عائشہ کے معاملہ مین اسواسطے کہ سوائے عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر وحی نہین اترتی ف اس حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تہا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بہیجتے تہے کہ حضرت خوش ہون گے حضرت کی بی بیون نے حضرت اُم سلمہ کی معرفت حضرت سے تالش کی کہ اصحاب سب بی بیون کے گھر تحفے بہیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اوسمین ایسا دینی کمال ہی کہ سوائے اوسکے اور کسی بی بی پاس مجھکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بی بیون سے افضل ہی سو حضرت اُم سلمہ نے کہا کہ مین اگلی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون رسول اللہ

م اَنَسٍ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِينَ اَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي اَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا ۱۱۳۹
بَشَرٌ اَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ
اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ تَجْعَلَهَا طَهُورًا وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے اُم سلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط ارب سے یہ ہے کہ مین نے شرط کرلیا اپنے رب سے اسطرح کھلکر کہ مین تو آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی

ہوتا ہی اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے مین
کردن کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہون کی طہارت
پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے
تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہی کہ میری مان اُمّ سُلیم کے پاس ایک
یتیم لڑکی تہی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھہ کر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی ابھی
بڑہنا نصیب نہو جیوا اوس لڑکی نے رو کر اُمّ سُلیم سے کہا کہ حضرت نے مجھکو بد دعا دی
نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہی حضرت نے فرمایا کہ
بد دعا اُمّ سُلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہی اور کہتی ہی کہ حضرت نے مجھکو یون بد دعا دی
تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت کہہ اے لڑکی
والے کو میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق مین
اور بہتری ہوتی ہی حضرت کی یہ دعا ایسی تہی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو
ہین جیسے اے کمبخت اے نصیب مگر دل سے اوسکا بُرا نہین چاہتے ہر چند
حضرت بحالت غصّے سے معصوم تہے لیکن حضرت کو کیا شفقت تہی اپنی امت پر کہ مثل بندگان
کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر کسی قصد کے
حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت جو شفقت تہی شہ عالم
ایسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سُنی اب تو امت کو یہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول
راہ اوسکی چلین بدعت کی کرین پنج گنی

۱۱۴۰ مر انس یا اُمّ سُلیم اِنَّ اللہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ قَالَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ سلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے اُمّ سُلیم کافرون کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہم پر
احسان کیا یہ حضرت نے جنگ حُنین کے دن فرمایا ف حضرت نے اُمّ سُلیم کو خنجر باندہے
دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تو نے باندہا ہی اُمّ سُلیم نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس ارادے سے

کر اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث
فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں

۱۱۴۱ ق اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاَهَا تَجْمَعُ عَرَقَهٗ

بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ق انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت اکثر دنکو میرے گھر میں اگر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا میری مایعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشے میں بھرنے لگے حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پوچھتی ہی ام سلیم نے کہا یا رسول یہ میری عطر کی شیشی ہی اسمیں میں آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبو دار ہی اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتے ہین

حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

۱۱۴۲ م اَنَسٌ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَهٗ لِاِمْرَاَةٍ کَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَةً

مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانی کی ماں دیکھ اور پتا جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے کچھ کام ہی ۱۲ ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجئے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے تھے اور اوسکا کام کر دیتے تھے

۱۱۴۳ ق عَائِشَةُ یَا بَرِیْرَةُ هَلْ رَاَیْتِ مِنْهَا شَیْئًا یَرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَرِیْرَةُ لَهَا مَا اَغْمِصُ عَلَیْهَا اَکْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِیَةٌ حَدِیْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِیْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِیْ الدَّاجِنُ فَتَاْکُلُهٗ قَالَ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اصْدُقِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰی اَتَاهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْهَا اِلَّا مَا یَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰی تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجھکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب

حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

۱۱۴۴ ق عَائِشَةُ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ حِينَ بَعَثَهَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِي عَائِشَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آے بیٹی کیا تو نچاہے کی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بی بیونے حضرت کے پاس بہیجا تھا عائشہ رضی کے حق مین برابری چاہتی تہی ف دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا

۱۱۴۵ ث عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جسمین مینے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جاو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹہا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تہا اوس سے جو میرے پیر پاس تہا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تہا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تہا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز مین ہی دوسرے نے کہا کہ کنگہی مین اور اون بالون مین جو کنگہی سے نکلتے ہین اور خرما کے گابہ کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان ہی کہا ہی دوسرے نے کہا ذی آروان کے کوئے مین ق مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال تبدیلی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین

یون روایت ہی کہ حضرت بی بیون سے صحبت نہ کر سکتے تہے چنانچہ اکثر حضرت میرے پاس رہتے
اپنی صحت کی خدا سے دعا کی یہہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتہہ اوس کوئے
تشریف لے گئے اوسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اوس
جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تو
شفا دی مین کسواسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور غل مچاؤن حضرت پر جادو
اثر کرنے کی یہ حکمت تہی کہ کافہ حضرت کے معجزے دیکہہ کر حضرت کو جادوگر کہتے تہے اور
مشہور یون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اوسکے
نزدیک بہی حضرت کو جادوگر کہنا درست ہوا

ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۱۱۴۶
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال بہت
سخت ہوگا کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکہے یعنی قیامت کے دن ف
مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے
پاؤن اٹہین گے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکہین گے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہون گے جو اس کہان
ٹہکانے ہون گے کہ کوئی کسیکو دیکہے

م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً ۱۱۴۷
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ تو زیادہ کو بدزبان نہو ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیون نے
حضرت کو بدزبان دات کے بددعا کی حضرت عائشہ رضہ نے اونکو اسیطرح جواب دیا اور بڑہ کے
لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انہون نے کہا اوس سے زیادہ کیون کہا

ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا زَالَ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ ۱۱۴۸
انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو میں نے خیبر میں کھایا تھا
سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجھکو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی
زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہی

۱۱۴۹ خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ
الْمُنَافِقِينَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے
گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تہی کہ اتنے مین حضرت تشریف
لائے پہر اون دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اون سے
ظاہر ہوتی ہین غالب ہی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کہا یقین نہین اسواسطے
کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی

۱۱۵۰ خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کہیل نہ تہا اسواسطے کہ انصاری
کہیل خوش معلوم ہوتا ہی ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مینے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہیل فرمایا دف
بجانے کو اور شعرین گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح مین دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ
دف مین جھانجھ نہ ہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۱۵۱ م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا يَ شَيْءٍ فَقَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِي
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ
يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ

أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال ہی جو دم پھولی اور رہا پہنتی ہی حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے پانیکا تو حضرت نے فرمایا کہ ہمکا سبب تبلا دے یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا واقف خبردار تبلا دیگا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر قربان پھر میں نے حضرت کو سب حال تبلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کرے گا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجھکو پکارا اور تجھ سے چھپایا سو میں نے اوسکو جواب دیا اور تجھ سے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آتا تھا اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی ہی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائے گی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مُردون پاس جا پھر اوسکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے ہان تشریف لائے اور اتنا لیٹی کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہانتک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت تین بار ہاتھ اوٹھا کو دعا

بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بہی پھری حضرت پہلے مین بہی پیچھے سو مین جلدی سے
آگے گئی اگر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہی
اسمین سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اسس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اسس حدیث سے معلوم ہوا کہ

قبرستان مین جانا اور مُردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی

ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ ۱۱۵۲
وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا فَقَالَ لَمَّا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى
النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ
الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ
کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندہی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر
عذاب ہو چکا ہی آندہی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تہا سو کہا تہا کہ یہ بدلی ہی
ہمارہی پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے
کہا تہا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوشی ہوتے ہین اس امید
کہ اسمین مینہہ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے
کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتا ہی ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے حضرت کو
کبہی اسطرح ہنستے نہین دیکہا کہ حضرت کا خوب منہہ کہل جاوے بلکہ مسکراتے تہے اور جب
آندہی اور بدلی آتی تو کہبراتے اور دعا خیر کرتے خوف سی کبہی اوہٹتے کبہی بیٹہتے
یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی مجہے خوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسطرح ہوا ہی سے برباد ہوئی اور
مشہور کا کہ نزدیکان رابشیں بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسکا نام ہی
کہ بندہ اپنے مالک سے ذرہی ذری بات مین لرزتا رہے

ف عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ

فرمایا اے عائشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیل نے
حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے
آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی

۱۱۵۳ م ابوھریرۃ یا عائشۃ ناولینی الثوب ویروی الخمرۃ فقالت انی حائض فقال
ان حیضتک لیست فی یدک مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عائشہ مجھکو کپڑا اوٹھا دے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے تو حضرت
عائشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دن مین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ مین
نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ مین
تو نجاست نہین لگی

۱۱۵۴ ق عائشۃ یا عائشۃ واللہ لکان ما مسّ لقاعۃ الخیّاء ولکان مخلھا رؤس الشیاطین
یعنی بیرذی اروان بخاری اور مسلم مین عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اوس کوئے کا پانی جیسے ہندیکا بھگویا پانی اور اوسکے پہاڑ یکے درخت
جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی اروان کوئے کی ف حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا
اوس کوئے کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا

۱۱۵۵ ق عائشۃ یا عائشۃ ھذا جبریل یقرئک السلام اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہین تجھکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت عائشہ سے
یون روایت ہی کہ مینے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت نازل
جو آپ دیکھتے ہین وہ مجھکو نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی
اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا مستحب ہی اور سلام کا جواب زیادہ کر
دینا افضل ہی جیسے عائشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۱۵۶ م عائشۃ یا عائش ھذا المدیۃ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائش یہ

ف عائشہ اختصار ہی عائشہ کا مصابیح میں روایت ہی کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے
قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھ سے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو
پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد
گھر والوں سے اور محمد کی امت سے

۱۱۵۷ یا عَائِشَةُ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ
اللّٰهِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتُمْ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہارے لئے
خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اتری ڈرا
پیغمبر اپنی برادری والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد
سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال دینے میں مجھکو اختیار ہی آخرت کا میں مالک اور
مختار نہیں بدون ایمان اور نیک عمل ہی قرابت پر نہ بھولیو

۱۱۵۸ ف أَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَیْكُنَّ جَارَتُهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ
هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأَلْفَاظِیُّ وَهُوَ لَفْظُ الرِّوَایَةِ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ جَارَتَهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ایمان دار عورتو تم میں سے
کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ
بکری کے پائے کی جلی ہوئی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یوں ہی کہ اے مسلمان
عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے
درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور
الفت چاہیے تو آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہی تھوڑے
تحفے کا دھیان اور خیال نچاہیے کر نا عورتوں کو خاص کر کے اسواسطے فرمایا کہ اور
محبت کا دھیان اور خیال کم چیز کو پہیز دینی ہیں جیز جان کر اور اسکو فضیحت کرتی ہیں تو محبت کہاں اور عداوت پیدا

اَلْبَابُ السَّادِسُ

اس بحث مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم تو انہین حدیثون کی ہے جنکے سر سے یہ رسم اٹھ گئی ہے

۱ خ عَائِشَةُ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال کو کھلا سنا جاویگا اوس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمان دار لوگون کا اور دوسری طرح یہ کہ اوس مین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرون کا حساب ہے کہ اونکا انجام دوزخ ہے

۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہین جو لوگون کو پچھاڑ دے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے لہذا باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے

۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے بڑائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت مین دل کی بے پروائی ہے

ف یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ ہتا اسباب زیادہ ہے یعنی احتیاج زیادہ ہے مصرعہ انا کہ غنی تر اند محتاج تر اند تو حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کیا حاجت ہے کہ تونگری کی امید رکھے

۴ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک کھجور یا دو کھجور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھرائے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے نکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہ لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر کہ یہ دون کیلے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

جو محتاج لوگ کہ سوال نہیں کرتے اونکے دینے میں زیادہ ثواب ہے گدائی بغیر دین ہے اور اونکا حق مقدم ہے
اِنکے حق سے اسواسطے کہ انھوں نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کرلیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوین گے تو دوسرے
مقام سے مانگ لاوینگے اور دے بجاے سے زبان میں خواہ دینا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
ح عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُہٗ وَصَلَھَا بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا
وہ شخص نہیں جو احسان کے بدلے احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اسکی
حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنے جو اپنے بھائی بندون کے جور و ظلم کے مقابلے
میں اونکے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان
کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں

ف اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَہٗ وَلِاَصْحَابِہٖ ھِجْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ وَلَکُمْ اَنْتُمْ
اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ھِجْرَتَانِ یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِیْنَ قَدِمَتْ مِنَ
الْحَبَشَۃِ سَبَقْنَاکُمْ بِالْھِجْرَۃِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْکُمْ بخاری اور مسلم میں اسماء سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا
ثواب ہے اور تمکو اسے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے یعنے عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے
حبش سے آئین کہ سب سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف
اسماء اسلام میں جعفر طیار سے تھے چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور
باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینہ مین ہجرت
کرآئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
اسماء ہم حضرت سے زیادہ حق دار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسماء نے کہا
کہ اے عمر تم دور ملک مین گئے تھے ہم کو دریا کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین تھے جہان کھانے پینے
کا کچھ تکلف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی

خدا کی راہ مین بکلف زیادہ اور شاہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا
حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا

ف عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی خیرا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضی ۷
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہین جو ملاپ کرادے دو مین تو کہی نیک بات یا اپنی طرف سے
جوڑی نیک بات ملاپ کے واسطے ف کہنے ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے
کہ در وقوع مصلحت امیر بہ از راستی فتنہ انگیز

خ الصعب بن جثامة لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری مین صعب بن جثامہ سے روایت ہے ۸
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تمکو پھیر دیتا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین ف یہ قصہ
ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ مین صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا
حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے
تو یہ تحفہ قبول کرتے

م ابو ھریرة لیست السنة بان لا تمطروا ولکن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا ۹
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہ نہین کہ تمہارے واسطے مینہہ نہ برسایا جاوے ولیکن
قحط وہ ہے کہ جسمین مینہہ برسے اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنے سخت قحط وہ ہے کہ مینہہ برسے ۱۱
اور زمین سے کچھ نہ اوگے کہ انمین بالکل امید قطع ہے اور غضب الہی صاف کھلا ہے

ف ابو ھریرة لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام ۱۰
اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہین ف یعنے خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہون تو انون پر زکوٰۃ ہی

م جابر لیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقة ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقة ۱۱
ولیس فیما دون خمسة اوسق من التمر صدقة مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پانچ
اوقیہ سے کم چاندی مین زکوٰۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین پانچ وسق سے کم کھجور
مین زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو اونٹ کے حساب سے

ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور دس ساڑھے صاع کا ہونا ہے تخمینا پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین بصاع کا بیان ہے کہ اسنے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جینس پانچ من ہوا وسمین زکوۃ نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ مقدار نہین تھوڑے اور بہت سب مین زکوۃ ہے یعنے دسوان حصہ

ف عائشۃ لیس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ

قالہ لہا حین قالت کلنا نکرہ الموت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن ایمان کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنے مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور کافر کو جب مرتے وقت عذاب الہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنے موت کو برا جانتا ہے خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنے زندگی مین موت کا برا جاننا معتبر نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایمان دار رحمت الہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے

م فاطمۃ بنت قیس لیس لک علیہ نفقۃ قالہ لہا لما طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتۃ مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہین حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علماء کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین جو اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کے نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند منفرین

تھا اور سنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو نہ لئے اور اوسکی نالش حضرت سے کی
تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تو کرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر ۱
واجب نہیں ہے

ق جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے ۱۴
فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہیں ق حضرت سفر میں سنے ایک شخص کو دیکھا کہ
غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اوپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ شخص
روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ
ضرور نہیں سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت
ہو اور مضرت کسیطرح ہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے

ق ابو موسی لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم میں ابو موسے سے ۱۵
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال مونڈ ڈالے اور
کپڑے پھاڑے اور منہ کھروچے اور چلاوے ق کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم میں
کام کرتے جسطرح ہندوؤں میں بھی بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مصیبت میں نامحرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ
حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں ۱۸

ق انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ لیس نقب من انقابہا ۱۶
الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باہلہا ثلث رجفات
فیخرج الیہ کل کافر ومنافق بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا
شہر نہیں جسکو دجال نہ روندے گا یعنے سب جگہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے اور مدینے کے
دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرنے نہ ہونگے سو دجال اترنگا
مدینے کے قریب شورہ زار جگہ میں پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو

محل جاوبن سے وخیال کی طرف سب کافر اور شارف

ف ابوذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک بخاری اور مسلم ابوذر سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مسلمان نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بنائے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جانے اور نہیں تو اوسے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہیں وہ ہماری زاد پر نہیں اور چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہہ کے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حالانکہ وہ ایسا نہیں ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم کے اسطرح روایت اور بخاری کی یوں روایت ہی ہے کہ یہ عیب لگا ویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا اگر کہ ایسا کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر ہوگا ف معلوم ہوا کہ اتنا نسب جھٹا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور نگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہی جسمیں کفر کا خوف ہی اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر پلٹ پڑے

ف ابن مسعود لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ ١٨
وفی روایۃ لو او بخاری اور مسلم عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہیں ف کفر کے بول یعنے واویلا وامصیبتا کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیاں ذکر کر کے چلا کر رونا پیٹنا ست یہ ہی کہ مصیبت میں صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمیں کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں

ع ابوہریرۃ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ۱۹
ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سجہ بوجہ کے دیتا ہے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ ہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آواز ہی سے نہ پڑہے اور مدّ اور مدّ کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا دستور
تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کس کلام کی کیا
حاجت ہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب یہ ہے تو دنیا کی
عورتون مین بالکل نور ہی ہوتی ہی کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو یا وجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے
دل لگاوے یا دنیا سے اوسکا دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا
مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑہنا سنت ہی بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ
راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہی

ف ابن مسعود لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها لانه ۲۰
سن القتل اول سنه ویروی لانه کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر اوسکے
خون کا حصہ پڑتا ہے یعنے وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی
راہ نکالی اور دوسری روایت یون ہی کہ اوس پر گناہ اسواسطے ہوتا ہی کہ اوسنے اول اول
قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کا بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مارڈالا تھا خونریزی
کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
اسیطرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال ہوگا

ف ابن مسعود لیس هو کما تظنون انما هو کما قال لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ۲۱
ان الشرک لظلم عظیم قاله لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم فشق
ذلک علی اصحابه وقالوا اینا لم یظلم نفسه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا ہے وہ مطلب تو یون ہی جیسا لقمان نے اپنے

بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن آمان ہی تو یہ بات
حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونہون نے کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہی جو اپنی جان پر ظلم
ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی گناہ بھی بیجا کام ہی تو اصحاب نے
معنے عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے
نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین ظلم سے مراد شرک کی گناہ مراد نہین جو تم گھبرائے ہو معلوم ہوا
کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنے خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

فصل فی نعم وبئس

اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہے

۲۲ مرحبا بنعم الادام الخل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے
ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھہ کھانیکو سالن مانگا لوگون نے کہا
اور کچھہ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھانے جاتے تھے اور یہ
فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے
واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایکبار بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہے دوسرا یہ کہ طبیعت والے کے جی مین خوب
چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے

۲۳ ف حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھا کرتا ف عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے دوزخ دیکھکر کہا کہ
حذر اکی پناہ تب میرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس زمانے مین عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے
تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے

۲۴ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ

باخن بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودہار کیا اچہا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودہار کیا اچہا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بہر دودہ دے اور شام کو دوسرا برتن بہر دودہ دے ف اونٹنی اور بکری شیردار کا دودہ خیرات کرنیکو اسواسطے سندہ فرمایا کہ ہر روز دودہار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بہی اوسکا حاصل ہے

۲۵ مر اَبُوْهُرَيْرَةَ نِعْمَا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوٰى نِعْمَ لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَتَوَفّٰى حُسْنَ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَنَصِيْحَةَ سَيِّدِهٖ نِعْمَا لَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچہی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچہی بات ہی غلام کے حقین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچہی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچہی بات اوسکے حق مین ہی ف عابد غلام میان کے بالبدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دونون مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بہی اور مجازی مالک کو بہی

مر عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑہا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تہا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملادیا تہا پہر اوسکو ادب سکہلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر

۲۶ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعَى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کہانا بیاہ کا کہانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چہوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کہانے مین سوائے برادر اور مالدارون

سے کہا بون تو بہن ہوسکتے اسواسطے اوسکو خبر نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اگر کہا بون کو بھی کہدیتے تو برائی نہ ہوتی
ہوسکتا در دعوت نہ ہوتی کہ بیکو اسواسطے یہ کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانون سے آپس مین محبت
اور الفت حاصل ہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہی محبت کے زیادہ ہونے کا پھر جسسے
دعوت نہ قبول کی اوسنے محبت توڑدی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑدی

ق ابن مسعود یئس ما لاحدھم ان یقول نسیت ایۃ کیت وکیت بل ھو نسی
واستذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلھا بخاری اور مسلم
بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے
کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بہلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو
اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے رسانون سے
چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح جب حافظ قرآن سے چند روز غفلت
کی اور دور اذکار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین
قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت
کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بہلانا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان
بات بتانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن بھولنا گناہ ہی
تو اسطرح نہ کہے کہ اس مین بے پروائی کلمتی ہی اور خلاف شرع عبادت پر جزات ثابت ہوتی ہی

فصل

اس فصل مین دو حدیثین جنکے سر پر بنا اور بنیا کی لفظ ہی

ق جابر بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی ۲۹
جاءنی بحراء جالسا علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ فرقا فرجعت فقلت
زملونی زملونی فدثروني فانزل اللہ یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک
فطھر والرجز فاھجر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک

مینے آسمان سے ایک آواز سُنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا
آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا اپنے گھر
کی طرف تو مینے کہا کہ مجھکو کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یی آیتین اُتارین کہ اے کپڑے
کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنے
اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنے بت پرستی سے منع کر ف
اول اقرا کی سورت اُتری پھر قریب مین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اُتری تب حضرت نے
کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

ش ابوھریرۃ بینا انا نائم رُئیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذھب فکبرا
علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما الکذابین اللذین انا بینھما
صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسدم کہ
مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامہنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتون مین
ڈالے گئے سو مجھہ پر دونے بہت بھاری پڑے اور اونہون نے مجھکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجھکو حکم ہوا
کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے
اون دو جھوٹھون کی کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین
ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنے ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوے کرتا تھا
اور حضرت کے پیغمبری کا بھی منکر تھا سو حضرت کے سامہنے فیروز دیلمی کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا اور
یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کے پیغمبری مین شراکت کا دعوے کرتا تھا سو صدیق
اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی تھی
اون دو جھوٹھون کا مرنا ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی مراد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھہ مین
دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب
مین پہنے دیکھے تو بہتری مگر ہنسلی سے گلے مین دیکھنا دلیل اچھی عمدہ خصلت ملنی کی اور بالون مین کوچری دیکھنا

فضیلت عمر فاروق ۳۱

فہ ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم

ق ابن عمر بینا انا نائم رأیت بقدح لبن فشربت منہ حتی انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ قال العلم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودہ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی تب مینے بہات اسودہ ہوگیا پھر مینے اپنا جھوٹھا باقی دودہ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور یوجہ ہی ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودہ کھاتے جو اب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ تفضیل عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ بے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا

خ ابوھریرۃ بینا انا نائم رأیتنی اذا عر فمھم حتی اذا عر فمھم حراج رجل بینی وبینھم فقال لھم فقلت لابی این قال الی النار واللہ قلت ماشانھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القھقری ثم اذا زمرۃ حتی اذا عر فمھم خرج رجل من بینی وبینھم قال لھم قلت الی این قال الی النار واللہ قلت ماشانھم قال انھم ارتدوا علی ادبارھم فلا اراہ یخلص منھم الا مثل ھمل النعم بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ میرے آیا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ اؤ سو مینے کہا کہ کدہر لیجاتے ہو اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا یعنے اونسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا تو لوگ پلٹ گئے تھے میرے بعد اپنے پشتون کی طرف اولٹے یعنے اسلام چھوڑکر کافر ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اونسے کہا کہ آؤ مینے کہا کہ ہر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی

طرف سے کہا کیا حال ہی انکا اسلئے کون مقصور ہوا اوسنے کہا مقررے لوگ پلٹ گئے تھے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اون مین سے کوئی بچے مگر جیسے ہنکے جھوٹے ہوئے اونٹ ذالی وارنکے کمر پہتے ہین ف یعنے اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمر ہین جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے اقبال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نومسلم مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا اونہین لوگون کا انجام حدیث نے حضرت کو خواب مین دکھلایا یعنے خود بہ مذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے یون اونکا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل کہ کسینے بھوتے کے طالب علم سے پوچھا کہ دو اور دو کے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روپے حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی یہ گمان باطل اونکے حق مین کوئی ذی ہوش عاقل نہ کریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قابل تھے مرتدین کے بہت تو اونکی طرف کسیطرح ممکن نہین خدا کی مار اون سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

ق أَبُو سَعِيدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مینے لوگون کو کہ میرے سامہنے کئے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہنچا ہی اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامہنے کیا گیا اور ویسا کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا یعنے بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکہتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور سب سے زیادہ تھا

ح أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا

ابن ابی قحافۃ فنزع بها ذنوبا او ذنوبین وفی نزعه ضعف واللہ یغفر له ثم استحالت
غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سویا تھا کہ مینے اپنے تئین دیکھا
ایک کوے پر کہ اوسپر ڈول بڑی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی
قحافہ یعنے صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اونکے کھینچنے مین کچھ سستی
اور کمزوری تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے
نوا ایسوں سے ایسا عجب عبقری پہلوان کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک لوگ اونسے پانی
کنوے سے نکالا کہ لوگون نے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشست گاہ پر بٹھلایا اور عرب
مین اونٹون کی کثرت ہی اور معمول یہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کوئی پر لاتے ہین پھر سبکو حوض
پانی پلاکر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین
نزعی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنے حضرتؐ کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے
اور ایک دو برس آہستگی سے کالین گے یعنے خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام
عالم مین خوب نہین پھیلے گا چنانچہ صدیقؓ دو برس خلیفہ رہی اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدین
کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ خلیفہ ہوے
دس برس خلیفہ رہی اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور خراسان
اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر معمور گنات فتح ہوے اور چار ہزار جامع مسجد تیار ہوین اور چار
ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوے لوگ آسودہ اور غنی ہوگئے جو حضرتؐ نے
بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا

ق ابوهريرة بينا انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ الى جانب قصر فقلت لمن هذا
القصر قالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سویا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک

عورت ہی کہ ایک محل کی طرف دستور کرتی ہی سو نے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا
محل ہی سو مجھکو عمرؓ کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پسند نہ کرتے مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد
کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا ف بخاری
مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروق رضؓ نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا
حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی تھی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی اس حدیث مین عمر فاروقؓ کو
بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی

۳۶ ع ابوہریرہؓ بینما ایوب یغتسل عریانا خر علیہ رجل جراد من ذهب فجعل ایوب یحثی
فی ثوبه فقال له ربه یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن
برکتک بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ حضرت ایوب برہنہ
نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین
رکھنے لگے سو اون سے اوسکے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا مین تجھکو مالدار اوس سونے سے جسکو تو دیکھتا
ہی نے پرواہ نہین کر چکا تھا نہ تو محتاج نہین کیون سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کہ کیون نہین مجھکو تیری
عزت کی قسم ہی کہ مجھکو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی خیر سے مجھکو بے پرواہی
نہین ف یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہون کہ علام
مالک کی عنایت کی ہوئی خیر سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اوسکو سر و مالک کی مہربانی
پر ہی مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر نے طمع اور
تلاش مال کے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھ کر لینا توکل کے مخالف نہین

۳۷ ع ابوہریرہؓ بینا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا فی سحابة اسق حدیقة فلان فتنحی ذلک
السحاب فافرغ ماءه فی حرة فاذا احدی تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء فتتبع الماء
فاذا رجل قائم فی حدیقته یحول الماء بمسحاته فقال یا عبد الله ما اسمک قال فلان للاسم
الذی سمع فی السحابة فقال له یا عبد الله لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب

الذي هذا يا عبد الله يقول لي حديقة فلان لاسمه فما تصنع فيها قال اما اذا
قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي ثلثا
واردّ فيها ثلثه رواه مسلم ٣ من ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا ایک
بیابان مین کسی زمین سے سوا دسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو بدلی طرف
وہ بادل جھک پڑا اسنے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین دسنے اور نالی دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے
اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص ہر سے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے
باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادہر اودھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا اے اللہ کے بندے
تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے
خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا ہے اوس بدلی مین اوا رسنی جسکا یہ پانی ہی
کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کسطرح شکر گذاری
کریگا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھا رہون گا اور سکو جو اس باغ سے پیدا
ہوگا سو اوسکی ایک تہائی خیرات کرون گا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤن گا اور ایک تہائی
اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال
خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے بھیجہ بموجب حکم الہی کے برساتے ہین اور
حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ
اسیطرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اسکو ملے
خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گذاری کرے اپکو اتفاقی نہ جانے جیسا کہ ادالہی سمجھے

٣ ف مالك ان ضعضعه سيما انا في الحظير ودنما قال في الحجر مضطجعا اذا اتاني اتٍ
فقد قال وسمعته يقول فتق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من
ذهب مملوة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار
ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى اتى السماء الدنيا

فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال أبكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم

قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران النيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قلت امرت خمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه لكني تتبعت فيه مسلما فرأيته

رواه البخاري ومسلم عن مالك بن صعصعة اسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کسی نے حضرت سے بوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا مجھ سے سوا اوسے پھاڑا اول اوسی نے کہا کہ اسے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسے چیرا درمیان میں پہان تک کہ میں اوسکے ناف تک پھر غیر اول نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے

پھر وہین یہ کہا گیا پھر بہرے آگے ایک جانور کیا گیا جسکے بران کہ خچر سے اونچا اور گدھے سے اونچا تھا مد نظر
آیا قدم وہ اٹھاتا تھا سو اوسپر مین سوار کیا گیا پھر تو مجھکو جبرئیل وہان تک کہ پہلے آسمان پاس
پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے جو کیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین جبرئیل ہون کہا کون ہے سنا تہ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو آگاہ دیکھتا کیا ہون
کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا
اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہان تک
کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل
ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ وہان یحیی اور عیسے کو دیکھا
اور یہ دونون خالے بھائی ہین جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسے ہین سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام
کیا سو اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل
مجھکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف ہے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجھکو سلام کا جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہان تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کیدار نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی
جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین
داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس ہے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا
اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ

یا محمد ﷺ آسمان کو بھیجا سو جبرائیل دروازہ کھلوا کر اندر گئے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ﷺ ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہاں کہا تو خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں آدم ہی سو اوسکو سلام کرتو اوسنے اوسکو سلام کیا اور اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل نے چڑھا یہاں تک کہ چھٹے آسمان کو بھیجا سو جا کہ دروازہ کھلوا کر اندر گئے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ﷺ ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں موسے تھے جبرئیل نے کہا یہ موسے ہی سو اوسکو سلام کرتو اوسنے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں وہاں سے بڑھا تو موسے رویا کسنے کہا اے موسے تو کیوں رویا کیا سبب ہی موسے نے کہا میں روتا ہوں اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی اُمت کے لوگ میری اُمت سے زیادہ بہشت میں جاوینگے پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا ساتویں آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلوا کر اندر جاوے اوسنے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ﷺ ہی کہا کہ بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ابرہیم تھے جبرئیل نے کہا پیر اپ ہم ہی سو اوسکو سلام کرتو اوسنے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ یعنے بیری کے درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکا پیر جیسے خرمے کے مشکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیوں کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور وہاں چار نہرین تھیں دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہیں جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہیں اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہیں پھر مجھکو بیت المعمور لے گیا یعنے فرشتوں کا کعبہ جو ہر روز ہر ستر ہزار فرشتوں سے بھرا جاتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک برتن دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ ہدایت دین اسلام کی صورت پر ہی جس پر تو اور تیری اُمت ہی پھر میرے

اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹا آیا موسے کے پاس ہو کر نکلا تو
موسے نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے کہا مجھکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسے نے کہا مقرر تیری
اُمت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نھوسکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجھسے
پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس
سو اوس سے آسانی مانگ اپنی اُمت کے واسطے تو مین پھر اسوقت سے اوپر سے اوپر دس وقت کی نماز اوتار ڈالی
سو مین موسے کے پاس پھر آیا تو موسے نے اوسیطرح بولے اوّل بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرا لے کو کہا پھر
مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے اوپر سے اوپر دس نمازین اوتار دین پھر مین موسے پاس آیا پھر موسے نے
اوسیطرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر اوپر سے اوپر خدا نے دس نماز کو اوتار ڈالا پھر مین موسے پاس گیا پھر موسے نے اوسیطرح
کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسے پاس گیا پھر موسے نے اوسیطرح کہا پھر مین
پلٹ گیا تو مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسے پاس پھر آیا تو موسے نے کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مینے
کہا مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسے نے کہا مقرر تیری اُمت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہ ہوسکین
گی اور البتہ مین لوگون کو تجھسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کے علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے
سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی اُمت کے لئے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے
یہان تک کہ مین شرما گیا یعنے اب عرض نہین کر سکتا دلیکن اب تو راضی ہون مانتے ہون پھر جب
مین موسے کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز
کو اور بوجھہ اوتار ڈالنے اپنے بندون کے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی یعنے بخاری
اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن مینے یہان بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف رجسطرح اور حجر
اوس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت
کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس چند گز مکان کو کعبے سے اور قبلہ کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نام بدل دیا سو طرف
ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حجر مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت
یون ہی کہ اوسوقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حجر

مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرتؐ کے گھر کا ذکر کیا اور کبھی جسم کا دونون درست ہین اور نصف رات
مین اُمّ ہانی کا گھر مذکور ہی اُمّ ہانی علی مرتضےٰ کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا بھائی ہوا گویا ایک
ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت
کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نکھو دوسرے بار
معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس نہ کرے اور دل ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی
قبیل اعلےٰ رہنے کی حاصل ہوے اور حضرت موسےٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نہ تھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی اُمّت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک انمین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات
دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمدؐ کے تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ
ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ
حسد ہوتا تو بار بار حضرتؐ سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہے کو کم کرواتے اور حضرت موسےٰ نے ہمارے
حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گو بالعرض
کمی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور
فرات سدرۃ المنتہےٰ کے نیچے سے نکلین ہین یعنے اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے
تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہو
کو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصےٰ تلک
بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو سازبن آسمان
پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین ملیٹے آتے ہین اور بیت
المعمور ہر چند ساتون آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسیطرح کا عبادت
خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح
مسلم مین روایت ہی کہ جسوقت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب
دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو اُمت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے

بلاف بھی ہوا ف اسراء میں مکہ میں ہجرت سے اوّل ایک برس ہوئی اور اسمیں اختلاف ہی کہ معراج
سے ہوئی بار روح ہوئی یا جاگے صحیح مذہب الہست کا بھی ہی کہ بیداری میں روح اور بدن
دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف بھی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب میں معراج ہوئی
تو عمدہ کمالات اور کرامات میں داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس
کی حضرت سے سب نے بیان سنا ہوتا اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی
جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجیں ہوئیں ایک معراج روحی دوسری معراج
جسمی اور اسمیں اختلاف ہی کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور
عبداللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہیں دیکھا اور بھی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور
عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یوں ہی کہ انکھ سے دیکھا اور عطا سے یوں روایت ہی کہ دل سے دیکھا
واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانیکا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن میں اوسکا
صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانوں کی چڑھنے کا انکار کرے تو بعید ہی

۳۹ ف ابن عمر بیشما ثلثة نفر یمشون احدهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت
علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها
صالحة لله فادعوا الله بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان
کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت
بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانه نای بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما
قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من
نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی
ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک ففرج لنا منها فرجة
نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی
ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها فابت حتی اتیتها بمائة دینار

فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله
اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت اجيرا
بفرق أرز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه
فلم أزل ازرعه حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني
حقي قلت اذهب الى تلك البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزء
بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر ورعاءها فاخذه فذهب به
فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے
کہ اونکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اون کے غار کے
منھ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس سے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو اپنے کا مون کو جو خدا کے
لئے ہون سو دعا مانگو اون کے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دے تو اون میں سے
ایک نے کہا کہ الٰہی باوجو اتو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میرے جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے
لڑکے تھے کہ میں اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا
دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور اللہ ایک دن
مجھکو درخت کے دور ڈالا تھا یعنے چارا بہت دور ملا سو میں گھر میں نہ آیا یہان تک کہ مجھکو شام ہوگئی تو میں نے
ماباپ کو سوتا پایا پھر میں نے دودھ دوہا جسطرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا سو میں ماباپ کے سرہانے کھڑا
ہوا اچھا مجھکو برا لگا کہ میں اونکو نیند سے جگاون اور برا لگا کہ اونسے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکے
کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسطرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنے
میں اونکی انتظار میں دودھ کے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہی نہ میں نے یہ نہ لڑکون کو پلایا پھر
اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن

کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اُس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونہون نے
آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ یہ جرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا
جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے کہتے ہین یعنے مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر مینے
اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو
دون یعنے سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع
کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا اوسنے
کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور میری مہر کو نہ توڑ کر جسطرح کہ اوسکا حق ہی یعنے بدون نکاح شرعی کے
ازالہ بکارت نکرنو مین اوسپر ہیبتناک ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ بات کی دل آرزو تیری
رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پہر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے
واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اوس برن بھر مزدوری پر
جسمین سونا ریعلی چاؤل سماد ین تو جب وہ اپنا کام کرچکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے
آگے کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت
ہوئی کہ اوسی مال سے گائے بیل اور غلام اونکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا
سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھہ پر ظلم کرمت مینے کہا جا ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون
کی طرف سو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخرا پن نکر سو مینے کہا مین تجھسے کبھی ہنسی کرتا
ان گائے بیلون اور اونکے چرانے والون کو مینے بیچ مچ تیرا ہی مال ہی سو اوسنے لیا اور اپنا
سب مال سیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو
کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی جو ہی پہر کو کھول دیا۔ اس حدیث مین بہت کام کام
کے فائدے ہین اوّل یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو سچے خالص
اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالےٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو
اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور

جرب حد کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی اور خدا کو نہایت
پسند ہی جو شخص یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچون یہ کہ جو
مالک کے بدون اجازت اوسکا مال بیچ ڈوے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہی

ق ابوھریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیھا التفت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق
لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وبینما راع فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاجد منھا
فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ من لھا یوم السبع یوم لیس لھا
راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ
انا وابوبکر وعمر وما ھما ثم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک
مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوے بیل نے اوسکی طرف دیکھ اوسکو کہا کہ میں اس لیے بوجھ لادنے
واسطے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل
بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ میں اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر سچ جانتے ہین
اور جس حالت میں کہ کوئی چرواہا اپنی بکریون مین تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے
ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین تھا چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو
بھیڑیے نے اوسکی طرف دیکھا اوسکو کہا کون بھیڑ بکری کو تمہارے مین بچا ویگا جسدن اوسکا کوئی چرانے
والا میرے سوا نہ ہوگا لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس
بات کو سچ مانتا ہون اور ابوبکر مانتے ہین اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہان نہ تھے ق یہ قول
راوی کا ہی یعنے ابوبکر اور عمر وہان نہ تھے یعنے جسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکر اور عمر اس
مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنے باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون
شخص موجود نہ تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنے بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے
کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے

فضیلت شیخین رضی

ایمان کے سانہ اوسنکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین سے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے اوسکا حضرت

ایمان لائے

۴۱ ف ابوھریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند

ہی اور ثابت ہوا کہ ادنے نیک کام بھی اگر خالص رب سے ہوں گا مغفرت کا سبب ہے

۴۲ ف ابوھریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فھو یتجلجل بہ الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کئے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دہنسایا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین کہاتا دہنستا چلا جاتا ہی

ف ہر چند سہری پوشاک پہنا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپکو در کھینچا تو مغرر غضب الہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسیواسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہ پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی نعلین نہ جہانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اگر پڑ جلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دہنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے بےڈر نہ ہونا چاہیے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی

۴۳ ق جابرؓ لعن اللہ الذی وسمہ قال لما رای حمارا قد وسم وجھہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدہے کو داغا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ مُنہہ داغے ہوئے گدہے کو دیکھا ف جانور کا مُنہہ داغنا حرام ہی سب علماکے نزدیک مُنہہ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی

۴۵ ق ابوھریرۃ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چرا ہی تو اوسکا ہاتہ کاٹا جاتا ہی اور رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتہ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتہ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کی کے نزدیک ربع دینار یعنے ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہی یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبہی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو نے بشبہہ اوسکا ہاتہ بھی کاٹا جاوے گا یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین تہا اب منسوخ ہی

۴۶ ق ابن عمرؓ لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون مین اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین تغیر خلقت الہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دہوکا کہا وے

۴۷ ق عائشۃ لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی

انتباع بخاری و تعلیق
سابقہ و لاحقہ از افعال
شریعہ بر قبور

قبروں کو سجدہ نہ بنانا ف بخاری میں روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی
حضرت نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو سجدہ نہ ٹھہرا دے او
حدیث میں روایت ہے کہ میں نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی
امتوں نے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا
میں تمکو منع کرتا ہوں ہود اور نصاریٰ پیغمبروں اور نیکوں کی قبروں پر مسجدیں بنا کر عبادت
کرتے تھے اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا
معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبہ کو خاص ہے وہ غیر کیلئے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی
اسواسطے قبروں کو سجدہ کرنا اور انکے گرد گھومنا درست نہیں اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے
اور اسواسطے قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے ہندوستان میں اولیا کی قبروں پر اکثر شرک کے کام
ہوتے ہیں اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال اہتمام سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ
اب لوگ کرتے ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھیں اور ان کاموں
سے کنارہ کرکے محمدی بنیں آمین

مرا ابن عمر لعن اللہ من سل بالحیوان مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا لعنت کرے اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا
کہ اسمیں ناحق بیرحمی اور بےعقلی الٰہی ہے

من علی لعن اللہ من لعن والدیہ ولعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ
من غیر منار الارض مسلم میں علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
اوسپر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے
جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو حد کے نشان بدلنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان میں رکھے
اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے اور نشانیاں مٹاوے ف ماں باپ کو لعنت
کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود ہی یا غیر سے کہلوانے اسطرح کہ جب اپنے دوسرے

۴۹ انتباہ در شناختن اہل حدیث و حنفیہ
رفع یدین کے وقت انگشت شہادت ہلانے میں
لعنت بر اعلیحضرت خان

کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین ہی سب ٹھہرا اور غیر خدا کے
واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت یہ ہو کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے
جیسے راپوت کرتے ہین اوسکو ہنگاک کہتے ہین دوسری صورت یہ ہو کہ قبر یا تھان پر یا نشان پر یا عمارت
یا درخت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب
اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون
مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ ذبح خدا کے واسطے
نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے
وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خون ریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت کے غرض سے ہی تو اسمین
یہ حال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام
لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خون ریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت کے غرض ہی
اسواسطے کہ جب اونکی منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گائی بکری کو نہ ذبح کرو اور اسکے عوض دونا
چوگنا نرخ سے گوشت لو اور ذبح کرنے پر ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت مین اپنی مدر اور منت کا
ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خون ریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف
گوشت ہی کے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کیا شبہہ ہین
اور ذبح بختی کے علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ والنظائر مین موجود ہی کہ جو جانور
سردار کے داخل ہونے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا
جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو نفقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے
اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے
کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نے کام کا نام ہی جسکی
شرع مین کچھہ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین النبی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت
مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت چلنے پر دل لے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین اسلام

کو مٹایا

کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے
اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کہائی خندق یا گہرون کی دیوارین اکھاڑنا
اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین فتنہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے مل جاوے
گی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہلسنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنے نام بنام کرکے لعنت کرنا سوای اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو
درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ اونکا کفر پر مرنا ثابت ہی تو اونکا نام لیکر لعنت کرنا
درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنے خدا کی رحمت سے
دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ ہوگا کہ مسلمان اپنے فاسق حق مین بعد سزا
یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنے جو نام لے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسیطرح ظالم اور کاذب
وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے ہر لفظ کی

ف ابوہریرۃ لو امن بی عشرۃ من الیھود لاٰمن بی الیھود کلھم یعنی عشرۃ من الیھود
لم یبق علی ظھرھا یھودی الا اسلم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب یہود میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت مین ہی
کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب یہود مسلمان ہوے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہی ف
اسمین اگر مدعی کے یہودیون سے دس آدمی ہر وقت حضرت کا ایمان لانے تو ثابت ہوا کہ یہودی گو
دین مین مجتہد اور ذو وجہہ نہین رہے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین ابو کا ہیر شیخ کا ساتھ دیتے ہین
کہ جدہر ایک جھٹ جلا اسطرف سب ہٹ پڑتے ہین

ف عباس عنہ لو ان احدھم اراد ان یاتی اھلہ وقال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان

وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا

بخاری اور مسلم عن عبد اللہ بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمان تم سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا بسم اللہ شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو جو تو ہمنے اگر جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اوسکو شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھی صرف آپ بہری اور شہوت رانی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوسوقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو مبارک ہو

۵۲ خ ابو ھریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار او شعبھا

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلے پہاڑ کے بیچ کی راہ یا اوپر کی تو میں انصار کی راہ پر چلتا ف دین میں امت پر نبی کی اطاعت واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری پر لحاظ فرماوے تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہیں اور اگر اوسکے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں حضرت کو انصار بوں کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بڑی فضیلت کی دلیل ہی

۵۳ ف ابو ھریرۃ لو ان امرءا اطلع الیک بغیر اذن فحذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان علیک جناح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی تیرے گھر میں بدون تیری اجازت کے جھانکے تو تو اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھ پر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب لگے ہو چکا

۵۴ مر ابو ایوب لو انکم لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم لجاء اللہ بقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم

مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جنکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو ڈرایا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضوں

قصہ تھا کہ دنیا چھوڑ بھاگ پر بہت ہیں اور تب وہ رعایت کریں بعضوں کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو
کاٹ ڈالیں تاکہ حرام کاری میں گرفتار نہوں جسے اوسکی صفت منعم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور
ستر اوتاہی دسے اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہی یعنے مسلمان گنہگار
جیسے اپنے گناہوں سے ڈرے ویسے ہی اوسکی رحم اور کرم پر بھی نظر رکھی تاامید ہو جاوے کیونکہ نا امیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہوں پر کمر باندہے اور اوسکی قہاری
کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

ف ۵۵ اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان لو انھا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انھا
ابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی وابا ھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی
درۃ بنت ابی سلمۃ قالہ لھا لما عرضت علیہ اختھا عزۃ بخاری و مسلم میں حضرت اُمّ حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ اگر درّہ میری بی بی کے لڑکے میری گود کے پالے ہوئے
نو بھی میرے واسطے حلال نہوتے مقرر درّہ تو میرے دودہ شریکی بھائی کی بیٹی ہی مجھکو اور اوسکے
باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودہ پلایا ہی سو اسے میری بی بی کی لڑکیوں اور اپنی بہنوں
کے نکاح کرنیکو میرے ساہنے نہ کہا کر یہ حضرت نے حضرت اُمّ حبیبہ سے کہا جب کہ اونہوں نے اپنی بہن
عزّہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا ف حضرت اُمّ حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن سے
جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ جورو کی حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست
نہیں پھر حضرت اُمّ حبیبہ نے کہا کیا حضرت سے سناہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا درّہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے غلط بات ہی کہ اول تو درّہ میری ربیبہ ہی
یعنے اُمّ سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودہ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

۵۶ مر ابو برزۃ الاسلمی لوافد عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک قالہ لرجل بعثہ الی حی
من احیاء العرب فسبوہ وضربوہ مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے
لوگوں پاس جاتا تو تجھکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی

گرد پاس بھیجا تھا سو اون لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمّان شام کے ملک یا بن کے

ملک مین ایک شہر کا نام ہی دہان کے لوگون کی خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا

۵۷ ف ابن عمر کو ترکنہ بنی النجار ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال

کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جسون سے راہ رکھتا تھا آیندہ یا بن کہیہ بیان

کرتا تھا سو ایک روز باغ بن کیرا اور ٹٹے تھن عن کہیہ کرتا تھا حضرت اودہر سے نکلے و رخت کی آڑ مین

ہو کر چاہا کہ اوسکی اواز سنین اوسکی مانے کہا اے ابن صیاد دیکھہ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر اوسکی مانہ روکتی تو کچھہ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا

معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر ریاضت کرنا درست ہی تا کہ اوسکے بطلان سے

لوگون کو خبردار کرین

۵۸ ف جابر لو ترکتہا ما زال قائما قالہ لام مالک حین عصرت العکۃ التی کانت تہدیہا

فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری و مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک

چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بارہا رہتا حضرت نے اُمّ مالک سے کہا جب کہ اوسنے اوس مشک سے گھی

بچوڑ دیا جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف اُمّ مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اون سے

روایت ہی کہ میرے پاس مشک بھر گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی

کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی یعنے تو اوسکو اگر نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہ ہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا

۵۹ ف ابو ہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا و لضحکتم قلیلا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنے موت

کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال

یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب

ہی جو چین سے ہو

ق علی لو دخلوھا لم یزالوا فیھا الی یوم القیمۃ یعنی انار التی اوقدھا عبد اللہ بن ۶۰
حذافۃ السھمی امیر من امرائہ بخاری و مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے
تو ہمیشہ قیامت تک اوسی مین پڑے رہتے یعنے اوس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو
ایک سردار تھا حضرت کے سرداروں سے ف عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر ۶۲
کہین جہاد کو بہیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اوسکی اطاعت کرو تو ایک روز عبد اللہ اس لشکر
سے غصہ مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے
کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کردی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ
خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت سے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور باپ کی اطاعت اور استاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام
مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے
گناہ مین درست نہین تابعداری تو نیک کام مین چاہیے

ح ابو ھریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت ۶۱
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا چہ
کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون ف یعنے دعوت اور تحفے مین تہوڑی بہت اور اچھی
بری کا خیال نجانے مسلمان کی خاطر داری ضرور ہی

مر ابو ھریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جہل مسلم مین ابو ہریرہ سے ۶۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ فرشتے اچک لے جاتے
ف ابو جہل نے ایک بار کافرون سے پوچہا کہ تمہارے ہوتے محمد اپنا منہ خاک پر ملتا ہی یعنے سجدہ
کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابو جہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین دیکہون
تو اپنے پانوں سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑہتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا

رکوع
اطاعت کس
کی بجا

جب حضرت کے پاس گیا تو اونٹ قدموں تو ف کے مارے بھاگا لوگوں نے کہا تو کیوں اسطرح بھاگا اونٹ نے
کہا کہ مجھکو اسے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اسکے گرد اور اندر سانپ
اور پیر معلوم ہوئے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھے اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث صحیح ہی

۶۳ ص ابو موسیٰ لو رأیتنی وأنا أستمع لقرأتك البارحة قال له مسلم بن ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جسوقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھتا سنتا تھا تو مجھکو بیشک معلوم ہوتا اور
تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ فرمایا ف ابو موسیٰ نہایت خوش اواز تھے
رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت اودھر سے گذرے تو کھڑے ہوکر سنا کئے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ
سے فرمائی

۶۴ خ ابن عباس لو سألني هذه القطعة ما أعطيتكها ولن تعدو أمر الله فيك
ولئن أدبرت ليعقرنك الله وإني لأراك الذي أريت فيك ما أريت وهذا ثابت
يجيبك عني قاله لمسيلمة وثابت هو ابن قيس بن شماس بخاری میں عبد اللہ بن عباس
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجھکو نہ دونگا
اور خدا کے فصد کو جو تیرے حق میں ہی ہو چکا ہی تو اوسکو ہرگز ٹال نہ سکیگا یعنے تجھکو ہلاک کریگا اور دونوں
جہان میں مفضوح کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کو بیخ کاٹ دیگا اور مقرر میں تجھکو
وہی جانتا ہوں جو مجھکو خواب میں دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھکو میری طرف سے جواب
دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرت
کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دیں تو میں انکا ملک کا مالک ہوں تو میں اسلام
قبول کروں اور بعد ازاں ہوں تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی
تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی تھے میں ہر احوال جواب میں دیکھ چکا ہوں کہ تو میرا

دعوی

دعوی کریگا تو اسکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلہ مین کچھ خرافات اور لیاقت
کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات پیش کرنے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے
ثابت بن قیس کفایت کریگا ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے
اوسکے خرافات کو ایسا جتہارا کہ کچھ ثابت نہ رہا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب ہے ملک کو بلیٹ گیا اور فرمان
حضرت کے پھیری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے
اب ملک کی زمین اوہی تمہاری آدہی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی
ہی ہے بندون سے جسکو چاہی اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لئے ہی بعد
حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ
اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین جب فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور اوسکے
لوگون کو مسلمان اگر صدیق اکبر اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسکا کلمہ پڑھنے جاتے بڑا
دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہی ویسے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر
آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اوسنے کئے ہین

۶۵ صح ابن عباس لو فعله لاخذته الملائكة يعني اباجهل قال ان رايت محمدا يصلي عند
الكعبة لاجاء علي رقبته فجاء من عبد الله بن عباس روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ ایسے
اوبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنے ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر مین محمد کو کعبے پاس
نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن کچل ڈالون گا اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہوچکا

۶۶ ق جابر لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا قاله له
بخاری اور مسلم مین جابر سے ایسا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجھکو دون گا تین
اسطرح اور اسطرح یعنے انجلی بھر بھر کے مین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا اف جابر سے
روایت ہی کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب
حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ ہوئے اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت

پر فرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مینے یہ حدیث بیان کی مندن اکبر نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا پھرا در برگن سے اون درمون سے اپنے دونون ہاتہ بہرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور برگن نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا اب اوس وعدے کو پورا کرے

۶۷ مر ابو ھریرۃ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم قالہ حین قیل کل عام یعنی وجوب الحجۃ مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تم پر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہر گز تم سے نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی ف حضرت نے خطبۂ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا ہو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار یہ پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنے تامل اور بیفائدہ نہ ہو سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود اضافہ بیان کرتے

۶۸ ق عمران بن حصین لو قلتھا واجبت ثم مات مرتا فلحت کل الفلاح قالہ لاسیر من بنی عقیل اصابوا معھا العضباء فاوثقوہ فقال انی مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنے اسلام ظاہر کرتا اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت جھنگارتا یا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوس کو باندہا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف مصالح. عمران بن حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھے سو ثقیف کے قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت نے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے چلے تو اوسنے کہا اے محمد سو مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب جھوٹ

بین سکنہ پھر حضرت نے اور سکوت فرمایا اور کسی نے دوسرا جواب نہ دیا تو حضرت نے تیسری بار یہی سوال فرمایا
ح ابوھریرۃ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء ۶۹
الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء یعنی ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
ایمان دین کا لٹکا ہوتا ثریا پر بھی فارسیوں کو اور اولاد اشکوا جانی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اگر ایمان
پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے ف مصابیح میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری واٰخرین منھم لما یلحقوا
بھم یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب
کو نہیں ملے ایک مرد نے ہم میں بار بار پوچھا کہ وہ اوروں کون ہیں جو عرب کے سوائے ہیں تو حضرت نے
سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی تو فرمایا اور مرد ہیں اون چند سنادوں کا نام ہی
جو نہایت متصل ہیں جیسے کلمہ سنو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر نہیں کام کرتی
ہی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی کی
فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں ہر بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم
اور اونکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماء دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام
اعظم ہوتے تو دین کا بہت لوگوں کو سمجھنا مشکل ہوجاتا اللہ ستری نے کہا اگر یہی نہ ہوتے اسلام میں
ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ ہوتے
ح جبیر بن مطعم لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم
یعنی اسیری بدر میں جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی ہی زندہ ہوتا
اور ان ناپاک گندوں کے حق میں مجھ سے سفارش کرتا تو میں اوکی خاطر چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیوں
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی نے کہ یہی ایک کافر تھا حضرت پر اسے احسان کیا
تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں اوکو چھوڑ دیتا معلوم ہوا کہ کافر
سے احسان کے بدلے ہی احسان کرنا چاہیے

فضیلت ایمان فارسیان وبیان باریک بینی و دوربینی ایشان

لا حول الا قوۃ الا باللہ یہ ترجمہ حضرت مترجم کا ہے اس میں خدا کے کرم سے آزاد ہوں اس تصنیف لطیف کی اگلی اور پچھلی جلد میں جو اس کا ترجمہ ہے میں نے کوئی لفظ اپنی طرف سے نہیں بڑھایا ہے اور نہ کوئی مضمون اپنی طرف سے لکھا ہے ہاں کہیں کہیں مطلب کے سمجھانے کو کچھ لکھا ہے تو ایسا لکھا ہے جیسا کہ ترجمہ کے ساتھ حاشیہ میں لکھا جاتا ہے اور اس کو بھی ترجمہ ہی کہنا چاہیے اس لئے کہ اس میں بھی مصنف کا مطلب سمجھانا ہے اور کچھ نہیں

۱۱ ضر اُسامہ بن زید لو کان ذلک ضارًّا ضرّ فارس والروم یعنی العزل عن المرأۃ

مسلم بن اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنے دودہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کسواسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودہ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچہہ ضرر ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر اسمین کچہہ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودہ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچہہ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور زیادی مین تجربہ حجت ہی

ف لیس لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی الیهما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب الله علی من تاب بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی یا مین دو جنگل بھر مال ہوتا تو اون کے سوا اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہی ف یعنے آدمی کی حرص اگر پیٹ بھرا ہونے کی مین کسیطرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی ؎ شعر ؎ تنگ چشم مرد دنیادار را ؎ ناقناعت پر کند یا خاک گور ؎ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی

خ ابو ہریرۃ لو کان لی مثل احد ذهبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منه شیء الا شیء ارصده لدین بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھکو بھی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نہ گذرین اور کچہہ اوسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکہون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنیکی فکر اور کوشش واجب ہی

مرحابہ لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم قالہ لرجل جاءہ یستطعمہ فاطعمہ سطر ۶۴ ق
شعیر فمازال الرجل یاکل منہ وامراتہ وضیفہما حتی کالہ مسلم عن جابر رضی ۔ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر تو ناج کو ماپتا نہ ماپتا تو تمام تمہارا تمام گھر کھاتا اور ناج بابر رہتا حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے
اناج مانگتا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے بیس صاع یعنے قریب دو من کے جو دیئے سو اوسنے اور اوسکی جورو اور اوسکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہاں تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو یک

ف کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور اول باب میں اس مضمون کی حدیث ہے کہ اناج کے تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضروری ہے تاکہ کمی زیادتی ہو اور دینے کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا چاہیے کہ اسمیں برکت ہے اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر جاتی رہتی ہے اناج پر سے

عن ابن عباس لو یعطی الناس بدعواہم لادعی ناس دماء رجال واموالہم ولکن البمین علی المدعا علیہ مسلم عن عبداللہ بن عباس رضی ۔ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو صرف دعوے پر لوگوں کو دلا دیا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا دعوی کریں لیکن قسم علیہ پر ہے قسم ہے

ف یعنے اگر شرع میں مدعی سے گواہ طلب ہوتے صرف دعوی کرنے پر فیصل ہوتا تو بہت سے بیدین لوگ لوگوں کے ناحق خون گرا دیتے اور مال ہضم کرنے اسواسطے شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوے کرے اور معتبر گواہ لاوے دیدیجئے اور اگر اوسکے گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم کہاوے کہ مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ ہوں اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث میں موجود ہے

ق ابوھریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییاس من الجنۃ ولو یعلم المومن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یامن من النار بخاری و مسلم عن ابوہریرہ ۔ روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہ ہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہ ہوے ق + شعر + اگر در دہ بک

صلائے کرم + عزازیل کو بد نصیب ہرم + دران قوم کہ از فعل پرسند و قول + اولوالعزم را ان ملازند و

رسول + مخلوق اور عذاب خدا کی دلیل صفت القہر اور حد اکی صفت کی انتہا ہین جسے اوسکی ذات

کا نہیں ہی ویسی اوسکی صفت

ق ابو جہیم عبد اللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان

ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری و مسلم ابو جہیم سے روایت ہے جنکا نام عبد اللہ بن حارث

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے جانے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر

اوسکو اوسکے آگے کھڑا ہوا رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے جانے سے

بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت

نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو یہ طے صحیح ہین کہا ہی کہ

چالیس برس مراد ہین ہونے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے جانا اور سوتے ہین گناہ

ہی جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہ ہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین

ق ابو ھریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم

الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری و مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ اگر ایمان دار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکے بہشت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر

جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکے بہشت سے کوئی ناامید ہوتا

ق ابو ھریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء و الصف الاول ثم لم یجدوا الا ان

یستہموا علیہ لاستہموا و لو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا علیہ و لو یعلمون ما فی

العتمۃ و الصبح لاتوھما و لو حبوا بخاری و مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا

ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا قبیل ہوتا کوئی طریق سوا

سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت

نماز پڑھنے مین تو جماعت کے اول وسط مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کیا

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا ثواب آدمی گھنٹے ف یعنے اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہوجاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہی کہ مین ہی اذان کرون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ چاہین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہوا مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے بالون سے نہ آسکین تو لوگون کی طرح گھنٹے ہوے اذان حد مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی بیکار تو دنیوی حیثیت مین یہ بات ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو

ح اِنْ عُمَرَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَۃِ مَا سَارَ رَاکِبٌ وَحْدَہٗ بِلَیْلٍ ابوداؤد بحوالہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین سفر کرنی مین ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کہین نہ چلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہنا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو خوف اور وہم اور ضرر راہ زن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیدل کو زیادہ تر بدرجہ اولی منع ہوگا یہی مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی نقطہ ہی

ف اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُصَلُّوْھَا کَذٰلِکَ یَعْنِی صَلٰوۃَ ۸۱
الْعِشَاءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَخَّرَھَا بخاری و مسلم عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نہ جانتا تو مین انکو واجب کرنے کا حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسیطرح پڑہا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑہی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی سنے نہائی رات سے آدہی رات تک بعد آدہی رات کے مکروہ وقت ہی

۸۲ م ابوہریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مسلم بن ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نجانتا تو میں اونکو واجب کرتے کہ مسواک کا حکم کرتا یعنے جگہ نماز میں ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی اونکے نزدیک وضو اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک کی بوقت وضو ہوتی ہی وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کرنا دہنی لکڑی کی چاہئے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی

۸۳ خ انس لولا الھجرۃ لکنت امرءا من الانصار بخاری میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو انصار یوں میں سے میں ایک مرد ہوتا ف یعنے انصاری اصحاب مجھکو بہت پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی فضیلت مجھ میں نہ ہوتی تو میں ہوا جو انصار ہوتا اور اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا

۸۴ م انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سے مُردوں کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنے اگر تم عذاب قبر کا سنتے تو حواس جاتے رہتے کہ دفن کرنا اپنے مُردوں کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ میت کو عذاب کے وقت چلّانا ہی برا دی اور جزع اسواسطے نہیں ہوتے کہ اکثر زندگی ہی بیہوش ہو جاوے

۸۵ م ابن عباس لولا انا محرمون لقبلنا منک قالہ للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحشی مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھی نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جبکہ اونہوں نے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنے محرم کو نہ شکار کا لینا درست نہیں اسواسطے ہم قبول نہیں کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نہ کرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہی

۸۶ ق انس لولا ان معی الھدی لاحللت بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ میں عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالتا ف کفار کے

نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا تو اس رسم بد کے دور کرنیکے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع
مین بہ نیت حج کے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جنکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے
پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اتارنے
مین حضرت کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مین ہدی والی
کے سبب سے ناچار ہوگیا ہون تو مین بھی احرام اتار ڈالتا

۸۷ ف انس لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ الخ کلتاہما بخاری اور مسلم مین انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا لیتا ف
حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی ہو
اوسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی

۸۸ ف ابوھریرۃ لولا ان یشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد
حمولۃ ولا اجد ما احملھم علیہ ویشق علی ان یتخلفوا عنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضر
فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ نچھوڑتا لیکن تمین بار بردار نہین اور سواری نہین پاتا اور
میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان مجھسے
چھوٹ رہین ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سو سے زیادہ نہون اور حضرت اونکے
ساتھ تشریف لے گئے ہون یعنے حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون
لیکن ابتداء اسلام مین نے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے
حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو یہ دن اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے
والے جہاد کے ثواب سے محروم رہینگے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت کرنے کی بیانی ہی

۸۹ ف ابوھریرۃ لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجھا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی ف حضرت

موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تمکو تازی بسبزی اور بارہ چڑیوں کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کی سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل ملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنے گوشت بیزباسی رکھنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھیں اور ظاہر میں حضرت آدم سے کہتی نہیں کہ میں تمکو نہیں چاہتی یا کہ یوں خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے مکر و علانیے سے حضرت حوا ہی نے گیہوں کھلایا یعنے عورتوں میں خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی

۹۰ مر اِنْ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ تُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر تمکو خدا بخشتا اور انکو بہشت میں لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اسمیں دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہیں کہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اسے گناہوں سے مالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ توصاف کفر ہی

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے پڑھنے والوں کی لفظ ہی

۹۱ مر اُمِّ الْحُصَيْنِ لَا جَمْسَةَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَ بِكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم میں اُمّ الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم پر مکتا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجو جبتک تمکو قرآن پر چلاوے ف اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو بھی احکام شرعی میں اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وے حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہوں اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو

۹۲ مر جابر ان بعت من اخیک تمرا فاصابته جائحة فلا یحل لک ان تاخذ منه شیئا
بم تاخذ مال اخیک بغیر حق مسلم من جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے
کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہیں وسکی قیمت سے کچھ کسی چیز کے بدلے اپنے
مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا بھی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ
لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور
امام مالک کے نزدیک تھائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کی نزدیک اگر مالک نے
سیر و کر لیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سیر و کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں

خ ابن عمر ان تطعنوا فی امارته فقد کنتم تطعنون فی امارة ابیه من قبل وایم الله ان کان
۹۳ لخلیقا للامارة وان کان من احب الناس الی وان هذا لمن احب الناس الی
بعده یعنی اسامة بن زید بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب
طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین بسبب اسکے نوا اوسکے باپ کے یعنے زید کی سرداری مین
بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجھکو
زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی ف
زید حضرت کے ازاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وے وہان
شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو
تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ طعن کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبون مین

خ ابن عمر ان دعیتم الی کراع فاجیبوا داخل ہوئے بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پاؤن کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو

ف یعنے دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہانا حقیر اور کمینا ہووے

۹۵ ح البراء بن عازب ان رأیتمونا تخطفنا الطیر فلا تبرحوا مکانکم حتی أرسل الیکم وان رأیتمونا أوطأنا هم فلا تبرحوا حتی أرسل الیکم قال یوم أحد لعبد الله بن جبیر واصحابه وکانوا خمسین رجلا بجارمین براون غار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چرند ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنے خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنی جگہہ سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنگی سردار عبد اللہ بن جبیر تھے متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست ہوئی لوٹ شروع کی جو ناکے پر تیراندازتھے کافرون کی شکست دیکھہ دے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہانا جب ناکا خالی ہوگیا کافر اودہر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی

۹۶ ق ابو هریرة وزید بن خالد الجهنی ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بیعوها ولو بضفیر یعنی الا مة غیر المحصنة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لونڈی والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھے بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی ف یعنے تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو چوتھے بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہوتی ہین کیا بدرسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرام کرتین ہین اور اونکے نئے غیرت مالک کچھہ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ اونکا نکاح کردیتے ہین نہ اونکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جو ابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا

۹۷ ف ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک
قالہ لامرأۃ کانت تصرع بخاری و مسلم ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
انو چاہی تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت
نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی ف عطا سے روایت ہی کہ
عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا
کیجیے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں بیماری قبول
کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی سے کہ وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا
کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے
کا بدلا بہشت ہی

ف عائشۃ ان شئت قصرت وان شئت فافطر قالہ لعمرۃ بن عمرو الاسلمی وسألہ عن
الصیام فی السفر وکان یسرد الصوم بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
اور فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہی تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا
اوسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزہ رکھتا رہتا تھا ف
معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہی

خ ابن عمر ان قتل زید فجعفر وان قتل جعفر فعبداللہ بن رواحۃ قالہ حین امر فی غزوۃ
مؤتۃ زید بن حارثۃ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید
مارا جاوے تو جعفر علمبردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے
فرمایا جب کہ جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو جو حاکم شام نے
مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے آٹھویں سال ہجرت کے موتہ پر جو بلاد شام کا ایک شہر ہی تین ہزار آدمی
کا لشکر بھیجا اوسکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ فقیر بن سردار شہید ہو گئے
پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم

ہو اگر ایک لشکر کے لئے سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ ایسین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسیطرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کے صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق بکام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور حدیث مل کر نور علی نور ہوگیا

ق جابر انکان عندك ماء بات فی شنة والا عنا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسر کرنے کا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منہ لگا کر بغیر ہاتھ سے پانی پی لیوین ق حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین گئے لگے وہ اپنے باغ کو سینچنا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے مشک پانی مین دو دیا اگر حضرت کو پانی کا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانیکو منہ لگا کر پینا

ق جابر انکان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی تو پچھنے کے بہنوں مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی ق اسواسطے کہ اگر جونی بیماری ہی تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کمزت ہی تو شہد سے اسہال کرانا چاہئے اور اگر مادہ جلے کے پینے سے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین تمام فن طب کے علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا ابن ماجہ مین ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا بدھ کے دن سے بہتر ہی اور پچھنے لگانے سے بہتر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور جو کوئی پچھنے لگوانا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو بہتر ہی اور ہفتہ اور یکشنبہ اور چہارشنبہ کو

جمعہ مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ
خندق جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین جو عبد اندام رگ پر نشتر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اوس
رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علما حدیث نے کہا ہی
کہ جبتک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت
سخت ہو اور سوا داغنے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہے

۱۰۲ مر حارثان لکم لتفعلون فعل فارس والروم یقومون علی ملوکهم وهم
قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا
قالہ حین صلی قاعدا والناس خلفه قیام فاشار الیهم فقعدوا فلما سلم قال مسلم من جابر رض
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھی کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام
کرنے لگو کہ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو
نابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے
نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب
پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانیکا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ
حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھکر امامت کی اور اصحاب پیچھے کھڑے ہوکر نماز
پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے
ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور نے ادب لوگون کے
مٹانیکے واسطے درست ہی

۱۰۳ مر معقیب بن ابی فاطمة ان کنت لا بد فاعلا فواحدة مسلم من معقب بن ابی فاطمہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایک بار کر ف ایک شخص نماز
مین سجدہ کرنیکے وقت سجدہ گاہ پر تہ بان مٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اول تو یہ

کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ابکبار کا کرنا منافات نہین ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا

۱۰۴ خ جبیر بن مطعم ان لم تجدنی ماتی ابا بکر قالہ لامراۃ امرھا ان ترجع الیہ فقالت
ارایت ان جئت ولم اجدک بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو
نپاوے تو ابوبکر پاس آیو یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس دوسری بار پھر
آنا تب اوسنے کہا کہ پہلا تجھلا ئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن ف یعنے اگر مین آؤن اور
حضرت کو نپاؤن یعنے اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آیو جو مین
کرتا ہون سو وہ کرینگا علما نے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی

۱۰۵ ق عقبۃ بن عامر ان نزلتم بقوم فامروا لکم ما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم
یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان کرین جیسا کہ مہمان کے واسطے
چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اوسنے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف
یعنے کافرون سے حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک
مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ
مطلب نہین کہ مسافر تجیر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری
کرنا مستحب ہی

۱۰۶ م انس ان یعش ھذا الغلام فعسی ان لا یدرکہ الھرم حتی تقوم الساعۃ مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بوڑھا پا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری
ساعت قائم ہو جاویگی یعنے تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا
کہ قیامت کب آویگی اوس دم ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ
لڑکا بوڑھا ہونے پاویگا کہ تم سب مر جاوگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر

ابی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت
کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہوجاتے
کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی

۱۰۷ ق عمر بن الخطاب ان یکن ھو فلن تسلط علیہ وان لم یکن ھو فلا خیر فی قتلہ
یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین
دجال ہی تو مجھکو اوسپر قابو نیلیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجھکو کچھ
بھلائی نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجب عجب اوسکے حالات تھے لڑکون
مین کہیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بہاگ گئے وہ نہ بہاگا حضرت نے اوسسے فرمایا کہ تو
میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہی اوسنے کہا نہین اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو یعنے اصحاب کو گمان تھا
کہ شاید بھی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر بھی حقیقت مین دجال ہی تو اسکو تو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی
موت حضرت عیسی کے ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوسکے دہوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی

۱۰۸ م ابن عباس لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف
حضرت کے مین عاشورا یعنے محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مگر جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا
روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نویں اور دسوین
تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت ہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا
اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی

۱۰۹ م انس لئن صدق لیدخلن الجنۃ قال لضمام بن ثعلبۃ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف اصحاب نے

تھے کہ ایک شخص ایا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھی حضرتؐ نے اوسکو
پانچوقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی
قسم جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین ذرا زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرون گا بلکہ یہ مطلب کہ فرض مین
مین کچھہ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی
ہوکر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھہ کمی بازدتی نہو گی جیسا
کہ حضرتؐ نے سنا ہی ویسا ہی اوسنے کہون گا

۱۱۰ ۶۰ ابوہریرۃؓ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ
مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَ
اُحْسِنُ اِلَیْهِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَیَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ
ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی مدد سے برے سانہ ایک مددگار نوسنتہ رہیگا کہ تجھکو اون پر غالب رکھیگا
جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے
رشتے ہین کہ مین تو اونسے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین
اونسے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غم خوری کرتا ہون اور
وے مجھسے جہالت کرتے ہین کا لفظ وے بہتے ہین ف یعنے اگر حقیقت حال یون ہی ہی
تو وے لوگ برے سانہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑنے کے باوجود تیرے احسانات اور غم خوری
کے کچھہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غم خوری اور احسان سے انکے
سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت ہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو گویا
مقرر ہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قایم رہی اس حدیث سے برادری اور غم خوری کی نہایت
خوبی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر خبر کی لفظ ہی

۱۱۱ ف حکیم بن حزام خیر الصدقة فاکان عن ظهر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سی ہو ف یعنے فرض دار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہی کہ اول فرض ادا کرے اور اپنے اہل وعیال کی خبر گیری کرے کہ وہ مخلوق فقیرون کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو

۱۱۲ ف ابن مسعود خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنے اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنے تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوے ہین اور اونکے ہم صحبت ہین یعنے تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنے دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دینی کے سبب سے ناحق بے فائدہ قسمین کہاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدا نبوت سے آخر ضحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو پڑھ کر کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر بادشاہون کی زبان سے سزا شروع ہوئی غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تک

سو ویسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت
صحابہ کی برائی تین زمانوں تک غریب غالب رہی گی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیر بہت کم
ہو جاوے گی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیر نہ رہی گی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک رہیگی
سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہین گے اگرچہ اہل باطل بہت
ہون اسواسطے اہلسنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے
زمانے مین رہے اور بے نکیر رائج تھا وہ حق ہی اوسکو قبول کیا جاوے اور جو قول اور فعل اون
تین زمانون مین نہ رہے وہ غیر رائج تھا وہ بدعت ہی اوسکو ہرگز نہ قبول کیا جاوے کہ اوسمین صریحا
دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور
ہون گے بخوبی اونکی برائی اور گمراہی اوسپر ظاہر ہو جاوے

م ابوھریرۃ خیرامتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونھم قال ابوھریرۃ و
اللہ اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان
یستشھدوا ف مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب سے بہتر میری امت سے بہتر وہ
زمانہ ہی جسمین مین مبعوث ہوا یعنے اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وے لوگ پھر مین جو اونسے ملے
ہوے اور اونکی صحبت والے ہین یعنے تابعین ابوہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے
تیسرے زمانہ کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو
دوست رکھین گے گواہی دین گے بدون گواہی مانگے ف یعنے وہ لوگ خوف خدا اور خوف قیامت
نہ رکھینگے جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور
سلطان کو کمال جانین گے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور نازکی مین مشغول ہو کر بدہ شکم
ہو جاوین گے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرین گے ناحق گواہی دینے
کو طیار ہون گے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہون گے اس حدیث کا اور پہلی حدیث
کا ایک ہی خلاصہ مطلب یہ ہی کہ جب یہ زمانہ گزرا اور شر غالب ہوا تو بدعت کے قول اور فعل کا اعتبار نہ

تو دینداروں کو لازم ہی کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکریں امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا اونکی مجتہدون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسیواسطے اہلسنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا پیشوا مانا

ف انس خیر دور الانصار ثم بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم بن انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون مین نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہی ف بدر مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی اور سب کی اسواسطے سبکی مجمل تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ خاتاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی

مر ابو هريرة خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اخرها وشرها اولها مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی صف ہی ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتین پھر اونکے بعد اوسکے عورتون کی صفین سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوتے امام سے قرب عورتون سے بہابت دور ہی اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئی حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اوسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اوسمین پردہ پوشی بہابت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو

کو نظر رکھنا لازم ہی اونکا انجام برا ہوتا ہی

خ جابر خیرکم احسنکم قضاء بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ۱۱۶
لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے
ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب مال مین زکوٰۃ کے اونٹ آئے حضرت نے
جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ اسمین حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم نسبت تھا اور بے
اونٹ فربہی مین حضرت نے فرمایا کہ فربہی ہی اونٹ اوسکو دے بہتر یہ حدیث فرمائی یعنے کشادہ جسمی
قرض ادا کرنے مین سہل ہی اور اسطرح سے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اسواسطے
کہ سود مین زیادہ لینا شرط کرتے ہین اور اسمین شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے
بیاز ورن اور بیانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیان نہین

خ عثمان وعلی خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بخاری مین حضرت عثمان اور علی مرتضی سے ۱۱۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتری جو خود قرآن کو سیکھی اور غیرون کو سیکھلا دے
ف خواہ روان پڑھی اور قرات کے قاعدے سیکھی اور سیکھلا دے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھی اور لوگون کو بوجھا دے لیکن بان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے
زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس است نہ محض ترتیل حروف

ق ابوھریرۃ خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ ۱۱۸
علی زوج فی ذات یدہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین
کہ اونٹ کی سواری کرتے ہین اونمین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنے سب عرب کی عورتون مین
نوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی
ق ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اونسے نکاح کرین ام ہانی نے
کہا کہ تا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے
ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر روندین اور چلا وین اور مین بڑھی بھی ہوگئی ہون یعنے ان عذر

سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور
ام ہانیکا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین بھی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی
طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کی ضایع ہونے نہ دے

ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے
زمانے مین بیبی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی

مر أَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ
وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہی اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی دن
بہشت مین داخل کیے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعہ کے
دن

ف یہود کے نزدیک ہفتہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ آسمان اور زمین اسی دن بن چکے اور
نصاری کے نزدیک یکشنبہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ اونکے گمان مین عیسی علیہ السلام مقتول اور
مصلوب ہوئے اور تین دن کے بعد قبر سے یکشنبے کو نکلے اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہی اسواسطے کہ حضرت
آدم کی پیدائش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن
ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم تھی کہ اسی دن دنیا
کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوون اگرچہ نظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق
مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدم کے اپنے سے عالم
مین بڑے بڑے بزرگین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد
سے آباد اور گلزار ہوگی

مر عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ أَلَا تَسْعَى خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ
وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ

مسلم بن عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو
تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیوین اور بدتر تمہارے سردار وے ہین
جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھین تم اونکو بد دعا دو اور وے تمکو بد دعا دیوین ف جب
حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور
رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس
حدیث سے حاکمون کو تنبیہ ہی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین
انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لفظ التفضیل کا صیغہ ہی

۱۳۲ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ
جَاھِلِیَّۃٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ بخاری عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ مردود دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین
مین کجروی یعنے ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا
تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسلیے کہ اسکی خون ریزی سے ف حرم مین
کجروی کرنا یعنے وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد
ہون چنانچہ عبد اللہ بن عباس کا بھی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے
ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے
ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے توحید
کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب
اور خاندان پر گھمنڈ کرنا ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی
توصاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین

م ابوہریرۃ اثقل صلوۃ علی المنافقین صلوۃ العشاء وصلوۃ الفجر ولو یعلمون ما فیھما
لاتوھما ولو حبوا مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری
نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانے جو کہ اینمن ثواب ہی تو مقرر اونکے واسطے
آوین اگرسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی
اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کے ظاہری مسلمانون پر ثابت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون
وقتون کی نماز اونسے نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور ان پر اوے
اوسمین نفاق کی علامت موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

۱۲۴ ف ابوہریرۃ وعائشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رض اور حضرت عائشہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون کے
بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا ہی اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند
ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ ہی غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ
عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل رنگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل
ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی
دم نور روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسیواسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب دی
کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہی تاکہ اوسکا نفس اوکتا نہ جاوے

۲۵ م ابوھریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا
مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک
مسجدین زیادہ تر پسند اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک سب سے ترمانہ ترین ہی ف مسجدین
اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اسواسطے
ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کے مشغول سے عصر کی نماز قضا

۱۲۶ ع عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ

سُدُسَهٗ بخاری بن عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی بہت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور بہت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات وہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے

فصل اعتدال در عبادت

ف ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا اس سبب سے بہتر ہی کہ ہمیشہ مسلسل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزہ رکھنے کی کہ طبیعت باقی نہیں رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات میں اسواسطے پسند ہوئی کہ اس میں جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاگنا ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ چھ دن کا طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت میں زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا بندہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا تہجد ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت نہ سہنی پڑے دوپہر سو جاوے

۱۲۷ م سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ مسلم بن سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی بہت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہیں اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہیں ان چاروں میں سے ذکر کے وقت جس سے تو چاہی ابتدا کرے ف یعنے چاہی اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی

۱۲۸ ف عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ بخاری و مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں میں اپنے جسکا پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے عورتوں کی شرمگاہیں حلال کریں ف

جو شرطین اور اول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اون مین سے اول تو مہر ہی دوسرے
بان نفقہ میسر ہے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمکا
ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنیکا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب
الادا ہین جیسے جامد کا تو رو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح
نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا

ف ابوھریرۃ اخوف ویروی ان اخوف ما اخاف علیکم ما یخرج اللہ ۱۲۹
لکم من زھرۃ الدنیا قالوا وما زھرۃ الدنیا یا رسول اللہ قال برکات الارض
قالوا یا رسول اللہ وھل یاتی الخیر بالشر قال لا یاتی الخیر الا بالخیر لا یاتی الخیر الا
بالخیر لا یاتی الخیر الا بالخیر ان کل ما ینبت الربیع یقتل او یلم ویروی یقتل حطا
او یلما الا اکلۃ الخضر فانھا تاکل حتی اذا امتدت خاصرتاھا استقبلت الشمس ثم
اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاکلت ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ من اخذہ
بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ھو ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجھکو تم پر
ڈر لگتا ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالے گا دنیا کی زینت اور اس مین سے اصحاب نے
کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج
اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کہا ان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاوے ۶۱
گی یعنے جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا
سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک گھاس
جسکو ربیع کی فصل اوگالی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی بجز اس گھاس
خیر کے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چار جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے دیتا
ہی یا اوس جانور کہنا چاہیے سو اوسکو ہلاکت نہین کرتا وہ کہنا کیا یہان تک کہ جب وے دونون کونچین

ن گیلن بعنے جب کہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جاڑا بھر اوسنے جگالی کی اور بیٹھا کیا
اور پلید کی پھر چراگاہ میں بیٹھ گیا ہو اوسنے کہا نا شروع کیا اسنے شک یہ مال دنیا کا بڑا اچھا اور
شیرین ہی سوچینے اوسکو بجالیا اور بجا صرف کیا بعنے حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق
موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگار ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا بعنے طمع سے
اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اس بیمار کا سا حال ہی کہ جو جمع گلی کی بیماری سے کھا
جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا ف اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل جو بیان فرمائی اور بخیل مالدار کی
دوسری مثل سخی مالدار کی غرض اوس مالدار کا حال جسنے مال کو جمع کر کھا اور حق واجبی کا حق ادا کیا
اوسکا حال اوس بیمار کا سا حال ہی جسنے کھانا کھایا پھر بیٹھ پہول کے کروٹ کی بیماری سے
مر گیا تو کھانا اوسکے جسم میں کچھ فائدہ نکیا ملکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور
اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کر دیا تو اوسکا حال جسے اوس جانور کا حال ہی جسنے کھایا
کو جو ہر آسودہ ہو کر اپنے مالک کے پاس آیا اور جگالی سے مضم کر کے شتاب اور پلید سے فضلہ دور کیا اسے
جانور کو ہرگز ہلاکت اوسکی کروٹ کی بیماری کا کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اسی طرح جس مالدار نے اپنی ضرورت سے بعد جتنا
الہی کی طرف توجہ کی اور اسکو اللہ سے محبت کا ہنا ہوا تو زیادہ اوسکی حاجت مال کو بخیل مالدار کے
اور پلید سے علیحدہ کرنے میں اچھی صحبت جاتا ہی اور مصارف خیر میں صرف کرنے سے اسے
لشکر گرانی کی ہی

١٣٠ ف عائشہ اسم عگن جانا فانی اسلم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے اپنی بی بیوں سے فرمایا کہ تم میں
مرے سے پیچھے جلد تر ملنے والی
وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ لمبا ہی سب نے لمبے ہونے کے بعد وہ بی بی پہلے مری گئی جو سخی تھی
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھ کر
بی بیوں نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا جب حضرت کے انتقال کے بعد
زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے سخاوت مراد تھی اور زینب سب بی بیوں

من بنا دہ

مین زیادہ تر سچی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا

١٣١ ف ابو ہریرۃ اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شی ما خلا اللہ باطل

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا بیت جسکو عرب کے لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا یہ مصرع ہی کہ الا للہ کا نام سچا ہے جھوٹھا ہی جین آ جلنے سوا ہے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ بہت ٹھیک اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑہنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان

اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا صدیقہ حکیم سنائی کا

١٣٢ مر ابو ہریرۃ اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچی خواب والا بہت سچ بولنے والا ہی ف یعنے جسکی بات سچی اوسکے خواب بھی سچے اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینہ دل تیرہ اور رنگ لودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کے عکس ٹھیک نہین پڑتے اسواسطے فاسق کے خواب کا کم اعتبار ہونا چاہئے

١٣٣ مر ابو ہریرۃ اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت ہی کار امر خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلیدہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام ہو کیونکہ حقیقت مین کوئی تاجدار شاہ جہان کا مالک نہین سوا ہے خدا کے ف ایران کے بادشاہ کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین مبالغہ تھا اور خدا نے ابو لہبی اسواسطے حضرت نے منع کیا مہاراجادھی راج کو کب مناسب ہی کہ جھوٹا مونہہ بڑا بول بولے اسیطرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس

١٣٤ مر جابرا افضل الصلوۃ طول القنوت مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا

تمام زیادہ اونسی قرآن کی قرأت زیادہ علما نے کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد
کی نماز میں طول قیام افضل ہی

۱۳۵ مسلم ثوبان افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی اصحابه
فی سبیل الله ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل الله مسلم میں ثوبان سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنی جورو اور لڑکوں پر خرچ کرتا ہی اور
وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد میں اپنے
ساتھیوں پر یعنے نوکر چاکر یا اور غازیوں پر خرچ کرتا ہی ف جورو اور لڑکوں پر مال خرچ کرنا اسواسطے
افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصاً راہ خدا
میں زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی
معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنے جورو اولاد کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض
ہی اور خیرات نفل ہی اور حالانکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی۔

۱۳۶ مسلم ابوھریرة افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد
الفریضة صلوة اللیل مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان
کے محرم خدا کے مہینہ کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض نماز پچھلی رات کی نماز ہی یعنے تہجد
کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل
ہوئی کہ اوسمیں محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور
ریا کا اوسمیں دخل نہیں ہی

۱۳۷ مسلم ابوھریرة اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک ہوتا ہی سجدے کی
حالت میں سو سجدے میں بہت دعا کیا کرو ف سجدے میں کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور
بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے

رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت الہی سے

متوجہ ہوتی ہی تو اسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت ہی

۱۳۸ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا

بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے

جو سمندر مین جہاز پر چڑھ کر کافرون سے لڑیگا اون پر بہشت واجب ہوا

۱۳۹ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ

بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت

کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنے قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام سے

روایت ہی کہ ایک دن حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت

آپکے اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ

جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ تختون پر متحمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین

جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون

حضرت نے فرمایا کہ تو اون مین داخل ہی چنانچہ ام حرام اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ

معویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین

پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر بیٹھے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی

دن دوسرے بار سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے مینے کہا

کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہون گی حضرت نے فرمایا کہ تو اون مین نہین تو اول قسم کے غازیون

مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم عن عبد اللہ

بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا

ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے بچنے مین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اسکا فیصلہ ہوگا

خ ابن عباس اهون الناس عذابا ابو طالب وهو منتعل بنعلين يغلى منهما دماغه ۱۴۱

دماغہ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب اوسیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابوطالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ اُبلتا ہی

ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑہا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرتؐ سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اون پر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کو حال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی

ف ابوهريرة كل ابن ادم تاكله الارض الا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب ۱۴۲

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہی سوائے ڈہڈی کے ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا

ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جنمین ہی آدمی کے بدن مین اوسکو ڈہڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈہڈی نہین گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہی اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا اظہار ہوجاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈہڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہون گے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

ص ابوهريرة كل المسلم على المسلم حرام دمه وعرضه وماله مسلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ سب پر مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا
مال ف حضرت نے حجۃ الوداع میں جہان ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فسادا ور
ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مفسدہ [illegible] اسواسطے کہ جب مسلمان کا مال
خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ہوا تو
کی آبرو میں فتنہ ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا اوسکے چوری بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی
کہنا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریق چوری ڈکیتی
رشوت مار مارنی خریچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کاموں سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی
[illegible] حقیقت نوع انسانی کی غیبت کی عمدہ غرض ہی ہوا وسکا بیان اس حدیث میں بخوبی فرمایا
ف سبحان اللہ ابوھریرۃ کل امتی معافی الا المجاھرون وان من الاجھار ان یعمل العبد
باللیل عملا ثم یصبح قد ستر ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا وقد بات یستر
ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اوسکے گناہ نہیں معاف ہونگے جو اپنے
پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی اظہار میں داخل ہی کہ بندہ رات کو
کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اوسکے رب نے اوسکے گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص
خود لوگوں سے کہے کہ اے فلان میں نے رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر
پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر
کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ ہمیں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت
ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بیوقوف نادان کہتے
ہیں اوسکا گناہ جسکا خدا نے پردہ نہیں اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کبیرہ اور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر
وہ شرماتا اور ظاہر کرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بے حیائی کر خود اپنا
پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث میں آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی

پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکے توبہ کے
گواہ ہوں یا اور کیا ہیگا اوسکو دیکھ کر توبہ سے سعید ہوں

خ ۱۴۵ ابوہریرہ کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی بخاری عن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی ہوا اوسنے نمانا اور فرمی منکر ہوا ف اس حدیث سے متبع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکاری

ف ۱۴۶ ابوہریرہ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس تعدل بین الاثنین صدقۃ ویعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا امتعتہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی دو شخصون میں انصاف کرنا صدقہ ہی مدد کرنا مرد کی اوسکے سوار ہی سو اوسکو سوار ہی پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے اوپر لاد دینا بھی خیرات ہی اور نیک بات کہنے کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑہنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنے ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا کیا ہوا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکر گذاری بھی ہر روز ہی چاہیئے کہ شکر گذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو نہم ہر روز نہ کر سکین بلکہ انصاف اور عدل کرنا جانے والے کو اوسکی سواری پر سوار کرا دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز والے مسجد مین جماعت پر پہونچا دینے موذی جانور کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل

اطاعت اور سنت پر چلنے والے کا ہر روز صدقات و خیرات کرنا

ہین انمین ہے جو سانے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگذاری خدا
کی رضامندی ہے واسطے بجالاوے

۱۴۷ ف ابو موسیٰ کل شراب اسکر فھو حرام بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کردے وہ حرام ہی ف اسمین بھنگ
اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر امامون کے نزدیک برابر
ہی باقی تحقیق اسکے آگے ذکر

۱۴۸ ف ان عمر کل شیٔ بقدر حتی العجز والکیس او الکیس والعجز بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک
کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا
۱۵۱ یا کیس کا ف اسسے جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو تدابیر اور کوشش بھی تقدیر سے
ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نہ کرے اپنی تدبیر اور کوشش کا اوسمین دخل نہ سمجھے
اور نادان پر ہنسے نہ ملکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ ولا نہین کر ڈالا

۱۴۹ ف الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت
اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب
ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو
پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے بیٹے کام سکھلائے اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو
خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور مال کی
حفاظت کی یا نہین اسیطرح غلام اور لونڈی بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے مہمان اور آقا کی خیرخواہی
اور اوسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے
قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نہ ادا کیا اسطرح

کا سوال مرف بادشاہی ہر دو نہیں

۱۵۰ مر جابر کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدا لمن شرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ ما طینۃ الخبال قال عرق اہل النار او عصارۃ اہل النار مسلم بن جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشہ والی چیز ہی وہ حرام ہی بے شک خدا پر اسکا عہد ہی کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاوے گا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی کیسے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینہ یا دوزخیون کا بخور یعنی پیپ

۱۵۱ ف مصابیح میں روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے ملک میں جوار کی شراب لوگ پیتے ہیں اوسکو مرت کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ کیا اوس میں نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدث فرمائی

ف ابن عمر کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وہو یدمنہا لم یتب لم یشربہا فی الاخرۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہی اور نشے والی چیز حرام ہی اور جسنے شراب پی دنیا میں پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا بن توبہ کیے مرگیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیے

۱۵۲ گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی خواہ انگور سے پیئے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا جو یا اور کسی چیز کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بنگ وغیرہ فلیل اور کثیر اسکا حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محمد بن کاہر جیدہ امام اعظم کے نزدیک بجز شراب دہی ہی جو خیرہ انگور سے بنے اور جوش مارے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور جو چیز اسکے سوائے بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور شاہ ولیہ میں مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد الحی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا

بل اس

بین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور بیچا بین شارحین علماء حنفی اور غیر حنفی نے اور سب نے صحیح کہا ہی
بین جو چاہے اوسکو دیکھے

ف ۱۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم بین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ بین ہی ف یعنے جاندار کی صورت بنانا حرام ہے

ف ۱۵۳ جَابِرٌ کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم بین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی ف یعنے اوسمین جزات کے برابر ثواب ہی

فصل

اس فصل بین وہ حدیثین ہین جنکے ترجمے پر دلی

ف ۱۵۴ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِی طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ قَالَهَا
یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ ابوداؤد بخاری اور مسلم بین ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے
فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی
مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی

ف ۱۵۵ جَابِرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَکَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِیْرَ وَلَکَ ظَهْرُهُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَهُ لَهُ
بخاری اور مسلم بین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھکو
مدینے تک اوسکے سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر سے روایت
ہی کہ بین سفر بین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا بین اسکے پیچھے پڑا رہتا
تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب رفتار
ہوگیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اوسکو
بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کرلی جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے بین پہنچے تو

میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ
دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونو مجھکو دیدے ف جب چیز بچی تو بائع کو اوسمیں کچھ
شرط کرلینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت
کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بابت حضرت کو خاص
تھی اور ظاہر احضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا

۱۵۶ ثم عبد الله بن عمر وقد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما اتاه مسلم بن عبد الله
بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی
ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایمان والو
اوسیواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت مسنوری اور قوت ضروری سے
دنیا کی تکلیف بھی ہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان نہ ہوا اور قناعت
ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کردیتی
ہی شعر + ای قناعت تو نگرم گردان + کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست + لیکن اہل و عیال کے
ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی

۱۵۷ ثم ابن عمر قد بلغني انكم قلتم في اسامة وانه احب الناس الي بخاری میں عبد اللہ بن
عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہنچی ہی کہ تم لوگ اسامہ کے حق میں کچھ کہا ہی
اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہی ف اسامہ کو حضرت نے اخیر عمر میں
ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں
کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۵۸ ثم اتى ابن كعب قد جمع الله لك ذلك كله قاله لرجل من الانصار قيل له لو اشتريت
حمارا تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع بعده من المسجد
فقال ما يسرني ان منزلي الى جنب المسجد اني اريد ان يكتب لي ممشاي الى

المسجد

المسجد ورجوع اذا رجعت الی اھلی مسلم بن ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ جمع کر کہا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا
جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور نا بکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے
اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے
نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجھکو اس
بات کی خوشی نہین کہ میرا گہر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف
میرا آنا لکہا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گہر جاؤن تو یہ بھی لکہا جاوے ف
معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور شرف دونون مین ثواب ہی جتنا گہر دور اوسنے قدم زیادہ تو اوتنا
ثواب بھی زیادہ ہوتا ہی

۹۴ عن ابن مسعود قد سالت الله لاحال مضروبة وایاما معدودة وارزاق مقسومة
لن یعجل شیئا قبل حله ولن یوخر شیئا عن حله ولو کنت سالت الله ان یعیذک من
عذاب فی النار او عذاب فی القبر کان خیرا وافضل قالہ لام حنیفہ رضی الله عنہما
لما سمعها تدعو وتقول اللهم متعنی بروحی رسول الله وبابی ابی سفیان و
باخی معاویة مسلم بن عبد الله بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو خدا سے مانگتا ہے
ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور باندی ہوئی روزنون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز
کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے باخر کریگا اور
اگر تو خدا سے یہ بات مانگتے کہ تجھکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچا دے تو بہتر اور افضل
ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حنیفہ سے فرمایا جب کہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الہی مجھکو برخوردار کیہ
میرے ماں باپ کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بہائی معاویہ
کی طرف سے ف یعنی عمر اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص
مدت مین مقرر ہوچکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین

کہ خود بخود ہو گا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن ایمان دار کو بھی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے

حدیث کے راوی حضرت رسول کا حکم سنی اور بندگی کی تعلیل ہی

ف ۱۶۰ ابوھریرۃ قال عجب اللہ من صنیعکما بطنیفکما للیلۃ یعنی ہنسا اللہ من کما صنعا

وامرأتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا

اور بہت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا

ف حضرت کے پاس ایک محتاج مہمان ہو کر آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ

انصاری اوسکو اپنے گھر لے گئے جو دیا تھا پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہیں ہی مگر لڑکوں کا

کھانا رکھا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلا دینا اور حضرت کے مہمان کی توقیر کرنا لڑکوں کو

سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ درست کرنے کے بہانے سے اوٹھ کر چراغ

کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہیں

چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر اسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے رہے صبح کو حضرت کو وحی سے

یہ حال معلوم ہوا حضرت نے ابوطلحہ اور اوکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت

کے اصحاب کیا حضرت سے مہمانداری اور کیا خالص ایمان دار ہے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان

اور محتاج کو مقدم رکھتے ہے چنانچہ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہی

یُؤثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اپنے اصحاب اپنی جانوں پر غریبوں کو مقدم

رکھتے ہیں اگر خود انکو تنگی اور حاجت ہو بہلا ایسے کامل لوگوں سے کیا ممکن ہی کہ اہلبیت کا حق

نہیں پہچانیں اور حق صدق اگر ایسے ثابت کریں حق تعالیٰ بندگی سے شاہ ملیں کیے

ف ۱۶۱ ابوھریرۃ قد کان فیکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا

انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنے خدا کی طرف سے

اوسکے دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہ تھے سو ویسا مرد اگر

میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا ف بے شک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہئے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لفظ ہی

۱۶۲ مر ابو ہریرۃ لقد احتظرت بحظار شدید من النار قالہ لامرأۃ قالت ادع اللہ لی فلقد دفنت ثلثۃ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط حظار بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے سو البتہ مین تو مین لڑکے گاڑ چکی ہون ف تین جسکے مین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی الم فراق مین صبر کیا وہ الم دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت بولی تھی کہ بدقسمتی ہے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلائے عظیم سے بچ گئی

۱۶۳ خ عمر لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ لھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھ پر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتری پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت سے حدیبیہ مین بطاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سن کر اونکا غم دور ہوگیا

۱۶۴ ف ابو ہریرۃ لقد اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل یعنی المطری فی المدحۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی مبالغہ

حد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف
بڑھ بڑھ کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جسمیں نہایت زور دیکر تعریف کرنا نہایت بد بات
ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ میں آتا ہی اور آپکو بھی سمجھنے لگتا ہی اور کمال سے محروم رہتا ہی
مر عمران بن حصین لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة
لوسعتهم وهل وجدت افضل من ان جادت بنفسها لله قاله الجهنية التي اقرت بالحبل
من الزنى مسلم عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے توالسی
توبہ کی ہی کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگاروں میں بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی
کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا میں اپنی جان نثاری سے بھی کسکو افضل پایا یہ حضرت نے
اوس عورت کے حق میں فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا
ف حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مجھسے حرام کاری کا گناہ کیا
مجھکو سزا دیجئے اور حد مارنے حضرت نے اوسکے ولی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھیو جب کہ یہ بچے
تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے
اوسکے کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن نہ کھل جاوے پھر وہ پیروں سے بھاگی
گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز
پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جسنے اوسکی حرام کاری کسکو
معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ
ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیئے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو
ڈر ہوتا تھا کہ نہی جان دیتا اوسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی
خ ابو هريرة لقد تحرت واسعا قاله لاعرابي قال ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا

بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے بنی تو تنگ کمر اکشادہ رحمت دیوے
تو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھہ پر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے
ساتھہ کسی اور پر رحم نہ کر ف یعنے رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے
گنہگارون کو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہی

۱۶۷ م انس لقد رایت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها فاذا رجل جاء وقد حفزه
النفس فقال الله اکبر الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیه وقیل الرجل هو رفاعة بن
رافع الانصاری مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین نے دیکھا بارہ
فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اون مین کونسا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس
مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ
مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت سے دوڑتے
ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑہے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑہا
اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے
واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا لیجاتے ہین

۱۶۸ م ابوهريرة لقد رايت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق
کان یؤذی الناس مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین نے تو دیکھا ایک
مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا
تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہنچاتی ہے

۱۶۹ م ابوهريرة لقد رايتني في الحجر وقريش تسالني عن مسراي فسالتني عن اشياء من
بيت المقدس لم اثبتها وكربت كربة ما كربت مثلها قط فرفعه الله لي انظر اليه
ما يسالوني عن شيء الا انبانهم به وقد رايتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى
قائم يصلي فاذا رجل جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن ام

مَرَّ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ
قَامَ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا
فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ
إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ مسلم من ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے مین یوحطیم مین ۵۲۱
تھا اور قریش مجھسے سب معراج کا حال پوچھنے لگے سو قریش نے بیت المقدس کی نسبت جو مجھسے
اور نشانیان پوچھین جو مجھکو خوب یاد نہین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہین اٹھایا سو خدا نے
اوس مکان کی مجھکو اوٹھا کر میرے سامنے کردی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی پوچھتے تھے
مجھسے اوسکو بیان کرتا تھا اوسکو دیکھکر کہ اور سب معراج مین مجھسے اپنے مین سمجھدون سے گزرا ہوا
مین دیکھا سو موسی تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد گھنگریالے بالون والا لانبا بلا
تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ
مرمشابہت مین قریب عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی ۔ باب بعض
سب لوگون مین سے زیادہ مشابہ اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب یعنی صاحب نے اپنی ذات مراد ۔ معراج
یہ کہی پھر نماز کا وقت آیا تو مجھنے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فرغ ہوا کسی ۸۲۱
والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ
ہوا سو اوسنے مجھکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکے صبح کو
حضرت نے اسکا حال کہنے مین جلدی کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب
ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھے ہوئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین ۸۲۱
حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے
حال بتلادیے کافر شرمندہ ہوکر رہ گئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے
کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون لوگون مجھکو جھٹلا دینگے گا جبرئیل نے کہا ابوبکر صدیق
تیری تصدیق کرینگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو جا بجا کے واسطے ابوبکر

صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر
پہنچا ہی وہ قادر ہی کہ اسیطرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجا دے اوسی دن سے
ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اور سکے لوگ گھنگرالے بال اور
اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین جیسے
اوس عالم مین عبادت فرض ہین

ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا ذكرا يعني أحد ۱۷
الرجلين اللذين رجعا إلى بصير فيما بين المدينة بخاري اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور ۱۰
مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون سے
ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے ق حدیبیہ کے سال حضرت سے
اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اون مین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش
سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پھیر دین اور اگر حضرت کا کوئی
مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر رض
کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اون مین سے مسلمان ہوکر آوے گا خدا اوسکے بچاؤ
کی کوئی راہ نکالے گا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملے گا خوب ہوا کہ خدا نے
اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان
ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب
عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کردیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا
ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت
عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر گیا بتلایا
حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکے حال پر رونا اوسنے
بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابی بصیر

جاتا کہ حضرت مجھکو پھر حوالہ کردیں گے تو مدینے سے نکل کر بیمدت تک کتابے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ اپنی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت اہیر ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے تھا پلتے تھے اونہوں سے مار نا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجئے اور راہ زنی سے منع کیجئے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو سلامت بچایا

۱۷۱ ھم بتوبان لقد سالنی ھذا عن الذی سالنی عنہ ومالی علم بشیء منہ حتی اتانی اللہ بہ قال حین سالہ حبر من احبار الیھود عن اول طعام اھل الجنۃ وعن الشبہ مسلم بن ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے ایسے پوچھا جو کچھ پوچھا اور حالانکہ مجھکو اوسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے مجھکو اوسکا علم دیا پھر حضرت نے اوس شخص سے فرمایا جب کہ علماء یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیوں کا کونسا ہوگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا اور کبھی ماں سے ف مصباح میں ہی انہوں ہی کہ جب یہ حضرت مدینے میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ اونکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کونسی ہی اور بہشتیوں کو پہلا کھانا کونسا ملیگا اور کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اوّل نشانی آگ ہی جو ملک عدن کے پورب سے بحیر کی طرف لیجاوے گی اور بہشتی لوگ اول کھانا جو کھائینگے کلیجے کا ٹکڑا ہوا کرے گا اور اگر مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور تب حضرت کے آگے رسول ہیں

۱۷۲ ع ابو ھریرۃ لقد ظننت یا ابا ھریرۃ ان لا یسالنی عن ھذا الحدیث احد اول منک

انحان ہونے علماء یہود صدق نبوت آنحضرت صلعم

عمر منہ

مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ بخاری میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھے گا
اسواسطے کہ میں دیکھہ چکا ہوں تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر پس اسعاد تمند لوگوں میں میری
شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر
کہا ف ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعاد تمند آپکی شفاعت
کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ
حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزار دن حدیث کی اپنے
روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی شفاعت چھہ
طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی جسوقت کہ لوگ قبروں سے اوٹھینگے
حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا ویں گے اور سب پیغمبر جواب دینگے
تو اوسوقت حضرت بخاری میں لیکے اور حساب کتاب کراکے اوس مصیبت سے نجات دلا ویں گے
اسکا نام شفاعت کبریٰ ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کسی کا اسمیں دخل نہیں دوسری
شفاعت اوسوقت ہوگی کہ کچھہ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کرکے راہ سے پھروا دیں گے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک
پہنچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑچکے ہیں نکالے جاوینگے
جسکے بدن سوا سجدہ گاہ کے جل نہیں گے اور پانچوں شفاعت سے بہشتی لوگوں کی اور زیادہ
درجے بلند ہوں گے اور چھٹی شفاعت سے اون کافروں کو جنہوں نے حضرت سے احسان کیا
تھا کچھہ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم

ع عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمْتَ بِعَظِيمِ الْحَقِّ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَأَيْمُ اللّٰهِ
النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو برطے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل رہ حضرت نے تو ان
کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے
جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بی بیون کو رشک ہوا اور اونہون نے یون کہا
کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو
مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس
آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرین گے پھر جب
حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا اپنے اشارہ کی طلاق کا

۱۷۴ مر جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا
نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میرے تیرے بعد چار بول تین بار کہی اگر اونکو تو لے تیرے کہے
سے سب سانہ تولین تو اونپر بھاری پڑین وے چار بول یے ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ و
رضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنے ہین خدا کی پاکی بولتا ہون جو ہون اوسکے ساتھ اور اوسکے
مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کے
تول کے برابر اور اوسکے کلمات کے سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے
حضرت صبح کے وقت تشریف لے چلے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی ہین پھر
حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب
تک اوسیطرح ذکر کر رہی ہی اونہون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنے
میرے تیرے پاس سے جانے کے بعد تجھنے لفظین تین بار کہین جنکا تو اب اس تمام پہرے نے لفظون سے
زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور تولنے مین بھاری

فضیلت ذکر کلمات اربعہ

۱۷۵ خ خباب بن الارت لقد کان من قبلکم لیمشط بمشاط الحدید ما
دون عظامه من لحم او عصب ما یصرفه ذلک عن دینه ویوضع المنشار
علی مفرق رأسه فیشق باثنتین ما یصرفه ذلک عن دینه ولیتمن
الله هذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت ما یخاف
الا الله والذئب علی غنمه ولکنکم تستعجلون بخاری میں خباب بن ارت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے تمسے اگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا
پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی بھی اونکو اپنے دین سے نہ
پھیر لی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چرکے دو ٹکڑے کر دیا جاتا
تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیر لی تھی اور مقرر خدا اپنے دین کو پورا اور
کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک ہوا ہے خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر گرگ پھیڑنے سے ولیکن تم جلدی کرتے ہو ق خباب سے
روایت ہی کہ ہمکے مشرکین سے بہت تکلیف پانی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت
کے سایہ میں چادر کو تکیہ دیے ہوئے تھے ہمنے کہا کہ اب ہمارے واسطے دعا نہیں کرتے کہ
خدا اس کفار کے غلبہ سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنے
تمہاری بے صبری سے غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنے کیوں بے صبری اور جلدی کرتے
ہو تمسے اگلے دیندار اوپر تو ایسی ایسی مصیبتیں گذریں کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر دیے
گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہیں ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدہ کے
کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا کہ ترک اکیلا سوار بے خوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا
بکری پر بھیڑیے کا جانچہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث میں ارشاد ہی
کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے
آخر شر دستگاری ہوگی

١٦٦ ع عائشة لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم
العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد يالیل بن عبد كلال فلم يجبني
الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا وانا بقرن
الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبرئيل
فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث
اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي
ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني
اليك ربك لتامرني بامرك فيما شئت ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين
فقال رسول الله صلى الله عليه بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد
الله وحده لا يشرك به شيئا قالت لها حين قالت هل اتى عليك يوم كان اشد
من يوم احد بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ میں
میری قوم سے مجھ کو تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف ہے اوس سے اوس دن
پائی جب پہاڑ کے گھاٹی میں انصاریوں نے مجھ سے بیعت کی جسدم کہ میں آیا کو ابن عبد یالیل
بن عبد کلال کے سامنے کہا سو اوسنے جو چاہا اوسنے میرا کہنا مانا نے اسلام قبول نہ کیا سو میں
رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں میرے حواس درست ہوئے
جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھ پر سایہ
کیا سو میں نے دیکھا تو اوسمیں جبرئیل ہے سو اوسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے تیری
قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں
کا داروغہ فرشتہ بھیجا تا کہ تو اوس کو حکم کرے جو تیرا دل کافروں کے حق میں چاہے
پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلعم اے
سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے

بیان سبب استفسار
انبیاء سے بعد ان کے
ہیں

تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھ پر حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دو پہاڑ دونوں اور دونوں
پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا ان کافروں کے
پیچھے سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ
لگاویں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے کہا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر
جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب کہ ابوطالب اور حضرت
خدیجہ کا انتقال ہوا تو طائف میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حامی نہ رہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف
رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہے وہاں
کے رئیسوں سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور انکو اسلام کی دعوت کی
انوں نے حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں اور شہدوں کو پکار دیا انہوں نے بہت سے
انکو حضرت سے گالیاں دیں اور پتھروں سے حضرت کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت غمگین
وہاں سے پھرے جب قرن الثعالب میں پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعف
اور عاجزی اور اپنی بیچارگی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں
تو ارحم الراحمین اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے انکافروں کی ہلاکی کی بجائے
سبحان اللہ کیا بقیاس حضرت میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے انکا کام چھوڑا ارسل
جبرئیل وہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرکے سو
ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا مطلب بخوبی پوچھے اللھم صل وسلم علی
سیدنا محمد سید الصابرین وامام الکاظمین
مر ابن مسعود لقد ھممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال
یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا البتہ میں نے ارادہ کیا کہ حکم کروں کسی مرد کو کہ لوگوں کو جماعت کی نماز پڑھا دیوے پھر میں ان
مردوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ کی نماز میں نہیں آتے ف اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعہ کا

فرض ہونا ثابت ہوا اسلیوسطے قصد مین لکھا ہی کہ جو مین نماز جمعہ کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اسکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی

۱۷۸ شیخ عائشہ لقد ہممت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین بکسکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن کو بھیجون اور اوسکو خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سوا اے خدا کسیکی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہا کہ اللہ دفع کریگا خدا اور مومنین کی سوا اور نہ مانینگے ف اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ اپنے باپ اور بھائی کو بلا کہ مین اوسکو ابی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق ترہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوا اے ابی بکر کے اور مسلم کے دوسرے روایت مین ہی کہ مین نے ارادہ کیا یا نزدیک تھا کہ کسیکو بھیجون اور کہلا بھیجون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والے کہین کہ مین لائق ہون اور خدا اور مومنین سوا اے ابی بکر کے کسی کی خلافت نہ مانینگے اور ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے دوسرے باپ کو اور بھائی کو بلاکر اور خلافت نامہ اوسکو لکھدون لیکن تدبر اور اجماع پر کفایت کی یعنے حضرت کو معلوم تھا کہ سوا اے ابی بکر کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا اے صدیق کے کسی پر منعقد نہ ہوگا تو اس سبب سے اوسکو نہ بلایا و لیعہد کرنا حضرت نے ضرور نہ جانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی

اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسے کی تھی ویسی ہوئی

۱۷۹ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ
وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ مسلم بن ابو درداء سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ بیٹ بیہولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی
لعنت کروں کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر میں گھس جاوے کیونکر اوسکو اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا
اور حالانکہ وہ اوسکو حلال نہیں کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اوسکو حلال
۱۸۱ نہیں ف اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوط بن ایک لونڈی آئی تھی اوسکا بیٹا بیہولا
تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگوں نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ
اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اسکا لڑکا بیہولا ہی اور اگر کا پیدا ہوا ہو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو آزاد خاوند
کا حمل ہو اور اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان میں توارث
نہیں اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ لفظہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنالیا اور اوس سے
۱۸۲ غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں اسلیے
اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بعد حیض ہوئے یا بعد آنے حمل کے صحبت کرنا
نہیں درست تاکہ نطفے میں شبہہ نہ پڑے

۱۸۰ مَرْحُوْمَةَ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ
اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم بن حدامہ
وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دودہ پلانے والی عورت کی صحبت سے
منع کردوں یہانتک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو اونکی اولاد کو
کچھہ ضرر نہیں کرتا ہی ف عرب لوگ دودہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے
اور اطبا بھی بخیال مضرت ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں اسلیے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا
تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم میں یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھہ ضرر نہیں ہوتا تو تجربہ سے معلوم

ہوا کہ یہ بات واجب الاتباع ہیں ہرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں جوان مرد شجاع اور شہسوار ہیں

مبادا کہ حرام کاری میں گرفتار ہوں

الباب السابع

ساتویں باب میں چند فصلیں ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں اول قسم میں وہ ہے جنکے سرے پر الف لام ہے

۱۸۱ ح سلیمان بن صرد لا ان نغزوھم ولا یغزوننا نحن نسیر الیھم قالہ حین ایجل الاحزاب عنہ بخاری میں سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب ہمیں اوپر نہ آئیں گے اور وہ ہمارے پاس نہ آئیں گے ہمیں اوپر چڑھ جاویں گے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کفار کے گروہوں کو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب میں گذرا چنانچہ اسیطرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت پر حوصلہ نہ ہوا بیکار رہا پھر حضرت ہی انہوں سال بعد کے چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا

۱۸۲ ق عائشۃ الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ جھنڈ سو جو اون میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ

۱۸۴ اس عالم میں ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اون میں سے وہاں ناآشنا اور بیگانہ تھا وہ یہاں بھی جدا اور بیگانہ رہا ف یعنے روز ازل میں جدا جدا روحوں کو مسلم قسم کا جدا کیا اور طرح طرح کی استعدادیں رکھیں سو جن روحوں میں اور اس عالم میں مناسبت تھی وہ اس عالم میں باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہاں نہ ملے تھے وہ یہاں بھی ہوئی پھٹکے رہی کبوتر باکبوتر زاغ باغ اور بھی سبب ہی کردی ہے شیطان اور شیطان سے دلی پیدا ہوتا ہے شعر حسن زلیخا بلال از حبش مہیب از روم ۔ ز خاک مکہ ابوجہل ابن چہ بوالعجبی است

۱۸۳ م ابو موسیٰ و ابی بن کعب لا یستیذان ثلثا فان اذن لک

ولا فارجع مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی بن کعب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہئے سو اگر تجھکو اجازت ملے تو گھر میں جا اور نہیں تو پلٹ جا ف جب کسی مکان میں جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اندر مکان میں جاوے اور نہیں تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکے گھر میں رہنیکا کہلانے سے تکلف ہوتا ہے اور اطلاع کرنیسے جانیسے شرماویگا

م جابر لا یستحمر تو وہ رمی الجمار تو والسعی بین الصفا والمروۃ تو والطواف تو واذا استحمر احدکم فلیستحمر وترا مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہئے یعنے تین ہوں یا زیادہ اور نکریاں بھی طاق ہی یعنے جمرہ اور صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنے کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنے سات بار اور جب کوئی تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنے تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہیں صفا اور مروہ کے بیچ دوڑنا کا نام ہے

ق عمر بن الخطاب الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال لخبر ئيل حين جاءه على صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن امارتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان بخاری و مسلم ۱۸۵

من عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے احد کے
کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک پڑھی اور زکوٰۃ دیوے
اور رمضان کا روزہ رکھی اور حجاۃ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اوسکی راہ کی طاقت ہو بولے نسبت خبر
اور ٹھیک ہی ہے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے
سو اونہوں نے کہا کہ تو نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلا ئی حضرت نے فرمایا
ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتوں کو اور اوسکی کتابوں کو اور اوسکے
پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلے یا برے جبرئیل نے کہا تو نے
سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو
اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھتا رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو
یوں جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائی کہ کب ہوگی حضرت
فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہیں جانتا یعنے قیامت کی ناواقفی
میں تم اور میں دونوں برابر ہیں جبرئیل نے کہا تو اوسکے کچھ نشانی بتلا دے حضرت نے کہا قیامت
کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک و مہری کو جنے یعنے مالکوں کے لطفے سے لونڈیاں جنیں
تو اوسکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کے مہری ٹھہرے خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے
قریب کنیز زادوں کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانوں
ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگے عمارتیں بنانے لگے اور یہ
حقیقت لوگ دولتمندوں کے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر فخر کرنے لگے ف پوری روایت
اس حدیث کی یوں ہی کہ عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا بہت
سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اوسکو
نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا اور گھٹنے حضرت کے زانوں سے ملا کر اور اپنی
دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانوں پر رکھیں اور کہا کہ اے محمد مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا ب حضرت

حدیث جبرئیل و ایمان و احسان
اسلام عبادت الصوف
حدیث

یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضی نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور میں دیر تک خبر رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانیکو ف اسی حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الکتاب بھی اسکا نام ہی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب واحادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین اسلئے کہ قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کے پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہر ہی اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور ان صفتون کا یون اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا ہے کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بنکے پیغامبر ہین موجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو قرآن مین ہی سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اور تین اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین جو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسرے آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنے کمال رحمت سے آدمیون کی طرف بھیجا تاکہ وے لوگونکو راہ بتلاوین اور اونکا دین اور مذہب

جنسوا دین اور باقی سب مسلم فسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی غافل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور بھی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کہانا بقصد نہ تھا بھول چوک تھی شیطان اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے سب تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوے کہ اسواسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ ہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جزو کرکن نہین چلسا کہ شیعہ کہتے ہین اور جنکے دل کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنے عذاب قبر اور حیات کی نشانیان اور حضور کا پھر دونکا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا تولا اور ترازو اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا برا سو سب تقدیر سے ہی بندون اوسکی خواہش نہ تھی نہ ملے نہ کوئی بندہ سکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اپنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسطرح مجمل چاہیے زیادہ انمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ عقل ہمارے مین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانہ خدائی کے بھید سمجھے اسلواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو سچا اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنے اخلاص کے درجے فرمائے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا بندہ اللہ کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ اللہ مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین اس لفظ مین اس لفظ مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور تواضع اور حضوری حاصل ہوتی ہی مگر یہ بڑا کمال ہی اس لفظ

ہین آدمی ادب پہونچے یا اذہر اودہر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی
کہ وہ بانہ بائون ہلاوے یا نظر کو اوٹہا دے معلوم ہوا کہ تصوف اور درد و سچی احسان کا نام ہی
ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان تینون کے مجموعی کا نام ہی اور گاہی
اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان
بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور
مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنا دو قسم اور کلام اور تصوف
پر ہی سو اس حدیث مین حضرت نبیون مقام کو بیان فرماتا ہا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد
کا بیان آگیا اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ کو بھی معلوم
ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے
بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے علماء دین سے تعصب کے شیطان ہی کہ کلام
الہی سے حلال حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ جسے دار المفتی کے ظاہر حشک الوزکا لب
مروح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اللہ کے فنون اور حضوردل کے نا تمام ہی ابھی راہ
بیچ مین ہی اور باغی گمراہی

۱۸۶ عن عمر الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا
او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے کہ حضرت
فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اوسنے نیت کی پیچھے
کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور قبول ہونے کے لائق نہین اپس جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے
ہوی ہو تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی پیچھے اسکا ثواب پاوگا اور جسکی ہجرت
دنیا کے واسطے ہوی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی

ہجرت ہو سکی طرف ہوئی جیسکے واسطے اور سے ہجرت کی ہے بنیا اور عورت ف یعنی ذات
ہین بدلون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینہ کی طرف ہجرت
کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا آپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی تب ایسی ہجرت کا کچھ ثواب
نہین کہ نیت خالص نہین ہے ارادہ اور قصد دلی کا کام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت
نہین اگر شملا نماز کی نیت دلمین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ
مضائقہ نہین پکارے کہ ظہر کے ذبان سے نماز مین نیت کرتا ہون ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ
زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہنے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت بدن
مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسیطرح علم اور
درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو غالب نیت سے روح سمجھا جاتا ہے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات
مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کہا ہا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا بھنا تا کہ نماز درست
ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی
طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین
کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرتا رہون دوسرے یہ کہ نماز گاہ اور مکان کو
رکھنا ہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا
یا غیر کو سکھلانا یا نیک بات بتلانا ایسے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی
نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کنی ہی اسواسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی
کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی پہلے سے نیت درست ہو
جاوے جو ابھی کے واسطے علم حدیث پڑھین دیکھا کہ کسطرح لگاؤ رکھین امام شافعی سے روایت
ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنے ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات

ہین ۱۲ روایات ہین اور عادات ہین سب علما حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے
اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

مراد اثوبہ الانصار و مزینہ وجہینہ وغفار واشجع ومن کان من
بنی عبد اللہ مرا ای دون الناس واللہ ورسولہ مولاھم مسلم بن ابو ایوب
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم
اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اونکے
دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کے
سچے ہین اور محبت کے پورے

ف ابو ہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ ۱۸۷
من الایمان روایۃ البخاری وسبعون وروایۃ مسلم سبعون او
بضع وستون علی الشک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان
کی ستر اور کسی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم
کی روایت مین شک ہی راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمایین یا ساٹھ ف یعنے ایمان
بہت سے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت
اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اون مین
بڑی عمدہ شاخ ہی اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور
اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کردیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت
مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھہ حد نہین سوا اسکے خدا اور رسول کے اور کو کوئی نہین کہہ سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسی ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر
کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخر تک مین اوسکے کچھہ کام نہ آوے گی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے
سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہی

۱۸ ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ مسلم بن ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ
حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ
نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کے سچ فرمایا حضرت نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم
اور درویش ہوتے رہی اور اب بھی موجود ہین

۱۹ ف اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ
فِیْ نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بہ نسبت اپنے والی کے یعنے
والی کا اوسپر جبر نہین پہنچا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا
چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہی

۱۹۱ ف اَنَسٌ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے مقدم ہونا
ف مصابح بن انس رضی سے روایت ہی کہ یمن بکری کے دودہ کی ایک بنا لایا حضرت نے
اوسکو پیا اور اوسکے باین طرف صدیق اکبر بیٹھے اور داہنے طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا
عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنے داہنے طرف والا باین طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجے
اگرچہ باین طرف کا داہنے طرف والے سے افضل ہو

۱۹۲ ف اَلنَّوَّاسُ بْنُ سِمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن
سمعان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوبی نیک عمدہ خوئی ہے

۱۹۳ ف اَنَسٌ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی

۲۱ کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد میں عدہ

ف اَلْبَوْلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا بخاری و ۱۹۴
مسلم میں اس باب ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد میں موتنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے
دبا دینا اوس گناہ کا اتارنا ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمیں گچ لگی ہو تو موتنا کو پونچھ

ف حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا ۱۹۵
فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَہُمَا فِیْ بَیْعِہِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ
بَرَکَۃُ بَیْعِہِمَا بخاری و مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
بیچنے والا اور مول لینے والا اختیار میں جب تک کہ دونو جدا نہیں ہوتے یا تو فرمایا کہ اونکو اختیار
ہی یہانتک کہ جدا ہوتے پھر اگر دونو نے سچ بولے اور دونو نے عیب ظاہر کر دیا بیچنے
والے نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید و فروخت میں
برکت ہوگی اور اگر دونے جھوٹ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید و فروخت کی برکت مٹا دی
ف یعنے جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ میں رہے جہاں چیز کی دونو نے بات چیت
ہی جاہی بیع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونو میں سے اوٹھا
اور مجلس بدلی تو اب کسواختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام
محمد کا اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونو طرف سے ہوا تو بیع تام ہوگئی
کسیکا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم
کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت بیچ بولنے
اور اچھی چیز بیچنے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی بھی سبب ہی کہ اب سوداگروں اور
دوکانداروں کے مال میں برکت نہیں رہی کہ جھوٹ اور دغا بازی بہت رائج ہوگئی

۱۹۶ خ ابن عباس البينة او حد في ظهرك قاله لهلال بن امية لما قذف امرأته بشريك بن سحماء بخاري مين عبد الله بن عباس رضي سے روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ گواہ لانا چاہيے يا کہ حد ماري جاوے گي تيري پيٹھ مين يہ حضرت نے ہلال بن اميہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شريک بن سحما سے عيب لگايا ف مشکوۃ مين عبد الله ابن عباس رضي سے روايت ہي کہ ہلال بن اميہ نے حضرت کے روبرو اپني جورو کو حرام کاري کا شريک بن سحما سے عيب لگايا حضرت نے فرمايا کہ يا گواہون سے اس بات کو ثابت کر يا تيري پيٹھ پر مار پڑے گي ہلال نے کہا يا رسول الله جب کوئي اپني عورت سے حرام کرتے ديکھے تو بھلا اوسوقت گواہ ڈھونڈھا پھرے حضرت نے پھر وہي فرمايا يعني حکم شرع يون ہي ہے جب اوسنے وہي کہا ہلال نے کہا مين قسم کھاتا ہون اوسکي جسنے تجھکو سچا بھيجا ہي کہ مين اپنے دعوي مين سچا ہون سو البتہ خدا وے آيتين اوتارے گا جس سے ميري پيٹھ مار سے بچے گي سو جبريل اترے اور اس مضمون کي آيتين سورہ نور مين اتارين کہ جو لوگ عيب لگاوين اپني جورون کو اور شاہد ہون اونکے پاس سوا اپني جان کے تو اونمين سے کسي کي گواہي يہ کہ چار گواہي دين الله کے نام کي کہ بيشک مين سچا ہون اور پانچوين بار يون کہے کہ خدا کي لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتے ہي مارين گي کہ گواہي دے چار گواہي الله کے نام کي کہ مقرر وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچوين بار يون کہے کہ الله کا غضب ہي اوس عورت پر اگر وہ سچا ہو پھر ہلال آيا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہي دي اور حضرت مٹھي ميں ليتے تھے کہ ہلاک خدا کو معلوم ہي کہ تم دونے سے ايک شخص جھوٹا ہي تم دونون مين کوئي توبہ بھي کرنے والا ہي پھر ہلال کي عورت کھڑي ہوئي اوسنے اوسيطرح چار بار گواہي دي جب پانچوين بار کي نوبت ہوئي تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کي مار لگ جاوے گي يعني اسکو آسمان نجان اگر تو جھوٹي ہو تو نوبت کہہ سو وہ عورت تھم گئي اور ہٹي يہان تک کہ ہم سمجھے کہ شايد پھر پلٹ جاوے گي يعني اپنے عيب کا اقرار کرے گي پھر اوسنے کہا کہ مين اپني قوم کو ہميشہ کو فضيحت نکرون گي

فصل لعان ہلال بن اميہ

سوا اوسنے پانچون گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ اکھیہ والا
اور موٹے سرین والا نیلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ صفت میں شریک بن سحما کا الملقب بہ سوا اوسکا لڑکا
سبطر کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اتر چکا ہوتا تو میں اوس عورت کو حد
مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ دل میں برخلاف ہو سکے
قرینہ موجود ہو

ق ۱۹۷ أَبُوْ هُرَيْرَةَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے اثر سے ہی سو جو کوئی تم میں سے جمہائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو روکے دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے

ق ۱۹۸ أَبُوْ هُرَيْرَةَ التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے ق یعنے اگر امام نماز میں بھولے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہہ کے

ق ۱۹۹ ۶۰۱ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ قَالَ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ اَلثُّلُثُ كَثِيْرٌ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی تو بہت ہی یا بولے فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد رضی سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنے بیماری میں کہ میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کر دون حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کر دون حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کر دون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق حجۃ الوداع میں سعد بیمار ہو گئے صرف اوکو اولاد میں ایک لڑکی تھی تب اونہوں نے اپنے مال کو خیرات

کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ نہانا ہی سے زیادہ وضو ہی
۱۰۰ خ ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجار احق بصقبہ
بخاری ہی ابو رافع رضی جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ
ترحقدار ہی اپنے سے لگے ہوئے مکان کا ف یعنے جب جگہہ ایک تو ہمسایہ کے ہوئے
اجنبی آدمی دوسرے ہیں مول لیسکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہیں
۱۰۱ مر ابو ھریرۃ الخراس مر امیر الشیطان مسلم ہی ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ گھٹنا اور کہوکھر و شیطان کا باجا ہی ف گھٹنا اونٹ وغیرہ کی گردن
میں احوا ایسے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو اور بازیب
اور جھانجھ بھی اسی میں داخل ہیں کہ اوسکی آواز سے مردوں کی نظر عورت پر پڑتی ہی
۱۰۲ خ ابن مسعود الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک
بخاری ہی عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کے
سیانہ بہشت سے قریب ہی اوسکے جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسیطرح
ف یعنے بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی
۱۰۳ اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے
ف جابر الحرب حدعۃ بخاری ابو مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا لڑائی دانو گھات کا نام ہے ف یعنے لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور
تدبیر بھی ضرور چاہیے + شعر + کار ہمراست کند عاقل کامل لیکن + کہ بصد لشکر جرار نیرزد نشود +
لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہیں
۱۰۴ خ ابو سعید بن المعلی الحمد للہ رب العالمین ھی السبع المثانی و
القرآن العظیم الذی اوتیتہ بخاری ہی ابو سعید بن معلی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجھکو ملے ف قرآن

مین خدا نے حضرت کو ایسا احسان جتایا کہ بیمے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے
فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد یہی سورہ فاتحہ ہی اور اسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ
اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دوبار سے کم نہین پڑہی جاتی اور اوسکا نزول
بھی دوبار ہوا ایک مکہ مین اور دوسرے مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب
قرآن مین مفصل مین ہی وے تمام اس سورت مین مجمل موجود ہین

۱۰۵ ف ما علمتہ الحمی من فیح جہنم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ اور زہر کی سخت گرمی ہی ف یعنی روایت یون ہی
کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنے تپ کی علاج غسل ہی سے پانی سے لیکن یہ علاج اوس تپ
کو حاصل ہی جو دھوپ سے یا گرم بخار اور لو سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر تپ کا یہی علاج
ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حمی یومی
کہتے ہین

۱۱۶ ف انس و عمر ان بن حصین الحیاء خیر کلہ بخاری اور مسلم مین انس
اور عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی بھلی ہی

۱۰۷ خ عمران بن حصین الحیاء لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا جو ہے سو بھلائی کے کچھ نہین لاتی ف یعنے حیا
شرع کا ہر جہان مین بیک ہی نمونہ ہوتا ہی

۱۰۸ ف ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت
ہی حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنے شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے
سب سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہی جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم

۱۰۹ م ابو موسی الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ طیبۃ بہ نفسہ احد
المتصدقین مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور

دار و غہ جو دیوے مالک سے کے حکم کے موافق اپنا دل کھول کر خیرات کرنے والوں سے ایک
وہ بھی ہی ف یعنے جو دینے کا ثواب اُسمین دارو غہ اور خانساماں بھی شریک ہے
بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو دارو غہ دیتے ہوئے گنتا دیوے وہ ثواب سے
بیبہرہ ہی اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اور اوسکے

ہر ایک دوسرا انجیل ہی

۱۱۰ مر ابو ہریرۃ الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ ویروی الکرمۃ
والنخلۃ ویروی الکرم مسلم بن ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب
ان دو درختون سے ہی کھجور سے اور انگور ہے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور
عنبہ کے کرمۃ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی
ہی ف یعنے عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ
شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہی سو اسکے اور بھی اسرار ہین

۱۱۱ ق ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے
دن تک ف یعنے ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد
کا عمدہ سبب ہین درحقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین
اشارہ ہی کہ ایمان دار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون

ق ابو ہریرۃ الخیل لثلاثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما
الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما
اصابت فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ
انقطع طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ اثارھا وارواثھا حسنات
ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیھا کان ذلک لہ حسنی

لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ۶۱۱
رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً
لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے واسطے ہیں ایک مرد کے واسطے ثواب
ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو جسکو ثواب ہے ۶۱۱
سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں رکھا جہاں سبزے کے واسطے باندھا رکھا پھر اونکو اس
رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن میں سو وہ جو اس رسی کے اندر چراگاہ یا
چمن میں جہاں تک کہ پھنچے اور جتنی گھاس کہ چرے تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات
ہونگے اور اگر گھوڑوں کی رسی ٹوٹ گئی پھر دے ایکبار یا دوبار رقبہ مار گئے تو اوس مرد کے
واسطے اونکے ٹاپوں کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہوگی اور اگر وہ کسی دریا پر گذرے
اور اوس میں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے
حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہیں اور جس مرد
کے گھوڑوں کو باندھا اس سبب سے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے فائدہ اوٹھاوے اور نگانی سوالی
مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھوں میں ہی نہ بھولا نہیں
اونکی زکوۃ ادا کی اور طبیعتوں کو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ۶۱۱
پردہ ہیں یعنے باعث رہا دلت سے بچا اور جس مرد کہ گھوڑوں کو باندھا تاکہ اوسکے اور اوسکے
اسلئے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنے کفر کی مدد کو تو ایسے گھوڑے
اس مرد پر وبال ہیں ف یعنے گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے
پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے
تو اسمیں دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان نہیں تیسری قسم یہ کہ کافروں کی مدد کے واسطے
پالے اور ضرر کرے اور بڑا گناہ ہے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے

۱۱۳ م حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ
وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مسلم بن حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دجال بائیں آنکھ کا کانا ہی اٹھے ہوئے بال اور اسکے ساتھ باغ اور آگ ہی حقیقت
مین اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنے اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہی

۱۱۴ م ابْنِ عُمَرَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایمان دار کا قید خانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایمان
دار کا قید خانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے
خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانیکا ڈر اور خاتمہ کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے
حساب کتاب کا خوف ایمان دار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان میسر
ہے کہ اولی ایمان دار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہو گا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قید خانہ
ہی اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی
طرح سے فیدر رہتا ہی بلا خوف عیش کرتا ہی جسطرح دنیا کو پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے
اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال
تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہی

۱۱۵ م عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ
الْقَضَاءِ بَدَلَ مَتَاعِ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہی اور بہتر دنیا کی یونہی نیکبخت عورت ہی اور قضای
کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہی مطلب دونون عبارت کا ایک ہی
ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی
تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام
کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر + زن خوب و خوش سیرت و

۱۱۵ بارسا بکند مرد و زن دانش را بادشا + اور اگر خدا بخواہے سینہ عورت سے بکیت ہوتی ہے تو عرد کی زندگی
فلح ہوگئی + شعر + زان ہمہ در سرائی مرنکو + بمدرین عالم اسے فرخ او
۱۱۶ مر تَمِيمٍ الدَّارِيِّ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم ابن
تمیم داری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام
دین خیر خواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا
کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور
تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین
کچھ دخل کرے عمل کو ریا سے خالص کرے اوسکے حکمون کو بجا لاوے اوسکی نافرمانی سے
بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور عید سے
بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم
سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اوسپر اعتراض
کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنے امامون کی خیر خواہی یہ کہ
شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیر خواہی یہ کہ مقدور
بھر اونکو فائدہ پہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور
اونکے واسطے چاہی جو اپنے واسطے چاہتا ہی
۱۱۷ مر اَبُو هُرَيْرَةَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ
وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم ابن ابوہرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بیکے سو بیسنے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اونس دوسرا اور
چاندی بیکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اونس دوسری سو جیسے زیادہ دیا کہ
زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہے

۱۱۸ ف عُمَرُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا
اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا
۱۱۹ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی
آنحضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہوں بدلنا گیہوں سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہیں اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہیں اور ایک روایت یوں ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی
مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہیں ف یعنے چاندی
اور سونے میں اور بکنے والی چیزوں کے بدلنے اور بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ کہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اسمیں شرط یہ ہی کہ اوسی
وقت دست بدست ہو ایسے وعدہ نہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اگر تول میں کمی بیشی ہوئی
یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا
بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہوں کا بدلنا جو سے تو اسمیں شرط یہ ہی کہ دست بدست
ہو اسمیں کمی بیشی بیاج نہیں مثلاً ایک سیر گیہوں کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست
بدست نہو گیہوں تو آج دیوے اور جو کل ہو تو یہ بیاج ہی ہر گز درست نہیں
۱۱۹ خ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا
مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا خواب نیکوکار کے
ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصوں سے ف یعنے جیسے پیغمبر کے علم میں التباس اور سوچ
کو دخل نہیں ویسی ہی اچھا خواب میں غور اور فکر کا دخل نہیں صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی
ہی تو نیک مرد کی خواب درست ہوتی اور چھیالیسوں حصے ہونے کی وجہ یہ ہی

بیان حقیقت بیع سود و بیاج

من گذری

خ

۱۲۰ خ اَبُوْ سَعِیْدِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ
بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ
ہی ستر کا چھیالیس حصون سے

۱۲۱ ف اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور درست جو خواب خدا کی طرف سے ہی اور پراگندہ خواب شیطان کی طرف سے ف خواب
۱۲۱ تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دینکی نوید ہو جو خدا کی طرف سے ہی دوسرا غم اور پراگندگی کا ہو جو شیطان کی طرف سے ہی
اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے رنج اور غم پیدا ہو یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری
قسم جو کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر ہر روز یا عمدا کے بخار سے ہو یہ کوئی شکل کی صورت پیدا ہی
تو اول قسم یعنے نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسرے قسم کے خواب کو شیطان
کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نہ فرمایا کہ خود ظاہر ہی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین

ق عَائِشَۃُ الرَّحِمُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ
وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ نا رشتہ عرش من لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجھکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور
جسنے مجھکو کاٹا خدا اوسکو کاٹا ف یعنے برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے
اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اوسکو نہ ادا کیا خدا کی رحمت سے دور پڑا

۱۲۳ خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلرَّحِمُ اَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَیُسْتَرُ لَہٗ اِذَا کَانَ مَوْصُوْلًا
وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَتْرُکُ النَّفَقَۃَ بخاری من ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گروہ جانوروں کی سواری کیجیے اور اوسکے دانے گھاس کے
بدلے اور رود بار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اوسپر دودھ پیجیے
اوسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا

دودہ بنیاد اسکے گہاس سے بدلے مرہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے
نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے جائز ہی اور زیادہ نہیں درست اور امام شافعی کے
نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ
چیز گروی ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی لینے مرہن اگر منافع کو لیوے تو اپنی اصل قرض میں
وضع کرنا چاہیے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہی

۱۲۴ ق ابو ہریرۃ الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ قال ابو ھریرۃ
واحسبہ قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش
کرتا ہی وہ ثواب میں اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہی ابو ہریرہ نے کہا میرا
گمان یہ ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں اسا ہی جیسے تہجد کی نماز
پڑہنے والے جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکہنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ق

فضیلت محتاجان و بیوگان

مالک جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج سب کے واسطے جمع کرتے ہیں تو خود اپنی کمائی سے
اوسکی خبر گیری کرے اور اوسکا کام کاج کردیوے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑہنے والے اور
مدام روزہ رکہنے کے برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی

فضیلت ثابت ہوئی

۱۲۵ ق ابو ھریرۃ السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ
۶۱۱ وشرابہ فاذا قضی احدکم نہمتہ من وجہہ فلیعجل الی اھلہ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکہتا
ہی تمکو نیند سے اور کہانے پینے سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدہر گیا ہی اپنے کام
سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گہر والوں پاس آوے ق
معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوس میں سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت

کوا دی

مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت فوت ہو اور جو ولی کون کے حق نہ تلف ہون

ق ۱۲۶ اِنَّ الشُّؤْمَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ق اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنے اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی عورت مین نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ سرکش اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بدہو

م ۱۲۷ اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِي ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَءُ وَاَشْفٰى وَاَبْرَءُ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اور فراہی یعنے گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی

خ ۱۲۸ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیز مین ہی سینگی کے پچھنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہو سکے تو داغنے سے

۱۲۹ خ جَارِ الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور حد بانٹ ہوکر طرین پڑگئین اور راہین جدا ہوگئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اوسکو سوا ہے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لیسکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنے اگر کوئی گھر بیچے تو اوسکے یعنے بل اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا

۱۳۰ خ أَبُو هُرَيْرَةَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاویگی قیامت کے دن یعنے بے رونق اور بے نور ہوجاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ علم فرمایا اور روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر

۱۳۱ ق أَبُو هُرَيْرَةَ الشُّونِيزُ فِيهِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا ہے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنے گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک گرم و سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم

طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو
دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور
اسیطرح خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج
گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ شونیز یعنے
گلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسّون کو اور جیتون
اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور سرکہ کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم
کو پگاتی ہی اور سرکہ کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے روغن
بادہ کرسونگھی تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سر درد کو دور کرے اور
اگر سرکہ کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے
ساتھ گھس کے اسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنے مونیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے
کیڑے اس سے مرجاتی ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہوجائے
اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو گرادے اور بلغمی اور سودا وی
تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ
شونیز مین بڑے بڑے فائدہ ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل تھی باقی اسکے فائدے خدا ہی
کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی

ق ابوھریرۃ الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق ۱۳۲
وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ
جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنے دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جو
دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنے جو جہاد مین شہید ہو ف یعنے اوسکو
بھی کہہ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جائے

۱۳۳ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ
اِصْبَعًا مسلم بن سعد ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا پھر
حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری میں عبد اللہ ابن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب جانیں مہینہ ایسا اور ایسا
اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا یعنے پورے
تیس دن کبھی مہینہ اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونوں
ہاتھ کی دس انگلیاں اور ٹھاکر تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینہ کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی
تیس دن کا مسلم کی روایت میں اونتیس ہیں اور بخاری کی روایت میں اونتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں
شاید بعضے لوگوں نے کہا کہ رمضان سے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینہ
اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا
مہینہ ہوا ور خواہ اونتیس دن کا ہو

۱۳۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِیْ حُبِّ طُوْلِ
الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا
جوان ہی دو چیز کی محبت میں بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں
ف یعنے بیری میں عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی
+مصرعہ+ مرد چون پیر شود حرص جوان میکردد+ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی
ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی
گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور
مجھکو خود پیری میں محتاجی نہو اس حدیث میں مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کی حرص کی

۱۳۵ ق اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی بخاری اور مسلم میں انس رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی ف ایک
عورت قبر پر رو رہی تھی حضرت اودہر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے
کہا میرے پاس سے ٹل جا بے تم پر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرت
کو نہین پہچانتی تھی کسی سے اوس نے کہا تو حضرت تھی تب تو وہ گھبرائی اور پچھتائی پھر حضرت
پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پہچانا تھا مینے اب مین اب کا حکم مانتی ہون اور
صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ابتدا مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا
شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذری تو آدمی کو خود بخود
صبر آجاتا ہی ایمان دار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہین

۱۳۶ م ابو ہریرۃ الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان
مکفرات ما بینھن اذا اجتنبت الکبائر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اثار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم
ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور
جس گناہ مین حق العبد ہو یعنے آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی
بخشش موقوف ہی

۱۳۷ ق اسامۃ بن زید الصلوۃ امامک بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے
یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے
کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہان نہین آگے
چل کے نماز پڑھین گے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور
مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب

ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز پڑہی اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملاکر پڑہی اور
یہی مذہب ہی سب امامون کا

۱۳۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈہال ہی بچنے گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی
رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا

۱۳۹ ق اَبُوْ شُرَيْحٍ اَلْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا
يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يُقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوشریح سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک
دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہی اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین
ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ
مین ڈالے گا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھہ نہو جس سے وہ
اوسکی ضیافت کرے ف یعنے جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے
زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بے
حیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کہلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت
کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ
کہانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین
دن سے زیادہ رہی اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضائقہ نہین

۱۴۰ خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل
کے ایک گروہ پر بھیجا گیا

۱۴۱ ف اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنے جس شہر مین وبا
پڑے اور وہان سب کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ
وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہی اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی
قوم پر عذاب تھی لیکن اُمّتِ مُحَمَّدِیؐ مین شہادت کا سبب ہی

۱۴۲ م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنے اگر وزن مین کم یا زیادہ ہون تو سود ہی

۱۴۳ م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ
اَوْ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک
اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا
ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک
کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنے خیرات
کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنے مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی
ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہی اور اگر
اوسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنے صبح ہوتے ہی شخص کام مین
مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہے
اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدہا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام
ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنے غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی
صفائی یعنے صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ

نماز اکثر بجائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے
قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو
خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی
ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی

۱۴۴ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ اَلْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہوگی قیامت کے دن ف یعنے
قیامت مین ظلم کی سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا

۱۴۵ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِی هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِی قَیْئِهٖ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے
کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر
لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے

۱۴۶ م مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِی اَلْهَرْجِ کَهِجْرَةٍ اِلَیَّ مسلم مین معقل بن یسارؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا ف یعنے جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد
پھیلا تو اوسوقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے
کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی

۱۴۷ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی
اَلرِّکَازِ اَلْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جانور کے مارنیکا بدلا نہین اور کنوا کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کہان

کہو دینے مین اگر مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون سے کرگئے جزا نے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا ف یعنے اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے
یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کو اکہو دینے یا کہان کہودنے مین
اگر کوا یا کہان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کہودانے والے پر کچھ عیوض
اور دانڈ نہین ہے

۱۴۸ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ
جزئی جزائً ہ جزاً ہ جزاءً ہ جزاءٌ ہ جزاءً ہ جزاءٌ ہ جزاءً ہ جزاءٌ

اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف یعنے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعہ کا غسل واجب ہی لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیئے تو مسواک اور خوشبو لگانیکو بھی واجب کہیئے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکی نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنے ثابت ہی اور نہایت بھر ہے

۱۵۲ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی ہیبت بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھی سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والی غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسواسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی

۱۵۳ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھی ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنے ہر ایک انسان جیسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچ چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی ثابت ہی تعلیم کی اسمین کچھہ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو انمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ مبل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ بھی نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے کچھہ نہ اٹکے رہی اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست

نہ جم رہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی
ہرچند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اُسترے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور
جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری
حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو بھی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اوّل
سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہو دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا
پانچوین پانسے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا فرمایا
ح عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخارمین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو بیچ دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور
جھوٹی قسم کھانا ف یعنے نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے
مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث
مین وعید شدید ہوا ور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابوطالب مکی نے کبیرہ گناہ
سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اوّل شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے
نا امیدی خدا کی رحمت سے چوتھی نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اوّل
جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے
جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اوّل شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے
سود اور رباج کھانا اور دو گناہ شرم گاہ سے متعلق ہین اوّل زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنے لڑکے
اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اوّل ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے
یعنے ماباپ کو بیچ دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہی جیسے کہ زہر سے
ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت
بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا

نو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی

۱۵۵ م اَبُوْدَرٍّ اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنے موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سوا کرتا ہی اسیواسطے اسکا قتل کرنا درست ہی

۱۵۶ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنے خیرات مین داخل ہی ف یعنے اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور دیوے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان سے کو کسی بات سے خوش کر دیوے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۵۷ ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُھَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی ایک قسم منّ ہی اور اوسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنے جسطرح حضرت موسی کے وقت مین منّ اور سلوے بنی اسرائیل کو بے محنت اور تلاش ملتا تھا ویسے کھنبی بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دُہند کاٹتا ہی چنانچہ بھی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی

۱۵۸ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جانکو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپکو دوزخ مین کہونٹا کریگا اور جو آپکو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپکو بھونکا کریگا ف یعنے جو جسطرح آپکو حرام موت ماریگا وہ اوسیطرح کی دوزخ مین سزا پاکر گا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی

۱۵۹ م اَنَسٍ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین انس رضہ سے روایت

ہی کہ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے

ف بلند گردن ہونگے یعنے رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن برہاتے ہی پا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینہ لوگون کے لبون تک پہنچے گا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنے سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے

۱۹۰ مر ابو ھریرۃ المؤمن اخو المؤمن مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہی ایمان دار کا ف یعنے جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی

۱۹۱ مر ابو ھریرۃ المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیٔ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کرا بال دار بھتر اور پیارا ہت ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بھتری ہی حرص کرنا رہ اوسپر جو تیرے کام اوسے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کہولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کو ہی نیک کام بتلایا ہے اور برے کام سے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہوسکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بھتر ہی

لیکن خبرت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی
اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے خالی سستی پر جو نپ دلائی اور سستی دور ہونیکے علاج فرمائے یعنے
ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدہ کے کامون پر سرگرم ہوجاوے اور اوسکے سرانجام کی
خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہوکر نہ تھک رہی کہ خالی ہاتھ رہ جاویگا اسواسطے
کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی
نہین رہ سکتا سو اوسکے بھی علاج فرمائے یعنے تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا
ہوتا یعنے رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ
حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول
کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی

۱۶۲ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین
ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ق یعنے
جیسی عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسیطرح ایک ایماندار کو
لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہی خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی طرفی اور خوبی اتفاق
پر موقوف ہی

۱۶۳ ق جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ
سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایماندار ایک انتڑی مین کہاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کہاتا ہی ق ایک کافر کی
ضیافت ہوئی جب اوسنے سات بکریونکا دودہ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان
ہوا تو ایک بکری کے دودہ سے آسودہ ہوگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے کم خوری اور
قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی

شان

سمان ہی کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی

۱۶۳ مر ابوھریرۃ المؤمن یغار واللہ اشد غیرا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسیواسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائون سے منع کیا یعنے بدکامون پر طبیعت زنا ایمان کا مقتضا ہی بے غیرتی ایمانکی شان نہین

۱۶۴ ف عائشۃ الماھر بالقران مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء القران ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قران کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھہ ہی اور جو کہ قران پڑہتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قران پڑہنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین ایک ثواب پڑہنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنے جو قران کے معانی خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑہتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین اون فرشتون کے ساتھہ ہے جو قران کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسے واسطے دو ثواب مقرر کئے مطلب یہ کہ قران سے کیطرح غفلت نچاہئے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہے

۱۶۵ ف اسماء بنت ابی بکر المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے اپکو آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑہ پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھہ پر اس بات مین کچھہ گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جنجلاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھہ اور باطن

عَلَى الْمَدِينَةِ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا (بخاری)

حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی اِن دو پہاڑوں کے درمیان ہیں کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہیں اور دوسرے کو ثور سو جو اوس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو اَمان مسلمانوں کی ایک سے ہی ادنی مسلمان ہی اَمان میں کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی اَمان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہی نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگاروں اور سرداروں کے اور دوسری روایت میں یوں ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا اور غیر سے یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کے غیروں سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہی نہ قبول کرے گا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض یعنی جیسے یہ کے حرم میں زیادتی اور نئے اذلی درست نہیں ویسے ہی مدینے کے حرم میں ہی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانوں پر اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی اَمان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور البسین ایک دوسرے کی

مددگار یکا عہد کیا تو اسکے بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا
درست نہین کہ شاید اوکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو

۱۶۷ مسعد بن ابی وقاص الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اوکو یہ وجہ ہو نہ چھوڑ جاوینگا کوئی مدینہ کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہین گے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینہ کا کچھ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہے گا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والونکو

عمدہ بشارت ہی

۱۶۸ خ انس الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کر رہے ہین سو اوسکے نزدیک نہ اویگا اور انشاء اللہ وہان طاعون بھی نہ اویگی

۱۶۹ ق ابن مسعود الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسیکے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی ق ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے

کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہیں لیکن
میں اللہ اور اسکے رسول کی محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اللہ رسول کی

محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو

۱۷۰ م اَنَسٌ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ
مسلم میں انس اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے والوں نے
جو کہنا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جبتک پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے ف
یعنے اگر وہ شخص ایسمیں ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونوں طرف کی گالیوں کا گناہ اوسی پر ہی
جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ گالی اور اگر مظلوم نے جواب
میں زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی لیکن طبکہ حد سے نہ بڑہی لیکن عفو جو اب
دینے سے نہایت افضل ہی

۱۷۱ ق اِنَّ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اوسپر ظلم
کرنا ہی نہ اوسکو بلا میں ڈالنا ہی ف یعنے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی
ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو بلا میں پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسیطرح مناسب نہیں

۱۷۲ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے
جب کہ قبر میں سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق
نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن میں ہی کہ ایمان والوں کو
خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنے یہ جو قرآن میں فرمایا ہی کہ ایماندار دنکو ثابت

بات پر حد اثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ
قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی

۱۷۳ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان
ہاتہ سے مسلمان بچین ف یعنے زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتہ سے
کسیکو ناحق مارے نہ چڑاوے

۱۷۴ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو
چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جاوے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے
وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی

۱۷۵ ق عُمَرُ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا نِیْحَ عَلَیْہِ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہونا ہی
قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میت پر عذاب اوس صورت مین ہی کہ وہ اپنے
اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور باوجود
قدرت کے منع نہ کرے

۱۷۶ م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنے قریش کی قوم عرب مین
سردار ہی اگر قریش نیک ہوے تو اور لوگ بھی نیک ہوے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے
واسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان اسکے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

۱۷۷ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ

وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي
الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ
كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اونکا قریش کے
مسلمان کا تابع ہی اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کہانون کا سا حال
ہی جو اون لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جسوقت
کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بھر اوسکو پاوگی جو بہت نفرت
رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اوسمین نہ آجاوے ف یعنے قریش مین
ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونیکا قاعدہ کلیہ فرمایا
مثال دیکر کہ جیسے کہانون مختلف ہوتے ہین کہ بعضی کہان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسی
ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اون
مین پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے
اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بھتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بھتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو
حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ
شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بھتر
وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے
بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضی اور خالد اور عکرمہ رضی اسواسطے
کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدہر آتے
ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونیکے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب کہ اوسکو
سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے

۱۷۸ ق ۔ اِنَّ عَلَى النَّاسِ كَاِبِلِ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً ۔ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیونکی مثال جیسے سو اونٹ کہ اونمین سے تو ایکبھی چالاک سوار رکھنے لائق ف یعنے جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیونمین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمتا

۱۷۹ م ۔ اَبُو مُوسَى اَلنُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

مسلم میں ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہین گے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنے ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنے اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہین گے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنے فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسایل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۸۰ ق ۔ اِنَّ عَمَّ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات کے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک

وتر کی تین رکعتیں ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضیٰ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑہتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسیطرح کی روایت ہی عمران بن حصین اور عائشہ اور عبداللہ بن عباس اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد سب کے تین رکعت وتر کی پڑہتے تھے اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی آخر شب ہی جسکو اسنے جاگنے پر اعتماد ہو

۱۸۱ ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا حق اوسیکا ہی جسنے ازاد کیا ف یعنے جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھہ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے والا ہی ہے

۱۸۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ اَلْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنے لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے بچھونے اوس لڑکے کی ماہی خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی ہے یعنے وہ مالک نہین اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

۱۸۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹے قسم کا ل اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی اور کسب کے ف یعنے تجارت مین جھوٹی قسم کہانیسے سودا گر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی

۱۸۴ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت

ہی کہ

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر جاتی ہے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب
کہ مدعی کو گواہ نہ ملین

۱۸۵ عہ ابوہریرۃ الیمین علی نیۃ المستحلف مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنے قاضی نے جس مطلب کی قسم
لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا سمجھے کہ بسبب قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی بسبب دلین
کچھہ اور ارادہ کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو
اوسوقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل

اس فصل مین بیس حدیثین ہین جنکے سر پر ایما کی لفظ ہی

۱۸۶ عہ ابوہریرۃ ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء الاخرۃ
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے
ساتھہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے کہ تاریکی کے وقت مین
خوشبو سونگھہ کے جوان مرد کو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت
کا نکلنا درست نہین

۱۸۷ ق ابوہریرۃ ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذ اللہ بکل
عضو منہ عضوا من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ جو مرد
مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھوڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

۱۸۸ عہ جریر ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ ویروی ابق من مواليه
فقد کفر حتی یرجع الیھم مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا
تو البتہ اوس سے اور تر کئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے
مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اون مین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو

حلال جانکر بھاگا تو بیچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوس نے کفران نعمت کیا

۱۸۹ صر ابوہریرۃ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مسلم بن ابوہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین کہ تم آیے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی بیچے لڑائی کی تو اللہ اوسکا

ف پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین

بیچے جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب غازیونکے

حصے مین ہی اوسمین خمس نہین اور جو ملک لڑائی سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا

اور باقی غازیون کا

۱۹۰ خ عُمَرُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ شَھِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ نَفَرٍ بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجانی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرسے ابکم ہی

۱۹۱ خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبداللہ ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے

کہا

کہا یارسول اللہ کوئی ہم مین ایسا بھی ہے اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو
حضرت نے فرمایا سوا اللہ اوسکا مال تو وہی ہے جو اوسنے آگے بھیجا یعنے خدا کی راہ مین خرچ کیا
اوسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی جو اپنے کام آوے اور
کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کے خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان
کے بند رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا دینگے اسکے کچھ کام نہ آیا
عقبہ بن عامر ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی ۱۹۲
العقیق فیاتی منہ بناقتین لوما ومین فی غیر اثم ولا قطیعۃ رحم فقلنا
کلنا یا رسول اللہ نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم
او یقرء ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر من ثلث وار بع
خیر من اربع ومن اعدادھن من الابل مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی
طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑی کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بغیر
قطع برادری کے یعنے نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب
لوگ یارسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد
کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑہی یہ اوسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے
اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسطرح آیتون
کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنے پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھہ افضل ہین چھہ سے
ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر وہ مکان ہین وہان بازار لگتے تھے
عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصۂ مطلب یہ کہ قرآن کے
پڑہنے اور پڑہانیکا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب
باقی ہے اور دنیا فانی

۱۹۳ م عن جابرؓ ان اکم یحب ان ھذا لہ بدرھم یعنی جدیا اسک میتا فقنا ولہ فاخذ باذنہ فقالوا ما یحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال یحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیہ انہ اسک فکیف وھو میت فقال واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم مسلم عن جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردا جسکے کان نہین ہین اوسکو ایک درم کے بدلے لیلے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہم نے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہم کو کوئی چیز دیکر لیلے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو بدلے اسکے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بہلا کیونکر یا چیز ہو کہ اوس مین جان بھی نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنے اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی

۱۹۴ م ابو ھریرۃؓ ایکم یذکر حین طلع القمر وھو مثل شق جفنۃ قالہ لما تذاکروا لیلۃ القدر عندہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے کٹہرے کا کنارہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف یعنے شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہوگا تھا غالب کہ ستایسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ایرانی ہی

۱۹۵ خ انس ای رجل عبد اللہ فیکم یعنی عبد اللہ بن سلام قالہ لیھود بعد اسلامہ فقالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارایتم

إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالُوا
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللهِ

بخاری میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرتؐ کے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونیکے بعد تو یہود نے کہا کہ وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہود نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ مین رکھی پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اوسکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یارسول اللہ ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیونکے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوے تو حضرتؐ سے کہا کہ یارسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو یہ تمہین بتلا دین گے اور اگر وے جانین گے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھ پر بہتان باندہین گے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہی اور حضرتؐ نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا اول اونہون نے اوسکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوے تو اوسی وقت بدل گئے بھی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین

۱۹۶ مر اِبْنُ عَبَّاسٍ أَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى
هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى
فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ
بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ

وَهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحابؓ نے کہا یہ ارزن نالا ہی حضرتؐ نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوترتا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اسطرح سے کہ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ یعنے اے میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحابؓ نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان روئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکے اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہہ رہا ہی ف یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرتؐ نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روحون کو دانعی دیکھا

فصل

اس فصل مین بیس حدیثین ہین جنکے سر پر استفہام کا پنجہ ہی

۱۹۷ ق مَالِكُ بْنُ مُخَامِرَةَ الْفَيِّ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا صبح کی نوچار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح کی نوچار رکعتین پڑھتا ہی ق صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالکؓ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرتؐ نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور مؤذن اقامت کہتا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب فجر کی اقامت ہوتی ہو تو نماز صبح مین پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی علمائے

۱۹۸ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحابؓ نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسکا نام غیبت ہے لوگون نے کہا بھلا فرمائی تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین

حاشیہ

کہی

کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہی جو تو نے کہا تہی تو تو نے اوسکی
غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندہا ف
یعنے سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جہوٹی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ
مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی بُرا جانے وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ
بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے
خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو نے پر
گناہ کرنا ہی اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندہا بہرا اچڑا تو درست ہی

199 م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ
فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ اَلْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى
قَعْرِهَا قَالَ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم بن ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا تہا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پہر تہا کہ
دوزخ مین ستر برس سے پہینکا گیا تہا سو دوزخ مین اب تک اترتا جلا تا تہا یہان تک کہ اوسکی تہ
مین پہنچ گیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک دہماکا سُنا ف ابوہریرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تہے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سُنی جیسے کوئی چیز
اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے
تہ تک ستر برس کی راہ ہی

م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَ
لَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ
وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ
هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ
قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ

فِی النَّارِ مسلم من ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حالانکہ اسکو گالی دی اور اسکو حرام کاریکا عیب لگایا اور اسکا مال کہایا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اوس سے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونیکے قبل اوسکی نیکیان ہو چکین گی تو اون مظلومون کے گناہ لیئے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوین گے اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ ہوئینگے گناہ ظالم کے گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین بھی شخص آخرت کا مفلس ٹھرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہی اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے

۲۰۱ خ عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ لِیُعَلِّمَکُمْ دِیْنَکُمْ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکھلاوے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اندر حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا

۲۰۲ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْجَنَّۃَ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَۃٌ وَمَا اَنْتُمْ فِیْ اَھْلِ الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَاءِ

فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ۔

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہوجاؤ ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوجاؤ ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ مقرر مین امید کرتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدہے ہوگے اور اسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنے آدہے بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی اُمتین ہونگین اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدہا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو

ف عُمَرُ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ ۲۰۳
فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا قَالَ حُيَيْنٌ رَأَى امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکہا کہ دوڑی جاتی ہی جب دوسرے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودہ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی

مر أَبُو هُرَيْرَةَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا ۲۰۴
وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالَ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ
وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم عن ابوہریرہ

رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جو پہلے کتاب والون نے
کہا کہ سمعنا وعصینا ہم نے حکم خدا کا سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیرے ہی طرف ہمارا اٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت
فرمایا جب کہ سورۂ بقر کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین
ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو صحابہ نے
کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے
اور البتہ ہم پر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنے خیالات اور وسوسون
سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے
فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی کرو بند بکو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے
بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے حسب
ارشاد نبے کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسقدر
جتنا اوسکو اختیار ہی یعنے اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ
سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس ارادے کو
کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو

۲۰۵ خ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَنْ تَدْخُلَ الشَّيْطَانُ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهُ
لِاِمْرَأَةٍ جَاءَتْ تَسْعَدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے
خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی

ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وہ مر گئے تب کوئی عورت
اوکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے
دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین نہ داخل کر اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر
چاہیئے نہ کہ ہایہ ہایہ مچانے

ف عَائِشَةُ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا بخاری اور ۲۰۶
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح
مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جبتک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور
وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنے بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرت نے رفاعہ
کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دیدی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت
پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیدئے سو میںنے عبدالرحمن
بن زبیر سے نکاح کیا تو یعنے اوسکو نامرد پایا جیسے کپڑیکا کھونٹ یعنے نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح بغیر درست ہی جبتک کہ دوسرا
خاوند اوس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور بھی مذہب ہی سب ماموں کا

ف الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کیا تم تعجب کرتے ہو اس رشیمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس
سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو رشیمی قبا تحفہ بھیجی
اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دنیا کا
نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجئے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے

کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ بھرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی

ف اَبُوْبَكْرَةَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجَرِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ

بخاری اور مسلم میں ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بھتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ وے قوم یعنے اسلم وغیرہ بھتر ہین ان قومون سے یعنے بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا کہ تجھہ سے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہی یعنے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ

ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم سب کی راہ مین رستے تھے عرب مین کہ ذات اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتے تھے اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سوا اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئی تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کے نزدیک وہی بھتر ہی جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھہ حقیقت نہین + شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ہا ہا + کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست

ف اَنَسٌ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کسطرح تو اپنے بھائی مسلمان کے مال حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ جسکے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے بیچے پھل کے منع کی

منع کیا بعنے قبل بختگی کے اگر چہ جاوے تو شتر بیسے بیمت لیدا کہو کر حلال ہو گا

۲۱۰ ع ابو امامۃ أرأیت حین خرجت من بیتک أ لیس قد توضأت فأحسنت الوضوء قال بلی یا رسول اللہ قال ثم شہدت الصلوٰۃ معنا قال نعم یا رسول اللہ قال فإن اللہ قد غفر لک حدثک أو ذنبک

بخاری بن ابو آمامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مغفرت خدا نے تیری حد بختی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مار سکے لائق کیا مجھپر حد مارنے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسواسطے حضرت نے اوسکی مغفرت جماعت پڑہنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے

۲۱۱ ف ابن عمر أرأیتکم لیلتکم ہذہ فإن رأس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الأرض أحد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑہائی پھر یہ حدیث فرمائی سو بعنے سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہو گی مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر البسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے

لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئے سو برس کے بعد بارہ حضرت
کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن سے لوگ
سو برس کے اندر ہو چکے

۲۱۲ ق ابن عباس أرأيت لو كان على أمك دين فقضيته أكان يؤدى
عنها قالت نعم قال فصومي عن أمك بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتلاؤ اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بیلا اوسکے
اوپر سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھہ اپنی مالکفر
سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوسپر فرض روزے
تھے اگر میں روزے رکھوں تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور سمجھا دیا کہ جسطرح بندہ کا فرض ادا ہوجاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض
ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے
کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہی کہ جو مرجاوے
اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ
یہ ہی کہ زندگی میں کسکے بدلے روزہ رکھنا درست نہین اسیطرح بعد موت کے بھی

۲۱۳ ق ابو هريرة أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس
مرات هل يبقى من درنه قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات
الخمس يمحو الله بهن الخطايا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
بتاؤ تو کہ اگر تم میں سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمیں سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا
اوسکا کچھہ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھہ اوسکی میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال
ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنے جیسے ہر
پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اوسیطرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف

پانی ڈالنے سے مبل نہین چھوٹتا بدنکا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی اسیطرح نماز مین بھی حضوری
دل اور اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونا ضرور چاہیئے تاکہ گناہون کا مبل دل سے چھوٹے

۲۱۴ ق جابرؓ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُمْ
فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِينَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنے تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین
حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ
اور اونمین اختصار کر یعنے ہلکی پڑھ یہ حضرتؐ نے سُلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعہ کے
دن آیا اور حضرتؐ منبر پر بیٹھے تھے تو سُلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھی ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور بھی مذہب ہی امام شافعی کا
اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیئے

۲۱۵ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے
جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا
خرباق نام اوسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یارسول اللہ
کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرتؐ نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنے نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا
ہون اوسنے کہا کچھ ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب حضرتؐ نے اصحاب کی
طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنے ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرتؐ
آگے بڑھے کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک

حضرتؐ ذوالیدین سے ظہر یا عصر کی نماز

پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیو نکے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہی کہ اوسوقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوگیا یعنی نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ اوّل اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرنے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوسوقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم

۲۱۶ ف ... كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً لَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَهُ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو تکلیف دیتے ہین تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھہ یا چھہ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین بھول جاتا ہون کہ ان تین چیزون سے کون چیز اوّل حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جون تکلیف دیوین تو بالون کو منڈا دے اور یہ کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے

۲۱۷ م أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑے قد والین موٹی گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑہی اوسکے حق مین بہتر ہی تین

گناہون اونٹنون برابر فدیہ والی ہوتیون سے

خ ابو سعید ابعجز احدکم ان یقرأ ثلث القرآن فی لیلۃ ۲۱۸ بخاری عن ابوسعید رضی

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑہی ف اصحاب نے کہا یارسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑہنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنے اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی

م سعد بن ابی وقاص ابعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ ۲۱۹
فسالہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ
فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط عنہ الف خطیئۃ ویروی ویحط مسلم عن سعد بن

ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹہنے والون مین سے ایک شخص نے پوچہا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑہے تو اوسکے واسطے ہزار نیکیان لکہی جاوین یعنے اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنے اگر وہ گنہگار ف سو بار سبحان اللہ پڑہنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا وہ چند ہزار ہوا

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے برابر ہی

ق ابو ہریرۃ الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ ۲۲۰
انہ اعور وانہ یجیء بمثال الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم
کما انذر بہ نوح قومہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت

- مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

۲۲۱ مر ابوذرا لا اخبرک یا حب الکلام الی اللہ ان احب الکلام الی اللہ سبحان اللہ وبحمدہ قالہ لہ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا

۲۲۲ ق علی الا اخبرک ما ھو خیر لک منہ تسبحین اللہ ثلثا وثلثین وتحمدین اللہ ثلثا وثلثین وتکبرین اللہ اربعا وثلثین قالہ لفاطمۃ رضی اللہ عنہا حین سالتہ خادما بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلاؤن جو تیرے لیئے خدمگار سے بھتر ہی سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑھو چونتیس ۳۴ بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے لونڈی خدمگار مانگی تھی ق پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہ حضرت پاس گئین چکّی پیسنے کی تکلیف بیان کرنیکو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوسوقت حضرت سے ملاقات نہوی حضرت عائشہ رضہ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہ رضہ نے یہ پیغام پہنچایا اوسیوقت حضرت اونکے گہر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونو لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سونے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور ہونے کے حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الہی سکھلایا سوا اسکے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سونے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نہ رہے

تسبیح فاطمہ کے فضائل و مسائل
دفع عاجزی و ماندگی
مجرب

۲۲۳ مرسلمة بن الاکوع الا اخبرکم باشد حرا منه یوم القیمة هذین الرجلین الراکبین المقفیین مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن سبسے بڑے قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ ترگری اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیرے ہوے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین

۲۲۴ ف حارثة بن وهب الخزاعی الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو یقسم علی الله لابره الا اخبرکم باهل النار کل عتل جواظ مستکبر بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارے غریب لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا حرام خور کہنہ والا ہی ف یعنے بہشت غریب بےزور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پر زور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے

بہشت جاے ضعفا و دوزخ مقام متکبران

۲۲۵ مرزید بن خالد الجهنی الا اخبرکم بخیر الشهداء الذی یاتی بشهادته قبل ان یسالها مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن بھتر گواہ کو بھتر وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف یعنے گواہی ملنے گواہی دینا اوس صورت مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکے گواہی کی کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بنے ضرورت معاملات مین قبل طلب کے

گواہی دینا دیندار ی کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد
ویسے لوگ پیدا ہون گے جو بے مانگے گواہی دینگے اور سوگند یار ہو نگے

۲۲۶ ق ابو واقد اللیثی الا اخبرکم عن النفر الثلثۃ امّا احدھم فاوی
الی اللہ فاواہ اللہ وامّا الاخر فاستحیی فاستحیی اللہ منہ وامّا الاخر فاعرض
فاعرض اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین ابو واقد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا بعنے اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے
تو موہنہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد سے پوری
روایت ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے
سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے ایسے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان
خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب
حدیث فرمائی یعنے جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنیکو سو خدا نے اوسکی کوشش
قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ
ہر چند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ پائی تو
غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی
مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتری
اور وہان سے جاکر چلے آنا گناہ ہی

۲۲۷ م ابو ہریرۃ الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات
قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء فی المکارہ وکثرۃ الخطی الی
المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹادے اور درجے

بلند

اعمال شاقہ و موجب رفع درجات

بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجد و کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کے نماز کے بعد سو حقیقت مین بھی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندہی جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ سچے مین عمل باطن کی چھاؤنی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنے نہایت سردی مین یا بیمار ہون اسی طرح ہین بارا عضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنے بیگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنے مسجد مین مثلاً عصر پڑہ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا

ف عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِمَّنْ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ یَعْنِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ۲۲۸

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماؤن جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کہولے صدیق اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

خ اَبُوْبَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ ۲۲۹

بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَكَانَ مُتَّكِیًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْتُ لَا یَسْكُتُ بخاری مین ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یارسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے

بیٹے سے سوا دہ بیٹے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور
جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ انکو
کہتے رہے یہان تک کہ میں نے کہا کہ حضرت نہین چپ ہون گے

۲۳۰ مر ابْنُ مَسْعُودٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ اَلْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم بن عبداللہ
بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یان مین مبتلا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی
ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۲۳۱ ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنَّ آلَ اَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ
اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنَّ لَهُمْ رَحِمًا اَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا
بخاری اور مسلم بن عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ ابی فلان
کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری
مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تر و تازہ کرتا رہونگا
یعنے برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد
ہمارے دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہم پر
کچھہ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بھتری ہی
اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم

۲۳۲ ق اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو نِ الْاَنْصَارِيُّ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا
وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ
يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی سے جنکا عقبہ بن عمرو نام
ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو اوہی ہی اور مقرر کرتا ہون اور دلون کی
سختی اون لوگون مین ہی جو چلاّیا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کی جڑ پاس جدہر سے شیطان کے
دو سینگ نکلتے ہین یعنے قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ

کیا

کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کی کہ وہان سب کے لوگ بہت جلد ایمان لاوے اور یورپ
کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنے قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے
اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہی شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج
ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون
کا سجدہ اوسکی طرف واقع ہو

۲۳۳ مر عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ
الرَّمْیُ قَالَهُ عَلَی الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَأَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مسلم بن
عُقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار کہ البتہ قوت سے مراد تیراندازی ہی یہ
حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑہی کہ کافرون کے لئے قوت تیار کرو جتنا تمسے
ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنے
قوت سے مراد جسکا خدا نے حکم کرتا ہی تیراندازی ہی تیراندازیکا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا نشانہاری
بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار
ہی دور سے

۲۳۴ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ
اَنْ یَّنْکِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ ابْنُ
اَبِیْطَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْکِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا
وَیُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابیطالب سے
نکاح کر دیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت
نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اوسکی بیٹی سے
نکاح کر لیوے سو میری بیٹی میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجھکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو

ہے دیتی ہی اور مجھکو تکلیف دیتی ہے جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابوجہل
بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یارسول اللہ لوگوں کو
یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے
نکاح کرتے ہین تب حضرت اوسٹھے اور خطبہ پڑہا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا
نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہی کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع
کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین
اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے
بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسیطرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ
کی بیٹی سے نکاح جایز نہوا

ف فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ ۲۳۵
هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا
تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہوے یا یون فرمایا اس امت
کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت
عایشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بی بیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت
نے فرمایا ہے بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اونسے سرگوشی کی یعنے کان مین بات کی تو
فاطمہ بہت روئے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسرے اسرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے
لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تجھسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر
کرتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تم پر ہی اوسکی مین
تمکو قسم دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بیان کرو فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ
نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن
کا دور کرتے تھے اور اسنے سال دو بار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام

مین رونے لگی تھی پھر دوسرے بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہلبیت مین سے پہلے مرے گی خدا سے ڈرتے رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر متبوع ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہوے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہوے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی

۲۳۶ ق اِنَّ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا اَوْ یَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ حذا انکھہ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنے زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ق مصابیح مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل مین غم کرنا اور صرف آنسو بہنے رونا درست ہی اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہی تو رحمت الٰہی کا سبب ہے

۲۳۷ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخار مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیر تا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ق محمد کے معنے سراپا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اُتارا برا ہی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نہ کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ

احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وہ بے تو مذمم کو
بد کہتے ہین تو مجھکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمدؐ ہی

۲۳۸ مر حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلَا رَجُلٌ يَأْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قَالَهَا ثَلٰثَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لاوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے
یہ حضرتؐ نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف جنگ احزاب یعنے جنگ خندق
مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کر کے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوسوقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافر کی
خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو
جرات نہوئی پھر حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجھکو اب کچھ
عذر نہا سو اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجھکو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ جبکے خبر لاوہان کسیکو
نہ چھیڑیو جب مین حضرتؐ کے پاس سے چلا تو مجھکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب
مین وہان پہنچا تو مینے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون
لیکن حضرتؐ کی بات یاد کر کے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرتؐ کو اونکی خبر پہنچائی تو
حضرتؐ نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجھکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب
صبح ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ
فضیلت ثابت ہوئی

۲۳۹ مر جَابِرٌ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نہ رہے
جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو ف بگانی عورت پاس مرد
کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن

اس حدیث مین کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون
ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا

نخ اِبْنُ عُمَرَ اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے ۲۴۲
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کہایا چاہی تو سوا بے خدا کے کسیکی قسم نہ کہاوے

ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کہاتے
تھے سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی
قسم کہانا درست نہین

مر جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ ۲۴۱
وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ
عَنْ ذٰلِکَ مسلم مین جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بنا لیتے تھے خبردار
ہو جاؤ تم قبرون کو مسجدین نہ بناؤ مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین
نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک
عالم مین اسیطرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ
قبرونکو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر بے ایمانی ہی

ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ ۲۴۲
فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنِکَ حَظًّا وَلِنَفْسِکَ حَظًّا وَلِاَھْلِکَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ
وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ وَیُرْوٰی فَاِنَّکَ
اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ھَجَمَتْ عَیْنَاکَ وَنَفِھَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا مجھکو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہیں کرتا
اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہی تیرے
حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھہ اور کبھی نرکھہا اور رات
کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجھکو اوس دن کے
سوا ئے نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون ہین کریگا تو دونون
تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوین گی اور ضعیف ہو جاوے گی تیری جان ف
عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونہون نے نکاح کیا تھا شب روز
عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہو ئی ایک روز عمر بن عاص عبداللہ کے باپ گھر
مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند
مجھ سے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اوسکے باپ نے عبداللہ کی شکایت
حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی
جورو کا حق ضایع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند
ہی نہ اتنی افراط بحد کہ اور حقوق ضایع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خوراک
وخور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۲۴۳ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اترین اونکے برابر
کسی نے کبھی نہین دیکھین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف
لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت
کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ اسکے برابر کوئی آیت نہین یعنے دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے

یہ دونوں سورتیں ایک نظیر ہیں

م ابوہریرۃ الم ترو ان الانسان اذا مات تحضرہ ملائکۃ فاذا کان الرجل الصالح قالوا اخرجی ایتھا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال ذلک حتی یخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیفتح لھا فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا یزال یقال لھا حتی ینتھی بھا الی السماء التی فیھا اللہ فاذا کان الرجل السوء قالوا اخرجی ایتھا النفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق وآخر من شکلہ ازواج فلا یزال یقال ذلک حتی یخرج ثم یعرج بھا الی السماء فیستفتح لھا فلا یفتح لھا فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث ارجعی ذمیمۃ فانہ لا یفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر ۲۴۴

مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہی لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرت نے فرمایا سو وہ اوسوقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنے جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یعنے اسی آنکھ کے کھلی رہنے کا

ق عائشۃ الم ترکی ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا ترددھا علی قواعد ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنے قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونہوں نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کردیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھیر کے بناسیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم سے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو میں یوں ہی کرتا ف کفر کے زمانے سے میں کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جو ہر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم ہیں اوسکو رنج ہوتا کہ یہ نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جائیں

ق ابوبکر الم ترکیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون قال لہ بعد خروجہ الی المدینۃ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہنوز ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا حضرت صدیق اکبر رضی نے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب سے ہجرت کا ارادہ کیا تو میں دن دن غار میں پوشیدہ رہتے جو کبھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوتے تمام رات چلتے جب دن چڑھتا اور گرمی ہوتی تو حضرت کو صدیق نے ایک تہیرے کے ساتھ لے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں مزدور سے اصلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر فا لکھی ہے

۲۴۷ ف ابوہریرۃ الا ادلکم علی شیء تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین مرۃ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز نہ بتلادوں جس سے تم اپنے اگلے امتیوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پیچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہ ہو تم اپنے اگلے امتیوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پیچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہ ہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہیں اور ہم ایسے نہیں ہو سکتے حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۴۸ ف عائشۃ افلا اکون عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ انکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اوٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہی کہ اللہ آپکے اگلے پچھلے سب قصور معاف ہو گئی ہی ف حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھٹ گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہیں آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہی حضرت نے یہ بات فرمائی یعنی یہ میری عبادت گذاری نہیں ہی بلکہ اللہ کے واسطے ہیں میں اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجھکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجھکو

بوضیح وہی معلوم ہوا کہ بندہ کسیطرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہوسکتا اگر مغفرت
ہوئی تو اسکی شکرگذاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل یہ کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل
ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کیا حاجت ہے اس حدیث سے بکمال معلوم
ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت
کی حاجت ہو

۲۴۹ عن عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلعم اتقوا اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی ملکھا
اللہ ایاھا فارکبوھا صالحۃ وارکوھا صالحۃ رواہ ابو داؤد وقال اللہ تعالی لکم فیھا جمال حین
تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف
رحیم وقال حارثۃ فاذا فیہ جمل فلما رآہ بکی حتی سالت دموعہ رواہ الدارمی

مشکوۃ میں عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کہا ڈرو اللہ سے ان
جانور کے بارے میں جسکو خدا نے تمہاری ملکیت میں دیا ہی سو اوسپر سوار ہو
اونٹ تو مجھ سے گلہ کرتا ہی کہ مجھپر سوار ہوکر بہت کہا ہی اور ہمیشہ اوس سے محنت لیا ہے حضرت نے
ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے کو اسلے باغ میں گئے تو وہاں ایک
اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں
سے آنسو بہے آ حضرت اونٹ کے پاس آئے اور اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ
یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی تب حضرت نے فرمایا تو اللہ سے نہیں ڈرتا
یہ جانور بھی حضرت کو بیچا سے تجھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا
واجب ہی جو رحم نہ کرے وہ گنہگار بندگی کے لائق نہیں

۲۵۰ ق انس اقلا تخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبون من البانھا قال بلی قال فاذھبوا
قال لفلیح من عکل او عرینۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹوں میں نہیں جاتے تو بولا اوسنے
پیتا ہی اور دودھ کو یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ق انہ

شفقت بر جانوران از حضرت دلیل است

آدمی اوس قوم سے کہ مدینے مین بیمار ہوے اونکو جلا وطن رکھا حضرت کے اونٹ چرانے پر سو اونٹ سے
باہر تھے اونکو وبا ن چرانے والیکے ساتھ بھیجا جب وے اونٹونکا پیشاب اور دودھ پیکر جیسے
ہوے تو چرانے والیکو مار کے اونٹونکو لیکے چلے پھر حضرت پاس پکڑ آنے سے حضرت نے اونکے
ہاتھ پاؤ کٹوا دیے اور انکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاسے مارے گئے

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر ترجمہ اور اوے

۱ ف انس الیس الذی امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ
علی وجہہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے اوسکو
دنیا مین اوسکے دونون پاؤن پر چلایا گیا وہ قادر نہین اوسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے منہ کے
بل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت مین
کافر منہ کے بل چلین گے یہ کسطرح چلے ہونگے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسنے
پاؤن سے چلنے کی طاقت دی وہ منہ مین بھی دے سکتا ہی یعنے خدا کی آگے سب
مشکل چیزین آسان ہین

۲۵۲ ف انس الیس یشہدان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یعنی مالک
بن الدخشم قالوا انہ یقول ذلک وما ہو فی قلبہ قال لا یشہد احد انہ
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار او تطعمہ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین
اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو کہتا
ہی لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنے وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص
جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین جیگا یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ
کھاوے ف حضرت کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے بکر زیادہ تر نفاق کی نسبت لک

بن دشمن کی طرف کی تب حضرت نے یہ صدقت فرمائی ہے لیعنے جیسے توحید اور رسالت کی گواہی
دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دلمین اسکا اعتقاد نہوگا تو صدقہ اوسکو سمجھہ لیگا مگر اوسکی

تفتیش کیہ ضرور ہمین ہمکو ظاہر کا حکم ہے

٢٥٣ ابو ذر راوی ہے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مالدار لوگ صدقہ دینے والون کے
برابر ثواب پاوینگے وے نماز پڑہتے ہمین جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکہتے ہین جیسے ہم رکہتے
ہین اور اپنی خاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے ہین خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین ف

جسے صوم و صلوٰۃ اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تجھ کو اس سے آگاہ کر
ایک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہی جہاں تک کہ جماع میں بھی ثواب ہی جماع میں ثواب
اور سبوقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنے حکم خدا جان کے کرے تب تک ولادی اور اس سے
م ابو سعید او کلما انطلقنا غزاۃ فی سبیل اللہ تخلف رجل فی عیالنا الا
شبیہ بشیب التیس علی ان لا اوتی برجل فعل ذلک الا نکلت بہ
اسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاویں خدا کی راہ میں غازی
ہو کر تو رہ جایا کرے کوئی ہم مسلمانوں کی جورو لڑکوں میں اور سکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع
کے وقت مجھ کو یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جیسے یہ کہا تو میں
اس کے ساتھ ایسا سخت عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جاوے
ف بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں نہ شریک
ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں آیا ہی کہ جب عمر نے
کا اقرار کیا حضرت نے اوس کے سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی سنے تھا
میں نہ جانا اور گھر رہنے کا بھی انجام ہی کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ
اوس کی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہی
ف ابو ھریرۃ اولکلکم ثوبان قال لسائل سئلہ عن الصلوۃ فی ثوب واحد
اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو
دو کپڑے ہیں یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا
ف یعنے اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر لوگوں کی نماز نہو سکے
اور فرمایا کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہیں ہوتے
م عائشۃ او ما شعرت انی امرت الناس فامر فاذا ھم یترادون
ف وانی استقبلت من امری ما استدبرت فاسقت الھدی معی حتی اشتریہ

تو احل کما احللتم مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہ بجا لانے
لوگونکو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنے اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو
صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا
حال آگیسے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی نکو اپنے ساتھہ نہ ہانکتا لاتا یہان تک کہ مکے مین مول
لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت
سے احرام باندہا اور قربانی ساتھہ لی جب مکے مین پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھہ قربانی ہو وہ اپنا احرام
اوتارے حج کے موسم مین پہرا حرام باندہے تو اصحاب کو احرام اوتارنے مین تردد تہا اسوسطے
کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تہا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھہ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین حال جانتا تو مکے
مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر ا ہے

۲۵۷ ف جابر اما انت قادم فادا قدمت فالکیس الکیس قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گہر مین آئے تو الاہی تو جب تو اپنے
گہر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر سے
روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کرکے جہاد مین حضرت کے ساتھہ گیا تہا جب ہم وہان سے پہرے
اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچہا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنے جماع کرنا لڑکے حاصل کرنیکے واسطے ہی فقط آپ ربڑی
منظور نہ کہنا اور تو سفر سے آنا ہی کرتے ہے جماع نکرنا کہ ناگہانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن
ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی کیجیو

۲۵۸ ف میمونۃ بنت الحارث اما انک لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم
لاجرک قالہ لہا انک اعتقت ولیدۃ بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رضی سے

روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تیرا ثواب اسمیں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ سے فرمایا جب کہ اونہوں نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تہیں اونہوں نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب بیعنے برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے

ھ ابو قتادہ اما انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من لم یصل الصلوٰۃ حتی یجیٔ وقت الصلوٰۃ الاخری فمن فعل ذلک فلیصلھا حین ینتبہ لھا فاذا کان الغد فلیصلھا عند وقتھا قال فعلاۃ لیلۃ التعریس بعد ما صلی الفجر مسلم عن ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یوں ہی کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنے سوتا رہے اوسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جسوقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنے یوں نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد ف حضرت جہاں سے پھرے اور رات بھر چلے تہوڑی رات رہے سوئے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیویں ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہاں سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب سے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق ابن عباس اما انھما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان یمشی بالنمیمۃ واما الاخر فکان لا یستتر من بولہ ویروی لا یستنزہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان دونوں پر

عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا ان دو سے ایک پوشیدگی کے
واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت
یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک شاخ کھجور
کی چیرکے دونون قبرون پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جبتک یہ تر رہین گی تو خدا ان کی تسبیح کرین گی
اوسکی برکت سے اونکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی جسمین حضرت سے بچنا اور
پیشاب اڑمین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام ہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ
اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی

۲۶۱ م ابو سعید اَمَا اِنِّی لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِی
اَنَّ اللّٰهَ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَةَ قَالَهٗ حِیْنَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ
عَلَیْنَا قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار رہو کہ میں نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین
دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اور اوسنے مجھکو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سبب سے فرشتون
سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے
تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف
کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے
فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی
قسم ہمکو سوائے یاد الہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ق معمول ہی کہ کمال
خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی
حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمایا بھی دیا کہ میرا قسم دلانا
بدگمانی سے سبب سے نہین کیا اصحاب کو رنج ہوا اور یہ جو فرمایا کہ ذاکر دوست سے فرشتون کو خدا

فخر کرنا ہی تجھے اونکی خوبی اور کثرت تو اب ان کرنا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم سہوت اور غضب کے
جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت
ثابت ہوئی

۲۶۲ ف سعد بن ابی وقاص اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ
غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی
نہین کہ تو ہو وے میرے تردیک بمنزلے ہارون کے موسیٰ کے تردیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جبکہ تبوک کے چلتے وقت ف
منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیتے جاتے ذلیل جان کے اونکو
گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے ولاسے کے واسطے یہ حدیث
فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہوچکا

۲۶۳ مرعمرو بن العاص اما علمت ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة
تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله قاله له حین قبض یده
عن البیعة فقال مالک یا عمرو قال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا
قال ان یغفر لی مسلم مین عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ
تحقیق اسلام اگلے گناہون کو ڈہا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈہا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈہا دیتا ہی
یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جب کہ اوسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت
نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون
حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اوسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان
ہوتا ہی تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے
کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین

مصنف نے مکرر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن
شرع کا قاعدہ یہی ہے کہ سوا ئے اسلام کے اور عبادت سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہیں
اسی کو جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب سے
صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں واللہ اعلم

۲۶۴ **م** ابو ہریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر
ما خلق لم تضرک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقربٍ لدغتنی
البارحۃ مسلم عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت
یوں کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنے میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پوری تاثیر
والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجھکو ضرر نکرتی یہ حضرت نے اس مرد سے
کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجھکو پہنچی ہے یعنی کہ اوسنے مجھکو رات کو کاٹا

ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں رفع مضرت کی تاثیر ہے

ق ابو ہریرۃ اما وابیک لئنبأتہ انہ ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی
الفقر وتامل البقاء تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم
بقولہ اما وابیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجھکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بھر صدقہ یہ
ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور
مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی زیادہ روایت زیادہ ہے کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور
مسلم دونوں نے اس روایت میں انفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک
کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اور سوقت تو یوں کہے کہ فلانکو اتنا اور فلانکو اتنا اور
وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں آیا وابیک کی روایت ہے **ف** ایک مرد نے

حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نہ چاہی زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگی تو وصیت شروع کی کہ فلانیکو اتنا مال دینا اور فلانیکو اسوا سطے کہ اگر وصیت نہ کیجیو تو بھی مال اسیکے ہاتھ سے گیا اور غیر کو ملا یعنے وارثونکو

ف المسیب من حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل ۲۶۶ ۲۶۷
اللہ ما کان للنبی والذین امنوا الی قولہ اصحاب الجحیم قالہ لابی طالب

عبدہ وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا جبر ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاونگا جبتک مجھکو نہی بخشش مانگنے سے روکا نہ ہو گی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون حالانکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہی کہ مشرک دوزخی ہون یہ حضرت نے ابی طالب کے مرنے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرنے وقت حضرت نے کہا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا کے نزدیک تیری مغفرت کے واسطے تحت کرون گا تو ہل نے کہا کہ اے ابوطالب اے باپ دادے کا دین چھوڑتا ہی حضرت کلمہ کہنے کو کہتے رہے اور ابوجہل وغیرہ کافر غلاظ تے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

ف ابوھریرۃ امایخشی احدکم اذا رفع راسہ قبل الامام ان یحول ۲۶۸
اللہ راسہ راس حمار او یجعل اللہ صورتہ صورۃ حمار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا نمازی کو نہین ڈر ہوتا جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے

ف یعنے جو سجدہ سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی

ابوطالب

اور ظاہر ہین آدمی کہ اسنے امام کی اطاعت نہین کرنا یہ مطلب کہ ایسی مرد کی سزا آخرت مین
ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ سخاوت جنت ہی اور بخل دوزخ ہی اور پیر امام کی اطاعت واجب ہے

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے بیر مثل ہی

۲۶۸ ق ابو ہریرۃ مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیھما جبتان من حدید اذا ھم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ واذا ھم البخیل بصدقۃ تقلصت عنہ وانضمت یداہ الی ترا قیہ وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتھا فھو یوسعھا فلا یستطیع ویروی فلا تتسع

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہ انکے بدن پر کرتے یا دو زرہ ہین ہون لوہی کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر بہتی چوڑی ہو جاتی ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتہ گردن تک کہنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت مین ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی ف یعنے سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہی ہاتہ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرنے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتہ نہین پھیلتے گویا کسنے اوسکے ہاتہ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرنے سے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی

۲۶۹ م ابو موسیٰ مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گہر کی مثل ہین جسمین خدا کے

ذکر ہوتی ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے مُردے اور مردہ کی مثل
ہے جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد
نہین وہ بے برکت ہے

۲۵ م جابرؓ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ
كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے
جاری دریا گھر کے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے
یعنے ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے
صاف رہتا ہے

۲۶ خ اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْقَائِمِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا
عَلَى سَفِينَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ
فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَّا
خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا اَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا
وَاِنْ اَخَذُوا عَلَى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنے گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون
مین گر پڑا ہے یعنے گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنہون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے نیچے کا مکان پایا سو
لوگ نیچے رہے جب اونہون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرتے تو نیچے والونے کہا
کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پاٹ کے راستے تو پہاڑ ٹوٹیگا اور اپنے اوپر والون کو آمد
و رفت کی تکلیف نہ ہووے تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے نیچے والونکو کہی خواہش پر چھوڑا
یعنے توڑنے سے منع نہ کیا تو اوپر اور نیچے سب ہلاک ہوئی یعنے ڈوبنے لگے اور اگر اونکا ہاتھ
پکڑ لیا تو اوپر والے خود بھی بچے اور نیچے والے بھی سب بچے ف یعنے جو لوگ کہ ایک شہر یا ملک

ف اگر

(۲۵) دریا جو بہتا ہی مین
اگر دریا کا پانی ٹھہرا ہووے
حدیث سے علم مفہوم ہوتا ہے
علم اسلام سے ثابت ہوتا ہے

گھر میں رہتے ہوں نیکے اور بعضے بدکار ہوں نیکے اور خلاف شرع کام ہوں انہیں روکتے ہوں
اور بعضے بدکاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگار لوگوں کو بدکاموں سے نہ روکیں
تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آوے گا تو سب پر برابر نازل ہوگا
خواہ متقی لوگ بدکاموں سے راضی ہوں یا نہ راضی جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر منقسم ہو لیکن ایک
سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگوں کو
روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کرنے سے لوگوں نے نہ روکا تو وہ بھی سزا پاوینگے ہی

ف ابن عمر مثل القرآن مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسكها ۲۷۲
وان تركها ذهبت (بخاری و مسلم عن عبد اللہ بن عمر رضی) روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اونکے مالک نے باندھی رکھا تو اونکو اپنے
قابو میں برابر رکھا اور اگر اونکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنے حافظ قرآن کو لازم
ہی کہ ہمیشہ تکرار کرتا رہے نہیں تو بھول جاوے گا

ف ابو موسی مثل المؤمن الذی یقرء القرآن مثل الاترجة ریحها
طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرء القرآن مثل التمرة لا ریح لها وطعمها
طعم حلو ومثل المنافق الذی یقرء القرآن مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر
ومثل المنافق الذی لا یقرء القرآن کمثل الحنظلة لیس لها ریح وطعمها مر (بخاری
اور مسلم بن ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھتا ہی
ترنج یعنے میٹھے لیمو کی مثل ہی کہ اونکے بو بھی اچھی اور اونکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار
کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا چھوارے کی سی مثل ہی کہ اونمیں بو نہیں اور اونکا مزہ میٹھا ہی اور اوس
منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دودھ مروی کی سی مثل ہی کہ اونکی بو اچھی اور اونکا مزہ
کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل کہ اونمیں بو
نہیں اور مزہ اونکا کڑوا ف یعنے مومن قرآن خوان بلحاظ مصنفین ہیں ایک باطنی یعنے اعتقادی

دلی اوسکو میٹھا میوہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جسکا اثر لوگونکو پہنچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھ
مثال دی یعنے مومن قرآن جوانکا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین
اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری
اچھائی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر
اوسکا اچھا نہ باطن

۲۶۴ ق جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تحركها الريح فتقوم مرة وتقع اخرى
ومثل الكافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتى تنقعر انجاری اور مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اٹھتی
ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ
جاوے ق صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین
۲۶۵ گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف ہوجاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر
تو ثواب سے محروم ہی سبب سے مومن کو الام ہی کہ رنج اور مصیبت سے گھبراوے اور اوسکو خدا کا احسان
سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ تو سمجھے

۲۶۵ م النعمان بن بشير مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم كمثل الجسد اذا اشتكى
بعضه تداعى سائره بالسهر والحمى مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت
فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنے اوسکی محبت اور رحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض
بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہوجاتے ہین ق
یعنے اگر آنکھہ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح ایمانداروں کی اوسکی محبت کا حال
کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنے مقتضای کمال ایمان کا یہ ہی
کہ اوسکی محبت اوسمین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھہ رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا

بچھوڑا دینے اوسکے اجانین نقصان ہی

۲۷۵ صـ ابن عمر مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هٰذِهِ مَرَّةً مسلم بن عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنے منافق شک اور شبہی مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات سُن کر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادہر کا نہ اودہر کا

۲۷۶ صـ جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّ عَنْهَا وَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفْلِتُونَ مِنْ يَدَيَّ مسلم بن جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈی اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہٹکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمہاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھوٹے اوسے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنے تم شہوات اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا ہاتھ پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی

۲۷۷ ف جَابِرٌ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ وَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زَادَ مُسْلِمٌ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خُتِمَتْ الْأَنْبِيَاءُ بخاری اور مسلم بن جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور سنہرا سنوار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون

مذکور ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین بسطرح آیا کہ سب پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنے ہنوز کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن سمجھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسواسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جسکے سر بر آوردہ اور آپ ہی

۲۶۸ ف ابو سعید اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہون کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بیٹھنے کے نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیوب سے آنکھ کو سونچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنے اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنے اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

۲۶۹ ف عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول

بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلا دیجئے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں
حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دار دیکھا عورت پاس جانا موت ہی یعنے ہلاکی اور فساد کا
سبب ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دار دیکھو جیسے دیور جیٹھ کو
خلوت مین عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین

۲۸۰ خ ابوھریرۃ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری مین ابوہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی
ف یعنے بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہی

۲۸۱ ف انس اِیَّاکُمْ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنے کسی مسلمان
اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہی

۲۸۲ م ابوقتادہ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلِفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم مین
ابوقتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ
قسم بکری کو رواج دیتی ہی پھر برکت کو کھا جاتی ہی ف یعنے بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم
اسطرح نہ کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہی اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھکو دیتا تھا مینے نہ مانا
سو فرمایا کہ اسمین ہرچند آدمی سچ کہا کہا ہی اور چیز بک جاتی ہی لیکن اوس مال مین برکت نہین رہتی

۲۸۳ ف ابوھریرۃ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ خ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بے کے روزہ دینے اور بے کے روزہ دن سے صرف بخاری
کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہی یعنے دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو بے کے روزہ دن سے بچو بے
کے روزہ دن سے ف وصال اور بے کا روزہ اوسکو کہتے ہین کہ دو چار زیادہ برابر روزہ
رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ بے کا روزہ مکروہ ہی اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہے

۲۸۴ م ابوھریرۃ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ قَالَہٗ لِاَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ مسلم مین

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرتؐ سنا

ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کیسواسطے گھر سے نکلے ہو اونہون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسیواسطے نکلا ہون پھر حضرت ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وہ گھر مین نہ تھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وہ ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیقؓ اور فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرتؐ نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل

اس فصل مین سو حدیثین ہین جنکے سرے یہ اما ہی

۲۸۵ ف البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اللھم نزل نصرک قالہ یوم حنین بخاری اور مسلم بن براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الہی اپنی مدد اتار یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونہون نے کہا کہ واللہ

حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگونکے قدم اوہڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اُترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک کبری کرے گا

۲۸۶ هر اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَ اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوائے اوسکی امت مین کوئی تصدیق نکریگا ف یعنے جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی

۲۸۷ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کے بہ نسبت قرب تر ہون عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین ف سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنے توحید اور عبادت اور شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ہوئے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قرب تر ہون میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنے یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت

کا گواہ ہوگا

۲۸۸ ق ابو ہریرہ انا اولی بالمؤمنین من انفسہم من توفی من المؤمنین فلیدع دینا فعلی قضاءہ ومن ترک مالا فلورثتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھ پر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی ق ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کا انداز اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونیکا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونیکا چھوڑا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانونسے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرض دار حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرض دار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین

۲۸۹ م ابو ہریرۃ انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول مستشفع مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعت پہلا مین ہون ق یعنے حشر مین قبر پھٹ کر مردے زندہ ہوکے نکلے گین سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرونکی یوحنا کی انجیل مین عیسی علیہ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنے میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین

لیکن دنیا مین کافرونکو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی
اور پیغمبر بھی خوف الہی سے شفاعت نکرسکین گے اوسوقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول
ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہوجاویگی

۲۹۰ م جابرؓ اَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي قَتْلٰى اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنے جنگ اُحد کے شہیدون

ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک
قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قران خوان ہو اوسکو پہلے کی طرف
مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنے مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

۲۹۱ ق جریرؓ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشتر ہون حوض کوثر پر

۲۹۲ م اَبُوْ مُوْسٰى اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ
الرَّحْمَةِ وَفِي اَطْرَافِ اَبِي مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ
وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمدؐ ہون اور احمد
ہون اور مُقفّی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمت ہون اور اطراف
ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمت اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر
نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمدؐ کے معنی
بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مُقفّی کے معنی سب
پیغمبرونکے بعد آنے والا اور حاشر یعنے سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنے
ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور
نبی الرحمت یعنے ایسا پیغمبر جسکے شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی
اور نبی الملحمہ یعنے جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابومسعود ایک

جواب اعتراض نصاری بر اجمال و بیان بعضے از کمالات آنحضرت صلعم از زبور

کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد شقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا
نصاریٰ ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام
کو پھیلایا اور ادمیونکو قتل کیا حالانکہ خون ریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خون ریزی نہین کی
اوسکا جواب یہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر
جب ظالم اور کافر سے ظلم اور کفر کو نہچھوڑے اور حق بات کو کسیطرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا
عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون چنانچہ اگر آدمی
کا ہاتھ سڑجاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت
اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت
موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین
دیکھلے بلکہ زبور کی ۱۴۴ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا
کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال اپنے تلوار حمایل کر کے ران پر لگا عدالت پر سوار ہو تیرا
دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۴۵ فصل مین حضرت کے حق مین خدا
یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجونکو بچاویگا ظالمونکو تکڑے کریگا
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون
دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند
ہو اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہین کہ بنے دونون بشارتین عیسی علیہ کے حق مین ہین سو صاف غلط
ہی اسواسطے کہ عیسی علیہ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اون پر پہلوان اور مجاہد صادق
نہین آتا بلکہ بنے دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

۲۹۲ صر سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا نہتم کار اور پرورش
کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے بنے دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی

اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یعنے یتیم کی پرورش کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اسا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آسمین ان دو انگلیو کو

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر اسم فعل ہی

۲۹۴ ق عَائِشَةُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ قَالَهُ يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقَةِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو اپنی ڈہال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کہیل رہے تھے ڈہال اور برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہ کے گہر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈہال اور برچھیون سے کرتب کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کہیل کو اسواسطے دیکہا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدکے کی کرتب حضوصا ایسے مباحات کا عید کے دن کچہ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی

۲۹۵ ق عَائِشَةُ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَهُ لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی مکرو ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکہتا ہون کہ مجہکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضہ سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین گئے اس حدیث سے ثابت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت واسطے سوائے صدیق کے کسیکو

۲۹۶ ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے دو انصاری مردے کہا کہ جلدی نکرو

ہرجاؤ البتہ یہ عورت نو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہی
کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف
بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت اونکو پہنچانے چلے راہ مین
دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ میری بی بی ہی اور کوئی
اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یارسول اللہ کیا کی ذات
مین بدگمانی کا کیا دخل ہی حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہی جیسے خون
مین ڈرا کہ تمہارے دلمین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے
بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کردیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین
گرفتار نہون

ف ابو موسیٰ علی رسلکم انکم علیکم وابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ
لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ھذہ الساعۃ احد
غیرکم قالہ حین اعتم بالصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جلدی مکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہی
کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمہارے
سوا اس گھڑی مین کسنے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز
پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کا تم پر احسان ہے
کہ اسوقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمہارے شریک نہین

مر ابو ھریرۃ علیک السمع والطاعۃ فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرھک
واثرۃ علیک مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان
امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور
اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنے حاکم جو کم کرے اوسکی اطاعت واجب ہی خواہ

وہ کام تمہیں بخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر
کو بدون اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دبوے نہ جھکو نہ دبو لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین
م ثوبان علیک بکثرۃ السجود فانک لن تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بہا ۲۹۹
درجۃ وحط عنک بہا خطیئۃ قال لہ مسلم بن ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اسواسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ کریگا کہ خدا اوسکے سبب سے
تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹا دے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا
ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونہون نے حضرت سے پوچھا کہا حضرت مجھکو وہ کام بتلا دے
جو مجھکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
م جابر علیکم بالاسود البہیم ذی الطفیتین فانہ شیطان یعنی الکلب ۳۰۰
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کو قتل
کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنے موذی ہی ف مصلح
مین جابر سے روایت ہی کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل
سے ائی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ
حدیث فرمائی
ف جابر علیکم بالاسود منہ فانہ اطیب قال جابر فقلت اکنت ترعی الغنم ۳۰۱
قال نعم وہل من نبی الا رعاہا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پہل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے
کہا کہ کیا اب بھی بکریان چراتے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان
نہین چرائین ف جابر سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل مین اترے اور ہم
دہان پیلو کے پہل چن چن کر کہاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے سب سے کالے پہل کہاؤ
اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائین کہ امت کا انتظام کر سکین

۳۰۲ م ابو ہریرہ علیکم من الاعمال بما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ
خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عائشہ سے بخاری
مین روایت ہی کہ یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسّی لٹکائی تھی رات بھر نہ
سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑلیتی حضرت گہر مین آئے تو رسّی کا حال پوچھا تو بتایا اوس
عورت کا حال تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے نفل عبادت جبھی تک بھلی ہی کہ خوشی سے
اور ہوا و بدن جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جبتک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو

۳۰۳ ح عائشۃ مھلا یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بیحد سختی اور بدگوئی سے ف
اس حدیث کا نصف دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو کوسا تھا حضرت عائشہ نے
بھی غوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی

۳۰۴ خ جابر لک الثمن ولک الجمل لک الثمن ولک الجمل قالہ لہ بخاری مین اور
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی
قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابر سے اونٹ
مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی

۳۰۵ م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری لک بہا یوم القیمۃ سبعۃ اعنۃ ناقۃ کلہا
مخطومۃ قالہ لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ مسلم مین
ابومسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل
والیان قیامت مین ملین گی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے

کہا کہ یہ

کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی

۳۰۶ مر جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِإِذْنِ اللهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہنچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی ف یعنے حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی مین ٹہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی دوا ایسی جگہ مطلق نہین اثر کرتی

۳۰۷ ق اِبْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکے عہد شکنی کی ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین

۳۰۸ ق اَبُوهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھہ چھوڑا کہ قیامت کے کٹہن مین اونکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی + شعر + اے مسلمانون کر شکر خدا + بنے پایا مصطفی سا پیشوا + دیکھو کیا تم پر تھا رحم مصطفا + حول محشر کا بھی سامان کر گیا + تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی + دور کر دیدہ عتو کی گمرہی +

بیان شفقت حضرت بر امت و ذکر دعای یقینی مقبول خود را برای شفاعت امت در قیامت و اشارہ بمناقب صحابہ و غیرہ

خ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ

بخاری میں معن بن یزید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجھکو ہو چکا جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا اپنے معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو نا دیکی میں دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر نا دیکی میں باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے

تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہیں

خ عَائِشَةُ لٰكِنْ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ۳۱۰ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے افضل جہاد مقبول حج ہی ف بخاری ہی میں روایت ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کہ ہم جہاد کو افضل عبادت سمجھتے ہیں اگر فرمائی تو ہم بھی جہاد کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورتوں پر جہاد فرض نہیں اونکے حق میں

مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول حج وہ ہی جسمیں گناہ نہیں

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام کو کار کو دو ثواب ہیں ف یعنے ایک ثواب خدا کی عبادت کا

اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ

مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا مہان پر واجب ہی اور اوس سے کام نہ کرواسے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

ف جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگون کا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنے پچھلا پیغمبر ہون

فصل

اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر یہ عنوان ہی

۳۱۳ ابوہریرۃ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزون کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۳۱۴ ابوہریرۃ لم یتکلم فی المھد الا ثلثۃ عیسی بن مریم وصاحب جریج وصبی یرضع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرا لڑکا اوس حالت مین کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنے شیر خوارگی کے حالت مین ان تین کے سوائے کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑہتا تھا کہ اوسکی ماں وہان آئی اور جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون بددعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جبتک حرام کار کسبو کا مُنہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حُسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین

جریج کو دیکھا ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کہونی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھہ دہیان بھی نکیا تو وہ ایک چرواہے والے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانہ پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرایل جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادت خانہ سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اوسپر مارنے پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اوسکو سامہنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چہوڑو نماز پڑہنے دو پھر وہ نماز پڑہ کے لڑکے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اُنگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھہ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسیطرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہی کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کر اوس لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھکو ایسا نکر پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چور زنی اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکر لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ دیا کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کر پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی

اسواسطے سے تربے خلاف دعا کی

۳۱۵ وقد ابو هريرة لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلاث كذبات ثنتين في ذات الله قوله اني سقيم وقوله بل فعله كبيرهم هذا وواحدة في شان سارة

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبہی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جہوٹی ہو سوا تین بات کے دو بات تین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکی اس بڑی نے کیا اور ایک بات

مساوات کی ہین ف حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا
جب دن آیا تو اونہون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجا دین حضرت ابراہیمؑ نے بموجب اونکے
اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوسہا یا ستارہ کو دیکھہ کر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنے بموجب
تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہون گا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور
جب اونکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانہ مین جاکر سب بتون کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے
کندہے پر رکھہ دیا جب قوم نے پوچہا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس بڑے
بت نے توڑا جو کندہے پر ہتھوڑا رکھے ہی تو وے شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حمافت پر
وے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے
بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے اوسکی طرف
توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک
مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تہا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند
کو مار ڈالتا اور اگر بہائی ہوتا تو اوسکو نہ مارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارا کو جو نہایت خوبصورت
تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجھکو بلاوے اور مجھکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بہائی ہی یعنے
دینی بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین سچ تہین اور ظاہر مین جہوٹھ ۳۱۶
ف ابو ہریرہؓ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول
اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم من ابو ہریرہؓ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا صحابہ نے کہا اور نہ آپکو
بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجھکو اپنے فضل
اور رحمت مین ڈہانک لیوے ف یعنے بدون رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک
عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور نتیجہ ہی

فصل

اس فصل مین بے وحدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا ہی

۳۱۷ ص انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ وجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما رآہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک متفق انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ آدمی ایسا مخلوق ہی کہ تم نہ سکیگا یعنے بھوکہہ مین پیغمبر ہوجاویگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا ہے اور طائف کے درمیان ایک باغ ہین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تہا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تہی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکہا بہالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکہہ مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ ہوگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھہ پر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجھکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالون گا

۳۱۸ ق جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مفدے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کہڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیئے ظاہر کر دیا تو مین اوسکو اوسکے بتنے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تہا

فصل

اس فصل مین بے وحدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا ہی

۳۱۹ ق فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ
فَصَعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اُنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْعَمْرِو بْنُ
حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم میں فاطمہ
بنت قیس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اوتارتا یعنے
بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہیں تو اُسامہ سے نکاح کر یہ
حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی
تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے
حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابوجہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ صلاح دینے میں کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی تاکہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نہ کھاوے

یہ غیبت میں داخل نہیں

۳۲۰ ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ
فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ قَالَ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم میں مسور بن
مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہی
کہ مجھکو اوس سے کچھ مطلب نہیں یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ وے مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے سے کچھ لیکے بھاگے پھر اونکو دھوکہ دیکر
مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونیکو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہیں ہرچند کہ کافروں کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ
ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان میں رہی تو اوسکا

مال چرانا اور دغا دینا ہرگز درست نہیں

۳۲۱ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ
اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ

ایمن وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْاِسْلَامِ
وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰی تَمُوْتَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ جو راہین جو تو نے اپنی بائین
دیکھین سو وے کافرونکی راہین تہین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتہ ہونگے اور وہ جو راہین جو تو نے اپنی
داہنی دیکھین سو وے بیکونکی راہین تھین جنکے داہنے ہاتہ مین نامہ اعمال ہون گے اور بھار
کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجھکو نہین ملنے کا یعنے تیری قسمت مین شہادت
نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے
رہیگا مرتے دم تک ف عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا
کہ ایک مرد نے مجھہ سے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتہ پکڑلیا مین اوسکے ساتہ چلا تو مینے اپنی بائین
طرف کٹی راہین دیکھین مینے اون مین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا ابہین مت چل کہ یہ
کافرونکی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادہر چل مین
اودہر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑہ سو مینے کئی بار اوسپر چڑہنے کا ارادہ کیا ہر
بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے سامنے آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے
لگا تھا اور اوسکے سر پے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر
چڑہ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑہ سکون گا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجھکو جھڑکا دیا مینے
سرے کی رسی پکڑلی صبح تک وہ رسی میرے ہاتہ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ف یَعْلَی بْنُ اُمَیَّةَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ۳۲۷
ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِیْ حَجَّتِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْیَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰی
بخاری اور مسلم مین یعلی بن اُمیہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو

دھوڈال تین بار اور جبے کو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہی یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت
کی تھی اور اوسکے ڈاڑہی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبہ تھا اور اوسنے
کہا کہ مینے عمرہ کا احرام باندہا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنے اس حالت سے عمرہ کرنا
درست ہی یا نہین ف راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رضی سے کہا کہ مجھکو کاش
آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اُترنیکے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین
جو مکے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو
لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق نے
میری طرف اشارہ کیا یعنے اب دیکھہ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے
حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُترچکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے
مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب
عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست ہین

۳۲۳ ف جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ اٰكُفٍّ وَ قَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا
وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهُ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَ كَذَا بخاری اور مسلم مین جُبیر بن مُطعم رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی دو اُلتا ہون اپنے سر پر تین اُنجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے
اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنے سر پر پانی دو اُلٹنے کا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ
اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو
فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی
دو اُلٹنا سنت ہی عرب مین اکثر تفاریق سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اُنجلی کو ذکر کیا

۳۲۴ ق عَائِشَةُ أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجھکو برا لگا کہ لوگو پر فساد اوٹھاؤن ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ نے حضرت سے کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی نہ قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اوسنے مزید کرم سے یہ دلایا

۳۲۵ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ أَجَابَهُ بِهَا حِينَ سَأَلَهُ عَنْهَا قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاوے گی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کے کلیجے کی بڑہی لوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونہون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتونکو پوچھا ف عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت سے دو سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا ایک پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائی تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو تا یا باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوے

۳۲۶ عن ابو سعید اما اهل النار الذین هم اهلها فانهم لا یموتون فیها ولا یحیون ولکن ناس اصابتهم النار بذنوبهم او قال بخطایاهم فاماتتهم اماتة حتی اذا کانوا فحما اذن بالشفاعة فجیء بهم ضبائر ضبائر فبثوا علی انهار الجنة ثم قیل یا اهل الجنة افیضوا علیهم فینبتون نبات الحبة تکون فی حمیل السیل مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو وے تو اوسمیں نہ مرینگے نہ جیئں گے ولیکن کچھ لوگ ہوں گے کہ اونکو دوزخ کی اگ لگے گی اونکے گناہوں کے سبب سے یا یوں فرمایا کہ اونکے خطاؤں کے سبب سے سو اگ نے اونکو بے دم کر دیا یہاں تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہروں پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو ان پر پانی ڈالو سو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جماہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں ف یعنے کافر جو دوزخ کے لیئے ہیں نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمیں چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ میں پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گو باہر گئے پھر سزا کے بعد بہشت میں داخل ہونگے

۳۲۷ وعن زید بن ارقم اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی وفی روایة کتاب الله فیه الهدی والنور من استمسک به واخذ به کان علی الهدی ومن اخطاه ضل وفی روایة هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه کان علی ضلالة مسلم میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوة کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ میں آدمی ہوں عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو میں اوسکا کہنا

مانون ہے یعنے ملگ الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون
اون دومین اوّل تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا
اوسکو چمٹ جاؤ یعنے اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت ہے یعنے گھر والے ہین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت
کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتے اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی
کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے
اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنے اوسکے
ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا اور
روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکے مدینے کے
درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑہا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی
اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرت کے
ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین پھٹین تھین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت
کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے
لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان
عداوت پر کمر باندہین گے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ
نہین رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر
عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت
کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی بیبیان
اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر ہی کے لوگ بولتے
ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا
عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کسی چیز پر

عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہرچند آنکو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرت کی بی بیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت بتلاتے ہین سو اون مین بھی بہت امام زادون کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہلبیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھہ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ بے نصاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اون کے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہلسنت کے سوائے اس مسئلہ پر عمل کسیکو نصیب نہین

۳۲۸ ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَآئِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يَعْنِيْ وَقَدْ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے بنسبت مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مجھے یہ ٹھہرا یا ہی کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین سے یہ بات ابھی سجھے تو چاہئی کہ اوسپر عمل کرے یعنے اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر برقرار رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول سنداعنایت کرے تو چاہئے کہ اسپر عمل کرے یعنے بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ف جنگ حُنَین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا تب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنی جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بھری اور اگر

کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے
اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی
پھر جریر نے اما بعد فان اللہ انزل فی کتابہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ
الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین امنوا
اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون
تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی
قال ولو بشق تمرۃ مسلم بن جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات
تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب میں سب آدمیوں کو آگاہ کیا ہی کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے
جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی جسنے آدم کی پسلی سے حوا کو بنایا
اور اون دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے
اپسمیں سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تم پر نگہبان ہی جسنے تمہارا
حال جانتا ہی آے ایمان دارو ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اوسنے
اپنے واسطے کل کا یعنے قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو
تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے
اور اپنے کپڑے سے گیہوں کے صاع سے چھوارے کے صاع سے یہاں تک حضرت نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریر سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے
کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال سے فرمایا کہ اذان
دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنے تم سب آدم کی اولاد
ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت میں بیچارے
تمہاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری

مردا شرفون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت بون ہی کہ عمر فاروق رضی بھرا دل درمین لائے
پھر تو نار لگا کب لوگ ہر ایک چیز لاسے حضرت نہایت خوش ہوسے اور فرمایا کہ جو شخص نیک
راہ بنا ئے گا تو اوس راہ پر چلنے والونکا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ بنا لیگا تو سبکا عذاب اوسپر ہوگا

۳۳ مر جابر اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم من جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حمد اور صلوہ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بھتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بھتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور بہت
بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنے میرے بعد
قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بھتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے
بہتر کسکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے
روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

۳۳۱ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ
وَلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ
وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ بخاری عن عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور
صلوہ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوائے اور لوگ
بڑہتے جاوینگے سو جو شخص کسی کا حاکم ہووے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی
طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پہنچا سکے تو چاہیے کہ انصار کی نیکون کی نیکی قبول کرے
اور اُنکے بدکارون سے درگذرے ف حضرت کو معلوم ہوا تہا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت مین انصاریون کی زیادتی ہوگی
اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنے امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکی
نیکیون کی تعظیم اور توقیر کرے اور اُنکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنے اگر کوئی حرکت تعزیر کے
لائق کرین تو حاکم اوسکو مٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو
اون پر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور نہین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود

فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوراوے تو اوسکا ہاتھ کاٹونگا

۳۳۲ خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری میں عمرو بن تغلب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوہ کے بعد بات یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو میں چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو میں دیتا ہون ولیکن میں تو چند لوگونکو دیتا ہون اسواسطے کہ میں اونکے دلون میں نے بیصبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی لوگونکو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون میں بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونمین میں عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے بیحدیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو بغض کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر چھوڑتا ہون

۳۳۳ ق عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوہ کے بعد بات تو یہ ہی کہ اے عائشہ مجھکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئے ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر مرحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا بڑا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

۳۳۴ خ ابو الدرداء امّا صاحبکم فقد غامر یعنی ابا بکر رضی اللہ عنہ بخاری میں
ابو درداء رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقدور اپنی جان کو شدت میں ڈالا
ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے
کسی بات مین ربح ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے ربح مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

۳۳۵ ق کعب بن مالک امّا ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک
قالہ لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ
کہا سو تو اٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا
ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے بیاتہ نہ گئے تھے جب حضرت وہان سے
پلٹ آئے تو نہ جانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹی قسمین کہا کر حضرت کو راضی
کر لیا جب کعب سے پوچھا تو بے کہے مسلمان تھے انہون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خریدی
تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجھکو
حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا
اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نہ کرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے
بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی مین اور آئین اترین معلوم
ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر شیخی مین خلل پڑے

باب ۸

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین

فصل

اس فصل مین دس حدیثین ہین جنکے سر پر عدد ہی یعنے شمار کی لفظین ہین

۳۳۶ م للمقداد احدی سوائلک یا مقداد قالہ لما ضحک المقداد الی ان وقع الی

الْاَرْضِ لِيَشْرَبَ بِهِ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلَبَ لَهُ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم من مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری ہذوؤں سے ایک بدخویہ بھی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہاں تک پہنچے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودہ کا حصہ بیچا بنکے سب سے اور دوسرے بار بنیوں پکر یونکے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا مفصل قصہ پانچوین باب میں مفصل گذرا ئیذہ الا رحمۃ کے بیان میں

۳۳۷ عن اَبُوْهُرَيْرَةَ اثْنَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مسلم من ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوین لوگون مین ایسی ہین جو اونکے حقمین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنے یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جان کر کرے تو صاف کفر ہی

۳۳۸ ق اَبُوْمُوْسٰى جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم من ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوائے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین ومن خاف مقام ربہ جنتان ۰ دمن دونہا جنتان ۰ کا بیان ہی

۳۳۹ عن اَبُوْهُرَيْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا مسلم من ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی

لوگ ہین کہ اونکو بسنے نہین دیکہا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے سانہ کوڑے رہین گے جیسے بیلون کی دُمین کہ اوسسے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اونگی ہین مردون کو اپنی طرف جہکاتے ہین اب مردون کی طرف جہکی ہین سر اونکے جیسے اونٹونکے جہکے کو ہان وے عورتین بہشت مین نجاوین گی اور اوسکی خوشبو پاوینگے اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنے بہت دور سے ف یعنے حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نہ تہے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مُراد ہین جو مظلوم کو بادہ شاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنے اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور چولی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے

غرض یہ ہی کہ بدن جیسے پھر جب بدن ہی کہلایا تو لباس سے کیا فایدہ ہوا

۳۴۰ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بہاری خدا کے نزدیک پیارے

ایک تو سبحان اللہ دوسرے بحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

۳۴۱ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری عن عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنے صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کرسکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی بنکے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

۳۴۲ م اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ
کریگا جو اون نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہوا اپنے ایمان مین کچھہ بھلائی کی ہو یعنے ایمانکو
نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجّال تیسری نشانی
زمین کا جانور ف یعنے جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمودار ہوگئی ایمان بالغیب
باقی نرہا اسواسطے اوسوقت کا ایمان لانا کچھہ فائدہ نہ دیگا

ف ابوہریرۃؓ قَالَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ ۳۴۳
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ
رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى
غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِ
مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے
خداقیامت مین نہ بولیگا اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور
اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک
جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ یعنے اوس جنس کو اتنی اور
اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حالانکہ اوسنے اتنی قیمت کو نہ لیا تھا
یعنے اوسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور
اوسنے بیعت یقین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھہ دیا تو اوسنے
عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھہ نہ دیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا ف بالع کو
جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوسوقت مین
فرشتے حاضر ہوتے ہین

۳۴۴ م ابو هریرة ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب
الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہونسے
پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرامکار
دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو دولتمند والا بنے غرور سے نہ بیت المال سے بناحق
لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبرگیری کرے ف ہرچند حرام کاری اور
جھوٹ اور غرور سبکے حق مین برائی لیکن ان تین شخص کے جسمین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود
پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا
بے فائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

۳۴۵ م ابو ذر ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیمة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب
الیم قال فقرأها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات قال ابو ذر خابوا
وخسروا من هم یا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف
الکاذب مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نہ کریگا
قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھے گا اور اونکو گناہ سے پاک نہ کریگا اور
اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑہا ابوذر نے کہا کہ برباد
ہوگئے وے لوگ اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا
لٹکانے والا یعنے جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہی دوسرا خیرات کرنے والا جو
احسان جتاوے تیسرا سچ بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے چوتھی قسم کہا کر

۳۴۶ ق ابو موسی ثلثة لهم اجران رجل من اهل الکتاب امن بنبیه وامن
بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق الله وحق موالیه ورجل کانت عنده امة
یطوءها فادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها

فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد نواہل کتاب سے یعنے یہود ی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب سکھلایا اسمین بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنے ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینیکا

۳۴۷ هر اَبُوْقَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَا اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پچھلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پچھلے برس کا گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ کہنا کیسا ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ لیے روزہ یعنے درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنے جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا

۳۴۸ هر اُمُّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری عورت کو ف یعنے اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہی اور کواری پاس سات راتین رہی اور بھی

مذہب ہی امام شافعی کا

۳۴۹ ق اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ
بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہین کہ جس مین وے ہون گی وہ ایمان
کی شیرینی کا مزہ پاوے گا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے
زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نہ چاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی
کے واسطے یعنے محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ ہر اجاوے کفر مین پھر پلٹ
جاوے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو ہر الگنا ہی آگ مین ڈالا جانا
نہ یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول
کو زیادہ چاہنے کا یہ چاہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے
خلاف شرع کام مین کسی کی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو خواہ اور کوئی

۳۵۰ م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ
۹۶ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ
مسلم مین ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین
زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نہ چھوڑین گے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے
عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہہ کو چاہنا ستارون سے تیسرے
نوحہ کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ
کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار
ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود
ہی اللہ پناہ مین رکھے

۳۵۱ ف ۰۰ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ
۳۶۰ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ
كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین یہ چار ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون
چارون سے تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ
کہ جب اوسکے پاس امانت رکھیئے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ
بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب لڑے تو گالی
جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک تو وہ کہ دل مین
کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسیطرح
کے تھے دوسرے یہ کہ دلمین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق فجور مین
گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنے ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ
آدمی ان بدکامون سے بچتا پھر جب انمین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے
اوسکو منافق فرمایا

۳۵۲ ف ۰۰ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ لِرَجُلٍ سَأَلَهُ
عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ
رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ
يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَيُرْوٰى اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے

اسلام کے

اسلام سب کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا اور بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھ پر زکوٰۃ کے سوا اور بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمیں سے کچھ گھٹاؤن گا تو حضرت نے فرمایا کہ مرد کو سچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ مراد کو سچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یوں فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ میں نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنے ان فرض چیزوں میں اپنی طرف سے زیادتی کمی نہ کرونگا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کہا ہی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی

۳۵۳ ف عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَ الْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں وے سب موذی اور بدذات ہیں مار ڈالی جاویں حرم میں ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچویں کتا کاٹنے والا ف جب حرم میں انکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولی انکو قتل کرنا درست ہے

۳۵۴ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا

تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایے میں رکھے گا جسدن اوسکے
سایے کے سوا کہیں سایہ نہوگا یعنے قیامت میں ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو تمنگ
جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجد وںمیں لگا رہتا ہی یعنے بار بار
جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ میں لگا رہتا ہی چوتھے وہ دو مرد جو خدا ہی کے
واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچوان
وہ مرد جسکو مالدار عزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا
کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں
جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد
کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں اوسکی دونو آنکھیں یعنے خوف الٰہی سے رویا

۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ
وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ
الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ
مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک
تو خوب موچھہ کترانا دوسرے ڈاڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے
ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹے انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہی ساتویں
بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا
راوی نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنے خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم
ہوتا ہی کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو

۳۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ
بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

بخاری عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی
اور ادنیٰ غیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودہ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک
خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسپر اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا
اوسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اون چالیس خصلتونکو مفصل نہین ذکر
فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنے خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل

اس فصل مین اون حدیثون مین سے جنکے سرے پر قسم ہی لفظ والذی

۳۵۷ ھذا ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی
ولا نصرانی ثم لا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مسلم بن
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ
سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا
گیا ہون یعنے شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لاوے والا دوزخیون سے ہوگا ف اس حدیث مین دو قسم
کی امت ہی ایک امت دعوت یعنے جسکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری
امت اجابت یعنے جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث
مین امت دعوت ہی ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ
یہ امت دعوت ہی ف یہود اور نصاریٰ پر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا باوجود اہل کتاب ہونے کے یعنی ان پر بھی
باوجود اہل کتاب ہونے کے ایمان لانا فرض ہوا غیر اہل کتاب کو بطریق
اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی اور سب امتون کے دین کی خبر
نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین اور ایسے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہ ہوگا

۳۵۸ ھذا ابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان
یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم مسلم بن ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور

بھکو نہ دیکھے گا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال
باوجود وبال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ
فرمایا تاکہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت سے صرف دیدار کی بہ نامیز بھی
کو وہ یہ یقین کامل ہوتا تھا آداب اور تبرک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب
کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار سے اپنے تئین تمام عالم کو قربان کرتے ہین
م حَنْظَلَةُ الْأُسَيِّدِيُّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ ٣٥٩
عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ
سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا اسی حالت پر رہو اوسی حال پر جسطرح میرے پاس رہتے
ہو اور یاد الٰہی مین ہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشتون پر اور تمہاری راہون
مین ولیکن اے حنظلہ ایکساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف
مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس سے گئے مینے کہا یا رسول اللہ
حنظلہ تو منافق ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے
ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھہ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم
حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو
اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور کا دم بارہا سے تو ہمسے
بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر برتبے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین
رہتا اسکو نفاق نہ جانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت بجہان اگر نبودے
نہ ١٨٠ عمر دے نہ نبودے
ف ٣٦٠ أَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ

بخاری اور مسلم بن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنے انصار سے نزدیک سب لوگون سے زیادہ سریارے ہو حضرت نے دوبار یہ کہکر فرمایا

خ ابو سعید و قتادۃ بن النعمان والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن ۳۶۱

یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کے

م ابو ذر والذی نفسی بیدہ لانیتہ الرجل من عدد نجوم السماء وکواکبہا الا ۳۶۲

فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ انیۃ الجنۃ من شرب منہ لم یظما آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظما عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ ما انیۃ الحوض اسلم بن ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چمکتے ہوئے ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کر جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندہری بنے بدلی والی رات مین بہشت کے برتن جو اوسنے پیے پیاسا نہین ہی آخر زمانے تک یعنے ہمیشہ چمکارے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے پیے پیاسا نرہے اوسکا چوڑاؤ لمبائی کے برابر ہی جتنا فاصلہ ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودہ سے اور شہد سے میٹھا ہی یہ حضرت نے ابوذر رضی سے فرمایا جب کہ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین

ف ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد ۳۶۴

الغریبۃ من الابل عن الحوض بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا کچھ لوگون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنے کفار اور منافقون اور مرتد حوض کوثر سے ہٹا دیے جاوینگے

٣٦٥ م ابوہریرہ والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنون حتی
تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم مسلم من
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت
مین نہ جاؤگے جبتک ایمان نہ لاؤگے اور پورے ایمان دار نہ ہوگے جبتک آپس مین محبت
نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلا دون وہ چیز کہ جب اوسکو کروتو آپس مین دوستدار بن جاؤ سلام
علیک کرنا رایج کردو آپسے مسلمان لوگون مین ف یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف
ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل
کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنے السلام علیک کرنا سلام سے آپسمین محبت حاصل ہوتی ہی
کہ دعا خیر ہی یعنے خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ
دعا مانگنے والیکو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور
احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین
ہوسکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسیکو عام
کرکے بتلایا لیکن افسوس صد افسوس کہ اب تو الٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب یعنے
لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور
خیر خواہی کی جراں اولوٹن سے ہر ایک عداوت کا سبب ہوگئی

٣٦٦ ح ابوہریرۃ والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من
ولدہ ووالدہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو
مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا ایمان دار نہین ہوگا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک
اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ پیارا نہو جاؤن ف یعنے جب میری رضامندی
کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے

٣٦٧ ح انس والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لجارہ او لاخیہ ما یحب

لنفسہ

لِنفسہٖ۔ مسلم من انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کریے اپنے بھائی سے یا بون فرمایا کہ اپنے بھائی کہ واسطے وہی پسند کریے جسے اپنی جان سے دوستی کہتا ہے

مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی کہتا ہے

۳۶۸ م ابوھریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ ہمقدم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھرون سے بھوکہ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ سا قوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق و فاروق رضؓ بھوکہ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کی کہا تھا جب خوب اسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنے یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین

۳۶۹ م اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْنَہٗ اِذَا صَدَقَکُمْ وَلَتَرْکُوْنَہٗ اِذَا کَذَبَکُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ کَانَ عَلٰی رَوَابَا قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رضؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے انکش و طوطن پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرت کا لشکر اترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ کے کو جو قریش کے اب کش اور ٹوٹمین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام مین تو اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجھکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین

العجاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑہنے لگے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی

۳۷۰ ف ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اُترینگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا سوٗ کو اور گرا ویگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو قبول نہ کریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی † نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے

۳۷۱ ف سعد بن ابی وقاص وابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ ما لقیت الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ھذہ روایۃ سعد وفی روایۃ ابی ھریرۃ قط سالکا فجا قال لہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کہڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ کی روایت مین قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھہ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رض کے حق مین فرمائی ف مصابیح مین روایت ہی کہ عمر جاروق رض نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر

باتیں کر رہے تھے جب عمر فاروق رضی کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہو گئیں جب عمر فاروق اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آنے کے آپ ہنستے کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے تعجب آیا کہ تیرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمہاری آواز سنی تو سب پردے میں ہو گئیں عمر فاروق رضی نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کے تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تجھ سے ڈرتے ہیں کہ تم کڑے مزاج ہے ہو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تیرے کڑے اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہیں سکتے حرام کا موقعا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو ساج کام کر سکے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروق کو حضرت کے وقت میں مجتبی کی خدمت تھی سو اسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ جو جسکے کو توال ہے ڈرتے ہیں وسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسیطرح اس حدیث سے

فضیلت فاروق اعظم رضی
یعنی کہ شیطان اوزی
ور نہیں بھاگتا

عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی

۳۷۲ ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ کوئی مرد البسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو کو بستر پر اسکے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوسپر غصے رہیگا آسمان والا یہاں تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ق یعنے عورت کو خاوند سے اسکام میں انکار کرنا درست نہیں کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے بیچ قسم ہی بلفظ واللہ

۳۷۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ میں مقرر استغفار کیا کرتا ہوں

خدا سے اور توبہ کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت میں استغفار
کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی ہے جب پیغمبر معصوم ستر بار
یا زیادہ استغفار کرتے ہو اور گنہگار لوگوں کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے

ف ۳۷۵ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ الْحَكَمِ وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنَّ
كَذَّبْتُمُونِي لَكُتُبُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں مسور
بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں مقرر خدا کا رسول ہوں
اگر تم مجھکو جھٹلاتے ہو لکھنا دیکھے محمد بن عبداللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف
چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو لشکر
قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اسکے سال دیکھے عمرہ کرے حضرت بلٹ
جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد
رسول اللہ نے صلح کی کافروں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو اگر
ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیون لڑتے اور یکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا

ف ۳۷۶ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ
أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اسنے گھر والون
کے حق میں کہائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیئے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے
سے جو خدا اسنے اوسپر فرض کیا ہی ف یعنے ہر چند قسم کا نباہنا گناہ ہی لیکن جس میں
اسنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کذا فی دل دوستان جمل

ف ۳۷۶ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا

قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ اور ابوشریح سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا قسم خدا
کی ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہی یا رسول جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص
مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے محفوظ نہیں ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے
فرض ہی اور ایسکو رنج دینا حرام ہی

ف الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ۳۱۶
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا بخاری اور مسلم میں براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم
خدا کی اگر نہ ہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو
اتار دی تسکین کو ہم پر اور قدموں کو جما دے اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم
نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہی جب سے فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم اوسکی
بات کو نہیں مانتے ف سال چہارم میں کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے پناہ لے کے
واسطے مدینے کے گرد خندق کھدوائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور
یہ حدیث فرماتے تھے

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے ترجمے یہ ہیں ہی

مُعْقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللهُ فَلَا يَعْجَزْ ۳۷۸
أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
تم پر فتح ہونگے ملک اور خدا تمہاری کفایت کریگا سو نہ تھکا وے تمکو مال کے حصّون کی
غفلت ف یعنی روم اور ایران اور تورن فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصّے میں بہت
مال آویگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہو تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث

مین خبر ہی اون فتنون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد نکے ترغیب کا

۳۷۹ ف ابو ہریرۃ ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی من تشرف لہا تستشرفہ ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بھتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بھتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بھتر ہی دوڑنے والے سے جو اوسکو جہانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہے اون فسادونکا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور اوسکے بعد کے فساد عالم گیر کی اصلاح مقدر تھین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بھتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسلیے اکثر اصحاب نے فتنہ اور فسادون مین گوشہ گیری اختیار کی تھی

۳۸۰ ف ابو حمید الساعدی ستہب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ قالہ بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندہی چلے گی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندہے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندہی اوسی رات چلی ایک شخص کہڑا تھا اوسکو آندہی نے اوڑا کر بیٹے کے پہاڑ پر ڈالا ملک سیطے اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

۳۸۱ ف علی یخرج قوم فی اخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر البریۃ یقرءون القرآن لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر
لوگون کا سا کلام پڑہین گے قرآن کو ایمان نہ اُترے گا اور ونکے سر حلقون کے نیچے نہ جائیگا
کچھہ اثر نہو گا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم
اون سے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی
قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی
نے قتل کیا

۳۸۲ م ابو ہریرۃ سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم
فایاکم وایاھم مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھہ لوگ ہونگے
جو حدیثین ظاہر کرینگے اور ایسی باتین تم سے کہینگے جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہیو گو تم انسے
ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف ہے کا موتکو ان سے بچنا چاہیے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے
خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ امامونکی طرف اس حدیث سے صاف معلوم
ہوا کہ بغیر تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اسمین دین کی بربادی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہوگئین

فصل فی المضارع

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر سے پیر مضارع کا صیغہ ہی

۳۸۳ م انس انی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد
فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کہلاؤنگا تو کہیگا جو کیدار تو
کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو جو کیدار کہیگا مجھکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسی کے واسطے تجھسے پہلے

۳۸۴ ف ابن عباس امرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تودوا خمس ما
غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس بخاری و

مسلم بن جبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سوا ہے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہوں تم کو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا

ف اوسوقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو گدو اور تونبا دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا کریدا ہوا برتن جو تھے مقیر یعنے روغن زرد کا برتن جسمیں روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوپکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پر طرجے جب شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اوپر حدیث میں آیا ہی

۲۸۵ **مر** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَى اَصْحَابَكَ مِنْ اَخْذِ هٰؤُلَاءِ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں روتا ہوں اوس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا انکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جنگ بدر کے بعد **ف** جنگ بدر میں ستر کافر قیدی کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اونکے بابت مشورہ کیا ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول یہ لوگ تیری قوم ہیں انکو چھوڑ دیجئے شاید کہ مسلمان ہوں یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور اپنے فدیہ سے لیجئے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ دلوں نا حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑیں اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگوں نے آپکو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن ماریئے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے

حضرت کا رونا اصحاب کے فدیہ لینے کے سبب سے

زیب

قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجھکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کہ جس مقدمے مین وحی نہ ہوتی تھی تو حضرت اپنے اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوجاتی ہی تو حق تعالے جلد خبردار کردیتا تھا

۳۸۶ ق اِنَّ عُمَرَ اَرَی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابونکو کہ موافق ہوگئے پچھلی سات راتونمین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتونمین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسیے تیئیسون کسیے پچیسون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے رمضان کی پچھلی طاق راتونمین شب قدر بہت ہی ڈھونڈھتے ہو تلاش کرے یعنے سب طاق راتونمین بیدار رہے اور عبادت کرے انمین آخر کو ہوگی

۳۸۷ خ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَرَاکَ یَا بَنِیْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِیْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اِثْنَا عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے بنی حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنے مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رستہ مدینے کے گرد

۳۸۸ م اَبُوْهُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاکٍّ فِیْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمہ کے ساتھہ نہ شک لانے والا ان دونونمین مگر کہ داخل ہوگا

بہشت مین ف یعنے جو کلمہ شہادت پڑہے اور توحید اور رسالت اوسکو کچھہ شک نہو سو وہ
بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ سزا پاوے

۳۸۹ خ اَنَسٌ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ
وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ بخار مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے
میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنے
دین کی مدد اور رہائی رہاہی اونکا حق یعنے ثواب اور احسان سو قبول کرو اور اونکے نیکوکار سے
اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنے سو اے جدود کے اونکی خطاؤن کو نہ پکڑو

۳۹۰ م عَائِشَۃُ تَاْخُذُ اِحْدٰکُنَّ مَاءَھَا وَسِدْرَتَھَا فَتَطَھَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا فَتَدْلُکُہٗ دَلْکًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِھَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْھَا
الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَۃً مُمَسَّکَۃً فَتَطَھَّرُ بِھَا قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ شَکْلٍ حِیْنَ سَاَلَتْہُ عَنْ
غُسْلِ الْمَحِیْضِ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے
کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی بیٹی کو یعنے بیر کی پتی پانی مین جوش کر کے طہارت کرے
سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے
سر کی جوڑ پہنچے یعنے سر کو بیچ سے اوپر تک خوب ملکے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر
ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنے اندر رکھے تاکہ بدبو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے
غسل کی کیفیت پوچھی

ف جابر رضہ کی بیٹی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل جو چھوٹ جاوے

۳۹۱ ف جَابِرٌ تَنْکِیْہِ اَوْ لَا تَنْکِیْہِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْہُ
یعنی عبداللہ ابا جابر بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو
رو یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش

کو اوٹھایا

کو اوٹھایا مراد عبداللہ بن جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبداللہ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اونکی ناک اور کان اور ہاتہ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے جیسے چہپی رکہی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکہنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبداللہ کی بہن رونی چلانی آئی تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑہتی ہی

مر ابوھریرۃ تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء ۳۹۲ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہنچے گا مومن کا زیور جہان تک پہنچتا ہی وضو کا پانی ف یعنے جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

مر ابوھریرۃ تبلغ المسالک اھاب او یھاب ۳۹۳ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچ جاوین گے گہر اہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنے مدینے کی آبادی وہان تک ہوجاوے گی

ف ابوھریرۃ تجدون من شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ ۳۹۴ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاوگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا منہہ لیکر ف مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے سنی بنے اور اسیطرح وہ شخص بھی جو دشمنون سے ملے اونکے آگے اسکی سی کہی اوسکے آگے اوسکی سی

ف فاطمۃ بنت قیس تذرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ۳۹۵ انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا

مِنَ الْخَمْرِ وَحُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ
حَتَّى مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتِ قَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ
قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ
مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ
شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا
دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ
مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرِقْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ
أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ
قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَلَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ
قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا
تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ
الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا
قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَتْهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ
فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ

قُلْنَا

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَالِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيعُوهُ وَاِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي اَنِّي اَنَا الْمَسِيحُ
وَاِنِّي اُوشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً
اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي الْاَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا
اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا
يَصُدُّنِي عَنْهَا وَاِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ
ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ
عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تمکو کس واسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ مرد انا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہیں میں نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانیکو ولیکن میں نے جمع کیا تمکو اس واسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور جسمیں نے ایسی بات کہی جو موافق بڑی اوس بات کے جو میں نے کہا کرتا تھا مسیح دجّال کی خبر سے اوسنے مجھسے یوں بات کہی کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اون سے ایک مہینہ بھر کھیلا سمندر میں یعنے شدت موج سے جہاز بہتا رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنے چھوٹی کشتی میں بیٹھے سو ٹاپو میں داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بہاری دم بہت بالوں والا کہ اوسکا اگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوسنے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا اے لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر میں ہے اسواسطے کہ وہ ہماری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہیں

حدیث تمیم داری کا ذکر
یہاں دجّال کے قصہ کے ساتھ
اور اوپر ہے

شیطان نہو تیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑنے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوے تو کیا دیکھا اوسمین بڑا قد اور
آدمی نمودہوا کہ ویسا مخلوق اور ویسا سخت جگر ہوا کبھی نہین دیکھا جگر بڑے ہوے ہین اوسکے
دونون ہاتہ گردن کے سانہ درمیان دونون زانو کے دونون تخنون تک لوہے سے جینے کہا ہے
کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو فا بو پا گئے میری خبر پر یعنے میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم
مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوے تھے سمندر کے جہاز مین تو اینے
پا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کہ ہلا کی لہر ہمسے ایک مہینہ بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس
تا پو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوے تا پو مین سو ملا ہمکو ایک بہارنی دم کا جانور
بہت بالون والا ہم نجانتے تھے اوسکا اگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اے کمبخت
تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر
مین ہی کہ البتہ وہ تمہاری خبر کاشتان ہی سو ہم تیری طرف دوڑنے آئے اور ہم اوس سے
ڈرے کہ کہین بہت پرت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیان کے نخلستان سے ہمنے
کہا کہ کون سا اوسکا حال تو پوچہتا ہی اوسنے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سے پوچہتا ہون کہ پہلنا
ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پہلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پہلیگا اوسنے
کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچہتا ہی اوسنے
کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب
جاتا رہیگا اوسنے کہا خبردار مجھکو عرب کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال اوس چشمے
کا پوچہتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے
کیا کہتے کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کہتے کرتے
ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ
مقرر نکلا ہے سے اور اسنے مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان
اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے سانہ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اوسنے کہا مین

عرب پر سوا اونہون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اون سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے
کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے حق مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ
مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ
عنقریب ہی کہ مجھکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو چھوڑدون گا کسی گانو کو مگر گرجن
اوسمین اترونگا چالیس رات کے اندر سوا ے مکے اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنے
منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے پڑھ
اوینگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجھکو اوسکے جانیسے روکیگا اور البتہ
اوسکے تمام ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنے لبسے منبر
مبارک پر تمکو رادیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار ہو پہلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا
ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے
جو مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام
یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف
ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام
یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسپر وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسسے اوسنے
مین بار بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے کبار ہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا
ہی کہ دجال مشرق سے اوینگا یعنے اور زور سے شہر مین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے
پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی فیالحال کے قریب مین خدا نکلے گا اور عیسی مسیح کے
ہاتھ سے مارا جاویگا

۳۹۶ **م** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ
اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انسو بہاتی ہی آنکھ اور غم
کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے

ہیں قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہیں ف مشکوٰۃ میں انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنے حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی دونو آنکھوں
سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور رونے
ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر
لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ
یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہی

۳۹۷ ف ابن عمر اطعم الطعام وتقرء السلام على من عرفت ومن لم تعرف قال
لرجل قال ای الاسلام خیر بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اوس
مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی ف معلوم
ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصۂ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے
سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی کہ
حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہے

۳۹۸ م نافع بن عتبة تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم تغزون فارس فيفتحها الله
ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله مسلم میں نافع بن
عتبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگے
گا پھر تم لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو
فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسے حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا
اول عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدیؑ کے وقت میں
ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑے

۳۹۹ خ ام سلمة تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے

حضرت نے فرمایا کہ عمّار کو باغی گروہ قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سرہلا
کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمّار شہید
ہوئے عمّار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا فریق باغی
تھا اور اوسوقت مین امامت کا حق علیؓ مرتضے کی ذات پاک پر منحصر تھا

م ابوھریرۃ تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی
تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلوط حوضہ
فما یصدرہ حتی تقوم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قایم
ہوجاویگی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اوسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی
اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہون گے کپڑے کی سو دے خرید فروخت نکر چکے ہون گے
کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا
ہوگا کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے
غافل نرہین اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اتنے دنیا کے کامون مین
مشغول ہون گے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث
کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہون گے

م المستورد تقوم الساعۃ وعروم اکثر الناس مسلم مین مستورد رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی لوگ یعنے نصاری سب لوگون سے
بہت ہونگے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قرب نصاری اکثر زمین کے حاکم ہونگے

م ابوھریرۃ تفی الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ
فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی و
یجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے

ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے بنے زمین کے اندر سے خزانے اور چاندی سونے کی کہانے قیامت مین زمین پر ظاہر ہو جاوین گی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے فلانیکو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور اپنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دیں گے سو نہ لیوین گے اوسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے

نصیحت کہ ہر آدمی مال کو بچاوے

۴۰۳ ف اَبُوْ سَعِیْدٍ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً یَکْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَکْفَؤُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اوسکے پلٹیگا خدا اپنی دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولتا پلتا اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنے زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر عنداسی صورت ہوجاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر تمام زمین گوشیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی

۴۰۴ ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَنْزِلُ عِیْسٰی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِی الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے عیسیٰ انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین ہمقسم ہوئے تھے کفر پر یعنے اوس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین بسے تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اون سے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھیرے رہی آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کہانے کو تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اون مین

پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے بار آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے
کی طرف آٹھوں سال مکہ فتح ہوا نویں سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے
کے قریب پہنچے تو اُسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہاں منکے میں اُتریے گا حضرت نے یہ
حدیث فرمائی اوس مکان میں اُتریے کا یہ فائدہ کہ ناحق کا احسان باد پڑے کہ جہاں کفر کا فون نے
کر باندھی تھی وہیں مسلمانوں کو خدا نے کیسا غالب کیا اور نا کہ کافر شرمندہ ہوں

۴۰۵ ق ابوھریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی
یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم میں سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا
کسنے ویسا بنایا یہاں تک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہاں تک
اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رُک رہے ف سے جب اوسکو ایسا
خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اوس
خیال سے دل کو ہٹا دیوے اسواسطے کہ وسوسہ شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالنے ہی جیسے آفتاب
کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی

۴۰۶ م ابوھریرۃ یاتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم
تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا
یہاں تک کہ وہ اُحد کے پیچھے اُتریگا پھر فرشتے اوسکا مُنہ پھیر دینگے شام کی طرف اور
وہیں جا کر ہلاک ہو جاویگا

۴۰۷ م ابوھریرۃ یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء
ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج
منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر

تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم بن ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشائش روزی کی طرف اور حالانکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی اون کے واسطے اگر وے ہون بوجھ وارے اور سمجھ جیسے قابل ہین ہی) سان ہی کہ نہ نکلے گا مدینہ والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر مدینے مین بدل لاوے گا خبردار رہو کہ مفر مدینہ تو ہار کی ہی ہی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی بلید کو ثابت ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بد لوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنے شام اور عراق کے ملک مین کشایش رزق کے واسطے مدینے سے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو بیچا وین گے حالانکہ اونکے جنمن یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھون بیچا کے واسطے

ف أَبُو سَعِيدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم بن ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر الیسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اون سے پوچھین گے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہین گے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کی گروہ تو اون سے پوچھین گے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کی صحبت والے کو یعنے تابعین کو تو لوگ کہین گے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنے تبع تابعین کی تو لوگ کہین گے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی ف اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب

اور تابعین

اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی

۴۰۴ . مر عُمَرُ بِاَنِّی عَلَیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَھْلِ الْیَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ کَانَ بِہٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْہُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْھَمٍ لَہٗ وَالِدَۃٌ ھُوَ بِھَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ فَافْعَلْ مسلم عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اُویس بن عامر یمن والے کے گروہون کے ساتھ مراد کے قوم سے اور مجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا خدمت گذار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کہاوے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اے عمر اگر یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجو ف اس حدیث مین اُویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اُویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اسنے سال وفات عمر فاروق رضی حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اُویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضی نے کہا کہ تو ہمکو اون سے ملا دیگا اوسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضی اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چر رہے ہین عمر فاروق رضی نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب دیا عمر فاروق رضی نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہی عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ اسمان اور زمین مین ہین سب عبداللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضی نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہی سو تمنے ہمکو بھلا نا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا

قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کے یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اب خدا نے تمہارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا پہلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونوں آدمیوں کا کیا نام ہی علی مرتضیٰ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہی اور میں علی بن ابیطالب ہوں تب تو اویس قرنی تعظیم کے واسطے سہل بیٹھے پھر بولے کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابیطالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا میں نے سنا ہی کہ دوزخ میں بڑے بڑے غار ہیں اونکو سوا ئے دنبلے اور بھوسے کے لوگوں کے نہ کوئی پہنا سکے گا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا بیٹ آسودہ رہی بعد اوسکے عمر فاروق اور علی مرتضیٰ اون سے رخصت ہوئے ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی الصحابی سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کرانے سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کروائی ہی بلکہ بایں وقف کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنکو فرمایا ہے

مر جابر یاکل اهل الجنة فیها ویشربون ولا یتغوطون ولا یتخطون ولا یبولون ولکن طعامهم ذلک جشاء کرشح المسک یلهمون التسبیح والحمد کما یلهمون النفس مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہا کرین گے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرین گے نہ جاکر در جاوین گے نہ رینٹ جہاڑین گے اور نہ پیشاب کرین گے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستائش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہیں بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہو کہ کھینچے اور سانس لیتے موقوف ہی اسیطرح اوس

یہاں سے ترجمہ صاحب سے جدا ہوا کر گئے اور اوسے خیال میں جو کچھ گئے کچھ لکھ گئے ترجمہ کی اور اوس نہ دعا حضرت عمر کو اس کی ضرورت

عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم بلینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا

۴۱۱ م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری یؤم القوم اقرئھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرأت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اون مین جو بڑی عمر والا ہو امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے

ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے فقہ مین ہجرت کی کچھ جگہ نہین رہی کہ ہجرت کے قائم مقام کیا

۴۱۲ م انس ینفی من الجنۃ ما شاء اللہ ان ینفی ثم یبشی اللہ لھا خلقا مما یشاء اللہ

مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنے بہشت البا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہ جاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

۴۱۳ م انس یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ

مسلم بن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہون گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اون پر سیاہ چادرین ہونگی

۴۱۴ **ق** اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم بن انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میت کے پیچھے لگے جاتی ہین مُردے کے تین چیزین آدمی کے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہین اور ایک رہ جاتا ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہ جاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اون مین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ محبوب اور تیسرا دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیو سے سو وہ گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نہ جاون گا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلون گا اور تجھکو آفت سے بچاؤن گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہ جاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چُراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفا اور بے مروّت لوگون کے واسطے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی + شعر + مال و اولاد نے قبر مین جانے کے نہین + تجھکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین جز عمل گور مین کوئی بھی یار نہین

نہیں + کیا قیامت ہے کہ نواح اس سے خبر نہیں

۴۱۵ ف ابوھریرۃ یترکون المدینۃ علی خیر ما کانت لا یغشاھا الا العوافی و اخر من یحشر راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحوشا حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوین گے مدینے کو اچھی حالت پر نہین گے وہان مگر وحشی جانور اور چرندان اور پہلے مجتمع ہونے والون مین دو کبان چرانے والے ہون گے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینہ کا کہ آواز دے کر وہان کی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورونکو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع پاس پہنچین گے تو وے دونون منہ کے بھل گر پڑین گے یعنے مرجاوین گے ف اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینہ کے پاس

۴۱۶ ف ابوھریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم وھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تھے تو خدا اون سے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمہارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال مین تمنے میرے بندونکو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے

ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دوبار بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال و وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے

مسلمان فرشتون کا اخبار نویس

ہر کارون کا آدمی کو کچھ خیال نہین آتا صنعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی

شعر + کروز بیراز خدا تبر سیدی + ہمچنان کز نیک ملکت بود بے

۴۱۷ ق ابو ہریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظہر الفتن وا یکثر الہرج قالوا یا رسول اللہ ایما ہو قال القتل القتل بخاری او مسلم من ابو ہریرہ رضی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہوجاویگا زمانہ اور کم ہوجاویگا علم اور لوگون کے دلون مین بخیلی ڈالی جاویگی یعنے زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنے خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاویگا یعنے قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

۴۱۸ ق ان الناس یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیہتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لستہا کم فیذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ایتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول لستہا کم فیذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ایتوا ابراہیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون ابراہیم فیقول لستہا کم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ایتوا موسی الذی کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتون موسی فیقول لستہا کم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ایتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لستہا کم ولکن ایتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن

عَلَى رَبِّي فَيَأْذَنُ لِي فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ وَذَكَرَ مُوسَى الَّذِي تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہون گے اس حشر کی مصیبت سے کہین گے کہ اگر ہم سفارش کراوین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوین گے تو یون کہین گے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجھکو بنایا خدا نے اپنی دست قدرت سے اور تجھ مین بنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتونکو سو اونہون نے تجھکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنے اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو وے لوگ نوح کے پاس آوین گے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیمؑ پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیمؑ پاس آوین گے تو ابراہیمؑ کہین گے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرین گے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوین گے اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلاواسطہ کلام کیا اور اوسکو تورت دی سو وے لوگ موسی پاس آوین گے تو وہ

کہیگا کہ مین اسمقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اسے رب سے
اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا اور اسمین صرف بلفظ
کُن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نہ تھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوین گے تو عیسی کہیگا کہ
مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمدؐ کے پاس جو خدا کا خاص حبیب ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی
بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے لوگ میرے پاس آوین گے سو مین اپنے رب سے اجازت
مانگون گا تو مجھکو اجازت ملی گی سو مین جب کہ اوسکو دیکھون گا تو سجدے مین گر پڑونگا سو مجھکو
خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا اے محمدؐ اپنا سر اوٹھا لے کہہ سنا جاوے
گا مانگ تجھکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاونگا تو مین تعریف
کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھکو سکھلا دیگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے
ایک اندازا اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنے اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اوسنے لوگونکو
دوزخ سے نکالون گا اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤن گا اور سجدے مین گرونگا مجھکو
خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجھکو کہ اپنا سر اوٹھا لے اے محمدؐ اور بول
تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین
اپنا سر اوٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجھکو میرا رب سکھلا دیگا پھر مین سفارش کرونگا
سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوسنے لوگون کو دوزخ سے نکالون گا اور بہشت
مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسرے یا چوتھی بار مین حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے
بند کیا یعنے جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنے مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤن گا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرون گا اور
موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب
پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کرکے سفارش کرینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق

ہون گے اور ہم گنہگارون کو اوس نہر کے مقام سے بچاوین گے اور موقف شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو ایسی کچھہ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوائے حضرت کے کسکو ایسا رتبہ نہین ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بہی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اوّل اس میدان مین سوائے ہمارے حضرت کے کوئی قدم نرکہہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کہلا اور قہر ابزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بہی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہون گے + شعر + اوس شاہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی + دلبر سبہی ہین پر میرا دلبر

کچھہ اور ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ

م ۴۱۹ اَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَلَا اَدْرِيْ ثُمَّ السَّلَامُ مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوین گے کچھہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیوگا راوی کہتا ہی کہ میری دانست مین یون ہی ہی ابو بردہ نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ بہ تنگ کسکی طرف سے ہی یعنے ابو موسی کو شک ہوئی اس حدیث کی باد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے

سخت تکلیفات پہنچی اور انہون نے صبر کیا واللہ اعلم

ق ۴۲۰ اِبْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودہ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ق یعنے جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودہ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکہنا چاہئے

۴۲۱ ف ابوہریرہؓ یَخْرِبُ الْکَعْبَۃَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈہاویگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پنڈلیون والا
ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نہ رہین گے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے
ہاتہہ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہے

۴۲۲ خ جَابِرٌ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَۃِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ نکلین گے ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑین گے پھر ایمان کے سبب سے بوسیلے انبیا اور شہدا
اور عُلما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے

۴۲۳ ف اَنَسٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ
مَا یَزِنُ شَعِیْرَۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ
مَا یَزِنُ بُرَّۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ
مَا یَزِنُ ذَرَّۃً زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃِ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ اِیْمَانٍ مَکَانَ خَیْرٍ بخاری
اور مسلم من انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلے گا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا
اور ہوگی اوسکے دلمین ایک جَو کے برابر نیکی پھر نکلے گا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور
ہوگی اوسکے دلمین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلے گا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور
ہوگی اوسکے دلمین ایک ذرّہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائی نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دلمین ایک جَو کے برابر یا
گیہون کے برابر یا ذرّہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاوے گا ف نیکی سے
مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید
ہونے کی اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرذالک

خ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلَةٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوین گے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوین گے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاوے گا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا مین ہوے تھے یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوین گے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اسنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوین گے اور حقدار راضی ہون گے تب وے بہشت مین داخل ہون گے

۴۲۵ م ابُوهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہون گے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو حد سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین

۴۲۶ ق ابُوهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہون گے روشن ہون گے اون کے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودہوین رات کو

۴۲۷ م ابُوهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہون گے بہشت مین میری

امت سے ہزار دسے ایک ہی گروہ ہن میری اُمت سے چاند کی صورت پر ف منفی اور متوکل
لوگ مراد ہن جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث
مین یہ مضمون صاف آیا ہی

۴۲۰ ق اِنَّ عُمَرَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ
فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور
دوزخیونکو دوزخ مین پھر اوٹھی گا ایک پکارنے والا اونکے درمیان مین پھر پکاریگا اے بہشتیو
اب تمکو موت نہین اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی
جس مکان مین کہ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا
نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی
تاکہ بہشتی نے کھٹکے جین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ

۴۲۹ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بدون حساب
کے ف یعنے اونکے نامۂ اعمال صرف اونکو دکھلا دیئے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی

۴۳۰ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ یَرْحَمُ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَکَانَتْ زَمْزَمُ عَیْنًا مَعِیْنًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنے ہاجرؑ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلّو بھرتی
زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوجاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرؑ
اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ
پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پیر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرؑ نے
اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈھ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلّو بھر بھر لینا شروع کیا سو

حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہوجاتا اسواسطے کہ خزانہ نیچے سے جاری ہوتا

ف اِبْنُ مَسْعُوْدٍ یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ قَالَہٗ حِیْنَ ۴۳۱
سَمِعَ رَجُلًا قَالَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذِہٖ لَقِسْمَۃٌ مَا عُدِلَ فِیْھَا وَلَا اُرِیْدَ بِھَا وَجْہُ اللّٰہِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حُنَین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھہ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھہ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حُنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد نے دین سے جسکا ذِی الْخُوَیْصِرَہ لقب تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونہون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اونکے آل اولاد اصحاب کے

ف عَائِشَۃُ یَرْحَمُھَا اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسِیْتُھَا وَبُرْوِیَ اَسْقَطَتُھَا ۴۳۲
مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا قَالَہٗ حِیْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ الْخَطْمِیَّ الْاَنْصَارِیَّ یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجھکو فلانی فلانی آیت یاد دلادی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ ۴۳۳

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

م ابوذر یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ
صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ
ویجزی من ذلک رکعتان یرکعھما من الضحی مسلم من ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور
لوگون کو نیکی بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض
دو رکعتین پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہین ف یعنے صحیح سالم رہنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے
تو آدمی پر اوسکی شکرگذاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر
نہین بلکہ ذکر الہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگذاری مین کفایت
کرتی ہین

خ ابوھریرۃ یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطأوا فلکم وعلیھم بخاری عن ابوھریرۃ ۴۳۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑہتے ہین سو اگر اونہون
نے ٹھیک نماز پڑہی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اونہون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب
ہی اور اون پر اسکے التفاتی کا عذاب ہی ف یعنے جماعت کا ترک کرنا کسیطرح نہین درست
اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کی سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور
اگر اونہون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین
مگر اون پر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑہاوے
اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اوسکا بال پھیرنے کا

ف ابن عمر یطوی اللہ السموات یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول ۴۳۶
انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ ثم یقول انا الملک
این الجبارون واین المتکبرون بخاری اور مسلم من عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا

فرمایا کہ خدا لپیٹ دیگا آسمانوں کو قیامت کے دن پھر انکو اپنے داہنے ہاتھ مین لیوگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ سبقفی کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیوگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین ف حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے کا اختیار نہین کبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی

۴۳۷ ف ابوھریرۃ یعرق الناس یوم القیامۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمھم حتی یبلغ اذانھم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینہ نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہان تک کہ اونکا پسینہ زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے منہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہنچیگا

ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک اور بعضون کے منہہ تک پسینہ پہنچیگا

۴۳۸ ف عمران بن حصین یعض احدکم یدا خیہ کما یعض الفحل لا دیۃ لک بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھہ جیسے اونٹ چبالیتا ہی جھکو خون بھا نہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھہ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھہ اوسکے منہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بھا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھہ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بھا چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھہ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچھہ بدلا نہین

۴۳۹ ف ابوھریرۃ یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ قال کیف رای خاتما

مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگشتری ایک مرد کے ہاتھہ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون سے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم مین اوسکو کبھی نہ لون گا اور حالانکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو اوسنے ہووہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھہ سے مٹا دے

۴۴۰ ف عَائِشَةَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبہ سے سو وے جب کہ زمین کے میدان مین ہون گے تو خدا اون سب کے اگلے پچھلون کو زمین مین دہسا دیگا اور قیامت مین اوٹھین گے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہون گے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھہ بھی نیکون پر بھی دنیا وی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا

۴۴۱ مسلم ابُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبض مین کرلے گا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا اسمان کو اپنے داہنے ہاتھہ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ

۴۴۲ م ابو ہریرہ یقطع الصلوٰۃ الکلب والمرأۃ والحمار ویقی من ذلک مثل مؤخرۃ الرحل

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدہا اور بچاتی ہی اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنے اگر نماز کے سامہنے کتا اور عورت اور گدہا کجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتہہ بھر لکڑی آگے کہڑی ہو تو اون کے آگے آنے سے نماز مین کچہہ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑہتے تہے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تہی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی

۴۴۳ م عبد اللہ بن الشخیر یقول ابن آدم مالی مالی وھل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت مسلم مین عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجہکو اسے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کہایا سو مٹایا یا آپ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آوے گا ف یعنے تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کہانے پہینے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آوے گا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکہے کہ اوسکو غیر اور برا ہے مین

۴۴۴ م ابو ہریرۃ یقول العبد مالی مالی وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اتنے مال مین سے ہی فائدہ ہے ہین جو کہایا سو مٹایا یا آپ کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اسکے سوا ہے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چہوڑنے والا ہی یعنے باقی رہے مال سے اوسکو کچہہ فائدہ نہین

۴۴۵ ھر ابوذر یقول اللہ عزوجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلھا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ رواہ مسلم من ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاوے گا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی جاہوں تو اس سے بھی بڑہاؤں اور جو ایک بدی لاوے گا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسکی برابر جاہوں تو بدلا لے بخشدوں اور جو مجھسے نزدیکی جاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر جاہوں گا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر جاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کی لمبائی برابر قریب ہوجاؤں گا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھسے ملتا ہی خطا مثل زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھہ کسی چیز کا شرک نہ کیا ہو مین اوسکے ملون گا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر

اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا

۴۴۶ ف ابوسعید یقول اللہ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذاک حین یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وترى الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید قال فاشتد ذلک علیھم فقالوا یا رسول اللہ ایانا ذلک الرجل فقال ابشروا فان من یاجوج ومأجوج الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ان مثلکم فی الامم کمثل الشعیرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود

اور کالرقۃ فی ذراع الحمار بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصّہ یعنے جو دوزخ مین ڈالے جاوین گے انکو جدا کر آدم کہین گے الٰہی کسقدر ہی دوزخ کا حصّہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے ۹۹۹ یعنے ہزار مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوسوقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیوے گی اور تو دیکھے گا لوگونکو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ وے دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر بہت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنے جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہون گے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ کی بھرتی کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کہال مین یا کہ جیسے دراع کی مثل گدھے کے ہاتھ مین ف یعنے امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر بہت کم ہین معلوم ہوا کہ آدھے بہشت مین یہ امت مرحومہ ہوگی اور ادھے مین اور پیغمبرون کی امتین ہون گی اسا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کے بدولت ہی اللّٰھم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر گذرے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بخلفین بجوانا ہی ایمان کے

ف اس حدیث سے ایک مسئلہ اور بھی معلوم ہوا کہ بہشتی اور دوزخی دونون ہی ہزار ہزار مین ایک ایک ہی ہوگا باقی سب دوزخی ہونگے

دو پر ہین خوف اور رجا نہ مرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کرڈالے نہ بے خوف امید
ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے

۴۴۷ ق ابن عمر یقوم الناس لرب العالمین حتی یغیب احدھم فی رشحہ الی انصاف اذنیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہ کچھ ہوں گے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین آدھے کانون تک

۴۴۸ ق جابر بن سمرۃ یکون بعدی اثنا عشر امیرا قال جابر فقال کلمۃ لم اسمعھا فقال انی انہ قال کلھم من قریش بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہون گے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنے سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش سے قوم کے ہون گے

ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہون گے سنت محمدی پر چلین گے چنانچہ حضرت کے چار خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو یہ دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سوا ے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا بیان ہے

۴۴۹ م ابن عمر یکون کنز احدکم یوم القیمۃ شجاعا اقرع مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہوجاوے گا

ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی

۴۵۰ م جابر یکون فی امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر بھر کے دیوگا اور سکو نہ گنیگے گا شمار کر کے

ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہون نے ہاتون سے لپ بھر بھر بے شمار بانٹا

یا کہ امام مہدی مراد ہوں واللہ اعلم

ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ۱۲ ۱۵۱

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام کی مضبوط رسّی پکڑے ہوگا ف یعنے مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہوچکا

ص اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکارے گا پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان رہوگے سو کبھی بڈھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش و چین میں رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہے اس خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت میں یہ پکارے کے بہشتیوں کو سنا دیگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین

ف حُذَیْفَۃَ یُنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْمَوْکَتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا اَظْرَفَہٗ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے انگھیڑ کا

آبلہ یعنے تہم داغ پھر سو وہگا ایک نمیند نوادہنا بیجا دگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے
نو ہو جاوہگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے نوچکاری کو اپنے پیر پر پڑ ٹھلکا دیے سو اوس
پر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تھکو پھولا دیکھہ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھہ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرین گے
پہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاوہگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانتدار
مرد ہی یہان تک نوبت پہنچے گی کہ کہا جاویگا آدمی ہے کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی
کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حالانکہ اوسکے دل مین ایک رائی کے دانے
کے برابر بھی ایمان نہین یعنے امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی
کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی
لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاوے گی کچھہ امانت داری اونکے دلمین نہ رہیگی صلعم
سے روایت ہی کہ حضرت سے دو باتین سنی سو ایک تو مین دیکھہ چکا اور دوسری بات کا
منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر
اتری سو انہون نے قران اور حدیث کے علم سیکھا یعنے ظاہر اور باطن سے امانت دار اور
دیندار ہو گئے اور دوسری بات حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی

ف ابو ہریرہ یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ۴۶۴
يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو
پہلے آسمان تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا
ہی تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ
بخشوانا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول
ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوسوقت کی دعا مستجاب ہے
پر افسوس کہ الیسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کھوتا ہی + شعر + ہر شبی از بھر نوای بوالفضول

یکبار

میکند از اوج جباری نزول + تو زجای خود بجو هر دو بیے ادب + ہر گبری گام بے روز و شب

۴۵۵ ق ابو ھریرۃ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونیکے گنج سے کہل جاویگا سو جو کوئی وہان حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے

ف یعنے قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اور سبکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی جان کی فکر لازم ہے دنیا لے کر کیا کریگا

۴۵۶ م ابو ھریرۃ یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری قوما فی ایدیھم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اون کے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین

۴۵۷ خ ابو سعید یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال و مواقع القطر یفر بدینہ من الفتن بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بہاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چراکھاتا بھلا ہے

۴۵۸ ق الانس یھرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس

مین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنے پیری کی حالت مین مال
اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہی

ف ابوھریرۃ یھلک الناس ھذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس ۴۵۱
اعتزلوھم قال ابوھریرۃ لو شئت ان اسمیھم بنی فلان وبنی فلان بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر
ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے کوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہ رضی نے
کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ دے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی
اولاد مین ف اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے مفسادون کی خبر دی ہی جسمین امام حسین رضی کی
شہادت کے بعد سے کیکر دون اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر کے ہاتھ سے شہید ہوئے

ف ان عمر یھل اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویھل اھل الشام من الجحفۃ وا ۴۶۰
یھل اھل نجد من قرن بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام
باندھین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
ف یعنے جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پہنچے تو وہان سے احرام باندھے

فصل فیما لم یسم فاعلہ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے پر مضارع مجہول ہی

ف ان عمر ارای فی المنام السوک یستاک فجاءنی رجلان احدھما اکبر ۴۴۰
من الاخر فناولت الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر منھما بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک
کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اونمین دوسرے سے بڑا ہی سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو
مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دیدے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے
بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی

۴۶۲ ق ابن عمر اراني ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كاحسن ما انت راء من
ادم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على
رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح بن
مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية قال وسألت من
هذا فقيل هذا المسيح الدجال بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو نے ایک
مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے
کہ ہون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کنگھے ہون تک بال دیکھے ہون سو اوس
مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے
یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندہون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے
پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسنے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے یکایک اور مرد دیکھا نہایت
گھنگرالے بال والا داہنی آنکھہ کا کانا اوسکی کانی آنکھہ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ
کون شخص ہی کسنے کہا یہ مسیح دجال ہی ف حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا
کہ اُنہون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھہ لگانے سے بیمار
چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو
پھر ڈالیگا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون مسیحون
کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دیوکہا کھا دین

۴۶۳ م المقداد تدنی الشمس یوم القیمة من الخلق حتی تکون منهم کمقدار میل فیکون الناس
علی قدر اعمالهم فی العرق فمنهم من یکون الی کعبیه ومنهم من یکون
الی رکبتیه ومنهم من یکون الی حقویه ومنهم من یلجمه العرق الجاما
مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے

بہان تک کہ اوس سے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے کسیو نکے گھٹنون تک پسینہ ہوگا اور کسیو نکے بعضے کے دونون کہٹنون تک ہوگا اور کسیو نکے بعضے کے مونہ تک ہوگا اور کسیو نکے بعضے کے پسینہ مین غوطہ دیوینگے یعنے منہہ مین گہس جاویگا ف میل سے مراد یا تو اوس سے یا سرمہ لگانیکی سلائی ہوگی

۴۶۴ مر حُذَيْفَةَ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى يَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَدٌّ كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سا مہینے آپنے مین فتنے دلون پر ایسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پتلے پتلے درستے سا مہینے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلا گیا تو اوس مین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کے انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسیطرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندہا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنے بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندے برتن مین پانی نہین ٹہیرتا اور جس دل نے اونکا کہنا دہیان نہ کیا اور آنکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچا رہتا ہی

۴۶۵ مر أَبُو هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دو شنبہ اور

پنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھہ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپس مین صلح کر لیون ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے بیر رکھنا ہرگز درست نہین

ق سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَحْمِلُونَ ۴۶۴
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ
يَبُسُّونَ فَيَحْمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَحْمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوین گے ایک قوم جلدی کرتے سوار ہوتے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کرے گا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون کے حق مین بہتری اگر اونکو کچھہ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوین گے قوم جلدی کرتے سوار ہوتے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون کے حق مین بہتری اگر اونکو کچھہ دانست ہو اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوین گے لوگ جلدی کرتے سوار ہوتے لیجاوین گے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اون کے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھہ دانست ہوتی ف یعنے بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسین گے حالانکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اون کے حق مین بہتر نہین

ق أَبُو هُرَيْرَةَ تَنْكِحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ ۴۶۵
بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنے دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نہین بخت عورت کو سب پر مقدم رکھہ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب اور خوبصورتی پر نظر مکر کہ اکثر دیکھا ہوتا ہی اوراوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دیندار ہی کے ساتھہ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور اعلی نور

حدیث ۲۶۸ دربارہ نکاح زن دیندار و بیدین و مال و نسب و جمال مختصر

ف اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَالَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑین گی سو اوسکو لیئے گھومتا پھرے گا جیسے گدہا چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہون گے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہین گے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکامون سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نہ کرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا

۲۶۸

ف اس حدیث مین واعظ بنے عمل کی سزا مذکور ہی

۲۶۹ **ف** اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَاُتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً

قطٌ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے
جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے
پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی ارام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی
چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا
مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اوس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تو نے
کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھ پر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھ پر
تو کبھی تکلیف نہین گذری اور نہ تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف اسی طرح دوزخ کی
شدت کے روبرو دنیا کے ارام بالکل بھول جاوے گی اگرچہ دنیا مین اوسے سلطنت کی ہو
اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد پڑے گی اگرچہ تمام عمر نمازی اور زاہد کی
مین گذری ہو

۴۷۰ مر ابن مسعود یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام
سبعون الف ملک یجرونہا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لائے جاویگی دوزخ اوسدن یعنے قیامت کو اوسکے ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگہہ
کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچین گے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے
کھینچنے والے تو سب سے گرد اور چار ارب ہوئے باقی کارخانہ کے داروغہ کارکنان کے شمار سے ہر ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو

۴۷۱ مر جابر طوبی لمن قتل فی سبیل اللہ وجبت لہ الجنۃ طوبی لعبد مؤمن
طوبی لکل عبد علی ما مات علیہ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا ف یعنے کفر یا ایمان اخلاص یا نفاق

۴۷۲ ق اتی بالکافر یوم القیمۃ فیقال لہ ارایت لو کان لک ملأ الارض
ذہبا اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقال لہ انک کنت سئلت ما ہو ایسر
من ذلک بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے
دن تو اوس سے کہا جاوے گا بھلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا

کیا تو عذاب کے عوض دنیا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے بھی
آسان شے مانگا گیا تھا ف یعنے دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے
کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے
ف ابوھریرۃ یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین وراھبین واثنان علی
بعیر وثلثۃ علی بعیر وارابعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر بقیتھم النار تقیل معھم
حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم
حیث امسوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
تین طرح پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے
نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ
پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیچلے گی
یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو آگ اون کے ساتھہ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے
اور رات بسر کریگی اون کے ساتھہ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اون کے
ساتھہ جہان وے صبح کرینگے اور شام کریگی اونکے ساتھہ وہان وے شام کرینگے ف
یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے مردے لوگونکو شام کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا
ف سھل بن سعد یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی
لیس فیھا علم لاحد وقیل لبس فیھا علم من حدیث سھل او غیرہ بخاری
اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن
سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان باقی رہیگا
یعنے کوئی مکان اور عمارت نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان
نرہیگا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی اونکے سوا بالکل اونکے

۴۷۵ مر اَنَسٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا فَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔ مسلم من انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامہنے لاے جاوینگے خدا کے سوا دن مین سے ایک شخص مہنہ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے مجھکو دوزخ سے نکالا تو اب مجھکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دے گا

۴۷۶ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بُلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا اسمیرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہچایا تھا یعنے عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مینے پیغام سُنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہچایا تھا تو اوسکی اُمت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماوے گا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی اُمت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دو گے کہ بیشک نوح نے انکو پیغام پہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسیطرح سے مینے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیت سے اُمت محمدی کی فضیلت سب اُمتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین ایا ہی کہ نوح کی امت کہی گی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دے گی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن

نوح کی امت کو دعوی تبلیغ علیہ السلام

شریف سے معلوم ہوا ہی خدا نے کلام سے زیادہ ترکیب کے کلام کی سند ہین

۴۷۰ ق ابو ہریرۃ یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک مقبول ہوگی جبتک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی ف دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بنے اوّل ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدا ہی کارخانے کا بہید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی مین پیدا کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دردار ہے سے کریم کسیکو محروم نہین پھیرتا

۴۷۸ ھ عبد اللہ بن عمرو یغفر للشہید کل ذنب الا الدین مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے ف یعنے قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنے شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے

۴۷۹ خ ابو ہریرۃ یقال لاہل الجنۃ خلود ولا موت ولاہل النار یا اہل النار خلود ولا موت بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہین ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب التاسع

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پے پر فعل ماضی ہی

ح عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ بخاری عمن عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک ۴۸۰
آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ
داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پہنچے
جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کرنا اسکو
قِرَان کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قِران افضل ہی تمتع سے حج اور تمتع یہ کہ
عُمرہ کرکے احرام اُتارے پھر حج کے لیے مکہ مین دوسرا احرام بانده کے حج ادا کرے

ق اَبُوذَرٍ اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِي اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ ۴۸۱
بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى
وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل
آیا سو اوسنے مجھکو بشارت دی کہ جو مرنیوالا میری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے
کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا مینے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری
کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف
یعنے ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا معتبر ہوجاوے

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا ۴۸۲
وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى اصْطَفَيْتَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ
لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ
بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو
نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنے اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے
فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہی کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے

برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھدی کیا تجھکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا
ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے
توجہیت گئے آدم موسیٰ سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ
نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئی آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو وہی آدم ہی کہ تجھکو خدا نے اپنے
دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھ مین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجھکو سجدہ کرایا اور تجھکو اپنے
بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو وہی موسیٰ ہے
کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل
بیان ہی اور تجھکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو تو ملاتو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا
کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے مطلب
بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجھکو تو ملامت کرتا
ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش سے اگے لکھ چکا تھا
حضرت نے فرمایا سو حجت کیا آدم موسیٰ سے **ف** یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد
عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم عین زندہ رہی قصور کو اپنی طرف نسبت
کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف تو الدکر
آپکو بےقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ
اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپکو بےقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور
حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے ادب اور
بندگی ادب کا نام ہی اور بےادبی شیطانی کام ہی + شعر + بندگی بہتر ز کبر و بےادب +
بےادب محروم شد از فضل رب

۴۸۳ **ص** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ لَذَا فَاصْنَعُوا فَاَرَهُ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِيْنَ سَقَوُا النَّبِيذَ
عَلَى زَمْزَمَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا

اور بہتر

اور بنابت خوب کیا سو کیا کہ حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونہوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا ف روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے ہے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے بھتیجے اسامہ بن زید سوار تھے جسے حضرت نے پانی مانگا جسنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہے

ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین ۴۸۴
ف قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بقدوم سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولہ نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے نانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول اونہین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقت مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھیو اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنے ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا تمہارے بدنون مین عہد دائمی آبدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہوگیا اوسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کردیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہوگئے اونہون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

ف بیان آداب ختنہ و سبب برگشتہ ختنہ

خ انس رضی اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ عبد اللہ بن رواحۃ فاصیب ثم اخذ خالد بن الولید من غیر امرۃ ففتح لہ ۴۱۵
بخاری بسند انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا

پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے اسوہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو حضرت نے
اوسکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ مؤتہ میں لشکر بھیجا اور اسکے تین سردار مقرر کیے اور
فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے
چنانچہ جب جنگ ہوئی تو تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح کر کے خالد بن ولید
کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے
میں لوگوں سے فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے سرداری
فتح کی یعنے حضرت نے اوسکو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اوسکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب
حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو نے شک درست ہوئی

۴۸۶ ف ابوھریرۃ اذنب عبدٌ ذنبًا فقال اللّٰھمّ اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالیٰ
اذنب عبدی ذنبًا علم ان لہ ربًّا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال
ای ربّ اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالیٰ عبدی اذنب ذنبًا فعلم ان لہ ربًّا یغفر
الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای ربّ اغفر لی ذنبی فقال تبارک
وتعالیٰ اذنب عبدی ذنبًا فعلم ان لہ ربًّا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما
شئت فقد غفرت لک قال عبدٌ الاعلی احدٌ روٰی ھذا الحدیث لا ادری اقال فی
الثالثۃ او الرابعۃ اعمل ما شئت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف
کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا الیسا رب ہی کہ
گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے
رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا
کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے
کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے

جانا کہ اوسکا ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہی سو مقرر سے نے تجھکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھے بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہی ف یعنے جتنی بار گناہ کریگا آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجئے تو دو تین بار مین تنگ ہوجاتا ہی یہان کریمی کی شان ہے تنگی کا کیا امکان ہی + نظم + باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و بت پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود نہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخرا پن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہی یعنے جس گناہ کے بعد توبہ ہی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی سے قید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

۴۹۷ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَکَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ نُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا قَالَ لَهٗ حِیْنَ سَاَلَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَكَ یَعْنِی اللّٰهَ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانیکو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی ف ابتداے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنے عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے کسنے تمہارا ساتھہ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنے ابوبکر صدیق اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھہ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھہ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ آپ تو اپنے گھر پلٹ جا

جب تو ہماری فتح تیسرا تو آنجو

۴۰۰ ق حکیم بن حزام اسلمت علی ما سلف لک من خیر قالہ بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی ف حکیم بن
حزام سے روایت ہی کہ میںنے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یارسول اللہ سالت کفر میں
جو میںنے نیکیاں کی ہیں جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجھکو ملے
گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا

۴۱۹ ق البراء بن عازب اشبہت خلقی وخلقی قالہ بخاری اور مسلم میں براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے
یہ حضرت نے جعفر ابن ابی طالب سے فرمایا ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی
حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھہ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے

۴۹۰ ق ابوھریرۃ اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد
غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا
حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اوس
مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں ف جنگ اُحد میں کافروں نے تمہارے حضرت
کا دانت شہید ہوا اور چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور اونٹھہ پر زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے حضرت
کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی میں حضرت نے اُبی بن خلف
کو برچھے سے زخمی کیا جانیکہ وہ ملعون مکے میں جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا

۴۹ ق ابوھریرۃ اشتری رجل من رجل عقارا لہ فوجد الرجل الذی اشتری العقار
فی عقارہ جرۃ فیہا ذھب فقال لہ الذی اشتری العقار خذ ذھبک منی انما اشتریت
منک الارض ولم ابتع منک الذھب فقال الذی اشتری الارض انما بعتک الارض

وما فیھا

وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ
وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِكُمَا
مِنْهُ وَتَصَدَّقَا متفق علیہ بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے
دوسرے مرد کی زمین سو زمین بیچ کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جس مین
سونا تھا تو بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے لینے
تو بیچنے والے نے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول
لینے والے سے کہا کہ مینے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا مینے وہ
تیرا حق ہی میرا حق نہین سو دونے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس
تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے
ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہی تو اوسنے کہا تم دونون اوس لڑکی کا لڑکے
کے ساتھ نکاح کر دو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو ف
اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانتداری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اوسکو خوش نیت دیکھا
تو اون مین رشتہ داری مناسب جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا
ف ابن عباس اصبت بعضا واخطأت بعضا قالہ لابی بکر رضی اللہ عنہ ۴۹۲
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک
تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ف ایک
شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور
شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے
آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی
گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب

کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قران ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونکلون مین سلتے ہین سو قران خوان ہین کسیکو بہت قران یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجھکو اوسکے سبب سے اپنی طرف چڑہا لیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسپر چڑہ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑہ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑہنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑجاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑہ جاویگا حضرت اب فرمائی کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین غلط جو کتاب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنے علمانے کہا کہ ہرچند تعبیر سب ٹھیک تہی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور یعنے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قران کی خوب ہوئی لیکن گہی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۴۹۳ ثم ابوھریرۃ اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان لیھود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فھدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذلک ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعہ سے اوسکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہود یون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاری کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعہ کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبہ پر اور اسیطرح وے لوگ ہمارے پیچھے ہوئے تو ہون گے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے

اور دیکھ

اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت تھہرے لیکن یہود اور نصاریٰ
کے فہم میں یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ حق تعالیٰ نے اسی دن پیدائش
فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اون کے گمان
میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن
اون کے دن پر دنیا میں مقدم ہی اسیطرح قیامت میں امت محمدی اون پر مقدم ہوگی کہ اول ہی
امت حساب کتاب سے فراغت پاوے گی جابر کے طابق نقلی کی اکمل مابین امت محمدی کی صفت وجود کہ کچھ امت کا کامل جاوے گی اکثر کچھ نہ کچھ کمی رہ جاوے گی

ق جابرؓ ۴۹۴ انسؓ اھتز عرش الرحمٰن لموت سعد بن معاذ بخاری اور مسلم میں جابر سے
اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کے
کی موت سے ق سعد بن معاذ رئیس تھے اوس سردار لشکر جنگ احد میں شہید ہوئے اون کی
فضیلت میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے
کہ کاملین کی روحیں موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہیں

ق انسؓ ۴۹۵ بارک اللہ فی لیلتکما دعا بہ لابی طلحۃ وام سلیم بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دیوے تم دونوں کی رات میں یہ دعا حضرت نے
ابوطلحہ اور ام سلیم کے حق میں کی ق ام سلیم ابوطلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابوطلحہ کا لڑکا
مر گیا تھا ابوطلحہ گھر میں نہ تھے جب ابوطلحہ گھر میں آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابوطلحہ
کے آگے کھانا رکھا اونہوں نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے
کہا اے ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر دیوے تو لوگ اگر اپنی چیز
طلب کریں تو دیوین یا نہ دیوین ابوطلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم
نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا صبر کرو تا کہ ثواب پاؤ ابوطلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے
اون کے حق میں یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دیوے بعضی روایت میں آیا ہی کہ اوسی رات ام سلیم
کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبداللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور اپنے سے غم میں خاوند

کی آرام رسانی پسند آئی

۴۱۶ ق ابوھریرۃ تحاجت وتروی احتجت النار والجنۃ فقالت ھذہ یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت ھذہ یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال اللہ لھذہ انت عذابی اعذب بک من اشاء وقال لھذہ انت رحمتی ارحم بک من اشاء ولکل واحدۃ منکما ملؤھا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپسمین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھہ مین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھہ مین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونونمین ہر ایک کو واسطے بھرنی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا نے دونون کو وہی سزا دیونگا اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا ایکو مطیع اور نابکار دونکو وہی ثواب اور جزا دیونگا حق تعالی نے فیصلہ کردیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی

۴۹۷ م ابن مسعود تربت یداک اشھد انی رسول اللہ قالہ لابن صیاد مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھہ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہوچکا کہ ابن صیاد مدینہ مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھہ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تمکو عرب سے کہ رسول ہو

۴۱۸ خ ابوھریرۃ تعس عبد الدینار وعبد الدرھم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی

الحراسہ

الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة وان استاذن لم يؤذن له و
ان شفع لم يشفع بخارمین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا آتش
کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کملی دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجئے تو راضی رہی اور
اگر نہ دیجئے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اولٹا ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی
ہو جیو اوس بندیکو جو اپنے گھوڑے کی باگ پہ راہ خدا مین تھا ہتھی ہی اوسکے سر کے بال بکھرے
اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھئے تو چوکیداری مین رہی
اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجئے تو وہین رہی اگر وہ سردار پاس آنے
کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو ف
اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندہ
دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوسے دینداری اور خدا کی بندگی
نہین ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ
نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کملی دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے
اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ
گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو بہت پسند ہے

خ ابو هريرة تكفل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه من بيته الا الجهاد في سبيله ۴۹۹
وتصديق كلماته ان يدخله الجنة او يرده الى مسكنه بما نال من اجر او غنيمة بخاری
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ
مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور ایمان اور اخلاص
کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کرے گا یا اوسکو اوسکے
وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاوے گا ف یعنے خالص نیت والے غازی کا خدا
ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے

گھر مین آیا دونو صورت مین اوسکا بہلانا ہے

ق ابو ہریرۃ جاء ملک الموت الی موسیٰ فقال لہ اجب ربک فلطم موسیٰ عین
ملک الموت ففقأھا فرجع الملک الی اللہ فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید
الموت وقد فقأ عینی فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ
ترید فان کنت ترید الحیوۃ فضع یدک علی متن ثور فما وارت یدک من شعرۃ
فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم الموت قال فالان من قریب رب ادنی
من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ
لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان لیجئے
موت قبول کر تو موسی نے ملک الموت کی آنکہہ پر طماچہ مارا تو اوس آنکہہ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی
طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الہی تو نے مجھکو اپنے ایسے بندے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا
اور اوسنے تو میری آنکہہ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکہہ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے
پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتہہ بیل کی پیٹہہ پر رکہہ سو جسقدر تیرا
ہاتہہ بالون کو ڈہک لیگا تو جی بال ہون گے اوسسے برس تو زندہ رہیگا موسی نے کہا پھر کیا ہوگا
فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسی نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اے میرے رب
مجھکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنے بیت المقدس سے پتہر پھینک مارنے کی مسافت کے
برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکہلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ سے
کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ
کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکہہ پھوڑنا آدمے سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الہی کی
آیا تھا موسی نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسی کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی
اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہین لوس

جمہور کے

صورت سے آنکھ کا صدمہ سے بے ہوشنا کچھ عجب نہین اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی بیٔ روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا ایسے فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھہ پڑگیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسرے

بلد زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے قبول کیا

ف ابو ھریرۃ جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین ۵۰۱
وانزل فی الارض جزءا واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ
حافرھا عن ولدھا خشیۃ ان تصیبہ (بخاری و مسلم) ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سوا اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ مین
مین اوتارا سو اوسے ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپسمین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے
پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ
کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الہی بندون پر بیحساب
ہی اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون
کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بے حد رحمت ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا پرتو ہے

ابو ھریرۃ جف القلم بما انت لاق وتمامہ فاختص علی ذلک او ذر (بخاری) ۵۰۲
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور
اس حدیث کی تمامی یہ ہی سو حضرتؐ نے اس بات پر مانو چھوڑ دیے خفی ہونے کو ف ابو ہریرہؓ نے
کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے
بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر اوسکو لکھہ چکا ہے تیرا

خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھہ پیر نہین چلتی

ص ابو قتادۃ حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ قال لہ ستر لیلۃ التعریس حین دعمہ ۵۰۳

ثالثہ مسلم مین ابوقتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابوقتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابوقتادہ نے نیزے پر حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرت نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابوقتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے نیزے پر حضرت چونکے معلوم ہوا کہ ابوقتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرت نے اونکے حق مین دعا کی

ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جاسو ان فرشتون کو سلام کر یہ سن کہ تجھکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہوجاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہوجاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک جھوٹے کے بندگی یا مجرا یا اداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین مخالف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی

خاندان

خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین

۵۰۵ صر ابو ہریرۃ خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق فی آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا بیخ اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبہ کے دن اور زمین پر جانور پہلا پنجشنبہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلے پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر سے رات تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہوتے ہین پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعہ کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ہے

۵۰۶ صر العباس بن عبد المطلب ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہی رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہوجاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین

۵۰۷ ش اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری عن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح عن انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے سو ہم نے گرمی کا سخت موسم غنیمت جانکر جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جدسکا ثواب آج حضرت نے روزہ والون کو دیا

۵۰۸ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم عن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مینے جھوٹھا جانا ف یعنے واقعی ایمان دار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے بڑے معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کہاکر چوری سے انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام نے سمجھے ہون گے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیوگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرضکہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسیطرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو بھی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے

۵۰۹ ص اَبُوْهُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم عن ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف

یعنے وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے

ح ابوبکرۃ زادک اللہ حرصا ولا تعد قالہ لہ بخاری عن ابوبکرۃ رض ۵۱۰

کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکر یہ حضرت نے ابوبکرہ سے فرمایا

ف حضرت رکوع مین تھے ابوبکرۃ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نہ جاتا رہی جلدی سے
صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ
صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب امام اعظم اور امام شافعی
اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی
تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے

ثم ابوھریرۃ سمعتہ بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم ۵۱۱
یارسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحٰق فاذا جاؤھا
نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسھم قالوا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط
احد جانبیھا الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط
جانبھا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لھم فیدخلوھا
فیغنمون فبینما ھم یقتسمون المغانم اذ جاءھم الصریخ فقال ان الدجال قد
خرج فیترکون کل شیء ویرجعون مسلم عن ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تھے
سنا ہی ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ
یعنے سنا ہی یعنے قسطنطنیہ ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ لڑین گے
اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس اوترین گے تو اترین گے
سو ہتیار سے نہ لڑین گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اوسکی ایکطرف

جو دریا مین ہی گر پڑے گے پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اوسکے دوسری طرف گر پڑے گے پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو ہر طرف سے کہل جاویگا سو اوس شہر مین گھس پڑین گے تو لوٹین گے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہی ہون گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجّال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیون گے اور دجال کی طرف پلٹ کہڑے ہون گے ف اس حدیث مین قسطنطنیہ کی فتح کی خبر دی کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلے گا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمہ کی برکت سے ہوگی

۵۱۲ ف عَلَیَّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا قَالَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو بازر کہا بیچ والی نماز سے یعنے عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گہرون کو آگ سے بھر دے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دہوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جسکے محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑتی ہی

۵۱۳ خ اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ زَوْجَتِہٖ وَوَلَدِہٖ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَلَیْھِمْ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مین چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند

محتاج ہو تو فاقہ ہی کو ترجیح دینا افضل ہے

ف ابو سعید صدق اللہ وکذب بطن اخیک بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ۵۱۴
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی ف ایک
شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلاؤ
اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا
اسیطرح تین بار فرمایا چوتھے بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آنے لگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھے بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھے بار پیٹ بند ہو گیا
یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنے خدا نے جو قرآن میں خبر دی ہی کہ شہد میں صحت اور شفا ہی سو سچ
ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد
کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ
بند ہو گیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا

ف عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا يَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ ۵۱۵
مِنْ عَجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں عورتوں نے سچ کہا کہ
مقبر مُردوں پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہیں یہود مدینے والوں کی دو عورتیں مراد
ہیں جو حضرت عائشہ کے پاس آئیں سو اونہوں نے کہا کہ قبر والوں کو اون کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے

ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو عورتیں آئیں اونہوں نے
مجھکو عذاب قبر کی خبر دی میںنے اوسکی بات نہ مانی جب وے چلی گئیں تب میںنے یہ حال حضرت سے
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمیں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہوں
ع ابو ہریرۃ عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ۵۱۶
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اون لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں

ف یعنے اکثر کافر بندی ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت میں داخل ہوں گے
اور بعضے کہتے ہیں کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا

۵۱۷ ف اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَيُرْوٰى قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِنْ
بَنِي التَّيْمِيْتِ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى
قُتِلَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور
دوسری روایت یوں ہے کہ اسنے بہوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق
میں فرمایا جو بنی تیمیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا ئے خدا ئے کوئی
لائق عبادت کے نہیں پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا ف بنی تیمیت انصاری
کی ایک قوم ہے اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ میں اول کافروں سے لڑوں
پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر
لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ
نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب
عبادتوں پر مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں

۵۱۸ خ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے لئے
جھل کی تمہاری ماں نے ف حضرت اپنے کسی بی بی کے گھر میں تھے دوسری بی بی نے
ایک پیالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس
کھانے کو پیالے میں سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے
عوض میں دوسرا پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں حضرت تھے
اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتوں میں پیدا ایسی چیز ہے خصوصاً سوتنوں میں
شرع میں اسپر پکڑ نہیں اسواسطے حضرت نے بھی اون پر کچھ غصہ نکیا

۵۱۹ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ

امرأۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا احد قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفھا
ولا احد قد اشتری غنما او خلفات وینتظر ولادھا فغزا فدنا من القریۃ
حین صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللھم
احبسھا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ علیہ فقال لقومہ احمعوا ما غنموا فاقبلت النار
لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ
فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی قبیلتک فبایعتہ فلصقت ید
بید رجلین او ثلثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا الیہ مثل راس بقرۃ من
ذھب فوضعوہ فی المال وھو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ فلم تحل الغنائم لاحد
من قبلنا ذلک بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبھا لنا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ
رواۃ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے
کہا کہ میرے ساتھہ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے
اور ہنوز اوسنے صحبت نہیں کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھہ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز
اوسکی چھت نہ بلندی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھہ چلے جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول
لیں ہوں اور وہ اون کے بچے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب
عصر کے اوس گانوں میں پہنچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہی اور میں بھی حکم بردار
ہوں الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھہ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہانتک کہ اللہ نے
فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال
کو جلا دے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہی تو چاہیئے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگوں نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھہ پیغمبر کے ہاتھہ سے
پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری ہی تو چاہیئے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے
بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھہ دو مردوں کے ہاتھہ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری

ہی تمنے چوراہا ہی سو اونہون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا
اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ
تھی اور تمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے
پاک اور حلال کر دیا ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے
ملک مین آرہے شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے
فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور نازہ مکان بنانے
والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھہ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا
تو ان سے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال سے تعلق لوگون سے خوب
ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی
نشانی تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہوگیا

۵۱ ص جابرؓ قَالَ اللّٰہُمَّ الْیَھُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونہون نے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا

۵۱ ح اِبْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَمَا وَاللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّھُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِھَا قَطُّ بخاری
مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر جو ابراہیم
خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیرون سے فال نہین لی ف
مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال
لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھہ مین آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے
اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسیطرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ
حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ کی دو تصویرین ہین اور اون کے ہاتھہ مین بھی فال کے تیر ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے

مستحب کن

سنتے لیکن پھر بھی سینے لوگ اسنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسیطرح اس امت کے جاہل لوگ
علی مرتضیٰؓ کی تصویر بدون ڈاڑھی کے بناتے ہین اور امام قاسمؒ کی ساچق اور غوث الاعظم کی ہندی
نکالتے ہین حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہی ہے بزرگ ان خرافاتون سے پاک تھے

ق ابوھریرۃ قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا ۵۲۲
فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ
لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق
علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی
ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ
وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلھا
تستعف بھا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف
بھا عن سرقتہ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے
کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ
مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا
الہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو
مالدار کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الہی
تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھہ مین
رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الہی تیرا شکر ہی
حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اوس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول
ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے
باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے
دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے کسی کو کچھ دیا اور اس کی نیت نہ ہو تو وہ اس کے کام آجاتا ہے

کا ثواب کسیطرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیئے

ق ۵۲۳ اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ حَسَنَۃً قَطُّ لِاَھْلِہٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ ثُمَّ اَذْرُوْا نِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی راکھ خشکی مین پھیر یو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو ایسا اوسپر ایسی مار مارینگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اون سے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمین خاک تھی اوسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے

ق ۵۲۴ اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ مِنْھُنَّ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِھِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِہٖ وَیُرْوٰی تِسْعِیْنَ وَیُرْوٰی سَبْعِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنے اون سے صحبت کرونگا کہ اون مین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتون پر گھوما سو اونمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات

پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار نہ ہوتا اور ایک روایت میں ہے عورت کے بدلے لونڈی عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ہے ف جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمانؑ نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ

ق ابوھریرۃ قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ یعنی جنیبا ۵۲۵

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جُنیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اُسکو قتل کیا یہ میرا ہے میرا ہی میں اسکا ف جُنیب ایک صحابی کا نام تھا حضرتؐ نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں پر سات لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہے تب حضرتؐ نے اون کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے کمال مہربانی سے اون کے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اوسکے قبر میں دفن کیا

ق ابوھریرۃ قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی ۵۲۶

اللہ الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اوسنے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کی ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰؑ نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اون میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰؑ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جاکر لیٹے وہاں ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰؑ نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو جو یاد خدا کرتی ہیں کیوں جلوا دیا

خ عمران بن حصین کان اللہ ولم یکن شیء غیرہ وکان عرشہ علی الماء وکتب فی ۵۲۷

الذکر کل شیٔ ثم خلق السموات والارض بخاری عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین بنی تمیم کے لوگ آئے سو اونہون نے کہا کہ یا حضرت ہم مین کو بوجھنے آئے ہین اور ہم یہ بات بوجھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسینے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ بھوٹ گیا مین اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہوگئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے

ق ابوھریرۃ کانت امرأتان معھما ابناھما جاء الذئب فذھب بابن احدٰھما فقالت لصاحبتھا انما ذھب بابنک وقالت الاخرٰی انما ذھب بابنک فتحاکما الی داؤد فقضی بہ للکبرٰی فخرجتا علی سلیمان بن داؤد فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینھما فقالت الصغرٰی لا تفعل رحمک اللہ ھو ابنھا فقضی بہ للصغرٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اون کے ساتھ اون کے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو یہ دونون داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اونہون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو یہ دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اون سے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجھکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو جھوٹی عورت

کہا حد الجھہ پر رحم کرے یہ نہ کر لڑکا اوس بڑی عورت کا ہی یعنے اب مین دعوی نہین کرتی دوسری
کو دیجئے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسیکا تھا اور اگر
بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسیکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون
تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے

۵۲۹ مر ابو سعید کانت امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین طویلتین
فاتخذت رجلین من خشب وخاتما من ذهب مطبقا ثم حشته مسکا وهو
اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوها فقالت بیدها هکذا ونفض شعبة
یدہ مسلم مین ابو سعید رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک چھوٹی عورت
تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھہ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنی اور سونے
کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے
درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھہ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے
ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھہ جھاڑا یعنے اوس عورت کے اشارہ کرنے
کی مثال دی ف عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے
لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھہ حقیقت نہین

۵۳۰ ع ابو هریرۃ کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی وانه
لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعة الاول فالاول
اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم بخاری مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا
دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے

گے تو بہت ہون گے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو
اوّل حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اون سے پوچھنے والا ہی اون کی
رعیت کے حال سے ف یعنے انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہوسکتی اگلی امتون مین
تو پیمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اون کی اطاعت سب
مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حقمن قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا

۵۳۱ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ یَغْتَسِلُوْنَ عُرَاۃً یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی سَوْءَۃِ بَعْضٍ
وَکَانَ مُوْسٰی یَغْتَسِلُ وَحْدَہٗ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ لَا یَمْنَعُ مُوْسٰی اَنْ یَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّہٗ اٰدَرُ
قَالَ فَذَھَبَ مَرَّۃً یَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ
بِاَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ اِلٰی سَوْاٰۃِ مُوْسٰی فَقَالُوْا وَاللّٰہِ
مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰی نَظَرَ اِلَیْہِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک
دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ
اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو بادخایے کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے
تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھکے تو لے بہا گیا پتھر اون کے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے پیچھے
دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے اے چھوڑا اے پتھر میرے کپڑے چھوڑا اے پتھر یہان تک کہ
بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسی کو تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر
پتھر کھڑا ہوگیا یہان تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کرچکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا
پھر پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا
اوسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے

۵۳۲ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کَانَ جُرَیْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَۃً وَکَانَ فِیْھَا فَاَتَتْہُ اُمُّہٗ وَھُوَ
یُصَلِّیْ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا

كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّي وَصَلٰوتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّي وَصَلٰوتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهِ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ فَقَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاؤُا بِهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتٰى بِالصَّبِيِّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلَانُ الرَّاعِيْ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ اِرْتِضَاعَهُ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ اُمُّهُ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک
عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماآئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی مانے
پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میرے ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی
نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ما پھر اوسکے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اوسنے
پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا اے رب میرے ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی
مین متوجہ رہا تو اوسکی ما پھر آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے جریج
تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا
تو اوسکی مانے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مُنہہ کو نہ دیکھہ لیوے
سو بنی اسرائل جریج کے اور اوسکی عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی
خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمہاری
خاطر سے کرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھہ التفات نکیا
تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانہ پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو
اپنی ذات پر قادر کیا سو اوس نے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو جب وہ جنی
تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادت خانے سے
اُتارا اور اوسکا عبادت خانہ ڈہا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمہارا یعنے
کیون مجھے مارتے ہو سو اونہون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا
جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو دیے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑو تاکہ
مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین
ٹہوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت
نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چوبنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ
سونے سے بنا دین گے جریج نے کہا کہ نہین اوسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو

اونہون نے

وہنون نے بنایا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودہ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر
شہری پوشاک والا سو اوسکی مانے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کردیجیو تو لڑکے نے
جہاتی چھوڑدی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نکیجیو پھر اپنی
ماکی جہاتی پر جھکا سو دودہ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تھے اسطرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مہنہ مین ڈال کے
چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے
حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی ابھا وکیل ہی تو اوس
لڑکے کی مانے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودہ پینا چھوڑا
اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماں اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو
اوسکی سرمونڈی مانے کہا کہ ابھی صورت کا ایک مرد نکلا سو بیٹے نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کردے
سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے
تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو بیٹے نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے
کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو بیٹے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ویسا نکرنا اور
البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حالانکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے
چوری کی اور حالانکہ اوسنے چوری نہین کی تو اسواسطے بیٹے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کرنا ف
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین
بولا ایک عیسی بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا
ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ
قَالَ مُنْصُوْرٌ فَهُوَ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے سوار وغین بہر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی
قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف ذِيْ قَرَدٍ ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابوقتادہ اور سلمۃ اللہ

صحابی ہین حضرت سے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۵۳۴ ف ابُوهُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوس سے درگذر کرنا یعنے سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنے بعد موت کے اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

ابُوهُرَيْرَةَ كَانَ تَمْرٌ يَتَّجِرُ بخاری مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زگر یا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنے اہل وعیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۵۳۵ ف عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلْدَةٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ شَهِيدٍ قَالَهُ لِعَائِشَةَ حِينَ سَأَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُونِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا جلد مجھ بدون تقدیر الہی کے اوسکو نہ پہنچے گا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے فرمائی جب کہ اونہون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنے اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین

وبا پڑے وہاں جسکے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور نہ شہر والوں کو اوس شہر میں جانا چاہیے

ق ۵۳۶ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں جُندُب بن عبداللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت میں ایک مرد تہا اوسکے ایک زخم تہا سو وہ نہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اوسپر بہشت حرام کی

ق ۵۳۷ اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ قِيْسُوْا فَاَوْجَدُوْهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تہا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگوں سے پوچھا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنے لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے

ہاں گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوس نے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم مرد دانا بتلایا لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہوسکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہوسکتا ہی یعنے توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا تو وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اون کے ساتھہ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدہی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسکے رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے اپنا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام ہی نہین کیا تو اون کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسکے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جہان کا اوسنے ارادہ کیا تہا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی سے کہل توبہ کی زمین کی طرف ہمکا یعنے مرتے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تہا چھاتی سے ہمک اوسو ہر قریب ہو گیا انتہی اس حدیث سے کئی عمدہ فایدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ یہ یاد دون کی صحبت پھر اوسکو ملا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتونکو علم غیب نہین اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے جو سہتے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچویں یہ کہ رحمت الہی کی کچھہ حد نہین ایک بندے نے خالص دل سے توبہ کی اور ہر دریاو رحمت اور مغفرت جوش مین ایا

مر صهيب كان ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد
كبرت فابعث الي غلاما اعلمه السحر فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا
سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب
وقعد اليه واذا اتى الساحر ضربه فشكى ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت الساحر
فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك اذ
اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب
افضل فاخذ حجرا وقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر
فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب
فاخبره فقال له الراهب اي بني انت اليوم افضل مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك
ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي
الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا
لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان امنت بالله
دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس
فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال
ربي وربك الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال
له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاكمه والابرص وتفعل وتفعل
قال فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب
فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار
في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالجليس فقيل ارجع
عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا
فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه

فذهبوا به فصعد وابه الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فرفعه
الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن
دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفت بهم
السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال
كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما امرك به قال وما هو قال
تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي
ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك
ان فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ
سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام
ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه في موضع السهم
فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب
الغلام فاتي الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك
قد امن الناس فامر بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم النيران
وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه فيها او قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت
امراة ومعها صبي فتقاعست ان تقع فيها فقال له الغلام يا امه
اصبري فانك على الحق سلم مسلم رواية صهيب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ
اور اوسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو
میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ
کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمدورفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر

پاس جانا تو درویش کی طرف ہو کر نکلنا اور اوسکے پاس بیٹھنا پھر جب جادوگر باہر جاتا تو جادوگر اوسکو
مارنا سو لڑکے نے جادوگر کے مارے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف
کہاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے
تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد آور جانور
پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے
نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھر اوسکو مارا سو
اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش
نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ جہان تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلا ئیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے
ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے
وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا
کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجھکو چنگا کر دیگا
سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور
اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس نے بادشاہ سے کہا کہ کسنے تیری آنکھیں روشن کر دی
مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا کیا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا
میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا جو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ لڑکے
لڑکے کو بلایا سو وہ لڑکا لایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا میرے جادو کو تو پہنچا
کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اوس
لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ

فصہ درویش و طفل و ملک و ساحر

اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بلوایا سو وہ درویش پہنچا اور اوس سے کہا گیا کہ پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیرنا لایہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پہر بادشاہ کا صاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پہر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیرنا لایہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پہر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ پر چڑہاؤ پہر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پہر جاوے تو پہر ہے اور نہین تو اوسکو ڈکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑہایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالہ کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑہاؤ اور اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندہی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیونکا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھکو نہ مار سکیگا یہان کہ تو وہ کام کرے جو مین تجھکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کہنے پر مجھکو سولی دے پہر میرے ترکش سے ایک تیر لے پہر تیر کو کمان کے اندر رکھہ پہر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پہر مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کرے گا تو مجھکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگونکو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کہنے پر سولی دیا پہر اوسنے اوسکے ترکش سے تیر لیا پہر تیر کو کمان کے

اندر رکھا

اوسپر کہا پھر کیا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو
اوسکی کنپٹی پر تیر لگا یا سو لڑکے نے اپنا ہاتھہ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے
کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر جو اب مین بادشاہ سے کسینے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا
کی قسم مقرر تجھہ پر تیرا پرہیز اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے
کا یعنون سے نا کون پر حکم دیا سو خندق کھود دے گئے اور اوسمین سے اللہ کے خوب آگ بھڑکا ئی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے
کہ انھین گرد سو لوگون سے دیسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھہ اوسکا ایک
لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے
ماں تو صبر کر اسو اسطے کہ تو حق دین پر ہے ف اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل اور
صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورہ والسماء ذات
البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا

مر معاویۃ بن الحکم السلمی کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک

مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بنا تے تھے
سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑے سو وہی ٹھیک ہے ف معاویہ بن حکم سے روایت ہے
کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آپ اون کے
پاس مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھہ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کچھہ کام کرنا
منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین
تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما اس حدیث سے کہا ہی کہ اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے موافق اوروں کو

(ریکل علم ۱۲ ۱۲ عالمگیر)

سے ہوا محال ہے یعنے ماداں اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اسوسے کہ اوس پیمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہوسکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آئندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں

۵۴۰ مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَكَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا ف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان سے مقدم ہے

۵۴۱ مر جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَهٗ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرنا آیا سو اوسنے کہا کہ یارسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ میں جاویگا ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ میں موجود تھے اون پر دوزخ حرام ہے وے مقرر بہشتی ہیں جنگ بدر میں تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو تھے

۵۴۲ خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ

الکعبۃ فاخبر ابو سفیان بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما وقع سہم ملا وھو
من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمیں خدا کعبے کی تعظیم کروا دیگا
اور اس دن میں کعبہ پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا
کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبہ میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث
مرسل ہی یعنے تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی حضرت عائشہ سے
ہی وہے حضرت سے روایت کرنیمیں ہیں ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہی کہ جب حضرت نے
فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی
خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ
کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہونا کہ وہ مسلمانوں کی فوج کو دیکھے
تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجھکو ان لوگوں سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا
آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں اون کے سردار
اور علمدار سعد بن عبادہ ہیں سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے
آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے
حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہیں سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابوسفیان نے وہ
قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تو مسلم لوگوں کو دلاسا دیا

ف سلمۃ بن الاکوع کذب من قال ان لہ لاجرین وجمع بین اصبعیہ انہ
لجاھد مجاھد قل عربی مشی بھا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ وقد اصاب رکبتہ
ذباب سیفہ فمات منہ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہیں اور حضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ملا

مقرر وہ غازی تھا اور سخت کش عرب کا آدمی کمزور سے کے برابر لڑائی مین چلا پھرا حضرت سے نے بیحد شت
عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی سے کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پیلہ اون کے زانو پر لگ گیا تھا
سو وے اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری
سو اوس تلوار کا پیلہ اونہین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وے مر گئے بعضے لوگون نے
کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا
تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنے ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اوس سے
آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین

۵۴۴ م ابو ہریرۃ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وروایۃ القضاعی اثما مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرکو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے
اور قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے
ف یعنے اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا
تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ہڑا یعنے دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات
کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے

۵۴۵ ف ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران
واسیۃ امرأۃ فرعون بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے
بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوائے
کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنے اگلی امت مین یہی دو عورتین باکمال ہوئین اسواسطے
کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے

۵۴۶ م ابو ہریرۃ منعت العراق درهمها وقفیزها ومنعت الشام مدیها ودینارها
ومنعت مصر اردبها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم

وَعَنْ ثَمَّ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ ثُمَّ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مُدّ اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے کہ آئے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے کہ آئے تھے پھر ابوہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنے اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مُدّ سے پیمانے کا نام ہے جسمیں ناج کو ناپتے ہیں اور اردب چوبیس صاع کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے و فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا

مِ اَنَسٍ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ يَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ مَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَتْ بَعْدَكَ

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنے اے محمد ہم نے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بیدین نام و نشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہمنے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھ سے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذرے گی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا اے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنے مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبر نے اون کو مارا ویسے لوگ حوض کوثر سے دور ہیں

ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ

تین رات مجھکو میرے پاس وشنہ سے آنا اختیار نہیں کرتے مین سوچون کہتا تھا کہ یہ بڑی صورت ہے
سے تیرا چہرا کہولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف
سے ہی تو خدا یون ہی کریگا یعنے تو میرے نکاح مین آویگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر
یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنے اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے
کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا

عن ابوھریرۃ ارئیت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اھلی فنسیتھا ویروی فنسیتھا
فالتمسوھا فی العشر الاواخر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر
مجھکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلیت نے مجھکو جگا دیا تو مین اوسکو بھول گیا اور دوسری
روایت یون ہے کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ف یعنے جاق راتون

ف جابر اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب
مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ
فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث
الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجھکو فتح نصیب ہوئی دشمن سے مہینہ بھر
کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنے ہر جگہ نماز
اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور جس
چیز سے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ تھی اور مجھکو شفاعت کا رتبہ عنایت
ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا ف یعنے ان پانچ چیزون
سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کہاتا تھا اور
نصارے کو سوائے عبادت خانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی
کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین تمام پیغمبر

کے سوائے کوئی پیغمبر شفاعت نہ کرسکیگا اور سات اقلیم کی نبوت کا کریکر حاصل نہیں ہوا

ف ابن عباس امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر ماتھے پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو سمیٹوں ف نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے

ف امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہیں جو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق ف یعنے جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ نفی کا بولا اور اوسکا حساب خدا کے ذمے ہے پر ہے

ف ابو ہریرۃ امرت بقریۃ تاکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو اوس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا دے گی یعنے فتح اسلام ہوگی سب شہر رہنے کے تابع ہوں گے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینہ کا نام اول یثرب تھا حضرت کے ہم ہجرت کر آئے

ف انس وسھل بن سعد الساعدی بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنی اصبعہ السبابۃ والوسطی بخاری اور مسلم میں انس اور سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

ہیں اور قیامت متصل ہوا جیسے کہ دونوں حضرت نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنی جیسے کلمہ
کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک
حضرت کا دین قائم رہے گا تو حضرت ہیں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ہوگا ۱۲

ق ابوہریرۃ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ ۵۴۸
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں
سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے
ہوا جنسے ہوا ف یعنے حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے
باپ دادے شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے

م جابر بعثت ھذہ الریح لموت منافق مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ۵۵۹
چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت سفر سے
تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے
تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی

ق ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ ۵۶۰
وصیام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج
ھکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویروی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے خدا کو ایک
جانتے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج ہر سو ایک مرد نے
عبداللہ بن عمر رضی سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے
اور حج یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہے یعنے اول رمضان بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے
کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ

اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْقَضَاءِ

حقّت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور توپی گئی

بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ق یعنے بہشت بدون

عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت اور قوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور

معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی

ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا ق شراب کی خرید و فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى لِسَانِيْ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ق یعنے علماء کے

نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اونکی دلیل ہی

م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرِ الْاَنْصَارِيُّ جُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ

مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ

الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم میں ابومسعود رضی سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ

لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں کو حکم کرتا تھا کہ محتاج سے درگذر مانگے

ہیں سخی بندوں کو خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکے نسبت زیادہ کریم اور احسان کرنے والے ہیں سو اے فرشتو اوسکو درگذر

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ

تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنے سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو

کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ق قرآن سے

مراد زبور سے ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجودیکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے

م عائشۃ خلقت الملائکۃ من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق آدم مما وصف ۶۶۵

لکم مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لپٹ سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تم سے قرآن میں بیان ہوا یعنے مٹی سے

ح انس رفعت الی السدرۃ فاذا اربعۃ انھار نھران ظاھران ونھران باطنان فاما ۷۶۵

الظاھران فالنیل والفرات واما الباطنان فنھران فی الجنۃ واتیت بثلثۃ اقداح قدح فیہ لبن وقدح فیہ عسل وقدح فیہ خمر فاخذت الذی فیہ اللبن فقیل لی اصبت الفطرۃ بخاری

مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لیگیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامہنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودہ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مین نے دودہ کا پیالہ لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تو نے فطرت الہٰی پائی

ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہوچکا

م ابوھریرۃ عذبت امرأۃ فی ھرۃ ربطتھا لم تطعمھا ولم تسقھا ولم ترکھا تاکل ۸۶۵

من خشاش الارض مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت کو بلی کے سبب سے مین اوسنے بلی کو باندہ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی

م ابوذر عرضت علی اعمال امتی حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی ۹۱۶

یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالھا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن

مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامہنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کہنکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دابی جاوے

راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر

ابن عباس عرضت علیّ الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر
والنبی یمر معہ العشرۃ والنبی یمر معہ الخمسۃ والنبی یمر وحدہ فنظرت فاذا سواد کثیر فقلت
یا جبرئیل ھؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال ھؤلاء امتک
وھؤلاء سبعون الفا قدامھم لا حساب علیھم ولا عذاب قلت ولم قال کانوا
لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون الحدیث متفق علیہ
والسیاق للبخاری بخاری اور مسلم ابن عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ میرے سامنے کی گئیں
اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ
لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ
آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے کہا اے جبرئیل یہ
لوگ میری امت ہیں جبرئیل نے کہا نہیں ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو میں نے دیکھا تو بڑا جتھا
ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں نہ اون پر حساب ہے
اور نہ عذاب میں نے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری میں بدن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک
کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری
اور مسلم دونوں میں ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی [illegible] جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے
ہوں گے وہ بھی قیامت میں اوسکے ساتھ ہوں گے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے
ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہیں اسواسطے
کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب
کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نہ رہی تو اوس وقت میں داغنا بھی درست ہے

صحاح میں عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوءۃ ورایت
عیسی بن مریم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا عروۃ بن مسعود ورایت
ابراھیم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبرئیل

علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا دحیۃ بن خلیفۃ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبر موسیٰ تو وہ بلا شبہ مرد جسیے قوم شنوءۃ سے مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ مشابہ تمہارا صاحب ہی یعنے خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہے

۵۷۰ مر ابو ھریرۃ فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی المغانم وجعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت علی الخلق کافۃ وختم بی النبیون مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر چھہ چیزون کے سبب سے مجھکو جوامع الکلم عطا ہوئے اور مجھکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مجھ پر پیغمبرون کا ختم ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تھوڑی لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھہ حد نہین جتنا غور کیجئے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھہ چیز کو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز سوا اسکا سبب یہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی

۵۷۱ ق ابو ھریرۃ فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری ما فعلنہ وانی لا اراھا الا الفار اذا وضع لھا البان الابل لم تشرب واذا وضع لھا البان الشاء شربت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرایل کا ایک گروہ مسخ ہوگیا نہین معلوم کون صورت ہوگئی اور مقرر سوائے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودہ رکھئے تو نہ پیئے اور جب اوسکے آگے بکریون کا دودہ رکھئے تو پیجاوے ف یعنے بنی اسرائیل اونٹ

کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قوم نے کہا فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے
کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا

۵۷۲ ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ فَبَدَّلُوْا
فَدَخَلُوا الْبَابَ یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ وَقَالُوْا حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرایل کو حکم ہوا کہ پیٹھوں دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو حِطَّۃٌ
ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اونہون نے حکم بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے جو سُرون
کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہی ف بَیْتُ الْمُقَدَّسِ یا اَرِیْحَا کے دروازے مین داخل ہونے
کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ سجدہ ادا کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون
سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے

۵۷۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم
پچھم کی ہوا سے

۵۷۴ م اَنَسٌ وُلِدَ لِیَ اللَّیْلَۃَ غُلَامٌ فَسَمَّیْتُہٗ بِاسْمِ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ۔ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مینے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری
اٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اوسکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اوسکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِی الْحِکَایَۃِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَکَلِّمِ

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہے

۵۷۵ ق اَنَسٌ اَتَیْتُ عَلٰی نَھَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ
قَالَ الْکَوْثَرُ۔ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اوسکے
دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا
کہ یہ حوض کوثر ہی

۵۷۶ مر ابو ہریرۃ اِستاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی واستاذنتہ ان
ازور قبرھا فاذن لی مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ اپنی ماکی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی اور مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت
کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنے مان کی قبر کی زیارت کی تو
حضرت روے اور ساتھ والے روے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت
یاد پڑتی ہی اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت نے اپنی ماکی
مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کو اسنے اختصاص کی امید ہوگی یعنے
ہر چند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص
کہ حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

۵۷۷ ف ابن عباس اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے بہشت
جھانکا تو مینے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتین
دیکھین ف محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت مین
ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بد اعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین ۱۲

۵۷۸ ح انس اکثرت علیکم فی السواک بخاری مین انس رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے کھانے سے مسواک کرنے
کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین بغلد درستی دانت و مسواک کی طاوت ڈالو

۵۷۸ ف جابر جاورت بحراء شھرا فلما قضیت جواری نزلت فاستبطنت بطن الوادی
فنودیت فنظرت امامی وخلفی وعن یمینی وعن شمالی فلم ارا احدا ثم نودیت فنظرت فلم ارا احدا
ثم نودیت فرفعت راسی فاذا ھو علی العرش فی الھواء یعنی جبرئیل فاخذتنی رجفۃ شدیدۃ فاتیت
خدیجۃ فقلت دثرونی فدثرونی فصبوا علی ماء فانزل اللہ یا ایھا المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مینے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب

مین بچ استخاف پورا کرچکا تو مین نے اسکے اندر اترا تو مجھکو کسینے پکارا تو مینے اپنے آگے اور پیچھے دیکھا اور دائین دیکھا تو مینے کسیکو نہ پایا پھر مجھکو کسینے پکارا تو مین دیکھنے لگا سو مینے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسینے پکارا تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ ہے جو رسل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپکپی سی لے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مینے کہا مجھکو اوڑھاؤ اوڑھاؤ تو اونہون نے مجھکو اوڑھایا اور مجھ پر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اتاری اے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے خوف دلا ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورۂ مدثر اتری

۵۷۹ ق اَلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ خَبَاتُ هٰذَا لَكَ خَبَاتُ هٰذَا لَكَ قَالَ لِأَبِيهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوسوقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اوسکو بیچ لیوین

۵۸۰ ص اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مینے جو آہٹ کی سنی مینے پوچھا یہ کون ہے بہشتیون نے کہا کہ یہ غمیصا ہی ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں

۵۸۱ خ سَمُرَةُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وے مجھکو ایک درخت پر چڑھانے لگے پھر مجھکو اونہون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مینے اوس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اون دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی ف یہ حضرت نے خواب مین دیکھا

۵۸۲ خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ

مَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ بخاری عن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ مین جاکر اُتری سو مینے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین والی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین

ح عَائِشَةَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ ۵۸۳

السَّوَائِبَ بخاری عن حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا بعضے کو کچلی ڈالتا تھا اور مینے عمرؓ کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اوسی نے اوّل سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرؓ بن لحی حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا

ص أَنَسٍ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ ۵۸۴

رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ مسلم بن انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عُقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر کھجورین لائے گئے اوس قسم کی جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اس کی تعبیر کی کہ رفعت یعنے ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عُقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے

ف أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ ۵۸۵

السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم بن ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اوسی نے سانڈون کا جھوڑنا اول نکالا تھا

٥٨٦ ف ابو موسیٰ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّی اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرٌ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَہٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَہُ الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں سو میرے اوس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت میں ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ اُحد میں پھر میں نے تلوار کو دوسرے بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنے جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر بے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑجاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسطرح اولیا کے خواب اور کشف اکثر صحیح ہوتا ہی لیکن تعبیر میں بھول چوک ہو جاتی ہے

٥٨٧ خ ابن عمر رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبْطٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگریالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسیٰ تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زُط کی قوم کے مرد ف حضرتؐ نے ان بزرگوں کو معراج میں دیکھا یا خواب میں

٥٨٨ ف جَابِرٌ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا بِالرُّصَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً

فضل

فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم بن جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ ذہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور میں نے جوتے کی چپ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک سامنے محل دیکھا کہ اوسکے صحن میں ایک عورت ہی تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤں تو اوسکو دیکھوں پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پھر آیا بہشت دیکر تو عمر فاروق رضی رو دیے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث میں ام سلیم جگا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق رضی کو بہشت کی بشارت ہے

۵۸۹ صسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَلَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَلَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَلَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجھکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ اون کے آپسمیں لڑائی اور خون ریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجھکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا ہوا ہی اور نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوگئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہے ہمیشہ رہا ہی اور رہے گا

۵۹۰ صرابْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ مسلم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اس
مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ
بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا کہا ابن عمر نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرتؐ کو یہ کہتے
سُنا ف یعنے یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا اوسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے

ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ۵۹۱
اِنْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو تعجب آیا اُن عورتون سے جو میرے پاس تھین سوا اونہون نے
جب تیری آواز سُنی تو پردے مین ہوگئین یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا مفصل
قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرتؐ کے پاس باتین کرتی تھین جب عمر فاروقؓ آئے تو اون سے کہنے
سے چھپ گئین تب حضرتؐ نے یہ مضمون فرمایا

ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ
الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین کھڑا
ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند
عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف
جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتین
تھین ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہون گے حساب کے
واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے

ق عَائِشَةُ کُنْتُ لَکِ کَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَ لَهَا وَخَبَرُ اَبِیْ زَرْعٍ مَا حَکَتْ عَائِشَةُ ۵۹۲
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَقَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَّا یَکْتُمْنَ

مِن اَخبارِ زَوجِهِنَّ شَيئًا قالَتِ الاُولٰى زَوجِي لَحمُ جَملٍ غَثٍّ عَلٰى رَأسِ جَبَلٍ لا سَهلٍ
فَيُرتَقٰى وَلا سَمينٍ فَيُنتَقَلُ قالَتِ الثّانِيَةُ زَوجِي لا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخافُ اَن لا اَذَرَهُ
اِن اَذكُرهُ اَذكُر عَجَرَهُ وَبَجَرَهُ قالَتِ الثّالِثَةُ زَوجِي العُشَّقُ اِن اَنطِق اُطَلَّق وَاِن
اَسكُت اُعَلَّق قالَتِ الرّابِعَةُ زَوجِي كَلَيلِ تِهامَةَ لا حَرٌّ وَلا قَرٌّ وَلا مَخافَةَ وَلا سَآمَةَ
قالَتِ الخامِسَةُ زَوجِي اِن دَخَلَ فَهِدَ وَاِن خَرَجَ اَسِدَ وَلا يَسئَلُ عَمّا عَهِدَ قالَتِ السّادِسَةُ
زَوجِي اِن اَكَلَ لَفَّ وَاِن شَرِبَ اَشَفَّ وَاِن اضطَجَعَ اَلَفَّ وَلا يُولِجُ الكَفَّ لِيَعلَمَ البَثَّ
قالَتِ السّابِعَةُ زَوجِي عَيايا اَو عَيّايا اَو عَيّايا طَبّاقا لِكُلِّ داءٍ لَهُ داءٌ شَجَجتَ اَو فَلَلتَ اَو جَمَعَ
كُلًّا لَكَ قالَتِ الثّامِنَةُ زَوجِي المَسُّ مَسُّ اَرنَبٍ وَالرّيحُ رِيحُ زَرنَبٍ قالَتِ التّاسِعَةُ
زَوجِي رَفيعُ العِمادِ طَويلُ النِّجادِ عَظيمُ الرَّمادِ قَريبُ البَيتِ مِنَ النّادِ قالَتِ العاشِرَةُ
زَوجِي مالِكٌ وَما مالِكٌ خَيرٌ مِن ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثيراتُ المَبارِكِ قَليلاتُ المَسارِحِ
اِذا سَمِعنَ صَوتَ المِزهَرِ اَيقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوالِكُ قالَتِ الحادِيَةُ عَشرَةَ زَوجِي اَبُو زَرعٍ فَما اَبُو زَرعٍ
اَناسَ مِن حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِن شَحمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَت اِلٰى نَفسِي وَوَجَدَنِي فِي
اَهلِ غُنَيمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهلِ صَهيلٍ وَاَطيطٍ وَدائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِندَهُ اَقُولُ فَلا اُقَبَّحُ
وَاَرقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشرَبُ فَاَتَقَمَّحُ وَبُرُدَى اَكمَامُهُ رَدَاحٌ
وَبَيتُهُ فَسطاحٌ اِبنُ اَبِي زَرعٍ فَما اِبنُ اَبِي زَرعٍ مَضجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطبَةٍ وَيُشبِعُهُ ذِراعُ الجَفرَةِ
بِنتُ اَبِي زَرعٍ فَما بِنتُ اَبِي زَرعٍ طَوعُ اَبِيها وَطَوعُ اُمِّها وَمِلءُ كِسائِها وَغَيظُ جارَتِها
جارِيَةُ اَبِي زَرعٍ فَما جارِيَةُ اَبِي زَرعٍ لا تَبُثُّ حَدِيثَنا تَبثِيثًا وَلا تَنقُثُ مِيرَتَنا
تَنقِيثًا وَلا تَملَأُ بَيتَنا تَعشِيشًا خَرَجَ اَبُو زَرعٍ وَالاَوطابُ تُمخَضُ فَلَقِيَ امرَأَةً مَعَها
وَلَدانِ لَها كَالفَهدَينِ يَلعَبانِ مِن تَحتِ خَصرِها بِرُمّانَتَينِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَها
فَنَكَحتُ بَعدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَراحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعطانِي
مِن كُلِّ رائِحَةٍ زَوجًا وَقالَ كُلِي اُمَّ زَرعٍ وَمِيرِي اَهلَكِ قالَت فَلَو جَمَعتُ كُلَّ شَيءٍ اَعطانِيهِ

مَا بَلَغَ اَصْعَرَابِيَّةٌ اَبِي زَرْعٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے اَبُوزَرْع تھا اُمِّ زَرْع کے حقین ہے حضرت نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا اور حکایت اَبُوزَرْع کی حضرت عائشہ کی روایت سے یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو اونہون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندن کی خبرین کچھ بھی چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین پر اسپر ہی کہ چڑھ جایئے نہ موٹا گوشت ہی کہ اوسکو لیے آیئے یعنے لائق اور نے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرون گی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنے بڑا قصہ ہی مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دُبلا ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو اَدھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا جوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اور اسی تہامہ عرب مین اوس زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہی وہان کی رات مشہور ہی پانچوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گہر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہی اور اگر باہر نکلے تو شیر بن جاوے اور نہ پوچھی عہد شکنی سے یعنے حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھہ درد کو جانے یعنے بیخبر کی طرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھہ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان کا عیب اوسمین موجود ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھہ توڑے یا سر اور ہاتھہ دونون توڑ دیوے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھوسنے مین نرم جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زَرنَب کی خوشبو نرم ایک خوشبودار گہاس کا نام ہی یعنے میرا خاوند ظاہر کا بھی ایچھا باطن کا بھی ایچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے برتلے والا یعنے قد اور بڑی راکھہ والا یعنے سخی ہی اوسکا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھہ بہت نکلتی ہی اوسکا گہر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانہ سے یعنے سردار اور سخی

ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹوں سے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنے ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوکر تے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہی سو واہ کیا خوب ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھر دیے یعنے مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنے مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس مین بات کرتی ہون تو مجھکو بدنہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنے کچھہ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گھر بان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان یعنے نازنین ہی اوسکو اسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھہ یعنے کم خور ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی بیٹی ابوزرع کی اپنے ماباپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنے جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنے اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابوزرع کی کیا کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھہ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجھکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے

اور اوسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ اے اُمّ زرع اور کہتا ہے لوگونکو اُمّ زرع نے کہا سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے بہت کمتر ہی ف جب حضرت عائشہ نے گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں بھی تیرا ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع اُمّ زرع کا محسن تھا

۵۹۳ ف ابوموسیٰ لست انا حملتکم ولکن اللہ حملکم قالہ لنفر من الاشعریین بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعریہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیئے ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہمارے سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہم کو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں چلو میں نے تم کو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی

۵۹۴ ف ابن عمر لست بآکلہ ولا محرمہ یعنی الضب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں اور نہ اوسکا حرام کرنے والا ف بخنہ سوسمار یعنے گوئے حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوئے حلال نہیں مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی

۵۹۵ عن انس مر ت علی موسیٰ لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ مسلم میں انس رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر

نکلا

نکلا جس رات کہ مجھکو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر مین نماز پڑہ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت
المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید
م بُرَيْدَةَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ۵۹۶
ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ
كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا
تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے
گوشت رکہنے کو سو اب رکہو جتا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا مینے تمکو چمڑے کے شیرہ مینے
سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو ف ابتداء
اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا
کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلونمین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا
تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہی موت اور
آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلایا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین
اور شرک مین گرفتار نہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بہی منع ہوا تا کہ شراب
نہ یاد پڑے جب کہ اوسکے برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی
م أَبُو هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ ۵۹۷
أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ
أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا
فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بہائیون
کو دیکہین اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بہائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب
ہو یعنے ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بہائی وے لوگ ہین جو ابہی

نہین آئے یعنے اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے کہا کہ آپ یارسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانے گے اون لوگونکو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کی پنج کلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچان لیوگا اصحاب نے کہا یارسول اللہ کیون نہ پہچانے گا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت مین آوین گے منہہ اور ہاتھہ پانو روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا

ف اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اون کو اپنا بھائی فرمایا یہ مصرعہ + معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست +

۵۹۸ ف جریر رض ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ اَیِ الْکَعْبَةِ الْیَمَانِیَةِ الشَّامِیَةِ بخاری اور مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈہانے سے یعنے یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بت خانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجھکو اوسکے ڈہانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھسو سوار لے وہان گیا اور اوسکو ڈہایا اور اوسکے پاس جن کافرون کو پایا اونکو مار ڈالا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعا خیر کی

۵۹۹ م اَنَسٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ قَالَ یَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّیْ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ شَهِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ عَلَیْکَ شُهُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِهٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ تُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کس واسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ اے میرے رب

کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا
جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان
پر مگر اپنے ذات کے گواہ کیسے یعنے مجھ پر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی
قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دیے کا مجھکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا
کہ تیری ذات ہی تجھ پر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہی اور تجھ پر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی
ہی حضرت نے فرمایا پھر مُہر ہوگی اوسکے مُنھ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھہ پانوسے کہ بولو حضرت نے فرمایا
تو اوسکے بدکامون کو ظاہر کرین گے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھہ پانوسے
کہیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف سے جہگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ
سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو

ف اُسامَۃُ بْنُ زَیْدٍ ھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مَنْزِلًا بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گہر چھوڑا ہی ف اُسامہ بن زید سے
روایت ہی کہ حضرت حجۃ الوداع مین مکے معظمہ کے قریب پہنچے تو مینے عرض کی کہ آپنے مکانات
مسے کس مکان مین حضرت اُترین گے آپنے مکان مین یا علی رضی سے یا جعفر طیار رضی سے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے
مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھہ دیا اسواسطے کہ
مسلمان ہوچکے تھے اور عقیل اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے
باپ سے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا
بیچنا درست ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے

م ابوھریرۃ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا وَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ
وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے
ہو کہ میرا سامہنا ادہر ہی ہی خدا کی قسم مجھہ پر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا

ہوتا اپنی پس پشت سے ف جماعت میں بعضے نومسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور سیدھے
میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے
باز رہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضور کا

۷۱ ف اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ
بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهُ لَمَّا أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا
کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کے مقامات
معلوم ہوتے ہیں یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعہ سے جہاں کا تھا ف
اس حدیث میں اون فسادوں کی خبر ہے جو مدینے میں حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت
عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال

۷۰۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ
وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا رہے
اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جس نے
حضرت سے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلائے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز
نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی
سے یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں ممکن

۷۰۴ ھ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ أَعْمٰى حِينَ قَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ
فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان
سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا

جب کہ اوسنے کہا یارسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہیں جو مجھکو مسجد میں لے آوے
اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو اجازت دیں تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرے تو حضرت نے اوسکو
اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت
نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنے واجب کے قریب
ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی

۶۰۵ م ابُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ
وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ
وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ
يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا
فَاِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ
يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوٰى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ
كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ
النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ
الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ
يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ

إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا اسْتَثْنَى غَيْرَهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللهُ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَلَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ وَيَقُولُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو سعید رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے مین جسوقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسطرح

دیکھوگے

دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اوسکا
ساتھہ دیوے یعنے اپنے معبود کے ساتھہ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا
ہوگا تو آفتاب کے ساتھہ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھہ دیویگا اور جو بتون اور دیوتون
کو پوجتا ہوگا وہ اون کے ساتھہ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہ جاوے گی اوسمین منافق لوگ
بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اون کے اعتقاد کے مخالف
ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہین گے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے
ہم اس مکان مین منتظر ہین یہان تک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان
جاوین گے پھر حق تعالی اوس صفت مین ظاہر ہوگا جو اون کے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماوے
گا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہین گے ہان تو ہمارا رب ہے سو اوسکا اتباع کرین گے اور دوزخ
کی پشت پر پلصراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرین گے اور سوائے پیغمبرون
کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الہی بچاہ بچاہ اور دوزخ مین
آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جہاڑ کا نام ہی اوسکے کانٹے مسرکے ہوتے
ہین حضرت سے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ حضرت
فرمایا تو دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پلصراط سے کھینچ لیوین گے اون کے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک
ہوجاویگا اور بعضا آدھ موا نجات پانے تک یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے
فراغت کریگا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتونکو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھہ کچھہ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا
ارادہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو دوزخ مین پہچان لیوین گے اونکو سجدے کے
نشان سے پہچانین گے آگ آدمی کو جلا ڈالے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر

بیٹے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوین گے جلے بھنے پہراون پر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھین گے جیسے پانی سے بہاڈ کے کورٹے مین خودرو دانہ جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا دوزخ کا سا منہ کئے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے کہ اوسکی ہوا سے مجھکو تنگ کر رہا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوائے کچھ نہ مانگون گا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہے گا تو خدا اوسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پہیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھکو آگے بڑہا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوسے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوائے مجھ سے اور سوال نکریگا برابر اہ اے آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کرون تو اوسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر بمنود ہو جاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت سے ہی تو جب رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگون گا تیرا برا ہو اے آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیرے خلق مین بدبخت بنے نصیب نہین ہونے کا سو ہمیشہ دعا کیا کرے گا یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا

ظاہر رہیگا یہان تک کہ وسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز انگ
یہان تک کہ جب اوسکی سب ہوس اور خواہش ہوچکیگی حق تعالی فرماویگا تیرے لیے سو سوال
پورے ہوئے اور اوسکے ساتھہ اوتنا اور بھی ف اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الہی
قیامت مین ثابت ہوئی اور بھی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین
وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی
اوسکے دیدار کی کیفت ہمکو نہین معلوم جسطرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسطرح
اپنی تئے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے
۶۰۶ ص ابوہریرۃ ھل تضارون فی رویۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا
قال فھل تضارون فی رویۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی
بیدہ لا تضارون فی رویۃ ربکم الا کما تضارون فی رویۃ احدھما فیلقی العبد
فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک
ترئس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی
قد ایاک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک
واسخر لک الخیل والابل واذر لک ترئس وتربع فیقول بلی ای رب فیقول
افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی ایاک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث
فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب آمنت بک وبکتابک وبرسلک
وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ھھنا اذن قال ثم یقال
الآن نبعث شاھدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشھد علی
فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر
من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ مسلم عن ابوہریرہ رضے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ظہیرہ کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے

کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو نر دھوپ ہی چاند کے دیکھنے مین جو دونون رات کو جب کہ بدلی ہو اصحابون نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ حضرت نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کی دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین بیٹے جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے بندے بھلا میںنے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھہ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ بیچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ آج بھی تجھکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بھلا میںنے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا کہ بیچ ہی اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملے گا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجھکو اب بھولتا ہون جیسے تو ہمکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبر کا اور مینے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرمائیگا دیکھہ نہین تیرا جھوٹھا ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھہ پر گواہی دیگا پھر اوسکے منہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل بیان کرینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق بیٹے جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دوزخیون کا جو قیامت کے حساب کتاب سے منکر ہین پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور

دل سے انکار یا شک رکھے

۶۰۷ ق ابو برزہ سے ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا اربعۃ ثم قال وھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا ثم قال وھل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ بخاری اور مسلم میں ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ اون کے سوائے ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اون کا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ مجھ سے ہین اور مین اسکا

۶۰۸ نخ سعد بن ابی وقاص ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنے اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اون کو ناچیز اور ذلیل مت جانو

۶۰۹ ق سمرۃ بن جندب ھل رای منکم احد رویا فلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت ما ھذا فقالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ بفھر او بصخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدھدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ھذا حتی یلتئم

رَاسَهُ وَعَادَ رَاسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَاِذَا اَوْقَدَتْ
اِرْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ
وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ
اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى
فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى
انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا
رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ
دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ
ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ
اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِيْ اللَّيْلَةَ
فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ
يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ
يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَ
فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ
خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ
الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ
وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ
لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ بخاری و مسلم میں سمرہ بن جندب سے یہ روایت کہ

حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسیے خواب دیکھا ہی سبھنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج
کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس اے سو اونہون نے میرے دونون
ہاتھہ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے
ہاتھہ مین لوہے کا انکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھرٹے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہنچ
جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھرٹے سے اسیطرح کرتا ہی یعنے جبتک دوسرے گل پھر کو
چیرتا ہی پہلا گل پھر اجر جاتا ہی پھر دوبارہ اسیطرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے
کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس اے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا
ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ
چلا جاتا ہی کہ لے اوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہنچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی
جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا
کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو شش تنور تھا پہنچے اوسکا منہ تنگ اور اندر کشادہ ہے
اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اوسکے اوپر آتے تھے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد
اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی
نہر پہنچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتون مین پتھر ہین
سو وہ سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے منہ
مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے منہ مین پتھر مارتا تھا سو
وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونہون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان
تک کہ ایک سبز باغ تک پہنچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور
درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون
مرد مجھکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل

گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجھکو اونہون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجھکو چڑہانا لگے سو ایک گھر مین مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونہون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھہ کر اورون سے نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھا مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنے تہجد مین قرآن نہ پڑہا اور دنکو اوسپر عمل کیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑہے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پر مرکر کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابرہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اون کے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ پھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور یہ گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایماندارون کا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا یا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونہون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مینے کہا مجھے چہوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونہون نے کہا کہ ابہی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابہی اوسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کریگا تو اپنے مکان مین آویگا (ف) اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصاً رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑنے کے بعد مرنے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا بے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی

خ اَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا يَا رَسُوْلَ ۶۱۰
فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری عن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو گناہ نکیا ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے
فرمایا تو اسکی قبر مین اُتر یعنے حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ حضرت کی
بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نہ کی ہو یعنے عورت سے صحبت نکی ہو معلوم
ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو

ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ ۶۱۱
الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھہ قران یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت
کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا
کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ
مرد عورت کو قران سکھلا دیوے

م اَلشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم ۶۱۲
مین شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھہ اُمیّہ بن صلت کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے
شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے
پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اُمیّہ کا شعر یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا
حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھا فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسیطرح سو شعرین پڑھین
معلوم کیا چاہیے کہ اُمیّہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکی شعرین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون
تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنے زبان سے
مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حُبِّ دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی اکثر شاعروں کا کہ اشعار مین

سماع مضمون حسن اشعار حضرت

یعنے مضمون تو بہت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ * شعر * گو زبان
تیری ذرافشان ہوئی * ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی *

۶۱۳ صر ابو ہریرۃ ھل نظرت الیھا فان فی عیون الانصار شیئا قال لرجل اخبرہ انہ تزوج امراۃ من الانصار فقال قد نظرت الیھا قال لہ علی کم تزوجتھا قال علی اربع اواق فقال لہ علی اربع اواق کانما تنحتون الفضۃ من عرض ھذا الجبل ما عندنا ما نعطیک ولکن عسی ان نبعثک فی بعث تصیب منہ قال فبعث بعثا الی بنی عبس وبعث ذلک الرجل فیھم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھہ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھہ ہی یعنے چھوٹی یا کبنی آنکھہ ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھہ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنی مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھہ درم پر مہر باندہا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجھکو دیوین ولیکن عنقریب ہی کہ تجھکو ہم کسی فوج مین بھیجین گے وہان تجھکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر فوج بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھہ لیوے تاکہ آخر کو افسوس نہ کرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر باندہے ایسواسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا

۶۱۴ ف ان عمر ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انھم الان لیسمعون ما اقول قالہ لما وقف علی قلیب بدر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ بدر کے کوئے پر کھڑے ہوئے ف

جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے
اونکی لاشون کو کوئے مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل فی فعل الامر

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہی امر کا ہے

ح ابو سعید اتمّوا الی ولیاتم بکم من بعدکم بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین جو تمہارے بعد ہین ف
بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنے
اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا
کرین اسیطرح سے اخیر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول مین کھڑا
کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلا دین

ف علی ایتوا بوضوء خاتم فان بها طعینة معها کتاب فخذوه منها قاله
لعلی والزبیر والمقداد وبروی انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ قاله لعلی
وابی مرثد الغنوی والزبیر بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس
اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رضی سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے
کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رضی سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ ف
یہ عورت حاطب کا خط مدینے سے لیکے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے
اصحاب کو بھیج کر خط چھین لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا

ف ابن عباس ایتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده ابدا
قاله فی مرضه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھہ دون تاکہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بہکو یہ حضرت نے

اپنی مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب سے باہر سے نکال دیجیو اور دوسرے کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی بعضے لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ ف شیعہ اسمقام مین عمر فاروق پر طعنہ کرتے ہین کہ اونہون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نا فرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمہارے فہم کا قصور ہی عمر فاروق پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰ بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ نہ لاتے تھے تو علی کاغذ لاتے کہ اٹھا حضرت کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہوچکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونہین کو لکھوانے اور یہ جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی

یہ تیسری بات صحیح نہیں

صاف ظاہر کہ کسی کو وہ حضرت علی کی خلافت کی تاکید نہیں نہ فرمائی کہ بعد کو نہ بیعت کرے نہ اطاعت کرے تقصود اصلی تو حاصل کرنا تھا کہ وہ حضرت علی کے حق میں ہو جائے اسی لئے لکھنا نہیں فرمایا

بعد دفع اس وہم کے رہنمائی کا وجب آیہ یا ایہا الرسول بلغ نازل ہوئی اور موجب ایجاب حضرت علی کا ہوا

ہاں اگر حضور نے فرمایا ہوتا کہ علی کو خلیفہ کرنا ہی

بیشک اسرار احکام الٰہی پر مطلع ہونا

بیعت کے وقت یہ آیت آج اکملت لکم دینکم نہیں آیا ہے دین کامل کیا

اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قران کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قران مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی ایت اُتری یعنے تمہارے دین کو پورا کر چکا ہمنے اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قران اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑہانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرنا ہی یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہی

شعر
چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

ق عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ اَوَّلِ قُلَیْسُ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ وَیُرْوٰی بِئْسَ ۶۱۸
اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یَعْنِیْ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنے اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ق حضرت عائشہ رضی سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا جب وہ گیا تو حضرت نے کہا کہ یا حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اوس سے اخلاق کئے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تجھکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ بتعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو علی پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

ق عَائِشَةُ اِیْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ مَلِكُ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ ۶۱۹

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضے سے روایت ہی کہ اَفلح ابوقعیس کے بھائی ہے جن مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا دایشا ہوتا ہے الودہ ہوا گر تو حکم نمانے ف حضرت عائشہ رضے سے روایت ہی کہ مینے ابوقعیس کی جورو کا دودہ پیا تھا جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو افلح ابوقعیس کا بھائی میرے درواز ے آیا اور اوسنے گھر مین آنے کی اجازت مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دون گی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دین گے اسواسطے کہ مجھکو ابوقعیس نے دودہ نہین پلایا بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہوگئے

ف ابوھریرۃ ابدء بمن تعول بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر ف یعنے اہل وعیال کا دینا فرض ہی اور غیرونکا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہے

مر جابرا ابدا بنفسک فتصدق علیھا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک فھکذا وھکذا قالہ لابی مذکور الانصاری حین اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب مسلم مین جابر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سوا وسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سوا کر تیرے رشتے دارون سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابومذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اوسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنے اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاون تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابر رضے سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس

اوس غلام کے سوائے کچھہ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے تو اوسکا ازاد کرنا نہ درست
رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھہ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم
اوس انصاری کو دین اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کے خیرات کرنے سے اپنے اہل و
عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعد بہ درویش

ف اُمِّ عَطِیَّةَ اِبْدَءْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهُ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِی غَسَّلْنَ ۶۲۲
اِبْنَتَهُ وَهِیَ زَیْنَبُ زَوْجَةُ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَکَانَتِ الْبَرْنَاتِهِ بخاری اور مسلم مین اُم عطیہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکے داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا
شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تہین اوسکا
نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی زوجہ حضرت کی بیٹیون مین بڑی سب سے تہین ف
معلوم ہوا کہ میت کا داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے
مقامون کو یعنے منہ اور ہاتہہ کو مقدم کرے

ف اَبُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ قَالَهُ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی ۶۲۳
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈا ہونے دے ٹہنڈا ہونے دے یہ کہا یون فرمایا کہ تہہرا
کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنے گرمی کے موسم مین ٹہنڈے
وقت آذان دینا اور نماز پڑہنا مستحب ہے

ح اَبُوْهُرَیْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہ رضی ۶۲۴
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈے وقت نماز پڑہا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش
سے ہی ف یعنے گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون
حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین

ف کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری ۶۲۵
اور مسلم مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشہو افضل دن کے جو تجہہ پر گذرا جبسے کہ تجہکو

تیری مانے جنابہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اون پر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہی جسدن اوس سے خدا راضی ہو

۶۲۶ ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکَکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ وَیُرْوٰی وَتُلْھِیَکُمْ کَمَا اَلْھَتْھُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوف رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنے فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجھکو محتاجی کا تم پر ڈر نہین ولیکن مین تم پر خوف کہاتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت کی جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اونہون نے کیا اور تمکو جب دنیا ہلاک کرے جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اونکو غفلت مین ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پہر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا

۶۲۷ ق عَائِشَۃُ اَبْشِرِیْ یَا عَائِشَۃُ اَمَّا اللّٰہُ فَقَدْ بَرَّاَکِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کردی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی مین قران اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۶۲۸ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتہر کہ مین اوس سے استنجا کرون اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہی اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسیطرح کوئلے سے

۶۲۹ م اُنْظُرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھوں والا تو وہ ہلال بن اُمیّہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہی ف ہلال بن اُمیّہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونو میں جدائی کرادی اور اسکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری ہوگیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنے سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا

۶۳۰ خ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبِيْ وَاَخِيْ ثُمَّ اَبِيْ وَاَخِيْ ثُمَّ اَبِيْ وَاَخِيْ بخاری میں اُمّ خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پہاڑے پھر خدا کرے تو پہن پہاڑے پھر خدا کرے تو پہن پہاڑے ف اُمّ خالد سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمیں ایک چھوٹی سیاہ لونڈی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجھکو بلا کر اسنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی

۶۳۱ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگونکو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دیسکے گا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا

۶۳۲ ق عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنے کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہی

۶۳۳ م ابوھریرۃ اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی کہ لوگونکی راہ مین جا حضور پہرے یا اون کے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا حضور پہر نا رنج رسانی کا سبب ہی اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین

۶۳۴ خ انس اقیموا الرکوع والسجود فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من بعد ظھری اذا مارکعتم واذا ما سجدتم بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوسن ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنی پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دیہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۶۳۵ خ انس اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان ویروی فما علیک الا نبی او صدیق او شھید وکان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جا اے احد تجھ پر تو پیغمبر ہی ہے اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی کہ تجھ پر تو سوا اے پیغمبر صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر صدیق رضہ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان اصحاب کے ساتھہ احد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرما دیا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہے جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار ہی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو متحرک کیا

۶۳۶ ف ابوھریرۃ اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الہی

اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے حضرت کی ہجو
کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا

۶۳۶ ق ابوہریرۃ اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک
باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی
یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتی ہین
اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور جان
کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنے بے
باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامہنے سے بھاگنا اور خاوندوالی
ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو عیب لگانا ف ہرچند اس حدیث مین
گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہونکا ذکر کرنا
مصلحت ہوگا

۶۳۸ ق ابن عمر اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نمازمین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنے تہجد کے بعد
وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اوٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت
پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے

۶۳۹ ق ابن عمر اجیبوا ھذہ الدعوۃ اذا دعیتم لھا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے
جاؤ ف یعنے شادی کا کہانا قبول کرنا ضرور ہے

۶۴۰ خ عروۃ بن الزبیر اجلس ابا سفیان عند حطم الجبل حتی ینظر الی المسلمین قالہ للعباس
بن عبد المطلب یوم الفتح کذا وقع مرسلا وھو من حدیث عائشۃ عن

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخار مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھہ ابوسفیان کو پہاڑ کے نکڑ پاس باگھورون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسیطرح مرسل ہی ہے عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت

حضرت عائشہ رضی سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی میں ہو چکا

۶۴۱ مر المقداد احثوا فی وجوہ المداحین التراب مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والونکی منہون مین خاک جھونکو یعنے کچھہ نہ دو ف یعنے مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھہ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مدّاحون کو انعام دیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سب سچ تھی اور اوسمین ثواب تھا بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مدّاحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرضکہ وہی مدح درست ہے جسمین طمع دنیا کا شبہہ نہو

۶۴۲ مر ابوھریرۃ اختصروا فانی سأقرء علیکم تلک القرآن فحشد من حشد ثم خرج فقرأ قل ھو اللہ احد مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یک جا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑہون گا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گہر سے نکلے قل ہو اللہ احد پڑہا

۶۴۳ مر ابوقتادۃ احفظ علیک میضأتک فسیکون لھا نبأ قالہ سحر لیلۃ التعریس مسلم مین ابوقتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تہا نہیے رہ اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھہ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات سے کہا جس رات کے پچھلے حصے مقام ہوا تھا ف صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اوسی برتن سے پانی اوسے ملنے لگا اور ابوقتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر آسودہ ہو گیا اس

حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا

خ ۶۴۴ جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِقَضَاءِ دَيْنِهِ

بخاری میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنے عمر فاروقؓ کو یہ حضرتؐ نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اسنے قرض ادا ہوجانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اون پر بہت قرض تھا جتنا خرما اون کے باغ میں ہوا اونہیں چاہا کہ قرض خواہوں کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونہوں نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کرائی قرض خواہ یہودی تھے اونہوں نے نمانا حضرتؐ نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جاکر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہونکو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابرؓ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسیطرح پر تھا کچھہ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہوچکا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے عمر فاروق کو اس حال کی خبر کردے اسواسطے کہ عمر فاروقؓ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اونہون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی

ق ۶۴۵ عَائِشَةُ اُدْعِيْ لِيْ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری

اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ مین اونکو نوشتہ لکھہ دون یعنے خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق ترہون خلافت کا اور نمانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرتؐ نے چاہا تھا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھہ دین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنے تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہونگے

اور اجماع مومنین بھی اونہین کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور رہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی

۶۴۶ ف عَائِشَةُ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کے نام کو اور کہا یا کرو ف حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہئے ویسے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہون گے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگر چھوا ونہون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہارے بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی

۶۴۷ ف اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہئے کہ ہر شخص اپنے قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنے رکابی کے بیچ سے نہ کھاوے اور نہ دوسرا طرف سے بلکہ اپنی طرف سے

۶۴۸ ف عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ يَعْنِي نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيطَالِبٍ حِينَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبَتْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اون کے منہ مین خاک جھونک دے یعنے جعفر بن ابیطالب کی عورتون نے جب کہ اونہون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا تھا حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہم پر غالب ہوگئین اسنے کہا نہین مانتی اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جاکر باز رکھو اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح

تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہم پر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونیکی حرمت ثابت ہوئی

ق ابو ہریرۃ اذہب فاطعمہ اہلک یعنی عرقا فیہ تمر فقالہ للذی اصاب اہلہ فی رمضان ۴۴۹ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنے اون کھجورونکو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا مجھکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجونکو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا کھجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہئے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علماء نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنے جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہئے

ق سہل بن سعد اذہب فقد ملکتہا بما معک من القرآن ۴۵۰ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجھکو اوس عورت کا مالک کر دیا قران یاد کرانے کے بدلے پر ف یعنے عورتکو قران یاد کرا دینا ہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا

ق عائشۃ اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم وائتونی بانجانیتہ ابی جہم فانہا الہتنی انفا عن صلوتی ۴۵۱ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجھکو ابھی نماز مین غافل کر دیا ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کہنی

جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے
بعد یہ حدیث فرمائی یعنے اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے
اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز
مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسیطرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری
مکروہ ہے کہ مقرر دھیان بٹتا ہے

۶۵۲ ق عمران بن حصین اذھبی فاطعمی ھذا عیالک واعلمی انا لم نرزأ من مالک
زاد البخاری شیأ ولکن اللہ اسقانا قالہ ضحاء لیلۃ التعریس لذات المرادتین
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون
کو کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے
لیلۃ التعریس کے پہرون چڑھے دوپکہال والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی
کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تہا اصحاب نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے
دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونہون نے دیکہا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی
پکہال لادے چلی جاتی ہی اوسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکہال سے پانی لیکر لوگونکو
پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور دو پکہالین اوسیطرح پانی سے لبریز نہین بھر
حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسنے کہجور کسنے آٹا کسنے ستو اوسکو دئے حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی

۶۵۳ مر المسور بن مخرمۃ ارجع الی ثوبک فخذہ ولا تمشوعراۃ قالہ لہ مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت
نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین بہاری پتھر اوٹھائے لئے جاتا تھا میرا
ستھنا کھل پڑا مین اوسکو نہ باندہ سکا اور برہنہ اوسکو لے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے

۶۵۴ مر عمر ارجع فاحسن وضوءک قالہ لرجل توضاء فترک موضع ظفر علی قدمہ

فانہ

فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اوسنے جیسی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑہی ف معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی ایک خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہے

ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ اِمْرَاَتِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّیْ كُتِبْتُ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّغْزُوَ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا وَ اِمْرَاَتِیْ حَاجَّةٌ ۴۵۵ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ۴۵۶ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑہ سو اوسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑہ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑہی اور سلام کر کے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑہ تیری نماز نہین ہوئی اسیطرح تین بار اوسنے نماز پڑہی پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجھکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑہ آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑہا کر جو کچھ کہ تجھکو قران سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسیطرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ

ق عَائِشَةُ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِیْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْهِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ ۴۵۷

یعنی دخول سالم فقال ارضعیہ قالت کیف ارضعہ وھو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودہ پلادے سالم کو تاکہ تو اوس پر حرام ابد ناجایز ہوجاوے اور وہ کہا ہی کا ہی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ بہ سہیل بن عمرو کی بیبی سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منہہ پر کچھہ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودہ پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حالانکہ وہ بڑا مرد ہی یعنے اپنی چہاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ معلوم ہی جاتا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنے چہاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجھکو حرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تہا اذکواوسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تہا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین پس انچہ اور احادیث مین ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی

۶ ھر ابو ھریرۃ ارکب ایہا الشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو لے اے بڈہے اسواسطے کہ خدا تجھسے اور تیری نذر سے پیدا ہی ف حضرت نے ایک بڈہے کو دیکہا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دو نوجوان ہین اوسکو تہامے جاتے ہین حضرت نے پوچہا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے کیون اسنے تئین مصیبت مین ڈالا ہے خدا کو اسکی کچھہ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

میسر پیادہ چلنا گناہ

ھر جابر رکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا یعنی البدنۃ قالہ حین سئل عن رکوب الہدی مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو لے قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنے حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوسوقت ہی جب کہ تو مضطر ہو اوسکی ظرف یہان تک کہ تجھکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوسوقت

فرمایا

فرمایا جب کہ کسینے بیت اللہ جاوے تو قربانی کا مسئلہ پوچھا

ق اُمِّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَ حِيْنَ رَاَى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ ۶۶۰
اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کراؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت
اُمّ سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی کے منہہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر
درست ہی اور قرآن اور اسمار الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے
معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین

م جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ۶۶۱
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ ترعادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتہ پہنے رہتا
ہی سوار بنا رہتا ہے ف عرب مین دیہات کے لوگون کو جوتہ پہننے کی کم عادت ہی اسواسطے
حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی خصوصاً اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ
جوتہ پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہے

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ ۶۶۲
مَا فِي الضِّلْعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ
فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر
پسلی مین زیادہ تر کجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدہا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا
تو ہمیشہ کج بنی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوّا حضرت
آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹہری اور پسلی کا بالکل سیدہا ہونا ممکن نہین تو عورت
کا بھی بالکل راستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہے اسواسطے حضرت نے اون کے حق مین اپنی
امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے

اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ تا ہموار بنی رہے نہ ہر بات
مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین
عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ کرے

۶۶۲ ق ابُوهُرَيْرَةَ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ
غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنی بہتری
سے نزدیک کردیا یعنے قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو
اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے

۶۶۳ ق الزُّبَيْرِ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلَى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اسے کہیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسائے کی طرف
ف خلاصہ یہ کہ جسکا کہیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کہیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو سینچے

۶۶۴ م اَبُوهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَبُرْدُ
الحسان اِهْدَأْ وَعَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا اے حرا سو تجھ پر تو سوا ئے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی
نہین اور اوس پہاڑ پر یعنے حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی
وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی
اور طلحہ اور زبیر تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی رہے گواہ شہید ہین سو سعد بن
ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوے
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے

۶۶۵ م اَبُوهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ

مِنِّیْ یَعْنِیْ لِسَیِّدِکُمْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقررہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ غیرت دار ہون
اور خدا مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد بن عُبَادَہ ہی ف سعد بن عبادہ
انصاریون کے سردار تھے اونہون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس کسی
مرد کو پاؤن تو اوسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کرلاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنے زنا کا دعوی اوسی وقت
ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کبونکر ہو قسم کہاتا ہون اوس ذات پاک کی جسنے تجھکو
دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنے یہ قول غیرت کے سبب سے ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہون گے تو حاکم قصاص لیگا

۴۴۵ مر وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهُ
لِسَلَمَةَ بْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا
سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اون پر ہے
اور تم پر فرض ہی جسکا تم پر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہم سے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوسوقت ہین
ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تم پر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت
نہ کرین گے تو خدا اون سے سمجھ لیگا

۴۴۶ ف اُمُّ الْحُصَیْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ
رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ بخاری اور مسلم مین اُمّ الحُصَین رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت
کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہے ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ
ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزی مراد ہی یعنے اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو
تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بدظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت

خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا

۶۶۸ ف عَائِشَةُ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہ رضی نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک نا حق شرط کرتے ہین ل

۶۶۹ ف اَبُوْ مُوْسٰى اِشْرَبْ مِنْهُ وَاَفْرِغْ عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهُ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے منہہ اور سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنے اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوے اور کلی ڈالی تھی یہہ حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا ہے تشریف ابو موسیٰ اور بلال کی جسکے پیش کیا

۶۷۰ ح اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنے سی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا تو اسکا جب ہے

۶۷۱ ف اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهُ عِنْدَ اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ ہم منا مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اچھاڑ پر تھا اور دوسرا اچھاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری مین انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے ذکوشق مکر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود رضی سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہم پر محمد نے

جادو کیا

جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکرے دکھلائی دیتا ہی ایکشخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بہیجے سو ہر طرف سے بھی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے حدیثین کتابون مین بکثرت روایت ہی اور قرآن مین بہی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالی نے فرمایا کہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنے پاس آگئی قیامت اور دو ٹکرے ہوگیا چاند اور اگر دیکہین کفار مکہ معجزہ تو ٹالین جاوین اور کہین یہ مبسوط دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنے یہ امر ہوچکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نہ کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی یعنے جاہل بے دین اور بیشمار اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سب یکساں نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اور اسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ ہی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکہتے رہے اور کسی نے نہ دیکہا اور اگر یہ امر منقول بہی ہوتا تو بہی بہتر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین یعنے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور یعنے ملک مین گہڑی بے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کرہی شکل ہی یعنے گول صورت ہی سب رویے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہ بہی ہوتا ہی کہ یعنے وقت یعنے ملک مین ابر اور بہاڑ حائل ہوجاتا ہی انہین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پہر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اون پر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچہہ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم سے نزدیک اون سے وقت ٹہہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تہا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکہا کرتے اور چونکہ شق القمر

خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسینے دیکھا نہ سُنا اگر اوس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی ہوگا تو اپنے غلط الحس اور خطائے بصری سمجھہ کر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تہوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل الگشت سے غافل رہنا کچھہ عجب نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حالانکہ اکثر عالم اون سے غافل رہتے ہین غرضکہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قران اور حدیث اور اون لوگون کی روایت سے جو اوسوقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھہ چکے تھے تواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اوسکا جواب یہ ہے کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا + مصرعہ + آیا تو چہ مرغی و کدام است پر و بال ت + تمام انبیاء کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مُردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا سب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اوسکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین پر عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے

خ ۶۷۲ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِسْتَشِيرُوا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيلَ اِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضی اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو اب لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اون سے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور ان لوگون کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون جو کہ بحکم خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہم سے لڑینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو ہم اونکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنے

دونوں صورت میں اونکا نقصان ہی ف حضرت جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو آدمی سے آپ
بارہ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوں نے حضرت کو خبر دی کہ قریش
قریش نے بڑا جماؤ کیا ہی حضرت سے لڑیں گے اور حضرت کو خانہ کعبہ میں عمرہ کرنے نہ جانے دیں گے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نو بت بیر
کا قصد کر کے چلے ہیں لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلئے اگر کوئی ہمکو روکیں
گے تو ہم اونکو ماریں گے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافروں نے حضرت کو روکا حضرت
اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا

۶۷۳ عن انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی بالحائض مسلم میں انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کہ صحبت کے سوا اور سب کچھ کرو ف یعنے حیض کی
حالت میں صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے

۶۷۴ ق لیس اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے
میں اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف یعنے
میں کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے

۶۷۵ ق ابوھریرۃ اعتقیھا فانھا من ولد اسمٰعیل قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اون لونڈیوں کو آزاد
کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی لونڈی عورتوں کے حق میں فرمایا

۶۷۶ ح عوف بن مالک ان الاستعی اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت
المقدس ثم موتان یأخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل
مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون
بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیأتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا

بخاری مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھو چھ چیزون کو قیامت سے
پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پھر
ہی بہرمال کی ریل پیل ہوگی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوین گی پھر بھی وہ ناخوش
رہے گا یعنے کم سمجھے گا پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہے گا جسمین وہ داخل نہو گا پھر تمہارے اور
روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرین گے تو وے تم سے اسی آوین گے
اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنے تو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف
عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور دو باشام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے
اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی
اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنے نصاری سے
صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا

ف النعمان بن بشیر اعدلوا فی اولادکم روایۃ الا قلیبتی بین ابنائکم ۶۷۷

بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور
اُقلیبتی کی روایت یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنے برابر سب کو دیا کرو
بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے منافی ہی

مرعوف بن مالک ان الا شجعی اعرضوا علی ترقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک ۶۷۸

مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر
کرو کچھ مضائقہ نہین منتر مین جبتک کہ اوس مین شرک کا مضمون نہو ف مالک نے کہا ہم نے حضرت سے
عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جہاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے گلوبند
اور لونا چمارنی اور باسکھ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہی اور اسی طرح وے منتر بھی حرام ہین
جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو

ف زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ ۶۷۹
فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ
يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے لقطہ
سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو پہچان رکھ پھر اوسکو
ایک برس تک مشہور کر پھر اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو اوسکو
دیدے ف یعنے جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوا لیوے اگر مالک
ملے تو اوسکو حوالہ کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو فرض جانے جب مالک
مانگے تو دیوے

م اَبُو بَرْزَةَ اَلْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي ۶۸۰
شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهِ مسلم مین ابو برزہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو
مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھ
ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ف یعنے کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ
مسلمانون کو آرام ہو تجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے

م جَابِرًا اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات
تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنے اگر اوس سے اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ
کام نہ آوے گی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا
کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ یا حضرت اوسکو حمل رہ گیا حضرت نے
فرمایا سچ تو یہ ہی کہہ رہا تھا

۶۸۱ خ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَعْطُونِیْ رِدَائِیْ فَلَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا کَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مُقْفَلَهُ مِنْ حُنَیْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجھکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت حُنین سے پلٹتی فرمایا ف حُنین کی لڑای مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بہیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوارلوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اُتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین

۶۸۲ م عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ مسلم مین عُقبہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھ پر قادر ہی تو مینے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضاءِ الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابومسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ اے ابومسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو ہی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھ سے زیادہ قدرت ہے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے

۶۸۳ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ فَمَنْ وَجَدَ

مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَهُ لِلْيَهُوْدِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی ف یہود بنی نضیر سے قریب رہتے تھے اونہون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چہارم روز تک گھیر باہر بھیجدیا فرمائی یعنے اوٹھانے کا اسباب اوٹھالیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اون کے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے

ح اِبْنُ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تَغْلِبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى ٦٨٤
هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقِهٖ ۔ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہے جاؤ تمسے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اترتا یہان تک کہ رسی کو اسنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین تم بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجھکو دیکھکر سب لوگ اس پر ہجوم کرین گے پھر تم کو پانی پلانا مشکل پڑیگا

هر سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ٦٨٥
مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھیری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اتری تقدیر ہوا

ح اَنَسٌ اَعِيْدُوْا سُمَّكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَهٗ حِيْنَ دَخَلَ ٦٨٦
عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ ۔ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوسوقت جب کہ ام سلیم کے گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف

معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت میں روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے برا دل کی تقضا لازم ہے

ق ۶۱۷ جَابِرًا اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَأَلَّهُ لَا سَمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وہ محمد بن ابی بکر کو حجۃ الوداع میں ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہیں

۶۱۸ مہ بُرَيْدَةَ بْنَ الْحُصَيْبِ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَوْ لَا مسلم میں بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت میں چوری نہ کرو اور

قول نہ تو دیوار تک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ مار یو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سوا دین سے جس بات کو نامین تو اون سے قبول کر اور اون سے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر دے مانین تو اون سے قبول کر اور اون سے قتال سے باز رہ دوسری درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر ہمارے مقام مین سے یعنے مدینے مین آ رہین اور اون سے خبر کر دے کہ اگر دے یہ کام کرین گے تو اون کو ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنے ثواب اور غنیمت اور اون پر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہی یعنے جہاد سو اگر دے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اون سے خبر کر دے کہ دے جنگلی مسلمانون کی طرح ہون گے اون پر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہی اور اون کو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھہ ہو کر جہاد کرین سو اگر دے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ مانگ سو اگر دے مانین تو اون سے قبول کر اور اون سے قتال سے باز رہ اور اگر دے جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے تو اون سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کر لیکن اون سے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والونکا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعہ والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اون کو خدا کے حکم پر اتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اتار دیکن تو اپنے حکم پر اتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اون کے مقدر مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کے عہد شکنی سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی

ف اُمِّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُھَا نُسَیْبَۃُ بِنْتُ کَعْبٍ اِغْسِلْنَھَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ ۶۱۹

رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْشَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور
مسلم مین اُمّ عطیہؓ سے جسکا نام نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا
پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور آخر غسل مین کافور یا کوئی چیز سے یہ بون فرمایا کہ تھوڑا
سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجھکو خبر کرو۔ ف - حضرت کی بیٹی کا انتقال
ہوا تھا حور نین اونکو غسل دیتی تہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین
جہان تک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور آخر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہے

۶۹۰ ف اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ
لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ اڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اٹھاوے گا لبیک لبیک پکارتے
ہوئے ف ایک مرد حضرتؐ کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین
اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم حسب برابر ہین

۶۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ
بخارمین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے
طلاق دے کر یہ حضرتؐ نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے
کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بد کوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو
تکلیف دینا بُرا جانتی ہون یعنے میرے اور اوسکے موافقت نہین ہو سکتی حضرتؐ نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے
تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دے گی اوسنے کہا ہان تب حضرتؐ نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنے عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا

۶۹۲ مر اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ

البصر ویستسقطان الحبل الی سلم بن جندب اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مارڈالو
سانپون کو اور کتون کو اور مارڈالو دوکیرو الے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون
انکھہ بہوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرادیتے ہین ف یعنے اون دونون سانپون
مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی انکھہ آدمی کی انکھہ پر پڑے اور مقابل ہو تو انکھہ کی روشنی جاتی رہے
اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا ہی چاہئے

ف ابن مسعود اقراء علی القرآن قال له قال قلت یارسول الله اقراء علیک ۳
وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرات النساء حتی اذا بلغت فکیف
اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا رفعت راسی او غمزنی
رجل الی جنبی فرفعت راسی فرایت دموعه تسیل بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قران پڑہ مینے کہا کہ یارسول اللہ
مین آپ کے آگے قران پڑہون اور حالانکہ قران آپ پر اترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ بہلا معلوم ہوتا ہے
کہ قران کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورۂ نسا پڑہا یہان تک کہ مین جب اس ایت پر پہنچا کہ کیا حال
ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت سے گواہ یعنے پیغمبر کو لاوین گے اور تجھکو اس امت پر گواہ لاوین گے
تو مینے اپنا سر اٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھہ لگایا تو مینے اپنا سر اٹھایا سو مینے
دیکھا کہ حضرت کے انسو جاری ہین ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے
اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ ان کے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غیر سے قران سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑہنے سے غیر کے سننے
مین تاثیر زیادہ ہوتی ہے

مر ابو امامة اقرءوا القرآن فانه یاتی یوم القیمة شفیعا لاصحابه اقرءوا الزهراوین ۴۹۴
البقرة وسورة ال عمران فانهما یاتیان یوم القیمة کانهما غمامتان او غیایتان
او کانهما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما اقرءوا سورة البقرة

فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ

مسلم مین ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قران کو کہ یہ بخشاوینگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی سورتون کو یعنے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگے جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ چڑیون کے عذاب کو ہٹاوین گی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنے اس کی برکت سے جادو نہین اثر کرتا

۴۹۵ ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ

بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قران کو جب تک تمہارے دل اسکے موافق کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اوس سے اٹھہ کھڑے ہو ف یعنے قرأت قران حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھہ کا کچھہ پڑھا جاوے

۴۹۶ م اَبُوهُرَيْرَةَ اَقِيمُوا الصُّفُوفَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ

مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیا نمین فرق نہو

۴۹۷ خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوا لِي مَنْ يَلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوا خَمْسَمِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ بخاری مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھہ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی کہ چھہ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے

۴۹۸ ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَاَلَّهُ لِاَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تاکہ میری خدمت

کیا ہے یہ حضرت نے ابوطلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانیکے وقت یہ حدیث فرمائی

ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ ۶۹۹ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پہر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض مقرری حصّون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدہا حصہ لڑکی کا اور چہٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصّہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجئے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ

اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہی

خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضی سے روایت ہے کہ ۷۰۰ حضرت نے فرمایا کہ بکال سے کے بہیک دو چوہے کودے اور اوسکے پاس سے گہی کو اور اپنے باقی گہی کو کہا ق چوہا گہی مین گر پڑا اور مرگیا حضرت سے مسئلہ پوچہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گہی جما ہو اور اگر گہی پتلا اور پگہلا ہو تو تمام گہی ناپاک ہو گیا

ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ لَهٗ ۷۰۱ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکہہ لیے اپنے تہوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نہ گئے تہے خدا اور رسول کا اونپر بچاس روز تک عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

خ اَنَسٌ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ ۷۰۲ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامہنے آیا کرتی ہین ف حضرت عائشہ رضی نے رنگین پردہ جسمین تصویرین تہین گہر مین لٹکایا تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ص اِبْنُ عَبَّاسٍ اِحْرِزْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ مَدَرٍ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا ۷۰۳

اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِكَ فَقَتَلَتْ يَعْنِي مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ سلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت
ہی کہ قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین حضرت نے فرمایا
کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے اور تو اوسکا
گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے تو لہ اور
قربانی کے ایک شخص کو حوالہ کئے کہ ہمارے پیچھے چلے اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ
مین ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے نہ کھاوین اور محتاج لوگ کھاوین

۷۰۴ مر جَابِرٌ اُنْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبدالمطلب کی اولاد سو اگر مجھکو یہ
خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آبکشی پر غلبہ اور ہجوم کرین گے تو مین بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا ف
یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضی سے فرمایا

۷۰۵ خ اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا
اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ بخاری
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے
کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیون کر اوسکی مدد
کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد گاری ہے

۷۰۶ مر حُذَيْفَةُ اُنْصُرْ فَاَنَّى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَهُ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور
اون پر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگین گے یہ حضرت نے حذیفہ اور اون کے باپ سے فرمایا ف
حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا
باپ یکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے

جاتے ہین کافرون سے کہا کہ تم ہمارے صلح کو توڑا چاہتے ہو تم سے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوین گے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑین گے ہمنے اون سے اسیطرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضروری ہے اگرچہ کافرون سے کیا ہو

ق ۷۰۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تم پر ہے ق یعنے جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تم سے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

ق ۷۰۸ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اون کے ڈانڈے پر پہنچے پہر اون سے اسلام درخواست کر اور بتلا اون کو جو اون پر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین یعنے کلمہ اور شریعت کے احکام

ق جب حضرت نے علی مرتضے کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی

ق ۷۰۹ عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے کہا کہ یارسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرون گا اور دوسری روایت یون ہے کہ مسجد الحرام یعنے بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ق معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

ق ۷۱۰ اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا ولیمہ

قاعدہ شکر گذاری

کہا کہ ایک ہی بکری کا تھی ف عبدالرحمن بن عوف رضی کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اونہوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری سے ولیمہ ہو سکتا ہے

۷۱۱ م عَائِشَةُ اُهْجُوا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ النَّبْلِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے

ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے کہا فرمایا جسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ

۷۱۲ ف اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں براء ابن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہے یعنے اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا

۷۱۳ م اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف یعنے صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو پھر کا وقت نہا لیکن قضا پڑھا جاتا ہے

۷۱۴ م اَبُوْهُرَيْرَةَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہے گی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچ کا دنیا کے مال سے ف اس حدیث میں اون فسادوں کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئی اس حدیث میں ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکیں سو کر لیوے

۷۱۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ بَادِرُوا الْعَمَلَ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیرے گی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے

ف سے آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سب سے پہلے سارے عالم میں
دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجب شکل کا جانور نکلے گا

م اَنْوَدُ بَشَرِ الْکَافِرِیْنَ یَکِیْ فِیْ ظُهُوْرِهِمْ یَتَزَاوَرُ مِنْ جُحُوْرِهِمْ وَیَکِیْ مِنْ ۷۱۶
قِبَلِ اَفْفَائِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ حِیَاضِهِمْ ف وَیَزْوِیْ بَشَرَ الْکَافِرِیْنَ
یَرْضَفُ یَحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ بَعْضِ
کَتِفَیْهِ وَیُوْضَعُ عَلٰی بَعْضِ کَتِفَیْهِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیِهٖ یَتَزَلْزَلُ
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے
والوں کو داغنے کی اونکی پیٹھوں میں داغا جاویگا پسلیوں سے نکلیگا اور اونکی
گدیوں کی طرف سے داغا جاویگا اونکے منہوں سے نکلیگا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت
یوں ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو کہ جہنم کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا ۶۱۶
پھر اونکی پیشانی کی نوک پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ موندھے سے کے اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا
اور موندھے کی موندھے سے کے اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ اوسکے دونوں پہلوؤں کی
نوک سے نکل جاویگا اور ہلتا تھرتھراتا رہیگا ف یعنی عذاب مالدار بخیل کو دینے والے پر ہوگا
ح عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری ۷۱۷
میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت
ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سنکر نقل کرو اسمیں کچھ مضائقہ نہیں ف یعنے لوگوں کو شریعت
محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ نہ بنا دے تو ایک آدھ آیت ہی تعلیم کرے ابتداء اسلام میں بنی اسرائیل ۶۱۷
کی کتابوں کا دیکھنا جسے حضرت نے منع کیا تھا سو اسلئے کہ اون کی بہت روایات پر اعتماد نہیں رہا اور
نومسلموں کے اعتقاد بگڑ جانے کا ڈر تھا جب دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل
حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گو اکثر باتیں کذب ہوتی لیکن
بعض بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل سے عقائد اسلام کے مخالف ہوں اونکو خرافات جانا چاہئے

۷۱۸ م اِنَّ عُمَرَ تَحَرَّوا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنے رمضان کے عشرۂ آخیرہ مین

۷۱۹ م عَائِشَةُ تَحَرَّوا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین ف یعنے طاق راتون مین

۷۲۰ م اِنَّ عُمَرَ تَحَیَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون
فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین

۷۲۱ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنے ثواب اور قوت صوم

۷۲۲ ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِیُّ تَصَدَّقُوْا فَیَاْتِی الرَّجُلُ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَیَقُوْلُ
الَّذِیْ اُعْطِیَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْنٰهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا
فَلَا یَجِدُ مَنْ یَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو
قبول کرتا اور اب تو مجھکو اوسکی حاجت نہین تو بتاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدیؑ
کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو
فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

۷۲۳ ق اَبُوْ مُوْسٰی تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا
مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا
کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بہاگنے والا
ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بستہ ہون ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بہاگا اسطرح
جب کہ حافظ قرآن سے دور چھوٹ رہا ہو اسواسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے

۷۲۴ ق ابوھریرۃ تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال نہ ہو اور اولاد بہت

۷۲۵ م ابوموسیٰ توبوا الی اللہ فانی اتوب الی اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم مین ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار کرے تو اور ونکو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے

۷۲۶ ق ان عمر توضأ واغسل ذکرک ثم نم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی الت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رض نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسوقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

۷۲۷ م ابوھریرۃ وعائشۃ توضؤوا مما مست النار مسلم مین ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو اگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کہایا اور پہلے وضو سے نماز پڑہی بعد کہانیکے وضو نکیا

۷۲۸ م ابوھریرۃ جزوا الشوارب واعفوا اللحی مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا ؤ مونچہون کو اور رکھو ڈاڑہیون کو ف مونچہہ کترانا اور ڈاڑہی رکھنا واجب ہے اور مونچہہ نہ کترانا اور ڈاڑہی مونڈنا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور عبرت دے

۷۲۹ خ ابن عباس جحی عنھا ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیۃ قالت نعم قال اقضوا اللہ فاللہ احق بالقضاء بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے

کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق
ہی ف ایک عورت نے کہا یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کے مرگئی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی
وصیت کی ہو تو وارث پر حج کرانا اوسکی صرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نہ کی ہو تو مستحب ہے

۷۳۰ ق عَائِشَةُ حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَالَهُ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ
الزُّبَيْرِ لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر اور یوں کہہ کہ الٰہی جہاں تو مجھکو روک دیوگا یعنے جہاں بیماری غالب
ہو جاویگی وہیں میں احرام اوتار دونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اوسنے
حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھ کے حج کو جاوے اور راہ میں
بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نہ جا سکے تو احرام اتار ڈالے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے

۷۳۱ ق عَائِشَةُ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ
تَمَاثِيلُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار ڈال
اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے مراد وہ پردہ ہی جسمیں چڑیوں
کی تصویر بنی تھیں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا ف یہ پردہ اوسوقت میں تھا جب تصویر کا حرام ہونا

۷۳۲ ق عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ
وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو یعنے چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود رضہ سے اور سالم سے
اور معاذ سے اور ابی بن کعب رضہ سے سالم وہ ہے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنیٰ تھے ف حضرت کے
وقت میں چار صحابہ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اون کی استادی
سند کر دی تاکہ لوگ اون سے سیکھیں

۷۳۳ مر عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا اَلْبِكْرُ

بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عُبادہ بن صامت سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی راہ کردی کوارے کو
کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور بیاہ والی کو بیاہ والے کے ساتھ سو کوڑے
اور سنگساری ف یہان بن اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین
یا اُن کے مقدر مین خدا کچھہ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی
کے اور امام احمد کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کوارا مرد یا کوواری عورت حرام کاری کرے تو اونکی
حد یہ ہی کہ کوڑے یہی مارے اور شہر بدر بھی کیجئے اور امام اعظم کے نزدیک کوواری کی حد
صرف سو کوڑے اور بیاہ والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے ساتھہ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھہ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اون کے نزدیک شریعت مین منسوخ
ہی اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حالانکہ اون کو کوڑے نہین مارے

۷۳۴ م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مسلم مین عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے
ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی عورت
نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا اور
اوسپر سے اوسکا اسباب اُتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی
دی تاکہ دوسرے بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

۷۳۵ م أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَاكَ يَعْنِي مَا تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ
فِي ثِمَارِ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ قَالَهُ لِعُرْمَانِهِ مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوائے کچھہ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے
باغ کے پھل لوگون سے بیچے اوقیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ سبکے ہوگئے مول لینے
والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے

صحابہ نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ ہوئی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہوں سے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرض دار کی طرف سے
کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوے

۷۳۶ ف عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے سے ہو سکیں اس واسطے
کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اُداس ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف یعنے
عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اُداس ہو

۷۳۷ ف زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ
بخاری اور مسلم میں زید بن خالد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بہکی بکری کے حقمین فرمایا کہ
اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیئے کے واسطے
ہی ف یعنے اگر تو اوسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لیوبگا اور اگر کوئی نہ لیوبگا تو بھیڑیا کھا جاویگا

۷۳۸ ف جَابِرُ خُذْ يَا جَابِرُ نَصَبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِي مَاءً كَانَ فِي عَزْلَاءِ الْاَنْصَارِيِّ
بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر
اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کے چھوٹی مشک میں تھا

۷۳۹ ف عَائِشَةُ خُذِي قِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوٰى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم
میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے
پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں حیض کے بعد کسطرح طہارت کیا
کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد ستے میں مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنے تاکہ خون کی بدبو دفع ہو

۷۴۰ ف عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوٰى خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَاَةِ اَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم
میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق

جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے
کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھکو اور میری
اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت بے لون یعنی اسطرح لیلنا
درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت
ضروری بے بدون اوسکے اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر دین ہے

۷۴۱ ف اِبْنُ عَبَّاسٍ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ وَاَوْصِیْکُمْ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ
مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ
اَوْ قَالَهَا فَاُنْسِیْتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجھکو جس مین کہ مین ہون بہتری اور مین
تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب سے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو
جسطرح مین اونکو انعام دیتا تھا راوی سے نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا
مگر مین بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی ف اسکا پورا قصہ
حدیث قرطاس مین انہی باب مین ہو چکا

۷۴۲ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ
عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ
بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے سوال کرنا چھوڑو جبتک کہ تمکو چھوڑون
اور نہ مبتلا ہون تم سے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے
پیغمبرون پر اختلاف کرنے لگے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور
جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑہا
اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے
حضرت جب چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تم پر ہر

سال حج کرنا فرض ہو جانا اور تجھے کبھی نہ ہو سکنا پھر یہ حدیث فرمانی یعنے یہودہ سوال نکما کر دیا تمہارے
حق میں بہتر ہی اوسکو میں خود بیان کر دیتا ہوں تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہے

۷۴۳ ق جَابِرٌ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یَعْنِیْ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اَیْ قَوْلُ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ
/۱۰ /۱ کَسَعَةِ الْمُهَاجِرِیِّ یَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں جابر رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو
اوس بات کو کہ وہ بات لوگندی ہی ف حضرت سفر میں تھے ایک انصاری اور مہاجر میں کچھ
گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصار لو
دوڑو اور مہاجر نے اسیطرح مہاجرین کو بلایا دونوں طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول ہے یعنے گہنا بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونوں شخصوں کا حال عرض کیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۷۴۴ خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ دَعُوْهُ وَاَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا
بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ بخاری میں ابو ہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ
تمتو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہیں بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک
گنوار نے حضرت کی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے
اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہاں پیشاب کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا کہ نادان کے
قصور پر سختی کرنا نجائز ہے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہے

۷۴۵ ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ کَانَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو
ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ
شرم نکیا کر ف یعنے حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت میں بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہے

۷۴۶ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ

مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ
الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ
إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ سِيمَاهُمْ
أَيُّهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ
عَلَى خَيْرِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ وَيُرْوَى عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہون گے کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانے گا اور اپنے روزے کو اون کے روزے کے
ساتھ ناچیز سمجھے گا وے لوگ قرآن پڑہین گے اون کے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اُترے
گا یعنے دلمین قرآن کا کچھہ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوین گے جیسے جانور کے تیر پار
ہوجاتا ہی اوسکے گانسے کو دیکھے تو کچھہ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکے پاڑہ کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے
پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھہ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے تیر پار نکل
گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنے جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھہ اثر نہین لگا رہتا اسطرح
اوس قوم مین اسلام کا کچھہ اثر نہ باقی رہیگا اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا
جسکے ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر
گروہ پر خروج کرین گے یعنے علی مرتضیٰؓ سے باغی ہوین گے اور دوسری روایت یون ہے
کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہون گے ق حضرتؐ نے کچھہ مال تقسیم
ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرتؐ سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کر وعمر فاروقؓ نے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم
کی خبر دی علی مرتضیٰؓ نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرتؐ نے فرمایا تھا
اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہوچکا

ق جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ قَالَهُ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ دَعْنِي ۷۴۷

اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ کہنگے نہ کرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبداللہ بن اُبَیّ کی ف مدینے مین عبداللہ بن اُبَیّ بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق رضی نے اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھین گے مجھکو سفاک اور خون ریز جان گے مسلمان ہونے سے وحشت کرین گے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا

۷۴۸ ف اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ یَعْنِی الْخُفَّیْنِ قَالَ لَہٗ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اُتار اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنے دونو موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رضی سے فرمایا ف مغیرہ رض سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اُترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا منھہ اور ہاتھہ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کر کے انکو پہنا تھا

۷۴۹ مر عَائِشَۃُ دَعِیْھَا وَھَلْ یَکُوْنُ الشَّبَہُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِکَ وَاِذَا عَلَا مَآءُ ھَا مَآءَ الرَّجُلِ اَشْبَہَ الرَّجُلَ اَخْوَالَہٗ وَاِذَا عَلَا مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَھَا اَشْبَہَ اَعْمَامَہٗ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے نکر مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموںون کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا بُرا ہو کیا عورت

کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو لڑکا ماموں کی صورت سے کسطرح مشابہ ہوتا

۷۵۰ خ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَمُوا بَنِي اِسْمٰعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیراندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تم فلانے قوم کے ساتھ مین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیراندازی کرتے انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا اسباب ہے

۷۵۱ ق جَابِرٍ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھو ف جابر رضی سے روایت ہے کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۷۵۲ ق عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اوس طرف سے کھاؤ جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رضی سے روایت ہے کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہے

۷۵۳ ق اَنَسٍ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسمین اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اوکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین سے ایک شخص سے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مین آپ کو نہین پکارا

فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے
بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا
بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان شرح السعادت مین موجود ہے

۷۵۴ ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور
مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفونکو برابر کرنا نماز کا کمال ہے

۷۵۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
چلو جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اسکے اصحاب نے کہا یا حضرت اسکے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بہت
یاد کرنے والے مرد اور عورتین ق حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ
نمود ہوا جسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین بعضے کہتے ہین
یہ پہاڑ تنہا ہی اسیطرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے
ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا
ہین یاد الٰہی اون کے گناہون کے بوجھ کو اٹھا نہ سکے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے ہلکے اوٹھینگے

۷۵۶ م عَلِيٌّ شَقَقْتُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكَيْدَرُ دُوْمَةَ قَالَ لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ اِحْدٰهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ
اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اون
ریشمی کپڑے کو پہاڑا اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر دیئے فاطمہ نام مین مراد وہ ریشمی کپڑا
تھا جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ
کے نام کی تین عورتین ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسرے فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ماں تیسرے
فاطمہ بنت حمزہ کی بیٹی ق ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول
کرے اور عورتون کو حوالہ کر دیوے کہ اونکو حلال ہے

۷۵۸ عمرو بن عبسہ صلی صلوٰۃ الصبح ثم اقصر عن الصلوٰۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع
وہ یا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار ثم صل فان
الصلوٰۃ مشہودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوٰۃ فانہ
حینئذ تسجر جہنم فاذا اقبل الفیٔ فصل فان الصلوٰۃ مشہودۃ محضورۃ حتی تصلی
العصر ثم اقصر عن الصلوٰۃ حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ
یسجد لہا الکفار مسلم بن عمرو بن عبسہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف
کر جب کہ آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے
دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہی اور اوسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب
بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوسوقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان
تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنے دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نرہے پھر اوسوقت
نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوسوقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے اور پڑھ
چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوسوقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان
تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے
اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوسوقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمر بن عبسہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے مین نے سنا حضرت نے نماز کے وقت پوچھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے
لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب کو کافر
سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اون کی مشابہت نہ چاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کو دیکھ کر

۷۵۹ عمران بن حصین صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب قالہ
بخاری عمران بن حصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہو کر اور اگر کھڑے نہو سکے
تو بیٹھ کر پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کر پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے

روایت ہے کہ مجھکو بواسیر کی بیماری تھی میںنے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے

۷۵۹ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ
لِمَنْ شَاءَ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مُغفّل سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسرے بار مین فرمایا کہ
جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت سمجھ لیوین ق لوگون نے
پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے
پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہین چاہئے کہ ادا و فرض مین تاخیر ہو گی

۷۶۰ ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْھَا مِمَّا یَلِیْ رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ مِنَ الْاِذْخِرِ
یعنی مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ حِیْنَ اسْتُشْھِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خبّاب بن ارت سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس رکھو
یعنی مُصْعَب بن عُمَیر کے جب کہ وے جنگ اُحد مین شہید ہوئے ق جب مُصْعَب شہید
ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے
تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے

۷۶۱ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ضَعْہُ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ قَالَ لَہٗ یَعْنِیْ سَیْفًا اِسْتَوْھَبَہٗ مِنَ الْغَنَائِمِ
مسلم مین سعد بن ابی وقّاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھہ دے جہان سے تو نے
اوسکو لیا ہے ق غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹھائی اور حضرت سے مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہے بے تقسیم تجھکو کیون کر ملے

۷۶۲ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ
مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَهُ لَهٗ مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھہ رکھہ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکے قدرت کی اوس چیز کے شر سے جسکا مجھکو غم اور خوف ہے

دعا کی شفا کی مرض

ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی

۷۶۳ ف اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَاَلَهَا فَقَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہوکر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا درست ہے

۷۶۴ م اَبُوْهُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجّال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے

۷۷۵ م جَابِرٌ عَطُّوْا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ ۸۲۱ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِیْ كَانُوْنَ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندکہا کرو برتن کو اور دہانہ باندہا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک شب ایسی رات ہی کہ اوسمین وبا اترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس مین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین

سبب نکلنے وبا کے

ف کانون اول رومی مہینہ ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اوس رات

کو معین نہیں فرمایا کہ کب ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اوّل میں جانتے ہیں شاید یونہی ہو
کہ اوس فصل میں ہوا بگڑ جاتی ہے لیکن اسپر یقین نہیں تو برتنوں کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
۷۴۶ ف جابر غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان
الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض
علی اناءہ عودا ویذکر اسم اللہ علیہ فلیفعل فان الفویسقۃ
تضرم علی اھل البیت بیتھم مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ برتن کو اور مشک باندھ کر منہ کو اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے
کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے
تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر جو ہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے یعنے اگر سوتے
وقت چراغ روشن رہے تو جو ہا بتی لیجاتا ہے تو گھر میں آگ لگ جاتی ہے ف حضرت نے اس
حدیث میں آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو برتن کا بند کرنا چاہیے اسمیں بڑے فائدے ہیں
۷۴۷ ھر جابر غطوا اناءکم واذکروا اسم اللہ ولو بعود تعرضونہ علیہ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برتن
پر لکڑی کا کسی چیز کے اور بچھونا ہی سہی ف فرمایا کہ میں ابو نجیحہ صدیق الکبیر رضی
اللہ عنہ کے سبب سے مسلمان ہوئے اونکی ڈاڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے اگرچہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دوسرے کا خضاب
۷۴۸ ج ابو ھریرۃ وھو من احدوم کما یقرن من لا سند لہ نصل سندہ بھذا الحدیث بخاری
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑی سے جسکے تو سے بہا گنا ہی بخاری
۷۴۹ ج ابو موسی اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما کان یعمل صحیحا مقیما بخاری میں ابو موسی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ پہرا دو قیدی کو اور کہا نا کہلاؤ بہوکے کو اور خیر عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے
مظلوم کو پہرانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عادت فرض کفایہ ہی

۷۷۰ مر ابو ھریرۃ قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دمائھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ قالہ لعلی یوم خیبر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونہون نے یہ کہا تو تجھسے اسنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنے جب کافر نے کلمہ پڑہا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ بچاوے گی اور اگر دے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑہ لیوین گے اور دل سے کافر رہین گے تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی

۷۷۱ مر ابو ھریرۃ قاربوا وسددوا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنے عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت ایسی کہ دل پر اوسکی کچھہ تاثیر نہو

۷۷۲ مر جویریۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربیہ فقد بلغت محلھا یعنی عظما من شاۃ اعطیتہ مولاتھا من الصدقۃ مسلم مین حضرت جویریہ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہنچ گئی ف حضرت نے کہا نا مانگا حضرت جویریہ رضی نے کہا کہ یا حضرت اسوقت کچھہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند زکوۃ اور خیرات ہم کو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملے اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اوسکو درست ہوگئی

۷۷۳ صطارف بن اسلیم قل اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی فان ھؤلاء یجمع

لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ
مسلم میں طارق بن اشیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنے الٰہی مجھکو بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھکو عافیت اور حین میں رکھ اور مجھکو
روزی دے سو مقرر ہے لفظین تیری دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیون کر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون
۷۷۴ مر سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ
فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ
قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهٗ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا ئے خدا ئے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہی
اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے
واسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے
جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجھکو کیا ملے
میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجھکو بخش اور مجھ پر
رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہے
کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا
تو اوسنے کہا کہ اے خدا ئے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون
۷۷۵ مر حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَهُ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا
۷۷۶ مر حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ لَهٗ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اٹھ او سونے والے حضرت نے حذیفہ رضی سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو ف جنگ خندق مین کفار کے

کئی دن تک مدینہ گہیرا ایک نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر بھیجا پھر حذیفہ کو بلا کر اُڑایا اذکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے

باب مین گذرا

۷۷۷ خ ابوسعید قولوا اللّٰھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑہو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

۷۷۸ ق ابوحمید الساعدی قولوا اللّٰھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید بخاری اور مسلم مین ابوحمید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بی بیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بی بیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے

۷۷۹ م ام سلمۃ قولی اللّٰھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ قالہ لھا حین مات ابوسلمۃ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجھکو بخش اور اوسکو یعنے خاوند کو اور اوسکے بعد مجھکو اوسکا بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رضہ سے فرمایا جب کہ ابوسلمہ کا انتقال ہوا ق حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنے ابوسلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اون کو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا

۷۸۰ ق ابوسعید قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی

ر سے یعنے سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی
تیرے تجویز پر راضی ہو کر اترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونہون نے
عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیر اتھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوے کہ سعد بن معاذ
رہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب
وہ آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اون کے قتل کرنے کا حکم
دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور اونکے لونڈی غلام سو بعضے علما نے
کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے
جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اون کے سنبھالنے کے
واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے کے واسطے
نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام اذا طرق تعظیم کے واسطے
مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہی

عن انس قوموا الی جنۃ عرضھا السموات والارض قالوا حین ذا لمشرکون یومئذ
صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پہیلاؤ آسمان
اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آئے گئے
ف یعنے اونکو قتل کرو اسواسطے کہ اونکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہے
ف عن ابن عباس قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع ویروی عند نبی تنازع
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور
لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین
ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور
نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ ایسی باب مین مفصل ہو چکا
ف ابو ھریرۃ کخ کخ ارم بھا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ ویروی لا تحل لنا

الصدقۃ

الصَّدَقَةُ قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہمکو زکوۃ حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن علیہ سے فرمایا جب کہ اونہون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اٹھالی اور اپنے مُنہہ مین رکھہ لی ف حضرت امام حسن اوسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہے

ق جَابِرٌ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ۷۸۴

بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پہوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پہوسی نہین کرتا ف حضرت کے روبرو پکا ساگ آیا اوسمین لسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اونسے بھی ہاتھہ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے پکا لسن کھانا ہرچند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہے

ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ ۷۸۵

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنے گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسینے کہا کہ یا حضرت سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنے شرعی کراہت نہین طبیعی کراہت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اون سے کے نزدیک یہ حکم ابتداء اسلام مین تھا

ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيِّ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ ۷۸۶

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین

ق ابن عمر کن فی الدنیا کانک غریب او کانک عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردون مین گن رکھہ ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے دونون مونڈون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ بن عمرؓ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھہ اور صحت کی حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنے صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھہ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنے جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زادِ راہ کی فکر مین رہتا ہے اسیطرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کی بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپکو مُردون مین شمار کر یعنے پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھی تو سب مشکل آسان ہی شعر + چو آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک + یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین

۷۸۸ خ ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخار مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے ناج کو تمہارے لیے اوسمین برکت ہوگی ف یعنے مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پہیر دیجیے اور ہر روز تول کر گہر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم

۷۸۹ م ابو سعید لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ ف یعنے مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سُنکے سیکھے اور یون نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے

۷۹۰ مر ابوہریرۃ لما خذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان
قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ پکڑے
رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا
یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام
سوگئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ مکان ہی شیطان کا ایسا
نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بہکا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہئے

۷۹۱ ق عائشۃ لیصل احدکم لنشاطہ فاذا کسل او فتر قعد ویروی فلیقعد
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک
شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری
روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہئے ف انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد مین
رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین
سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھامے رہتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے سستی مین نفل نماز پڑھنا لغو ہے

۷۹۲ مر جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر رضی سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے
مینہہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت مین حاضر ہونا ساقط ہے

۷۹۳ مر ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم وایاکم وھیشات
الاسواق مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہئے کہ تم مین سے
عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اون کے بعد وے لوگ ہوا کرین جو اون کے
متصل رہتے ہون اور تم بچو بازارون کے بک بک سے یعنے مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور
اور ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے
وقت ہمارے مونڈھون کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو

نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کہڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اوسکو خبردار کرین اور عُلما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کہڑے ہون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کہڑے ہوتے تھے اوس جگہہ دوسرا شخص نہین کہڑا ہوتا تھا

۷۹۴ ص اَبُوْ سَعِیْدٍ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا یَعْنِیْ فِی الْجِھَادِ قَالَہُ لِبَنِیْ لِحْیَانَ حِیْنَ بَعَثَ اِلَیْھِمْ بَعْثًا مسلم مین ابوسعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہئے کہ دو دو آدمون مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنے ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین گے تو اب دونونکو برابر ملیگا

۷۹۵ ق عَائِشَۃُ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کہو ابوبکر رضؓ سے کہ لوگون کو نماز پڑہاوے ف حضرتؐ نے مرض الموت مین یہ حکم فرمایا اور پانچ دن اون سے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا ہو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنے امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمین مناسب اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرتؐ نے اون کو اپنا ولیعہد کیا

۷۹۶ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مُرْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَہُ یَعْنِیْ اَبَا اِسْرَائِیْلَ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دیوے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دہوپ مین جھکا کہڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی اسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دہوپ مین کہڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا جائز نہین

۷۹۷ ص اِبْنُ عُمَرَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی فَاِذَا طَھُرَتْ

فلیطلقها

فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کہہ دے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنے طلاق کو باطل کرے پہر اوسکو اپنی جورو بنا دے پہر اوسکو حیض سے پاک ہوے دے پہر دوسرا حیض اوسکو آوے پہر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گہر مین رکہے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اسنے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوے پہر یہ آیت فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

۷۴۹ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا

بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑہی غلام سے کہہ دے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بنا دے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑہی کا کام کرتا تہا حضرتؐ نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تہا حضرت اوسپر خطبہ پڑہا کرتے تہے اور جب منبر نہ تہا تو ٹین پرستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑہتے تہے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تہی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تہا عرض کی کہ یا حضرت منبر ہونا چاہیے جبا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرتؐ نے منبر بنوایا

۷۴۹ مر عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَلَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجہسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گہر مین ایک مکان تہا وہان عورتین نماز پڑہتی تہین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہ اوسوقت حائض تہین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتہ بڑہاے مسجد سے اگر کوئی چیز اُٹہا لیوے تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے

۸۰ خ عَائِشَةُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ
حَتَّى اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو
وصیت کرون یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری مین جسمین
حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے
حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت نے اشارہ
کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑہائی اور خطبہ پڑہا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی
کمال شدت تہی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا

۸۰۱ ق اَنَسٌ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو
اور نہ بہڑکاؤ ف یعنے نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ دین سے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

یہ دسوان باب ہے اسکے اوّل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لام تاکید ہے

۸۰۲ مر عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاری کو
عرب کے ٹاپو سے یہان تک کہ سوائے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چہوڑونگا ف عرب مبدا اسلام
ہی تو حکمت بھی تہی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم نے بموجب
اس حدیث کے یہود کو خیبر سے نکالا اور شام مین کہا

۸۰۳ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتون پر فتح

کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہین یعنے علی مرتضی کو پیغمبر نے
جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے شب یہ فرمایا تورات کو اصحاب چرچا کیا
کئے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے
ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت
اونکی انکھین آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی انکھہ پر لگائے اوسی وقت صحت ہوگئی
پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا یے اون کے ہاتھہ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی کی بڑی
عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۸۰۴ خ اَبُوسَعِیدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ
بخاری مین ابوسعید بن معلی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤن گا
جو قران کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے ف مراد سورہ فاتحہ ہے جیانچہ سا تورین باب مذکور ہو چکا

۸۰۵ م اَبُوھُرَیْرَۃَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ
مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے

۸۰۶ م اَلزُّبَیْرُ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ اَحْبُلَہٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ
فَیَبِیْعَھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَسْتَعِیْنَ بِثَمَنِھَا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ
اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ مسلم مین زبیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے
پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنے پیٹھہ پر لکڑیون کا گٹھہ لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب
سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق
مین لوگون سے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین یا نہ دیوین ف یعنے لکڑیان بیچ کھانا
سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے

۸۰۷ م اَبُوھُرَیْرَۃَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ

اَنْ یَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلاکر کہال کو لگے یہ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے

۸۰۸ مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَاَنْ يَمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰی يَرِيَهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم مین ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بہرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپڑے تک پہنچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہے اسکے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے ف یعنے شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی کو باکذب اور افترا پردازی کی ورزش ہی اور پریشان خیالی تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعر وقت کیا کیا کوٹین جہانگنے پر پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن حق مضمون کے

۸۰۹ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَّعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے ف

باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ کہہ چکا

۸۱۰ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جب کہ اونکو جنگ خیبر مین علم دیا

۸۱۲ مر اَبُوْهُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حق دارون کو حق دلائے جاوین گے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا مُنڈی بکری کا سینگ دار بکری سے

ف یعنے ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو بکطرف جانوردن کی بھی زیادتی کا حوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے مُنڈی بکری کو مارا ہوگا تو مُنڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لو

۸۱۳ ق اَبُوْسَعِيْدٍ لَتَتْبَعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کے چالون پر بالبشت بالشت بہر اور ہاتھہ ہاتھہ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہون گے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلین گے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنے یہود و نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقت جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کے عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہی یہود و نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ داردن اور پیر پرستون نے ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی مگر ہین سوجھے

۸۱۳ ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو ضد اپھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلون مین ف یعنے جماعت کے صف برابر نہوینگی یہ اشارہ ہی کہ آپسمین اختلاف بڑھ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا

۸۱۴ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً وَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ

قَالَ ارْجِعْ اِلٰی مَکَانِکَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْہِ فَاَنَامَ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے سے کہ توبہ کرتا ہے اوس مرد سے بہی زیادہ تر خوش ناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اُترا اوسکے ساتھہ سواری تھی اوسپر اوسکا کہانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پہر ایک بیند سو کر اس حال مین جگا کہ اوسکی سواری جاچکی تھی سو اوسنے اوسکی تلاش کی یہان تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اب مین اپنے دل پلٹ جاؤن اوسی مکان مین جہان مین تھا سو وہین سوؤن تا اینکہ مرجاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکہا تاکہ مرجاوے پہر جاگ پڑا تو کیا دیکہتا ہی کہ اوسکی سواری موجود ہی اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بہی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور زاد راہ پاکر خوش ہوگیا **ف** یعنے مومن کی توبہ سے کمال رضائے الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی

۸۱۵ **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مِمَّا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچہہ پرواہ نکریگا کہ اوسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنے دنیا رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچہہ تمیز باقی نرہے گی خواہ رشوت سے لے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ہی کہ جسطرح چاہتے ہین سمیٹتے ہین کوئی بات اور حکایت حرص نہین

۸۱۶ **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ ایضاً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانے گا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنے ایسا

زمانہ

زمانہ بگڑیگا کہ ہلاسب اور بے جہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی
اکثر بے سبب ہوجاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے بانکون مین صرف انکہہ ملانے پر تلوار چلتی ہی آدمی کی
جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا بھی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کردیتے ہین

ح ۸۱۷ ابو سعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج ومأجوج

بخار بن ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوگا یاجوج ماجوج کے نکلنے
کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہے گا حج اور عمرہ ادا ہوگا
بعضے علمانے کہا ہی کہ اون کے ہلاک ہونے کے بعد سات برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم

ق ۸۱۸ سہل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبعمائۃ الف
الشک من ابی حازم متماسکون اخذ بعضهم بعضا لا یدخل اولهم حتی یدخل
اخرهم وجوههم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت کے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ
ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہی حضرت نے فرمایا وے لوگ
بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے ہوے اون کے اگلے نہ داخل
ہونگے جبتک کہ اون کے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنے ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے
اون کے چہرے جو دہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

ق ۸۱۹ ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اهویت الیهم لاناولهم
اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے
تم مین سے چند لوگ یہان تک کہ جب مین اون کی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اون کو دون تو وے
لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی
ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ اسلم

حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین

خ ۸۲۰ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاوے گا گناہون کے سبب سے جو اون سے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اونکا لقب جہنمی ہوگا

ف نوادر الاصول مین روایت ہی کہ یہ لوگ جناب الہی مین عرض کرین گے کہ الہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسی ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ اون کے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوین گے

م ۸۲۱ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَوٰةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر بازرہین لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اونکی نظرین جہین لی جاوین گی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حضرت کے مکان سے آسمان کی

م ۸۲۲ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور بازرہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اون کے دلون پر مہر کردیگا پھر بے شک وے غافلون مین ہوجاوین گے

ف یعنے جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا بڑا گناہ ہی

م ۸۲۳ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرنے خواہ عمرہ کرنے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قرب

جب حضرت

جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے اور کعبے
کا حج یا عمرہ کریں گے رَوحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے درمیان

فصل فی انواع شتی

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

۸۲۴ ق ابوھریرۃ ایۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن
خان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ
جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرے

۸۲۵ ق انس ابن اخت القوم منھم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی ف یعنے جب کوئی وارث نہ باقی
رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے

۸۲۶ ق ابن مسعود اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قالہ فی مرضہ
حین قال ابن مسعود یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھکو تپ کی شدت ہوتی ہی
جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود
نے کہا کہ یارسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنے جتنی
تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھہ پر ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی
تکلیف کا یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ

۸۲۷ ق ابوھریرۃ احد جبل یحبنا ونحبہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین

۸۲۸ ق عائشۃ احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی
وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالہ حین

سَأَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
کہ حضرت سے فرمایا کہ کبھی مجھکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر بہایت سخت گذرتی ہے
پھر موقوف ہوجاتی ہی جب کہ مین یاد کرچکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی
سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کرلیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حارث
بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کسطرح آتی ہی ف بخاری مین حضرت عائشہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت کو دیکھا کہ سخت جاڑے مین وحی آتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینہ موتی کیطرح ٹپکتا تھا

۸۲۹ مر ابن مسعود اِذْ نُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْمَعَ سَوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَهُ لَهُ
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اجازت میرے پاس آنے کی بھی
ہی کہ تو پردہ اُٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جبتک کہ مین تجھکو منع نکرون یہ حضرت نے عبداللہ
بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قران مین یہ حکم ہوا کہ حضرت
کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجھکو بار بار
اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا بھی دلیل
اجازت کی اور جب کہ مین تجھکو منع کرون اوسوقت آنا درست نہین

۸۳۰ خ اَبُوْ اَيُّوْبَ اَرِنِيْ مَالَهُ ف تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ
تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب رضی سے
اتنی روایت ہی کہ حضرت سے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون
مین متفق یون روایت ہے کہ تو عبادت کریے خدا کی اور اوسکے ساتھہ کسیکو شریک نہ کریے اور
نماز کو قایم کریے اور زکوۃ دیویے اور برادری کا حق ادا کریے چھوڑ دیے میری اونٹنی کو یہ حضرت
نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑکے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ
عمل بتلایے جو بہشت سے مجھکو قریب کردیوے اور دوزخ سے مجھکو دور ڈالے ف حضرت کو

اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح آیات کو اس دلیری سے کیون
پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے جنت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے
۸۳۱ م ابو ہریرۃ اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها اما انی لم اقلها ولکن الله قالها
وفی روایۃ خفاف ثم اتمام غفار غفر الله لها واسلم سالمها وعصیۃ عصت
الله ورسوله اللهم العن بنی لحیان والعن رعلا وذکوان مسلم عن ابو ہریرۃ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا جزو اسمیں کہ میں نے
یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنے بحکم خدا کے میں نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت
مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی
نافرمانی کی الہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم
تھے انہون نے اڑے ایمان لائے حضرت نے اون کے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور
بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونہون نے حضرت کے اصحاب کو دغا سے قتل
کیا اسواسطے حضرت نے اون کو بد دعا دی

۸۳۲ م ابو ہریرۃ کل کل ذی ناب من السباع حرام مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سب نوکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی ف یعنے جس جانور
کے نوک دار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنے دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام
ہی جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور
امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری
کراہت کی اور جسکے نوک دار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے

۸۳۳ م عبد الله بن زمعۃ لا یجلد احدکم امراتہ جلد العبد ولعله یصاجعها من اخر
یومها مسلم عن عبد الله بن زمعۃ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام
کی طرح کب تلک اور کسواسطے لوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر مین اوسکو

اپنے پاس سُلا دیگا ف یعنے شرعاً اور عقلاً مناسب نہین کہ جسکو اپنے پاس لٹایا ہے اوسکو ایسی
سخت مار سے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے

۸۳۴ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہی ف ایک شخص نے
گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو خود کیجئے اوسپر کیا ہنسے معلوم ہوا کہ
گوز پر ہنسنا درست نہین کہ یہ ادنی ہے اور دوسرے کو شرمندگی

۸۳۵ م اَبُوْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ اَلَّا حَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ لَهٗ حِيْنَ اَتَاهُ
بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون نہ ڈپٹ
دیا اگرچہ اوسپر ایک آدمی لکڑی ہی رکھدیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ
کا پیالہ لایا ف حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کہلا رکھنا چاہئے تاکہ کوئی چیز اوسمین نگر پڑے
اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے

۸۳۶ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمَّتِيْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے منہہ اور ہاتھ پانوں روشن ہونگے قیامت کے دن
وضو کے اثر سے ف یعنے جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت مین روشن ہوجاویگا

۸۳۷ ف اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَهٗ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین
براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہی

۸۳۸ م عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا
خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو میرا بھائی ہی خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنے عائشہ مجھکو حلال ہی یہ حضرت
نے ابی بکر صدیق رضی سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ رضی کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضی

کہا کیا

کہا کہ یا حضرت مین تو آپ کا بہائی ہون یہ حدیث اسیطرح مرسل آئی ہی یعنے عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ہی ہے حضرت سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجھکو بہائی فرمایا کرتے ہین سو بہائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تمہارے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے

۴۳۹ ف جابرؓ انتم الیوم خیر اھل الارض قالہ یوم الحدیبیۃ وکانوا الفا واربعمائۃ

بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اوس روز اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنے میدان مین ٹکرے ہو جاوین گے مگر قدم نہ ہٹاوین گے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے

۴۴۰ ف انس انت مع من احببت بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اون کے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی ف انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہے اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنے انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیقؓ اور فاروقؓ کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

۴۴۱ ف البراء بن عازب انت منی وانا منک قالہ لعلی رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰؓ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف

یعنے کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی

۸۴۲ مر انس انت ھیہ لقد کبرت سنک قالہ لیتیمۃ کانت عند ام سلیم

ام انس بن مالک مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز ہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ما کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا

۸۴۳ مر ان مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء

مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور البتہ سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خون ریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہون گے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا

۸۴۴ ق ابو سعید اوہ عین الربوا الا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع اخر ثم اشتر بہ قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع لمطعم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی روایۃ البخاری اوہ اوہ عین الربوا مرتین

بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کر ولیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہی تو ناکارے خرمون کو بیچ دوسری بیع سے پہر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضہ سے فرمایا جب کہ وے حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلال رضہ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرما تھے سو مینے اون کے دو صاع ایک صاع سے بیچ حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنے ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا اور بدلنا اسیکا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہی تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پہر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین

زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہیں

۸۴۵ م مُبَیْشَۃُ الْھُذَلِیُّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ مسلم میں مُبَیشہ رضی سے روایت ہی کہ ایام تشریق کے کھانے پینے اور یادِ الٰہی کے دن ہین ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنے کھانے پینے کے دن ہین انمین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین

۸۴۶ ف عَائِشَۃُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری او مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہون گا مین کل کہان ہون گا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بی بیون کے گھر رہتے تھے ولکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوے تب یہ حدیث فرمائی یعنے کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بی بیان سمجھین کہ حضرت کا دل بھی چاہتا ہی کہ حضرت عائشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوے پھر مین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ رضی کی ثابت ہوی

۸۴۷ م اَبُوْ قَتَادَۃُ یُوْسُ ابْنُ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمار رضی کے بیٹے تجھکو بڑی سختی ہونا ہی تجھکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ رضی تھا اول سرغنہ ہی کے فریق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رضی سے لڑائی ہوی تب عمار شہید ہوے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام یحیی علی مرتضی رضی تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۸۴۸ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْکِذْبِ اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنی اوسکو کہنے لگے ف یعنے جھوٹ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹ مین داخل ہی کہ جو خبر سنی بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے

کہ اکثر اخبار جھوٹہ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی سنے تحقیق کسی بات
کو زبان سے نکالے اسیواسطے علمأ اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور
خوب چھانٹ پچھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالی اون کے
درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنی یا کسی کتاب مین دیکھی تو
اوسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے

۸۴۹ ف اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ
اَرَی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال فائدہ دینے والا ہے اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجھکو یہ
معلوم ہوتا ہی کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف
قرآن مین جب اس مضمون کی آیتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور
محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے
سب قسم کے مال سے مجھکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو آپ
اوسکو جو چاہے سو کیجئے اور جسکو مناسب دیکھئے اوسکو دیدیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت
نہایت خوش ہوئے اون کی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم
ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون سے نسبت برادرنی کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت
عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامہنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرت اکثر اوس مین تشریف
لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی بھی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کر

۸۵۰ مر جَابِرٌ لِیْ فَجُدَّیْ نَخْلِكَ فَاِنَّكَ عَسٰی اَنْ تَصِلَ فِیْهَا اَوْ تَفْعَلَ مَعْرُوْفًا قَالَهُ لِخَالَةِ جَابِرٍ
وَقَدْ طَلُقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو تو جا اپنے خرمون کو شاید تو خیرات کرے یا اور کوئی
نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے

خرمون کو درخت سے توڑیے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا بھی مذہب
ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہے

۸۵۱ مر عَائِشَةَ بَيْتٌ لَا تَمُرُّ فِيهِ جِيَاعُ أَهْلِهِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل
مدینہ کے حق فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

۸۵۲ مر جَابِرٍ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھہ فرق باقی نہین رہتا ف یعنے ایمان
کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوس مین کچھہ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا
اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب
مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے
نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جبتک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے
نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہر صورت ترک نماز کفر
ہی یا مشابہہ کفر ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اسکو آسان نہ سمجھے فوصت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے

۸۵۳ مر عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ
لِمَنْ شَاءَ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے
درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسرے بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنے واجب نہین

۸۵۴ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لَيْلَةَ الرَّوْضَةِ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ
الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ قَالَهُ لَهُ حِينَ
قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ
تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو
اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونہون نے اپنا خواب

حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر
کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا

۱۰۵ ق البراء بن عازب تلک الملائکۃ کانت تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراھا
الناس ما تستتر منھم قالہ لاسید بن حضیر حین قرأ سورۃ الکھف باللیل وعندہ
فرس مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسہ ینفر منھا

بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے فرشتے تھے تیرا قران پڑھنا سنتے
تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اون سے نہ چھپتے یہ حضرت نے
اسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وے سورۂ کہف پڑھتے تھے اور اون کے پاس گھوڑا دو رسیون
مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اوسمین چراغ روشن تھے تو مدام بدلی قریب
ہوتی جاتی تھی اور اوسکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ اسید بن حضیر
کا لڑکا اون کے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین اسکا کچل جاوے قران پڑھنا
موقوف کیا بدلی بھی غایب ہو گئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ قران کی سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین ہر کسیکو نظر نہین آتے

۱۰۶ ع عائشۃ تلک الکلمۃ الحق یخطفھا الجنی فیقذفھا فی اذن ولیہ فیزیدون فیھا
مائۃ کذبۃ قالہ لھا حین قالت ان الکھان کانوا یحدثونا بالشیء فنجدہ حقا

مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ سچ بات کو فرشتون سے جن بے بہا گناہی
سنوا اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا تو وہ اوسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے
حضرت عائشہ رضی سے کہا جب کہ اونہون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو
ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کر کے
آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن
جھوٹے تھے اور بے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا

حضرت اگر کاہن جھوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنے جو اس عالم میں ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی گفتگو
کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے
ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات سچ ہوتی ہی
اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اونکی اکثر جھوٹھی
باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے

۸۵۷ مر ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلک محض الایمان یعنی الوسوسۃ قالہ حین سئل عنہا وہی
ما یجد الانسان فی نفسہ ما یتعاظم ان یتکلم ویروی ذلک صریح الایمان رواہ
ابوہریرۃ تفرد بہ مسلم ایضا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو مدجانا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے
سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا
جانتا ہی اور دوسری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت
پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم انکو زبان
پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا
ایمان کی نشانی ہی اگر دلمین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح
ایمان ہی چنانچہ ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین
بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہوجاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے فرمایا الحمد للہ
کہ جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنے شیطان کا فون سے تو شرک اور بت پرستی کروانا ہی لیکن
مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف
دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے اکثر ہے

بیان وسوسہ اور اسکے علاج کا اور دوسرے ابواب متعلق ایمان

۸۶۰ م رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ
خَبِيثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک
بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اون کے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور
خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک
حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہین

۸۶۱ خ اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجھکو بہشت مین داخل کرے گی ف ایک
شخص نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص یعنے قل ہو اللہ سے بہت محبت کرتا ہون حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۸۶۲ م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ
رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بُریدہ بن حُصَیب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غازیون
کی بی بیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اون کے ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین
مرد مجاہدین مردے گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا
کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہے گا سو لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنے اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے

۸۶۳ ق اِبْنُ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونو کا حساب خدا پر ہی تم دونو
مین ایک تو جھوٹا ہی تجھکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی بہو کو بدکاری کا

جب لگایا اوسنے انکار کیا دونون اپسمین قسم کہا جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے دومین ایک مقرر جھوٹا ہی اگرچہ شروع مین کسی پر جھوٹا دعوٰی ثابت ہو لیکن قیامت
مین خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جو روکو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اوسکے
مال مین اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو مال صحت و تندرستی کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اوسکے بدلے

ق ۸۶۲ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ
الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا مسلمان پر کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور
جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنے یرحمک اللہ کہنا

م ۸۶۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین یارسول اللہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجھکو بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر
اور جب تجھسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ
کہے تو اوسکا جواب دے یعنے یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جاکر پوچھ اور جب کہ
مرجاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھہ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور
اس حدیث مین چھہ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ یا چھہ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی
زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھہ کبھی کم و زیادہ

خ ۸۶۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ
وَيُرْوٰى لِلّٰهِ عَلٰى مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن

کو دھوے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن

جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے

۱۹۵ مر جَابِرٌ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمِنْيَحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور اون کے ڈول کو اسکے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنے اونٹنی گابھن کرنے کے واسطے اور محتاجوں کو اونٹ زیادہ دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں یعنے غازی کو سوار کرنا یہ سب لازمی حضرت نے اون میں سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ کے کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے

ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوے پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے

۱۹۶ ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ آخِرَ مَا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنے بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس تو کبھی لگے گی پینے میں جاتی رہے گی لیکن اہل جنت اللہ کے واسطے اوسکو پیاس

۱۹۷ مر أُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے بیپٹھ پیچھے مقبول ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنے جو تو نے نیک چیز اوسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملے گی اور تجھکو بھی ملے گی

م ابوہریرۃ دینارا انفقتہ فی سبیل اللہ تعالیٰ ودینارا انفقتہ فی رقبۃ ودینار ۱۶۸
تصدقت بہ علی مسکین ودینارا انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقت علی اھلک

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنے بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہی جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہی فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے

م عثمان بن ابی العاص الثقفی ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ ۱۶۹
فتعوذ باللہ منہ وانفل علی یسارک ثلثا قالہ لہ حین قال ان الشیطان قد حال بینی وبین
صلوتی وقرأتی یلبسھا علی مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان ہی اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکے
شر سے اور اپنے بائین طرف تین بار تھک تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا
جب کہ اوسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرات کے اندر مجھکو قرآن کے
پڑھنے مین شبہہ ڈال دیتا ہی ف یعنے جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب نام ہی پھر اوسکے علاج بتلائے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا دھنان نام ہی

خ عائشۃ ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک بخاری مین حضرت ۱۷۰
عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے
واسطے مغفرت مانگون گا اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضی نے عرض کی
کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجئے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ف ابوھریرۃ راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل ۱۷۱

ف باب ان نفقۃ اھل وعیال وخرج جہاد وفک رقبۃ افضل

و الفدادین اھل الوبر والسکینۃ فی اھل الغنم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتی کفر کی مشرق کی طرف سے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غم خوری بکری والون مین ہی ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئی اور دجال بھی اسی طرف سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جاہلون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سانپ اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بہتر مسکین ہوتے ہین اسواسطے پیغمبرون نے بکرون کو چرایا

۸۷۲ م ابوھریرۃ رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہت لوگ پریشان موغبار الودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کہا بیٹھین تو خدا اون کی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنے بعضے بندگان خدا ظاہر مین ایسے بُرے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن مین ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کبھی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے + شعر + خاکسارانِ جہان را بحقارت منگر + توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد + مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان موخاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے نشان کسارہی اور گمنامی حق تعالے کو پسند ہے

۸۷۳ خ سھل بن سعد رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیھا وموضع سوط احدکم من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیھا والروحۃ یروحھا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا وما علیھا بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دارالاسلام کے سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز

یا آخر روز

یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی وارش سے ف آخرت کا ثواب
اور آخرت کا کمتر سکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی
م سلمان رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شھر وقیامہ وان مات جری علیہ عملہ ۸۷۴
الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن جو کی دنیا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری
سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوپر
جاری رہے گی اور منکر نکیر کے خوف سے بیخبر ہوجاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا
ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا
م عائشۃ رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ۸۷۵
حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز ہے دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہے
ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو
نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے
م المغیرۃ بن شعبۃ ساقی القوم اخرھم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے ۸۷۶
کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف یعنے ساقی کو لازم
ہی کہ اول اوپیاسے مسلمانون کو پلا دے پھر سبکے بعد آپ پیے اسیطرح ہر حاکم اور
رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری کا نظام
ق ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم مین حضرت ۸۷۷
عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا
نا انصافی اور ناشکری ہی ف اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کافر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے
م انس سبحان اللہ لا یطیقہ او لا تستطیعہ ویروی لا طاقۃ لمت بعذاب اللہ افلا ۸۷۹
قلت اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال لرجل

عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم بن انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجھکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکے بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کے بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو تجھکو آخرت مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھ پر کر لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہے نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے مُنہہ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیر ت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی

۸۷۹ خ اُمِّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین حضرت اُمّ سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج بے بہا اُترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگادے یعنے تاکہ تہجد پڑہین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنے دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت اُمّ سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین نمود ہوئے

۸۸۰ ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر یک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنے ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی اصل اور آن سے ہوئی ہو

۸۸۱ خ شدّاد بن اوس سیّد الاستغفار ان تقول العبد اللّٰھم انت ربّی لا الٰہ
الّا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علٰی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شرّ ما صنعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانّہ لا یغفر الذّنوب
الّا انت من قالھا فی النّھار موقنا بھا فمات من یومہ قبل ان یمسی فھو من اھل الجنّۃ
ومن قالھا من اللّیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنّۃ

بخاری مین شدّاد بن اوس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے
کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ
ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون
اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھہ سے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھہ پر ہی اور اپنے
گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجھکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوائے تیرے
جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور
جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہی ف
اللّٰھم سے الّا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب
مرگیا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے اس دعا کو سیّد الاستغفار کہتے ہین

۸۸۲ ق ابوبکرۃ شھرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجّۃ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف
امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین تو دونون مہینے ساتھی کم نہین
ہوتے اگر ایک انتیس ۲۹ دن کا ہوگا تو دوسرا تیس ۳۰ دن کا ہوگا اور اسحٰق نے کہا کہ ان دونون مہینے
کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم

۸۸۳ عمر صدقۃ تصدّق اللّٰہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہ یعنی القصر فی السّفر مع الامن
مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے

سواد سے کی حد تک کو قبول کرو یعنے امن کی حالت مین ہی نماز کا قصر سفر مین چاہیے ف
سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے
تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانیئے اور پوری پڑھیئے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ
سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین

۸۸۴ مر زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین اوسوقت ہی جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف
یعنے چاشت کے وقت ریتل گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگ کے
اونٹون کے گرد ہوجاتے ہین مشایخ لوگ مغرب کے بعد چھہ رکعت نماز کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الضحیٰ اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاوابین ہی اور اوابین اون عابدون
کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الہی کی طرف جھکا رہتا ہے

۸۸۵ مر اَبُوْهُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا
مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے

۸۸۶ خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ
رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اِبْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ
اور ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل
ہی یہ ابوسعید کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہے

۸۸۷ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ
بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى
الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ
بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ
تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَالَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنے پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوا ئے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلے گا مگر کہ خدا اوس ڈگ کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے یعنے جو مدت نماز کی انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک کہ اوس مکان مین بیٹھا رہے گا جسمین نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہین الہی اوسپر رحم کر الہی اوسکی مغفرت کر الہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نہ کھے یا وضو نہ توڑے ف ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئی تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین

۸۸۸ ق ابن عمر صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو صبح ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے

۸۸۹ م ابو ہریرۃ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ چیچک اڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان سے ٹھوکے کے سبب سے ہی

۸۹۰ مر أَبُو هُرَيْرَةَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت اُحد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکے کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنے دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور اگ بدن پر بہت سی لیٹے

۸۹۱ مر جَابِرٍ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي اثْنَيْنِ وَطَعَامُ اثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کہانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنے مومن کو حرص نچاہیے اپنے کہانے مین دوسرے ہوکھے ہیائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان ہوکہا ہے اور دیکھا کرے

۸۹۲ مر صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ مسلم مین صُہیب بن سِنان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا معاملہ اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گذاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو یہی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنے مومن کا کسیطرح نقصان نہین خوشی مین شکر گذاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین

۸۹۳ مر جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَلَى مَا تُؤْصَدُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ وَإِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مسلم مین جابر بن

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں
کی دمیں ہیں تم جیسے شریر گھوڑا اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو
اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے
داہنے اور بائیں پر ہوں ف نماز کے اخیر میں بعضے لوگ ہاتھ اٹھا کر داہنے بائیں کے
لوگوں کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹھانا منع کیا

ف اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِهٰذَا
الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْهِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم میں اُمِّ قیس محصن سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتوں سے
فرمایا کہ کیوں تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹے سے تم لازم پکڑو اس گوٹ کو اسواسطے
کہ اسمیں سات بیماری کی شفا ہی اودہن سے ایک ذات الجنب ہی یعنے پانجر کا درد حلق کے ورم میں
ناک میں ڈالیئے اور ذات الجنب میں حلق کے اندر ڈالئے ف عرب کی عورتیں ورم
حلق میں جو اپنے لڑکوں کو کھانٹی دیتی ہیں حضرت نے اوس سے منع کیا اور فرمایا کہ گوٹ کی گھانٹی
دیا کرو پھر فرمایا کہ گوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنے ورم حلق اور ذات الجنب
کو باقی بیماریوں کو نہیں مذکور کیا ہی لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ گوٹ گرم خشک ہے جیسے پیشاب کو جاری
کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور خناق کی قوت زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے
ساتھ پیجئے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری سے بخار کو شفا دیتا ہی لڑکوں
کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط بھی
گوٹ کہتے ہیں لیکن اطباء عود ہندی کو اگر کہتے ہیں اگر بھی گرم خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور
جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور کہانسی اور دمہ اور غشی اور سردرد خفقان کو اور
اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہے

ف اِنَّ عُمَرَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ

فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہے خواہ اوسکو اچھا لگے یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اوسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نہ چاہیے ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین

ق ۸۹۶ ابو ہریرۃ علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین طاعون یا اور دجال داخل نہ ہوگا

ح ۸۹۷ ابو ہریرۃ عمرو بن لحی بن قمعۃ بن خندف ابو خزاعۃ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پڑپوتا خزاعہ کا باپ ہے ف یعنے خزاعہ کا قوم عمرو بن لحی کی اولاد مین سے لوگ یعنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کے قوم مین کچھ

۸۹۸ اختلاف تھا حضرتؐ نے اوسکو بیان کردیا عرب مین بت پرستی اور سانڈہ چھوڑنا عمرو لحی سے شروع ہوا

م ابو ایوب غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس وغربت مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا یعنے جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتری اوس سے جسپر آفتاب طلوع اور غروب کیا یعنے تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی

۸۹۹ م جابر غلظ القلوب فی اھل المشرق والایمان فی اھل الحجاز مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہے

ف مدینے کے جانب مشرق مغرب کے قوم رہتے تھے نہایت سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہے

۹۰۰ م النواس بن سمعان غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبھہ لعبد العزی بن قطن من ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃ الکھف انہ مخارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا

يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ
كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ
صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ
[illegible] اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ
فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ
فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ
جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ
اللهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا
كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ
فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى
يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ
وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي
قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ
يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ
مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ
الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِي السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ
عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ

نفس واحدة ثم يضبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض
موضع شبر الا ملاءه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل
الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا
لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض
انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها
ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر
لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك
اذ بعث الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن
وكل مسلم وتبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة

مسلم میں نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے
مجھکو ڈر ایا ہی یعنے دجال کے سوا مجھکو تمہارے حق میں اور فسادوں کا خوف ہے اگر دجال نکلا
اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تمسے پہلے میں اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤں گا
اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق
میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگرالے بالوں الا ہی اوسکی آنکھ میں ٹیڑھ
ہی گویا کہ میں اوسکی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھہ عبد العزیٰ ایک کافر تھا سو
جو شخص کہ تم میں سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں اوسپر پڑھے مقرر
وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹھاویگا بائیں
اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کسقدر اوسکو میں پرورنگی اور
اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اون میں سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے
مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ تمہارے دن ہیں اصحاب بولے یا رسول اللہ
سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم

اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنے جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہوا وسیطرح
اوس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتاب وی زمین مین کیون
کر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا ہنکاتی ہے اور اڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا
گا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوین گے اور اوسکی بات مانین گے تو
آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برسا ویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گیاس اور اناج جما ویگی
تو شام کو اون کے مواشی آوین گے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تہن ہوکر
اور کوکہین خوب تن کر یعنے موٹے تازے ہوجاوین گے پھر دجال دوسری قوم پاس اویگا تو اونکو
کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے قول کو رد کرین گے یعنے اوسکی بات نہ مانین گے
تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اون پر قحط اور خشکی پڑیگی اون کے ہاتون مین اون کے مالون
مین سے کچھ نہ باقی رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اوس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے
نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہوجاوین گے جیسے شہد کی مکھیان
بر طرف مکھئے کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے مارے گا
سو اوسکو قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو لوک ہوجاتا ہی پھر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا
سو وہ جوان سامہنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی
بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اُترین گے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے
اپنے دونون ہاتھہ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوین گے
تو پسینا ٹپکے گا اور جب کہ اپنا سر اُٹھاوین گے تو موتی سے بوند بہین گے سو جس کافر پاس عیسی اُترین گے
اور اوسکو اون کے دم کی باد پہنچے گی سو وہ مرجاویگا اور اوسکا دم پہنچیگا جہان تک اون کی نظر پہنچیگی
پھر عیسی دجال کو تلاش کرین گے یہان تک کہ اوسکو باب لُد پاوین گے لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام
سو اوسکو قتل کرین گے پھر عیسی بن مریم اون لوگون کے پاس آوین گے جنکو خدا نے دجال سے
بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوین گے اور اونکو اون کے بہشت کے درجات کی خبر دینگے

سو اسی حال مین ہون گے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیٰ کو حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج کا یاجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑین گے تو اون کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرین گے تو پی جاوین گے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اون کے پچھلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلین گے یہان تک کہ اوس پہاڑ تک پہنچین گے جہان درختون کی کثرت ہی یعنے بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارین گے سو خدا اون کے تیرون کو خون آلودہ کر کے واپس کریگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اون کے اصحاب گھیرے رہین گے یہان تک کہ اون کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب دعا کرین گے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوین گے ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اتریں گے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوین گے یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہون گی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرین گے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اٹھا لیجاوین گی اور اونکو پھینک دیوین گی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اون پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھا دیگا اور اوسکے چھلکے کو بگلہ سا بنا کر اوسکے سایہ مین بیٹھین گے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھ والی اونٹنی اون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھ والی گائی ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھ والی بکری ایک جتھے کے لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہون گے کہ یکایک حق تعالی ایک باد ہوا بھیجے گا کہ اونکی بغلون

کے بچنے لگی گی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور ہر بد ذات لوگ باقی رہ جاوینگے آنہیں بہتر بن ہونگے گدھوں کی طرح سو اون پر قیامت قایم ہوگی ف ایکبار حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑہنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اوسکا حضرت عیسی کے ہاتہہ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اوسکا مرجانا اور بعد چندیے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قایم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کی امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی یعنے متقی مومن سے ہوا اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہوا اوسکو مستدرج کہتے ہین

ف حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ ۹۰۱
وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم من حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ مرد کا اوسکے گہر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایہ مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہی ف یعنے اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچہہ قصور یا نا انصافی ہوجاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی

مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۹۰۲
مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو

کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنے حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانوں کے واسطے چار پایہ سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے جیسا کہ حضرت صلعم نے رکھا تھا

۹۰۳ م ابو موسیٰ و انس فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

مسلم میں ابو موسیٰ اور انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر ف ثرید اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو شوربے میں بھگو یا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانوں سے زیادہ حضرت عائشہ رضی کے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتوں کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی

۹۰۴ م جابر قتلکم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر قاله علی ثنیة المراد

مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو تم میں سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المراد پر فرمایا ف ثنیۃ المراد ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اس پر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا اسنے نزدیک مغفرت کے زیادہ پیارا ہے آپ حضرت نے پسند فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے

۹۰۵ ق ابو هريرة في الحبة السوداء شفاء من كل داء الا السام بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہی سوائے موت کے

ف یعنے سب سرد بیماریوں کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی تفصیل ساتویں باب میں گذری

۹۰۶ ق ابو هريرة في كل كبد حرى اجر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے میں ثواب ہے ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اوسکو پانی پلاؤں مجھکو اسمیں کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو کافر

۹۰۷ م جابر فيما سقت الانهار والغيم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشر

مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمیں دسواں

حصہ زکوٰۃ ہی اور جو کہیت اونٹون پر پانی لاد کر سینچے جاوے اوسمین بیسوان حصہ زکوٰۃ ہی ف
جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت یہ کام ہے
م جابرؓ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۹۰۸ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر اونہون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد
ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے
ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيْهِ مِنَ الْاَبَارِيْقِ ۹۰۹
كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ
اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کے صنعا مین اور البتہ اوسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے
شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ ۹۱۰
لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اونکا کوئی مددگار
سوا ے خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہنے
کے سبب سے حضرت نے اونکی فضیلت بیان کی
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے ۹۱۱
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پنڈلی کو دیکھتا ہون
کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا
م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے ۹۱۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنے اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ
دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا
غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے

۹۱۳ ف عبد الرحمن بن عوف کلاکما قتلہ یعنی ابا جہل قال لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنے ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونونکی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی

۹۱۴ ف ابو ہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذھا من الغنائم یوم خیبر لم تصبھا المقاسم قال لعبد لہ اسمہ رفاعۃ ویقال لہ مدعم قتل بوادی القری مقفلہ من خیبر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سے اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پہلے ف وادی القری یہود یون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پہنچا تو حضرت کے غلام یعنے مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا اگ کا تسمہ ہی یعنے اگر تو نہ دیتا تو اگ ہوکر تجھکو جلاتا

۹۱۵ ھر جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مذلی وبروی مذل فی الجنۃ لابی الدحداح مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے ہین جنت مین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین جھکے ہوئے ہین ابو دحداح کے واسطے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابو لبابہ سے ایک خرما کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اسکو درخت دے ڈالے

نوبہشت مین اوسیکے حوض خرما کے گچھے پاوے ابوشیبہ نے درخت نہ دیا ابوذر خراج سے وہ
درخت ابوشیبہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابوذر خراج مرسے گئے حضرت نے اون سے جہاد کی
نماز پڑھ کے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہے کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو بہت پسند ہے
خ ابوذر کیف اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او قال یؤخرون ۹۱۶
الصلوۃ عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل
فانہا لک نافلۃ قالہ لہ بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا
اوسوقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب
وقت سے تاخیر کرینگے یعنے مکروہ وقت مین پڑہینگے میںنے کہا اوسوقت مین مجھکو آپ کیا حکم
کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑہ لیا کیجیو پھر اگر جماعت کی نماز اون کے ساتھہ
پاوے تو اون کے ساتھہ بھی پڑہ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہوجاویگی یہ حضرت نے
ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی
خ ابن عمرا وعبید اللہ بن عمر وکیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ ۹۱۷
من الناس قد مرجت عہودہم وامانا تہم واختلفوا فصاروا ہکذا وشبک
اصابعہ قال فکیف اصنع یا رسول اللہ قال تاخذ ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل
علی خاصتک وتدع عوامہم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبید اللہ بن عمر رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمر تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑہ مغز لوگون
مین جنکے عہد وپیمان اور امانت داریان بگڑجاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑجاویگی تو ایسے لوگ
اسطرح ہوجاوینگے اور حضرت نے اون کے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی
انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمر نے کہا سو اوسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا
جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا
اور اون کو اون کے حالات پر چھوڑنا ف یعنے جب تو نہ بگڑجاوے اور بے دینی کے سبب

دنیا دار یا بے دین یا صلاح نفس
خویش مشغول یا شہر دار یا قول
دفعل عوام کے وقت یا پابند رہ

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی
اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر ہو (ادنس)

۹۱۸ مر عُمَرُ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُو بِکَ قَلُوْصُکَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَاَلَّا لِاَحَدِ
بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ مِنْ یَهُوْدِ خَیْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جسوقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی
تیری اونٹنی راتون کو یعنے سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت سے ابوالحقیق یہودی کے کسی بیٹے نے
فرمایا پھر عمر فاروق رضی نے اونکو تیماء اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے
جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان سے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق رضی
اپنی خلافت مین چاہا کہ اون کو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیون نکالتے ہو کہ حالانکہ
تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قایم رکھا تب عمر فاروق رضی نے یہ حدیث پڑھی یعنے حضرت نے اس حدیث
مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابوالقاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا
فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنے ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین ہر اون کو
شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہے

۹۱۹ مر عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ کَیْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْکُمَا وَیُرْوٰی کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ
دَعْهَا عَنْکَ قَالَ لَهٗ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ یَحْیٰی بِنْتَ اَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَجَاءَتْ اِمْرَاَةٌ
سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا مسلم مین عُقبہ بن حارث رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور
حالانکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودہ پلایا اور دوسری روایت یون ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور
حالانکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دیے یہ حضرت نے عُقبہ سے فرمایا
جب کہ اوسنے اُم یحیی ابی ایاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے
کہا کہ مینے تم دونو جورو خاوند کو دودہ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عُقبہ نے
کہا کہ مجھکو معلوم نہین کہ تو نے میرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونہون نے بھی انکار

کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا بھی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنے شیر خوارگی ثابت ہوجاتی ہے لیکن اور امامون کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو اون کے نزدیک

اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہ فتوی

۹۲۰ ق انس کیف یفلح قوم شجوا نبیهم وکسروا رباعیته وهو یدعوهم قاله یوم احد علقه البخاری واسنده مسلم بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنہون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیانکی

۹۲۱ ق ابن مسعود وانس لکل غادر لواء یوم القیمة بقدر غدرته بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف یہ اسواسطے ہوگا کہ وہ فضیحت ہو

۹۲۲ م ابن عباس لرأی الصلوة ویروی لما اصلی فتوضاء ویروی اریدان اصلی فتوضاء قاله حین خرج من الخلاء فاتی بطعام فقیل الا تتوضاء مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجھکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہے کہ پہر حضرت نے کھایا اور ہاتھہ مین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھہ دہونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھہ نہ دہوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاوے کہ اگر ہاتھہ پاک ہون تو دہونا واجب نہین

۹۲۳ ق ابن عباس لم یکن لهم یومئذ حتف ولو کان لهم لدعا لهم فیه یعنی لاهل مکة

حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میکے والوں پاس روس ریا نے میں اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام اون کے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نے مکے والوں کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی اوسوقت وہاں زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے

۹۲۸ ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے اسئے حضرت نے پوچھا تو کون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اون کے حق میں دعاء خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے خلاف نہیں

۹۲۹ ھر اَبُوْ قَتَادَةَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ فَقَالَ لَا بَلْ قَتَادَةَ سَرْ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم میں ابوقتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابوقتادہ سے لیلۃ التعریس کی شب کو فرمایا جب کہ اونسے تیسری بار حضرت کو تہام لیا ف حضرت نے رات پہر منزل کی تیندکے غلبے سے جھکنے لگے ابوقتادہ نے تین بار حضرت کو تہام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابوقتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابوقتادہ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی

۹۳۰ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا لَوْفَدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندے یہ حضرت نے عبدالقیس کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ اون سے پوچھا کہ تم کونسی قوم یا کون ایلچی ہو تو اونہوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف عبدالقیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وہ حضرت کی خدمت میں مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی

ف اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۴۲۷
مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ
الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم مین ابوقتادہ رضی
جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مُردہ آرام پانے والا ہی یا آرام دینے
والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت
اور جانور آرام پاتے ہین ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنے مومن متقی کے حق مین دنیا قیدخانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت
کی برکت سے فجر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق دنیا سے قید ہوتا ہے
ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہے
ف اَبُوْهُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم ۴۲۸
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمہارے
قرض کو کسی مالدار پر آتا دے تو ان لینا چاہئے ف یعنے مالدار ہوکر قرض نہ ادا کرے
اور ٹالے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے تو لازم ہے کہ اسکا قرض ادا کرے
مرجانو معاذ اللہ ان تحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرؤن ۴۲۹
القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا
کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اون کے
مزخرون سے نیچے نہین اترتا یعنے قرآن کی دلمین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے ایسے نکلے جیسے تیر جانور سے
پار ہوجاتا ہی ف ذِی الْخُوَيْصِرَةِ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے
نہین تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق نے کہا یا حضرت اگر حکم

ہو نوین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہی لیکن اسمین بدنامی ہو گی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے وحشت کرین گے اسلام سے محروم رہین گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے یعنی جگہہ ٹال جانا چاہیے

۹۳۰ **م** سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَاهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھہ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنے سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۹۳۱ **م** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر

۹۳۲ **خ** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ قَالُوا لَوْ قَدِ هَوَازِنَ حِينَ جَاءُوهُ مُسْلِمِينَ فَسَاَلُوهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھہ کے لشکر کو تم دیکھتے اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور سے میں تمہاری انتظار ہی کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے بیڑیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اونہون نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دین **ف** جنگ حنین مین ہوازن کے قوم پر فتح ہوئی اون کے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اون کی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہوین تو اون کے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اون کے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے

اون کے

اون کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونہون نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اون کے جورو لڑکے پھیر دیئے

خ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمها الا الله لا یعلم احد ما یکون فی غد الا الله ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام ولا تعلم نفس ما ذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت وما یدری احد متی یجیء المطر بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا سوا ے خدا ے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا ے خدا ے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہی لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینہہ کب آویگا ف یعنے غیب کی بات بالیقین سوا ے خدا ے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہی خود دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا ے کے بتلا ے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قراین برابر اڑھا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بنے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہے

م ابو هریرة من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رانی باهله وماله۔ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین

وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے بعنے حضرت کی تمنائی دیدار مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا ۔ شعر ۔ حبِ احمد ہے سراپا ایمان ۔ جان و مال اوسکی جہلک پر قربان

ف عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ ۹۳۵۰

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور پیدا اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہی ف ۔ یعنے جب کسیکے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ کے گالی دلانے کا بھی باعث ہوا

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ ۹۳۶۰

مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکے پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو نگہبان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا انہین پہاڑون کی جو گھاٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انہین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرنے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے ف حضرتؐ نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر

عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے
فراغت سے عبادت ہو سکتی ہی لیکن کوشہ گیری اوسوقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے
عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہے
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اون کی زیادتیان سہنا کوشہ گیری سے افضل ہے

ق ابن عباس من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع ۹۳۷
الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام ویروی بدعایۃ الاسلام اسلم
تسلم واسلم یوتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان علیک اثم الاریسیین
ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک
بہ شیئا الی قولہ فقولوا اشھدوا بانا مسلمون کتبہ الی

قیصر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون
کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہی جو
راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین
دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جاوے تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین
قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور
تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنے جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اون کی گمراہی کا
عذاب تجھ پر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہی
وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی عبادت اوپر سنش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے
ساتھ شریک نہ ٹہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک
نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منہہ موڑین تو اون سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان
ہین حکم الہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابوسفیان
نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہم سے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین

گیا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی سے بادشاہ روم کے پاس خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے
شام کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالہ کیا ہرقل نے روم کا بادشاہ اوسوقت
مین یا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا خویش جانتا کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی
معہ چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر
قریب ہے مینے کہا کہ مین تو مجھکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے پہلا یا اور میرے ساتھی میرے
پیچھے بٹھلائے بہر مترجم یعنے دوبھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون کے کہ مین اس
شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلا ؤ ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی
اگر در دغگوئی مشہور ہونیکا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس
پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے
بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے
پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے
کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے تابع ہوئے ہین
بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے
ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اومین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین
بادشاہ نے کہا کہ تم سے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال
کیا ہے مینے کہا کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے
دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمیے اور اوس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب
کیا کرے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا ہے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے
کہا کہ تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسنے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے
دوبھاشیے سے کہہ دیا کہ مینے اوسکا حسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی پیغمبر
لوگ اسیطرح جسنے اپنی قوم مین شرافت اور نجابت اور عمدہ خاندان ہوتے اسنے مین مینے پوچھا کہ اوسکے

باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو بولے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص سو
پر دیے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعداروں کا حال پوچھا
کہ سردار ہین یا غریب تو بولے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اون کی اول غریب لوگ اطاعت
کرتے ہین یعنے بڑے آدمی غرور سے بنے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی
اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو بولے کہا نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھے
کا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھے گا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر
پھر بھی جاتے ہین تو بولے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنے
ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے
ہین یا کم تو بولے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال
کو پہنچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو بولے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم
سو یہی سنت ہے پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہین
اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو بولے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ دغا نہین
کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو بولے کہا کہ نہین سو
اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو
بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تجکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور ہر اور پرہیزگاری
اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین
آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین
ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہنچ سکون گا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے
پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور بالبتہ اوسکے سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک
پہنچے گی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو
اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا

اخراج ہوا تو اسنے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ ہیجا کہ بادشاہ روم اونس سے وہ ایسی ہو جیسے
مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجھکو اسلام مین داخل کیا ایسی
بے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے
پھر اون سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی
سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب پھر گئے اور گورخرون
کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پاے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ میں نے
تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو تم مجھکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے
بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے ف ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا
بڑا عالم تھا اور سیر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان
نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کے خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون
مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوے ایک حبش کا بادشاہ نجاشی
دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا نام
عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے کہ تم توحید الہی کی دعوت کرتے
ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسی ع کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا
کہ شاید کہین اور ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو غورتین بھیجین
ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے
غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر و
اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان
مین نصاری کہتے ہین کہ عیسی ع کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے
کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسی کے بعد فارقلیط یعنے ہمارے حضرت آوینگے دوسری
دلیل یہ کہ حضرت کے نصرانی بادشاہون نے عیسی ع کے بعد نبی کے ہونیکا اقرار کیا چنانچہ ہرقل

اور متقوفین کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کہتا ہے بنا نے
حضرت سے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف
ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ایمان کے منافی ہے

م حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ
وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے
ذکر میں فرمایا کہ اون میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی چھوڑیں اور اون میں سے
ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی اونمیں سے چھوٹی ہیں اور بعضی بڑی ف یعنے
تین فساد تو عالم گیر ہوں گے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فسادوں سے
کون فساد مراد ہیں بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنے چنگیز خان اور ہلاکو کے
وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

ف أَبُو هُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۹۳۹
إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا
زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ - بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے
کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ
دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے
بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ
کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنے دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے
پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

ف أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ۹۴۰
ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ بخاری اور مسلم میں ام حرام

ملحان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بیٹھے تختوں پر یا جیسے بادشاہ تختوں پر ف ام حرام کی روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سو کر ہنستے جاگے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلا دیا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر سوار ہو کر جہاد کریں گے بادشاہوں کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے کہ خدا مجھکو بھی اون غازیوں میں شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کیا ام حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاز سے اترکے سواری پر گریں اور مر گئیں

ف ابو ہریرہ عن احق بالشک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعی

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجھکو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا یقین کیوں نہیں ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھکو قید خانے میں دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنے تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا ہے اگر کوئی سمجھے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھی ایسا واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجھکو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی ہوتی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافروں نے حضرت لوط کے مہمانوں کی سے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوسوقت کی

کہ کاش مجھکو دفع کنار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کیطرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنے محفوظ مکان کی تمنا کرنا شانِ نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول یہ قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور بیگناہی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین نکر تا بلانے والے سے کہ

ساتھ چلا جاتا

۹۴۲ م ابوذرؓ نُورٌ اَنّٰی اَرَاہُ قَالَہٗ حِیْنَ سَاَلَہٗ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنے اوسکی ذات پاک پر نورِ جلال کے پردے مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

خ ابوسعیدؓ وَیْحَ عَمَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوے گا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوین گے ف جب علی مرتضیٰؓ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا

۹۴۳ ق ابوسعیدؓ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ عَمَّارٌ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افسوس ہے عمار پر باغی فرقہ اوسکو قتل کریگا عمار اونکو خدا کی طرف بلاوے گا اور وے اوسکو دوزخ کی طرف بلاوین گے

ق ابوسعیدؓ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ عَمَّارٌ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ بخاری مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افسوس ہے عمار پر باغی فرقہ اوسکو قتل کریگا عمار اونکو خدا کی طرف بلاوے گا اور وے اوسکو دوزخ کی طرف بلاوین گے

ق اَبُوْسَعِیْدٍ وَیُحَبَّذَا اِنَّ الْھِجْرَۃَ شَاْنُھَا شَدِیْدٌ ھَلْ لَّکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْنَحُ مِنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا قَالَہٗ لِاَعْرَابِیٍّ سَاَلَہٗ عَنِ الْھِجْرَۃِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ

ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے کہو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اون کی
زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بہلا اونکو دودہ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہے
اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بلنی بیلا بیانے کے دن اونکا دودہ دوہتا ہی یعنے محتاجون کو دیتا ہے
اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسیطرح کیا کر اپنے دیہات مین جو شہرون سے پرے ہے
سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹا دیگا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جب کہ اوسنے
ہجرت کا حال پوچھا ف قران حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت
کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد نپائی کہ وطن چھوڑنے ہجرت کی تکلیفن اُٹھانیکے کا اسواسطے ہجرت
سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے
ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا بطریق اولی کریگا

۹۴۴ ف اَبُوْبَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ
قالہ مرارًا بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تو نے اپنے
بہائی کی گردن کاٹی ہاے تو نے تو اپنے بہائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تعریف
آدمی کے حق مین ہر ہے کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب عُجب و ریا تو کمالات حاصل کرنے سے
بے نصیب رہا

۹۴۵ ف اَلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ یعنے
اَبَابَصِیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
ماں کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابوبصیر ف
حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالہ کردین
اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش
کی قوم سے بہاگ کے حضرت پاس مدینے مین آیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ شخص صلح

مٹرایا چاہتا ہے اور جنگ کردایا چاہتا ہے باقی قصہ ابوبصیر کا چھٹیے باب مین گذرا

۹۴۶ **م** جابرؓ ویلک من یعدل اذا لم اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اعدل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھہ پر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ میں نہ انصاف کیا البتہ تجھہ پر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا **ف** ایک منافق نے ادنی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا

۹۴۷ **ق** عبداللہ بن عمرو ویل للاعقاب من النار بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے **ف** حضرتؐ نے چند لوگون کو دیکھا کہ اونہون نے وضو کیا اور اونکی ایڑیان خشک رہ گئین تہین وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہنے پاوے

۹۴۸ **ق** ابوھریرۃ ویل للعراقیب من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی کو چون کو دوزخ سے یعنے اگر وضو مین کوچین خشک رہین گی تو دوزخ مین جلین گے **ف** ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہے تہوڑا بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہے قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھہ سکتا ہے

۹۴۹ **ق** زینب بنت جحش ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج ومأجوج مثل ھذہ وحلق باصبعیہ الابھام والتی تلیھا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہوچلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کہل گیا اسیکے برابر اور حضرتؐ نے اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنے اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم

مٹ جاوین گے اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہون گے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہوجاویگی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہوسگے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوجاوینگے ف حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سوکر جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوشی سے سرخ تھا فرمایا تھے لا الہ الا اللہ یہہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب راہ ہوجاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرین گے ہرچند وہ بلا عالم گیر ہوگی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

۹۵۰ م ابُوسَعِیدٍ ھٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَعْنِی الرَّجُلَ الَّذِیْ یُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنے وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے جسکا ذکر حضرت کرچکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب زدوکوب کرواسکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح گدا ہے پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہوگیا ہے کذب اور کفر کا یعنے اسکی بھی حضرت خبر دیگئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اسکو کسیکے مارے جلانے کی طاقت نہو گی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کرسکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانین گے کہ وہ آگ مین ہے اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے

۹۵۱ خ اِنْ مَسْعُوْدٍ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْجِلْدُ مُحِیْطٌ بِہٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہُ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا

وان

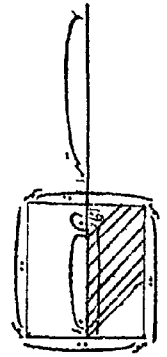

وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهْشَهُ هٰذَا قَالَ حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید اور تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکے تو اوسنے کاٹا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اسطرحسے ۱ ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترکِ دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے

آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے

ف عَائِشَةُ هٰذَا الْجَمَّالُ لَا حَمَّالُ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِهٖ ۹۰۲

لَبِنَةً فِيْ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ بیوپار اور پاک تر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اوسمین آخرت کی

خ عَائِشَةُ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهٗ عِنْدَ ۹۰۳

مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک

رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجھکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھہ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھہ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین کھہرنیا یا اور وہین قیام مبارک ہوئی

۹۰۴ خ ابن عباس ھذا جبریل اخذ برأس فرسہ وعلیہ اداۃ الحرب

بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل ہی اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ بنی قریظہ کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا

۹۰۵ مر العباس بن عبد المطلب ھذا حین حمی الوطیس قالہ یوم حنین

مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنے تو رجنگ خوب گرم ہو بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی

۹۰۶ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ھذا فلان وھو من قوم یعظمون البدن فابعثوھا لہ یعنی رجلا من کنانۃ قال یوم الحدیبیۃ لکفار قریش دعونی آتہ بعنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما اشرف مکرز بن حفص قال ھذا مکرز بن حفص وھو رجل فاجر وکان قال ایضا لھم دعونی آتہ

بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ اوس قوم سے ہی جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اوسکے سامنے کر دو یعنے قوم کنانہ کا ایک مرد حضرت سے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجھکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنے حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص آیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسرے بار مکرز بن حفص نمودار ہوا

حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بد ذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجھکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنے حضرت کے پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرت کے ساتھہ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب یہ لوگ قریب حدیبیہ کے مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو یہ کہے مین داخل ہونے سے روکا کفار نے کہا کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم سے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے فرمایا کہ اوسکے اونٹ اوسکے روبرو کردیئے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھہ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اون کے ساتھہ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہوچکا

ف مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورہ کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھنا چاہے سو روزہ رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھنا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرت نے اوسکے روزہ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہین

ف أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کی ہین یعنے بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم سے زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنا قوم اسواسطے فرمایا کہ وہ نبی مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے

ناپاک ہے بنی تمیم کو بشارت ہی

۹۵۹ خ ابن عباس هذه وهذه سواء یعنی الخنصر والابهام بخاری
مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنے
چھنگلی اور انگوٹھا خون سے بھی برابر ہے ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار
درم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہے پوری دیت کا یعنے سو دینار یا ہزار درم
یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہے چھوٹی ہون یا بڑی ف

۹۶۰ ابن عباس هلا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم به یعنی شاة میمونة
میمونہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیون
اوسکی کہال کیون نہ لی سو اوسکو پاک صاف کریے پہر اوسکو اپنے کام مین لاتے یعنے حضرت
میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے مردے جانور کی کہال صاف کرنے کے بعد کام مین لائی جا سکتی ہے

ہی موت سے کہال حرام نہین ہوتی

۹۶۱ خ ابو هريرة هلاك امتي ويروى هلكة امتي على يدي غلمة من قريش بخاری مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے
ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہی کہ سنے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو
ابو ہریرہ رضی نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اون پر لعنت کریے کیا دیے لونڈے ہونگے
ابو ہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اون کے نام بھی تیرے دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنے قریش
کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس نیے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی سینے غرتی اور خونریزی
ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی
کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا جیسا کہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے

۹۶۲ ف ابو هريرة هو اشد امتي على الدجال یعنی تمیم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں دجال سے نہایت سخت ہیں دجال پر یعنے بنی تمیم
یعنے جب کہ دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا قابو نہ چلے گا

ق ۱۲ اَبُوْذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ
اُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ
زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ ۱۲ ز
بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری و مسلم

میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے
ہیں قسم ہی رب کعبے کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیانکار لوگ
ہیں حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیانکار نہیں جو دیوے اسطرح اور اسطرح اور اسطرح
اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تو کم ہیں
جو اونٹ اور گاے اور بکری کا مالک اونکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت میں وے جانور دنیا سے بہت بڑے
اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو کونچینگے اپنے سینگوں سے اور اوسکو روندینگے
اپنی نیلوں اور کھروں سے جب پہلے جانور گذر چکینگے تو پچھلے جانور پھر پلٹ آوینگے
اسیطرح کو نچارو ندا کرینگے یہاں تک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکیگا ف ابوذر سے روایت ہے
کہ حضرت کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے تو جب مجھکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنے
سچی مالدار تو کم ہیں اکثر بخیل ہوتے ہیں نہ زکوۃ دیوین نہ محتاجوں کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب
میں گرفتار ہوں گے تب اُنکی زیانکاری ثابت ہوگی

خ ۱۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِي
الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَلَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا قَالَ لَهٗ
حِيْنَ قَالَ لَهٗ لَا تَاْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ بخاری میں ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون سے لیئے ہڈی اور لید جن کا کہانا ہی اور اسکا حال تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آیے اور وے خوب جن ہین سو اونہون سے مجھسے کہانا مانگا تو مینے اون سے واسطے خدا کے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابوہریرہ سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لانا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہی وہان سے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اون کی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہی اور گوبر جن کہانے ہین اور لید گہاس ہوجاتی ہی اوسکو اون سے جانور کہاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا

۹۶۵ **م** أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَ **قَالَهُ** فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قَالَ الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ** هَذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللَّهُ بِسُلْطَانِهِ أَمَالَهُ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهِ أَقُولُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لَيْلَةَ الْأَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَسِتِّمِائَةٍ وَقُلْتُ اللَّهُمَّ أَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِي إِلَيْهِ فَرَأَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَأَنِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسْفَلُ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ أَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَأَنَا أُشِيرُ إِلَى مَنْ بِأَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقَالَ لِأَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ لَا يَصِدُّونَنِي فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِي وَعَابُونِي فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ مَحْضُ نَفْسِي لَفْظُهُ وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِي عَلَى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ

علیہم

عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَأَنَا أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ أَعْرِضَ
حَدِيثَهُ بَعْدَ لَيْلَتِي هٰذِهِ إِلَّا عَلَى الَّذِينَ يَحْلِمُونَهُ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ
فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُونَ تَسْلِيمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراح رضے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مُردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے ساتھ توشہ
گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے
کہایا یہ حضرت نے اوس مُردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا ف
جابر رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہم پر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا
ہوچکا اور ہم پر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مُردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے
کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی بسلی کے نیچے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے
مین متردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی سات مہینہ بھر
وہان رہے اوکھایا یہ کے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی نے بسبب مرجاوے اور پانی پر اُتراوے تو حلال نہین اور اگر
کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہی ف حسن صفانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ خدا اوسکی امیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولون کو
سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاوّل کی گیارہوین تاریخ سن چھ سو بائیس ۶۲۲
ہجری مین اور مینے کہا کہ اسی مکلخ کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھلا دے کہ اوسکے
دیدار کو میرا اشتیاق تو جاتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد مینے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت
ایک بالاخانہ پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ ہے ہم سے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس
موجود ہین تو مینے کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہین مُردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر
ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکرا کے فرمایا کہ ہان حلال ہے تو مینے عرض کی اور جو لوگ کہ
سیڑھی کے نیچے ہین اون کی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون کے فرماد بھیجے کہ یہ لوگ مجھکو سچا

نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو مجھکو گالی دی اور اون لوگون سے مجھکو عیب لگایا تو مینے عرض
کی کہ یارسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھہ کلام کیا کہ اوسکی لفظین مجھکو یاد نہین رہین ولیکن اوسکا مطلب
تو یہی تھا کہ تو سے میری حدیث اون لوگون سے بیان کی جو اوسکو نہین قبول کرتے یعنے نااہلون سے
روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال سے ادنی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگون
کی طرف متوجہ ہوے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مینے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین
خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون
مگر اونہین لوگون سے کہون گا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے
والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھہ تنگی اور اداسی نہین پاتے
اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے بھی
معلوم ہوا کہ ایسی مجہلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون سے روبرو بیان کرنا
سخت ادنی ہے مشتاق دیندار سے کیا بعید ہے کہ نااہل سے روبرو ضائع نکرے

۹۶۶ ف اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي
الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي أَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنے ابوطالب دوزخ کی پایاب یعنے چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا
تو دوزخ کی تہ مین ہوتا ف ابوطالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور
مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اون پر کمتر ہلکا عذاب ہوا

۹۶۷ ف اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ بخاری اور
مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے
تحفہ ہی یعنے وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ رضی کی خادمہ تھی اوسکو زکوۃ
کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کہایا اور یہ فرمایا یعنے جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے
غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے

۹۶۸ م حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا جاوے تو اوسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے مین ف یعنے تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کہانے کی سفر مین اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے

۹۶۹ م اَبُوْ مُوْسٰى هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِيْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعہ مین ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون سی ہے سو دو قول اون مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت وہ وقت ہے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند بھی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعہ کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے

۹۷۰ ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھہ پر ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اُنڈیلنے والا ہی یعنے ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ اسمانون اور

اور زمین کو بنایا کہ اسنے خرچ سے تو اوسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور حالانکہ یہ فیض موقوف
سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنے ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ
فیض ہے کسکو اٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی ف یعنے کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین

۹۷۱ م ابو ہریرۃ یمینک علی ما یصدقک بہ صاحبک وفی روایۃ یصدق علیہ صاحبک
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیری ساتھی کے تصدیق کرنے
اور دوسری روایت یون ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنے مدعی
کی مراد پر قسم کہا ہے معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

الباب الحادی عشر فی الکلمات القدسیۃ التی اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہ جل جلالہ

گیارہوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب
کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اوسکو کہتے ہین
کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قران اور قدسی حدیث مین فرق یہ ہے کہ قران کا مضمون اور لفظ دونون
خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور
الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قران کا جھونا نے وضو درست
نہین اور حدیث قدسی کا جھونا درست ہے

۹۷۲ خ انس اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ بخاری مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مین نے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین
مبتلا کیا یعنے دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اون کے عوض اوسکو بہشت
دون گا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھر جانا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اور میرتا
غالب ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسکو بہشت کے سوا اور کیا ملے گا

۹۷۳ خ ابو ہریرۃ اذا احب العبد لقائی احببت لقائہ واذا کرہ لقائی کرہت لقائہ
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست

رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی

ف یعنے ایمان دار کو مرنے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کے حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرنے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کے حضور سے گھبراتا ہی

۹۷۴ خ ابو ہریرۃ اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع واذا تلقانی بذراع تلقیتہ بباع واذا تلقانی بباع جئتہ باسرع بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنے جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی رغبت ہے جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی

۹۷۵ م ابو ہریرۃ اذا ھم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوھا علیہ فان عملھا فاکتبوھا سیئۃ واذا ھم بحسنۃ فلم یعملھا فاکتبوھا حسنۃ فان عملھا فاکتبوھا عشرا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکا قصد مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب وہ نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا ویسے اور نیک کام کے قصد کو بدون کئے لکھا دیے اور بدی کو ایک ہی رہنے اور نیکی کو دس گنا کر دیتے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنے اوسکا ارادہ خوب سا دلمین بیٹھ گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے

ذکر صفت حیات الٰہی بزبان گان

خدا کے واسطے اپنے خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے
کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہونے پایا تو یہ بھی ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو
اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور
اوسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اوسپر قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ بمطلب اور
حدیثون مین صاف مذکور ہے

ف ابوہریرہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر ۹۷۶
علی قلب بشر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے
تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور
نہ کسی آدمی کے دلمین خیال گذرا ف یعنے بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ
نعمتین ہین کہ اون کے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجئے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

م ابوہریرہ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ ۹۷۷
مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے
نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو بھی
اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنے جو عبادت
اور عمل دکھاوے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہے خدا اوسی
عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو

ف ابوہریرہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ عبدی اذا ذکرنی ۹۷۸
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے
کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے
ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجھکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہے کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی
مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو

اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہے یعنے اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا ور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑجاوے اور یون کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۹۷۹ ق ابو ہریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنے اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود اری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اون کو بھوکہ پیاس نہین جسکو دیکھین

۹۸۰ م انس انا متنا لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہان تک کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنے اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پہنچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا ور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہوگا یہ وہی سوال ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہے + مصرعہ + آفتاب آمد دلیل آفتاب + حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھی

۹۸۱ م ابو ہریرۃ ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہ

رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے روزہ کھولا
خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی
ہی کہ روزہ پورا ہوا اور یہ کہ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر تو اب روزے کا پاوے گا تو خوش ہوگا

۹۸۲ خ ابوذر رض اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَحَرَّمْتُہٗ عَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا

بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے
بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہوجاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنے خدا ظلم سے
پاک ہی اوسکی صفت عادل ہے اسیواسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہے

۹۸۳ م ابوھریرۃ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو اپسمین محبت
رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھون گا اپنے سایے مین
جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوایے ف یعنے جو اپس مین للہ محبت رکھتے ہین
اون کی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اون
کی محبت پاک ہی وے قیامت کو اب اعمدہ درجہ پاوین گے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایے مین ہونگی

۹۸۴ خ ابوھریرۃ ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا
فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِ اَجْرَہٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاون گا قیامت کے دن ایک تو وہ
مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت
کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی
مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنے کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے
قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

۹۸۵ م ابوھریرۃ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ

مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے
بندے کے درمیان آدہون آدہ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری
روایت یون ہی کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری
تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور
جب مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ ایت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنے
عبادت خدا کو اور مدد گانا فائدہ بندے کو اور جب اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنے سورہ فاتحہ
مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے
واسطے ہی سو اسیواسطے فرمایا کہ نماز یعنے سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدہون آدہ ہے

خ ابوہریرۃ لَمْ یَکُنْ لِبَنِیْ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا ۹۰۶
تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَہْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ
وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ
وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی
اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار
نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجھکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسرے
بار کے بنانے سے یعنے دونون بار کا بنانا مجھکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور
دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اوسکا قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حالانکہ
مین تو لاشریک اکیلا پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے
قران مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار

کرتے تھے تو اسواسطے اسکو مکذب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ
خدا کا بیٹا ہی اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتو کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے

۹۸۷ مر عِیَاضُ بن حِمَار كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ
كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ
لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے
سب بندو کو حنیف پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اون کے پاس شیطان آئے سو اونکو اون کے
پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اون پر حرام کیا جو مینے اون پر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے
اون کو بہکایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اتاری ف
یعنے اگر شیطان اور کفار کسیکو نہ بہکائے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنے شرک نکرتا
اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے
اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت
فاطمہ کی فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع مین بکار خیر مین

۹۸۸ مر أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَيُرْوَى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لایق نہین
یون کہنا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون ف حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے
نکل گئے تھے سو اگر کوئی اون کو نے صبر جانکر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین سوا اسطے کہ
پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا (درست)

۹۸۹ مر أَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ
الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی مین اپنے

بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے سے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا ف یعنے مہینہ تو خدا برساتا ہے اور وہ لوگ وسکو تارے اور نکہت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے

خ ابوہریرۃ ما نال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ بخاری مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میرے نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہی اور اوسکی آنکھہ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور اوسکا ہاتھہ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانو ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھہ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون ف اس حدیث مین اوسمقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنے آنکھہ کان ہاتھہ پانو کا حافظ ہوجاتا ہی گناہون سے اون کو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھہ اور پانو سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضائی الہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکھہ کان ہاتھہ پانو مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین سنے اوسکے مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کہنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی سبحان جب بندے نے جانا کہ قرب الہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندہتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت

میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین
سے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چندمدت
کمال شوق اور خلوص سے اسیطرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدہ کے مقبول درگاہ صمدی اور
محبوب الٰہی ہوکر اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمای + ہمہ چشیم تا نظر آئی
اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم
ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا
غلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہی وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین

991 خ أَبُوْهُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِيْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ
بہشت کے سوائے ایمان دار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جب کہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لیا
پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنے جب مومن کا دوست جیسے ماباپ باجورد
یا بیٹا یا بھائی یا استاد مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا اسنے بہشت مقرر کیا

992 خ اَنَسٌ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابوہریرہ
رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور
دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھہ لڑائی
پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجھکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کے
روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اوسکے ملول ہونے کو
مکروہ جانتا ہون اور حالانکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنے اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے

ہے ایماندار سے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کے فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قران مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھہ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجھکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا ترددوں سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہے یعنے ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے جو ہتی حدیث مین بیماری اور بھوکہ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادا فرض سے افضل نہین یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اون کے برابر ہونے کا اشتیاق ہو اوسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کمر باندہے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض بخار مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلاوے کود و دو پہر پیر ہلین

۹۹۳ مر جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلَّی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جُنْدُبُ بْنُ عبد اللہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھہ پر قسم کہاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارتہ گیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسنے اوسنے قسم کہائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کے حال سوائے احد کے کسکا کسکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو یا یقین اوسکو دوزخی جانا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قرب توبہ کرے

۹۹۴ مر اَبُوْهُرَیْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَةً مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس

سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح تو چاہیئے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بنا دین **ف** یعنے جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھہ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسی عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف کے ذرہ یا جو برابر بے جان چھوٹی چیز کو بھی نہین بنا سکتے

۹۹۵ **م** ابو ھریرۃ یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجھکو دیا کرونگا **ف** اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیئے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ

بین یا نمود کے مقام مین

۹۹۶ **م** ابو ھریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور بیماری ہے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے

تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندے کہیگا اے میرے رب مین کیونکر تجھکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مین تجھسے پانی مانگا تہا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تو پانی جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اہل حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب دی ہے

۹۹۷ مر ابوذر یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اشقی قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسالتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے

ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاوون اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کہنا مانگو کہ تمکو کھلاوون اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ
تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون
تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہین پہنچا سکتے کہ میرا کچھہ ضرر کرو اور کبھی
مجھکو فائدہ نہین پہنچا سکتے کہ مجھکو کچھہ فائدہ پہنچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے
آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا تقوی
اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھہ نہ بڑھا دے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور
تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ
سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھہ نہ گھٹا دے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے
اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین
اور مین ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھہ نہ گھٹا دے جو میرے پاس ہی مگر جیسے
سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیئے یعنے ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانہ مین
کمی نہین پڑتی اے میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیئے شمار کرتا رہتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی
کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا اے برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو الا ہنا نہ دیوے
کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور
خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنے بندون میرے
التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت
مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال
مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سبکے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ
تو اس سے میری سلطنت کی کچھہ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر

ہو جاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین پھر اپنی عطا و بخشش کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجئے تو بھی یہان کچھہ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہین ہمارا طرف سے کچھہ ظلم نہین

ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُھْلِکَھُمْ بِسَنَۃٍ بِعَامَّۃٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَی اَنْفُسِھِمْ یَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَھُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْھِمْ مَنْ بِاَقْطَارِھَا اَوْقَالَ مَنْ بَیْنَ اَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ بَعْضًا وَبَعْضُھُمْ یَسْبِیْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے محمدؐ مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ میں نے تجھکو دیا یعنے تیری امت کے واسطے یہ تجھہ پر احسان کیا کہ اون کو مین عالمگیر قحط سے نہ مارونگا اور اون کے سوا اور کسی دشمن کو اون پر نہ غالب کرونگا اسطرح پر کہ اون کی جڑ پیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ اون پر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر اون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے اِن کے بعضون کو قید کرین ف یعنے قضا و قدر مین یہ ٹھن چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب مرجاوین نہ ایسے کافر اِن پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند جنگ و جدال اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست و نابود نہین ہو گئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین حال ظاہر ہی

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِیْ جَوَامِعِ الْاَدْعِیَۃِ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل بھی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری ہے ملائک

بارکت اور مقبول نہیں تو ہوتے حضرت کی دعاؤں سے کیا ضرور کہ اور دعاؤں کو سب کے

۹۹۹ ق عائشۃ اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما کان اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال بخاری اور مسلم

میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخی کو لیجا اے آدمیوں کے

پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت تیرے بدون نہیں تو ایسی صحت کے ایسی شفا دے

جو بیماری کو بچھوڑ دے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے

ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اوسپر سات مرتبہ فرماتے

۱۰۰۰ خ انس الحمد للہ الذی انقذہ من النار قال لہ عند اسلام غلام یھودی عند موتہ

وکان یخدمہ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے

بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت

کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت

اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے اپنے

باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے

اسطرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت

جایز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب معاینہ نہ آگیا ہو

خ ابو امامۃ الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ

ربنا کان یقولہ اذا رفع مائدتہ بخاری میں ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا

جاوے اور اوسکے کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لایق ہے

یہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان اوٹھاتے تھے ف یعنی کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے

ر ابن عمر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو میں نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر میں نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہم سے لپیٹ ڈال یعنے جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنے نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور گھر بار کی بُرھا الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہی کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹے سے جو فایدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے ف

یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے

ف اِبْنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی اور جب حضرت سفر سے پلٹتے تو اس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی یعنے حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو بھگایا وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین

ف اسمین اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے

مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے

۱۰۰۴ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دیے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کی عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی ہر قضی سے روایت ہی کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہی اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے

حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے

۱۰۰۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہی اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہی ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہی باطن کی صفائی سے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی

۱۰۰۶ خ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَثْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی الٰہی انکے تابعدار انکو انہیں میں کر دیے ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجئے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان ہوجاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست

۱۰۰۷ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری

اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اور سکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہی ف حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے

ف ابوہریرۃ اللّٰھم اجعل رزق آل محمد قوتا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنے اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی نہایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہی اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی کتاب میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت اور حضرت کی بی بیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت کو شبت کھایا

ح ابن عباس اللّٰھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعلنی نورا بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میرے آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات

۱۰۰۹

اہلبیت نبوی کی بقدر بقای حیات رزق

مراد ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق ہین مصروف رکھہ بلکہ شش جہت سے
مجھکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپا وے
نخ عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا یَعْنِی عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَالَهُ حِیْنَ تَهَجَّدَ فِیْ بَیْتِ
عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنے عبّاد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت
عائشہ کے گھر مین تہجد پڑہا تو عبّاد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑہی
ف اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑہنا درست ہے
ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ
وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین
اپنی جان تجھکو سونپی اور مُونہہ کو تیرے سامہنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا
اور اپنی پیٹہہ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنیکی
جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیری ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے
اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بہیجا ف حضرت نے کسی شخص سے
فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑہا کر اور سیدہے کروٹ سوا کر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر
مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی
م سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ
سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے
دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے ف
سعد نہایت بیمار تھے حضرت اونکی اعادت کو تشریف لے گئے تب یہ دعا کی

پھر اونکو صحت حاصل ہوئی

۱۰۱۳ م ابو ہریرۃ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ مسلم بن ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دیے جو میرے آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دیے میری دنیا کو جسمین میرے روزی اور زندگی ہی اور سنوار دیے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دیے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دیے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف

یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۱۰۱۴ م اَلْمِقْدَادُ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجھکو کھلا دیے اور پلا اوسکو جو مجھکو پلا دیے

ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۱۰۱۵ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنے جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور کمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونہون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی

۱۰۱۶ م عَلِیٌّ وَعَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ مسلم مین علی رضی

اور حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنے تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہی جیسی تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک رات مینے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھہ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے صر ابن عباس اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا ے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضایع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہی جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوین گے

ق اَنَسُ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا قَالَہٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمارے فریاد سن ہم پر مینہہ کو برسا الہی ہم پر مینہہ کو برسا الہی ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑہتے تھے کہ ایک گنوار آیا اور سینے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور لڑکے بالے بہوکون مرتے ہین دعا کیجئے خدا پانی برسا دیوے تب حضرت نے ہاتھہ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہین بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پہیل گیا اور سات دن لگتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعہ کا خطبہ پڑہتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اور سینے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجئے کہ خدا مینہہ کو روکے

تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یون دعا کی کہ الہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر
اب نہ برسے الہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینہہ
برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈہاکل کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا
کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

۱۰۱۹ م اُمِّ سَلَمَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْ فِیْ عَقِبِہٖ
فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ
مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا
درجہ ہدایت والون مین بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہنے والوگون مین تو خلیفہ بن یعنے اوسکا
حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو ای رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر
اور اوسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت اُمّ سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب
وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی

۱۰۳۰ م عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الہی بقیع الغرقد والے مُردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے
کے قبرستان کا نام ہی اس عامین بشارت ہی مغفرت کی اونکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے
ف اَبُوْ مُوْسٰی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ
مِنْ خَلْقِکَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عُبَید نام ہی الہی قیامت کے
دن اوسکو اپنے اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کہہ ابو موسی نے کہا مینے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجئے یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الہی عبد اللہ بن قیس کا
گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسی رضی

روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے
زانو میں تیر لگا اوسی زخم سے وے مر گئے میں نے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور
میں نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسی نے اپنے واسطے دعا کر وای ابو موسی ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے

ف ۱۰۲۱ زَیْدُ ابْنُ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ
اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی

ف ۱۰۲۲ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
سر مُنڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں کے واسطے
بھی مغفرت مانگئے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر مُنڈانے والوں کی اصحاب نے
کہا یا رسول اللہ اور کترانے والوں کے لیے بھی دعا کیجئے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر
سر مُنڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والوں کے بھی واسطے
دعا کیجئے حضرت نے فرمایا الٰہی کترانے والوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں
حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت مکے
میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا
سر مُنڈاوے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے
خود اپنا سر بدون قربانی کئے ہوئے نہ مُنڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمیں سے
بعضوں نے تو بموجب حکم کے اپنے سر مُنڈوا لیے اور بعضوں نے اپنے سر کے بہت

نہوں نے بال کترائے سر منڈائے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کئے ہوئے کیا سر منڈوانے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے حکم بجا لانے میں کیوں تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والوں ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والوں کے واسطے کمی احمرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والوں کو بھی مغفرت کی دعا میں شامل کر لیا

معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہی

۱۰۲۳ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اَلَا تَسْمَعِيْ يَا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا الْمَيِّتَ عَلَيْهِ صَلَّى عَلٰى جَنَازَتِهٖ مسلم میں عوف بن مالک رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوس پر رحم کر اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا کناہ معاف اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنے قبر کو اور اوسکو دھوپانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنے اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگوں سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اوسکو بہشت میں اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یوں فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش میں بجای اس میت کے ہوتا

ف ۱۰۲۴ اَبُوْمُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ

دعا جنازہ کی کتابوں میں صرف مطلب لکھا ہے

اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی اور بخش دے میری ہنسی کی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہی

ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعا میں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہی کہ نزدیکان راہیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنے ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا ہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے

۱۰۲۵ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح میں انس سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے

۱۰۲۶ ف عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی دعا بہ عند وفاتہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھکو بلند رتبہ رفیقون میں یہ حضرت نے اپنے موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہے

۱۰۲۷ ف اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ دعا بہ لانس بن مالک بخاری اور مسلم میں اُم سُلیم بنت ملحان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی نہایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد میں اور

اوسکے لیے برکت کر جو تونے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک رضہ کے واسطے دعا کی

ف انس بن مالک رضہ حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی مائی یعنے اُمّ سُلیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ اُمّ سُلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضے روایت مین یون ہی کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کے کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اونکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرہ مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکے بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین

ف عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت ۱۰۲۸
عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون

ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مَرَضُ الْمَوْت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھہ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا

م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ ۱۰۲۹
وَالْاِكْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیہی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی ای جلال بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد مِنْكَ السَّلَامُ کے وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا

وارالسلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذوالجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں سوا سکی
حضرت سے صحیح روایت میں کہیں اصل نہیں پائی

۱۰۳۰ اللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ
لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ
لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ
وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کَانَ یَقُوْلُہٗ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ وَاِذَا
رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ
وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ
اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ
اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائی تیرے تو میرا
رب ہی میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے
سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو سوائی تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر
خوئیں نہیں ہدایت کرتا بہتر خوؤں کو سوائی تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤں کو نہیں
ہٹاتا بری خوؤں کو سوائی تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل تیرے
ہاتھ میں ہی اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھسے قایم ہوں اور تیری ہی طرف پھرانے
والا ہوں تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہوں اور

تیری حضور مین توبہ کرتا ہون اُس دعا کو حضرت بعد وَجَّهْتُ وَجْهِيَ سے پڑہتے تھے یعنے
اللھم سے اَتُوْبُ اِلَیْکَ تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑہتے تھے
اَللّٰھُمَّ سے عَصَبِیْ تک یعنے الہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنے جھکا اور تیرا مین
ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہو گیا جھک پڑی تیرے لیئے میرے کان اور آنکھہ اور
میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس
دعا کو رَبَّنَا سے مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ تک پڑہتے تھے یعنے ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے
حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی اوسکے برابر
اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس
دعا کو اَللّٰھُمَّ سے اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ تک پڑہتے تھے یعنے الہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرا
مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میری پہچرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا
اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکی کان اور آنکھہ چیرے خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے
والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پہیرنیکے درمیان
اَللّٰھُمَّ سے اِلَّا اَنْتَ تک فرماتے تھے یعنے الہی بخش دے میرے لیئے جو مینے آگے
کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مینے چہپایا اور جو مینے کہولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو
بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہی اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہے
تیرے سوای کوئی بندگی کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنے
بدکام سے تیرے نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی
لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیئے جیسے دعا مین یا خالق
الشر یا خالق القلم والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب
مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین

ثم ابن عمر اللھم انت خلقت نفسی وانت توفاھا لک مماتھا ومحیاھا ۱۰۳۱

إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ
أَمَرَ بِهِ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ لَهُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو ماریگا
تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان
میں رکھیو اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں
یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اوسکو پڑھا کرے

دعا وقت خواب

ف ۱۳۲ أَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ
بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی نجات دیجیو ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو
اور عیاش بن ربیعہ کو اور نکے کے دبے ہوئے بیزور مسلمانوں کو الہی اپنا سخت
عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور اون پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت
میں قحط پڑا تھا ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جنھسے ولید اور عیاش اور سلمہ
اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے اونکی مخلصی
کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وہی بڑے سخت
لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اون پر بد دعا کی

م ۱۳۳ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ آمِنْ مَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ
الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی الہی کہاں وہ فتح جسکا تو نے
مجھسے وعدہ کیا ہی الہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری
بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافر فوج کا لشکر ہی

اور حضرت کا لشکر سے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہی تب اضطراب سے یہ دعا کی سو
خدا سے قبول کی حضرت کو فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو پھر
عبادت پھر نہ ہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک
چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص
عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی نہ مٹ جاوے اگر
کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اسنے اضطراب کا کیا مقام تھا
اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت بے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک
ہی جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہی بندگی اسی کا نام ہی کہ بندہ
ڈرتا رہے کبھی نڈر نہ ہووے اور دوسرا سبب یہ تھا کہ نا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی
سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بے شک مقبول ہے

خ ابن عباس اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ ۱۰۳۴
بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ
فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنے کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان
کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو یہ حضرت نے
جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر
تو نے چاہا یعنے ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہ ہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ
احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ جنگ
بدر کے دن خیمے میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا
اور کہا کہ یا حضرت اتنی ہی دعا کفایت کرتی ہی آپنے اپنے رب سے التجا اپنے رب کی کی تو
حضرت زرہ پہنے خیمہ سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا

جانا ہی اور میت پہر نا ئے جنازہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۱۰۳۵ مر عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین نے لعنت کرون تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنے شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اوسکے حق مین اثر نکریے بلکہ بد دعا عین دعاء خیر ہو جاویے اس دعا سے

کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی

۱۰۳۶ مر اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی البتہ وے انصار میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الہی وے میرے نزدیک اون لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الہی وے میرے نزدیک اون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا

۱۰۳۷ خ اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ فَاَرْسَلَهٗ مَرَّتَيْنِ مُنْتَصِفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ مِنْ بَنِيْ جَذِيْمَةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے ف عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بہیجا اون نے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نکہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونہون نے یون کہا کہ ہم نے دین ہوئے ہم نے دین ہوئے یعنے مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو نئے دین کہتے تھے سو خالد نے اون کا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کریے تو مینے کہا واللہ کہ مین

اپنے قیدی کو نہ قتل کروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اونکو مارا الٰہی میں اسمیں شریک نہیں معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود علمی یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں + شعر + ما در دون را بنگریم و حال را نہ بے برون را بنگریم و قال را یہ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاویں تو قتل کرو سو اونہوں نے اسلام کو صاف نہیں ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمیں یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین جھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم

ف ابوھریرۃ اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ یعنی الحسن ۱۰۳۸
بن علی رضی اللہ عنہما بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں اوسکو چاہتا ہون یعنے حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ جو اوسکو چاہے

ف حضرت نے ایکبار امام حسنؓ کو اپنی گود میں لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی

خ اسامۃ بن زید اللھم انی احبھما فاحبھما ویروی اللھم انی ارحمھما فارحمھما ۱۰۳۹
الحسن والحسین رضی اللہ عنہما بخاری میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی میں مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر

ف ان دونون حدیثون میں حسنینؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے اُنکی محبت اور اُنکی محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی

م عائشۃ اللھم انی اسالک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ ۱۰۴۰

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ بَقُوْلُهٗ
اِذَا عَصَفَتِ ـــــــ الرِّيْحُ مسلم بن حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کے بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی
گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ
بھیجی گئی ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی

۱۰۴۱ م ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے
ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بےپروائی مانگتا ہون
ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کی تابع ہوجاوے یعنے
بےشرع کے اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق
پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا

ما ح سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور
نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری اور بےہودی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال
کے فتنہ فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف ارذل عمر یعنے
جس سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی سے کام نہ ہوسکے ہاتھ پانو کہنے ہوجاتے ہین
عقل بہکا سی رہتی ہی تو گویا آدمی دیوانہ ہوجاتا ہی

۱۰۴۲ ف اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ
بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ

مانگتا ہون دیو ہوت اور بہوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانہ مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانہ مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی

۱۰۴۴ ق ابو سعید و انس اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدنمی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبہ سے

ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

۱۰۴۵ م ابن عمر اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاۃ نقمتک وجمیع سخطک مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غصب والے کامون سے

۱۰۴۶ م عائشہ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنہ فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنہ سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور تاوان سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اور سوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا۔

۱۰۴۷ ۷۰ ص اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس
علم سے جو فایدہ نکرے اور اس دل سے جو تیرے حضور میں نہ جھکے اور اس دعا سے
جو نہ سنی جاوے یعنے قبول نہو اور اس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنے لالچی ہو
قلیل پر قناعت نکرے ف علم غیر نافع یعنے علم سے عمل اور جسکی شرع میں اجازت
نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے
جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فایدہ
کرے صرف دنیا کا فایدہ علم طب اور علم حساب میں اور صرف آخرت کا فایدہ علم
معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور آخرت دونوں کا فایدہ شریعت کے
علوم میں اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور
علم لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا

۱۰۴۸ ۷۱ ص عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنہ کی برائی سے اور
محتاجی کے فتنہ کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے
ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا
اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام
کاموں کو اختیار کرنا

۱۰۴۹ ۷۲ ف ص اَبُوْبَکْرٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

بخاری اور مسلم بن ابوبکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہ کو نہیں بخشتا سوای تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھ پر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے

ف سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ میں نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں پڑہا کروں تب حضرت نے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑہنا چاہیے

عن البراء بن عازب اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَكَ اِذَا مَاتُوْهُ قَالَهُ حِیْنَ مُرَّ ۱۰۵۰
عَلَیْهِ بِسَوْدِیٍّ مُّحَمَّمٍ مُّجَلَّدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم میں براء بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میں پہلا شخص ہوں جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو بھلا چکے تھے یعنے جس وقت میں کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا **ف** حضرت کے سامنے کالا منہہ یہودی جس پر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمہاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہی یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہی تب حضرت نے اوسکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ میں تجھکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسی پر توریت اتاری کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارے جائے اور کالا منہہ کر دیجئے اوسنے کہا نہیں یہ سزا نہیں اگر تو مجھکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو دل ہمارا یہ معمول تھا کہ

ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑ پاتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپسمین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عیوض کوڑونکی مار اور منہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنے سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھہ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھہ رکھہ دیا عبداللہ بن سلام نے اونکا ہاتھہ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھہ دیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا

۱۰۵۱ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے **ف** مصابیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ میری ماشرک تھی مین اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجھکو نہایت بُری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور یہ مینے کہا کہ یا حضرت میری ماکے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پہنچا اور میری نے میری جوتی کی چپ سنی تو کہا ای ابوہریرہ کھڑا رہ اور یہ مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ ای ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ

کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مدینہ ہی صاع کی
چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ سکے

۱۰۰۵ م ابو ہریرۃ اللّٰھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا
فی صاعنا وبارک لنا فی مدّنا اللّٰھم ان ابراھیم علیہ السلام عبدک وخلیلک
ونبیّک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ
معہ کان یقولہ اذا اتی اوّل الثمر ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین
اور برکت دے ہمکو ہمارے مدّ مین الہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست
اور تیرا پیغمبر ہی اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے
کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے
برابر بتلا تھا اوسکے اور بھی بیسے مکے کی دو نی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے
جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہلبیت مین کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو
وہ پھل دیتے ف صاع اور مدّ کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم
کے لیے پھلونکی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے
مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین
سنت ہی کہ نیا پھل جہو ٹیلڑ کیکو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز پیئے شخص کو دینا مناسب ہے

۱۰۰۶ ح ابن عمر اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا بخاری مین عبداللہ
بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی برکت دے ہمارے شام مین
الہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے
کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا

تیسری بار فرمایا کہ وہیں تو زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ یعنے سورج نکلتا ہی شام کا ملک یکے بعد دیگرے اُتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متصل ہے

۱۰۵۷ مر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَعَنْ اَبِيهِ لِاَبِيهِ بُسْرٍ مسلم میں عبداللہ بن بُسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے اوسمیں جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اون پر یہ دعا حضرت نے عبداللہ یکے باپ یکے واسطے کی جسکا بُسر نام تھا

ف عبداللہ بن بُسر رضی سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائے اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ یکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی

۱۰۵۸ ح اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَبِاسْمِكَ اَمُوتُ كَانَ يَقُولُ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام پر مروں گا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے یکے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت یکے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہی یعنے قیامت

ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند میں بھی نہیں رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جیسا جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہی یعنے جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اوسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہوں گے

١٠٥٩ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی فرق ڈال دیے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب مین الہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہ سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنے طرح طرح کی مغفرت کر

١٠٦٠ ف جَرِيْرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَعَابَهُ لَهُ حِيْنَ شَكَى اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ. بخاری اور مسلم مین جریر رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب کہ اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے

١٠٦١ ف عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنے مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مُد اور اوسکے صاع مین اور لیجا اوسکی تب کو سو ڈال دے اوسکو جُحفہ مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضے سے روایت ہی کہ جب حضرت

سے ہجرت کرکے مدینے میں آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ سے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق میں شعر پڑھنے لگے تو سنے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبائی تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی تحفہ مدینے سے جہ کو کہ ایک مکان ہی وہاں بہو در ہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہاں جاتی رہی

ف اللّٰھُمَّ حَوِّلْ اِلَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۰۶۲
فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہہ برسے ہم پر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی

م ابوھریرۃ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا ۱۰۶۳
وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ
شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا
رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اوتارنے والا توریت
اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو
پکڑنے والا ہی یعنے ہر چیز تیرے قابو میں ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں
اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھ سے بڑھ کے کھلی
نہیں اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو
اور بچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانا اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور
نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلیکو

گستی ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی ہے یعنے نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہے

۱۰۶۴ عَائِشَةُ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے بہوت پھنک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ کی طرف

۱۰۶۵ ف ابْنِ عَبَّاسٍ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَيُرْوَى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے

رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہی اور جو اسکے درمیان ہے
اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اسکے درمیان والون کی رونق ہے
اور تیری ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والون کا بادشاہ ہے
اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ مچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہے
اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہے
اور قیامت حق ہی یعنے یہ سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھہ شک نہین الٰہی مین تیرا
تابعدار ہوا اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھہ پر بھروسا کیا اور تیری طرف منے رجوع
کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو
فیصل کر سو بخش دے مجھکو جو کہ منے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو منے چھپایا
اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش
جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی پیچھے
ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لایق نہین سوا ے تیرے راوی کو شک ہی
کہ حضرت نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا غَیْرُکَ فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی ہے
حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

۴ ابو سعید اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تیری ہی واسطے تعریف ہی آسمانون
اور زمین کی برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر ای بڑائی اور
تعریف کے لایق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سوا اوسکا تو لایق ہی اور ہم سب

تیرے بندے ہیں الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا یعنے بدون عبادت اور عاجزی کے مالدار بھی قیامت کو کچھ کام نہ آوے گی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف

یہ دعا حنفی مذہب میں نفل نماز میں پڑھنے کی ہے فرض میں نہیں

۱۰۶۷ م ابو برزۃ الاسلمی اللّٰھُمَّ صُبَّ الْخَیْرَ عَلَیْھِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَیْشَھُمَا کَدًّا دعا بہ لجلیبیب وامرأتہ مسلم میں ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے ان پر مال کو اوندیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق میں کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی

۱۰۶۸ ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگوں پر ف جب یہ آیت اتری کہ اے محمد لوگوں کے مالوں سے زکوۃ لے اور اونکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوۃ لاتے تو حضرت نے اونکے حق میں یہ دعا کی

۱۰۶۹ ف اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا عنا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کے مکانوں پر یہ حضرت نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرت سے یوں کہا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو خدا سے دعا کیجئے کہ ہم سے

منہہ کو ردے کے ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا
ق ابن مسعود اللھم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال اللھم
علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن
عتبۃ وامیۃ بن خلف او عقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ
قال ابن مسعود فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی ثم
سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال الصغانی مؤلف ھذا الکتاب السابع
ھو عمارۃ بن الولید بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا الہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام
کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو او
عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجکو یاد نہین رہا
عبداللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا
مقرر میں نے اونکی پڑی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے پیچھے بدر کے
کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو
راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی حضرت سے کہ مین کعبے کے
سامنے نماز پڑھتے تھے ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت
سجدے مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کے پیٹھ پر
دونون شانون کے درمیان رکھ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے
لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور
حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا رضے نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئین
آکر حضرت کے پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بد دعا دی اول قبیل
قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے سرگروہون کا مفصل نام لیا چنانچہ سب لوگ جنگ بدر

مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیّہ بن خلف حضرت بلال کے ہاتھ سے زخمی ہوکر کیے مین جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ سنا تو اس شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۱۰۷۱ ق ابن عباس اللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْہُ التَّاْوِیْلَ دُعَالَہٗ لَمَّا وَضَعَ لَہٗ وَضُوْءَہٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ دے ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اونہون نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھہ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس برسے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونہین سے روایت ہی ابومسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتاب جمع کی

۱۰۷۲ ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا یعنے ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہین گے تب حضرت نے اون کے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنے دنیا کی زندگی کچھہ حقیقت نہین زندہ گی ہی آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو دہانکی زندگی کا لطف اوٹھادین

۱۰۷۳ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای دلون کے پھیرنے والے

پھیر لے ہمارے دلونکو اپنی طاعت پر

۱۰۶۴ ف عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ دَعَا بِہٖ عَلَی الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے

۱۰۶۵ م عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْہِ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اون پر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نہ پکڑے حضرت کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

۱۰۶۶ م جَابِرٍ اَللّٰھُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنْ دَوْسٍ ھَاجَرَ مَعَ الطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِیِّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاجْتَوَوْھَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِھَا بَرَاجِمَہٗ فَمَاتَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون ہاتھونکو بھی بخش دے یعنے اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طُفَیل بن عَمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی کاٹ لی اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصابیح مین جابر رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طُفَیل کے ساتھ

ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسنے اضطراب مین اپنی
انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے
اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہے
طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی
برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اوسنے
جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارینگے جسکو تو نے خود بگاڑا پھر یہ خواب
طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنے الٰہی
جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر
اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نسبت
کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت
کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی

۱۰۷۰ ص سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنے علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام

ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت مین بہت کفتگو کی تب حضرت کو
حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنے حضرت اور نصاریٰ بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت
اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری کہ ای محمد کہہ دے اِنسے کہ آؤ ہم تم بلا دین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبونکو
تم اپنے قریبونکو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب
یہ آیت اتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لے
اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضےٰ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب

نصاریٰ سے بے مباہلہ کو نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلہ سے انکار کی اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال سخت پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بی بیون اور اصحاب کو ساتھہ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بی بیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی آوزیہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضے کی خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بی جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ کے علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تہین حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہین

خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ قَالَهَا اِسْتِئْذَانَ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ

بخاری مین حضرت عائشہ رضے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے کھڑکے ہوکر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت نے اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے

پھر یہ حدیث فرمائی

م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے
شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی سے لائق نہیں
سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف
ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی میں تجھسے اس رات کی خیریت اور اسکے بعد کی خیریت
مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد کی
برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑی کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ
دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے
وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسیطرح فرماتے تھے مگر امسینا و امسی الملک للہ کے
مقام پر اصبحنا و اصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنے ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی
۱۰۸۰ ف عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاَکَلَہٗ عِنْدَ الذَّبْحِ
مسلم میں حضرت عائشہ سے ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینڈھے کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی
اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح
کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منہہ اور پانہہ پانو سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عائشہ
چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا
۱۰۸۱ ف عَائِشَةُ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا
کَانَ اِذَا اشْتَکَی اِنْسَانٌ الشَّیْءَ مِنْہُ اَوْ کَانَتْ بِہٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ
بِسَبَّابَتِہٖ ہٰکَذَا وَضَعَ سُفْیَانُ سَبَّابَتَہٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَھَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی بعضی ہی ہماری بعضے کے

لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے زخم ہوتا یا کہیں گہاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کلمہ کی انگلی لگا کے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسواسطے مدینے کی مٹی کو خاکِ شفا کہتے ہین

ق اِنَّ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ ۱۰۸۲ بخاری کا ابن عباس رضی
الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
کَانَ یَقُوْلُهٗ عِنْدَ الْکَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لایق سوائے خدا کے جواد بخا بڑا ہی والا صاحب
حلم ہی نہین کوئی عبادت کے لایق سوا ئے خدا کے نہین جو رب ہے عرش کا مالک ہی نہین کوئی
پرستش کے لایق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے عرش کا رب ہی
حضرت اسکو بڑے اور کمال سختی مین فرماتے تھے

ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۱۰۸۳ جبیر بن مطعم
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْکَ الْجَدُّ کَانَ یَقُوْلُهٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور
اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا
نہین تیری روکی ہوئی چیز کو اور تیرے روبرو بےفیصلے والے کو اوسکا فیصلہ کچھ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے

ق جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ ۱۰۸۴
شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَی الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی

بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اور اوسکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں کوئی بندگی کے لایق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدہ کو اور مدد کی اپنے بندہ کی یعنے حضرت کی اور تنہا اوسی نے اخزاب کو یعنے کفار کے گروہوں کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا

ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اوسکا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہیں جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہیں کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہی اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہی سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لایق نہیں ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

ف وَاِنْ عُمَرَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يَلْبَثُ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہون خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں حاضر ہون خدمت میں مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے میں یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملاکر کہتے ہین حضرت

اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اترتے
اور لوگوں سے ملتے کے وقت فرماتے سب روایتوں میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اس میں اختلاف نہیں امام اعظم کے
نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہیں لبیک عرب میں پکارنے کے
جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندیوں میں جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم
سب لوگوں کو قیامت تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونہوں نے پکارا تھا تو حاجیوں کا
یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہی

۱۰۸۷ **م** اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجَّۃً مسلم میں انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہوں
تیری خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہیں یعنے ایک احرام سے حج اور عمرہ
ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام
عمرے کا کرے پھر عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام
باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کئے احرام نہ اتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب
جو کہ مطالب تھے سراج فلک — ترجمے سے آئے اترا رض تک
یعنے کہ اردو کی پہن کر قبا — شاہد تازی ہوا جلوہ نما
گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
اسکو نہ ہرگز دان میں رکھ چھوڑیو — ہاں کہیں ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو سجان — دل میں نہ بدعات کو دینا مکان